ماشاء الله لا قوة الا بالله

[illegible] توضیح کہ جلد اول کتاب مستطاب ہادی اہل حدیث و المتقین مسمّی بہ

البلاغ المبین

فی اتباع

خاتم النبیین

[illegible] محی الدین احمد [illegible] بابا برکت شریف صاحب [illegible]

در مطبع [illegible] طبع شد

فہرست مطالب جلد اول کتاب بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

صفحہ — مطالب

اصطلاحات اہلحدیث

صحیح وہ حدیث ہی جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی راوی چہوٹ نہ گیا ہو اور اسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اس مین شذوذ یعنے لوگون کی روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہ اعلے مرتبہ ہے

ضعیف وہ حدیث ہی جسکے راویون مین سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو۔

حسن وہ حدیث ہی جسکے راویون مین کسیپر تہمت جہوٹ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کے دوسری طرح سے بہی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے

مرفوع وہ حدیث ہے جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکہنا ہو

متصل وہ حدیث ہی جسکی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چہوٹا نہ ہو

مسند وہ حدیث ہی جسکے راویون کے نام مذکور ہون

مشہور وہ حدیث ہے کہ خاص اہلحدیث کے نزدیک شائع ہو یعنے اسکو بہت سے راویون نے ہر زمانہ مین روایت کیا ہو

متواتر وہ حدیث ہے کہ اسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ انکا اتفاق جہوٹ پر عادۃً محال ہو

موقوف وہ قول وفعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ متصل ہو خواہ کوئی راوی چہوٹ گیا ہو

مرسل وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنے ذکر صحابی کا نہ کرے۔

منقطع وہ حدیث ہی جسکی اسناد برابر نہ ہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چہوٹ گیا ہو مگر اکثر اہلحدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے

غریب	وہ حدیث ہی جس کا راوی کسی جگہہ روایت مین اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے
عزیز	وہ حدیث وہ ہے جسکے راوی کسی جگہہ سند مین دو ہو جاوین۔
شاذ	وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہے محفوظ۔
تعلیق	اس فعل کو کہتے ہین کہ جس کی اسناد کے شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا جاوے
تدلیس	حدیث مین اس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اسکے ملاقات کی ہو یا وہ اسکا ہم عصر ہو مگر اس سے اس روایت کو سنا نہ ہو اور ایسے لفظون سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے۔
معلل	وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اس مین پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہین۔
موضوع	وہ حدیث ہی جو کسی نے خود بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب کر دی ہو
احاد	اسکو کہتے ہین جسکی روایت مین اسقدر کثرت نہ ہو اور احاد تین قسم ہے مشہور اور عزیز اور غریب اور احاد مین بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود اور اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے
معضل	اسکو کہتے ہین جس مین دو راوی برابر ساقط ہون۔
متروک	وہ ہے جس کے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگی ہو
مضطرب	وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین
مدرج	وہ ہے جس مین راویون نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث مین شامل کر دیا ہے
مقطوع	وہ ہے جسکی اسناد تابعی تک پہونچے۔
معنعن	وہ ہے جو ایک نے دوسرے سے بلفظ عن عن روایت کیا ہو
منکر	وہ ہے کہ روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اس کسی کے کہ ضعف اسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ علی احسانہ وتوفیقہ کہ جلد اول کتاب مستطاب ہادی اہل سنت ومتقین مسمّی بہ

البلاغ المبین

فی اتباع

خاتم النبیین

مؤلفہ شیخ محی الدین تاجر کتب متصل لاہور بازار کشمیری صانہ اللہ عن شرور الدنیا وآفات یوم الدین

در مطبع صدیقی واقع لاہور طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین
وعلی الہ وصحبہ اجمعین حمد اور نعت کے بعد جاننا چاہیے کہ جب سے رسم تالیف
کتب ورسائل اردو زبان کی ملک ہند مین جاری ہوی تب سے اہل علم نے صدہا چھوٹی
بڑی کتابین مسائل واحکام شرع مین لکھین ہین لیکن غالب وہ کتابین موافق ومطابق مذہب
حنفیہ کے تالیف ہوتی رہین اور عمل اہلحدیث کے لیے اردو زبان مین آج تک کسی شخص نے بھی
ضروری ضروری مسائل حدیث کی کتابون سے نکالکر کوی کتاب تالیف نہ کی اس لیے
اس مسکین نیاز آگین محی الدین نومسلم تاجر کتب لاہور نے نہایت کوشش اور سعی اور
تلاش سے مسائل ضروری کو صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابون سے نکالکر اس کتاب مین
درج کردیا اور نام اس کا البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین رکھا خدا کے
فضل سے یہ کتاب ہدایت انتساب حدیث کے مسائل ضروری کے واسطے خاص وعام کے
لیے کافی ووافی ہے بلکہ جس کے پاس یہ موجود ہوگی اس کو اکثر کتب حدیث جیسے مشکوۃ اور
بلوغ المرام وتیسیر الوصول وغیرہ کی حاجت بھی نہین رہے گی اور اہل علم سے بھی پوچھنا
نہین پڑے گا اور عمدہ سے عمدہ بات اس مین یہ ہے کہ جس کتاب سے جو حدیث اور جو
کسی کی عبارت لکھی گئی ہے ان کتابون کا حوالہ مع پتہ ونشان باب وفصل وصفحہ و
نام مطبع وسنہ اس کے حاشیہ پر درج ہے گویا یون سمجھنا چاہیے کہ جس قدر حدیثین اس کتاب

ہین موجود ہین ان سب حدیثون کی یہ فہرست بہی ہے اور مطلب بہی اس سے پورا پورا حاصل ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

فصل احکام پانی مین

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَحْمَدُ حَدِیْثُ بِئْرِ بُضَاعَۃَ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ اِنَّہٗ یُسْتَقٰی لَکَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ

روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایک کنوان ہے کہ اس مین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتون کے گوشت اور بدبو کی چیزین تب فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور بیہقی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے اور کہا امام احمد نے حدیث بیر بضاعہ کی صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کے یون ہے تحقیق شان یہ ہے کہ پلایا جاتا ہے آپ کو پانی بیر بضاعہ سے

فائدہ بیر بضاعہ ایک کنوین کا نام ہے جو مدینہ منورہ مین مشہور تہا اور کہا ابوداود نے سنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہا اس نے پوچہا مینے نگہبان اس کنوے کے سے گہرائی اسکی سے کہا اکثر ہوتا ہے بیچ اس کے پانی زیر ناف تک کہا مینے جب تہوڑا ہوجاوے کہا اسنے سوائے ران تک اور کہا ابوداود نے ناپا مین نے بیر بضاعہ کو ساتھ چادر اپنی کے پس ناگہان چوڑائی اس کا چہہ گز تہا اور پوچہا مینے اس سے کہ کیا بدلی گئی بنا اس کی اس حالت سے کہ تہی پہلے کہا نہین اور دیکہا مین نے بیچ اسکے پانی بدلے ہوے رنگ والا قول ابوداود کا تمام ہوا اگر کوئی شبہ کرے اس بات پر کہ قول ابوداود کا یہ کہ دیکہا مینے بیچ اسکے پانی بدلے ہوے رنگ والا مخالف حدیث ابی امامہ باہلی کے ہے تو جواب یہہ کہ بدلنا نجاست سے نہ ہوگا یا پڑے پڑے بدل گیا۔

ہوگا جس وقت حضرت نے اس کو پاک کہا تہا اس وقت متغیر نہ ہوگا اور یہ جو بعضون نے کہا ہے کہ بیر بضاعہ اس جہت سے پاک تہا کہ وہ جاری تہا طرف باغون کے پس وہ حکم مین نہر جاری کے ہوا **سو جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ مولوی نذیر حسین صاحب محدث نے **معیار الحق** مین لکھا ہے کہ محلے مین ہے کہ راوی اسکا واقدی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے اور حدیثین وضع کیا کرتا تہا کہا یہ نسائی نے اور کہا بیہقی نے کہ واقدی کی حدیث سے حجت نہ پکڑنی چاہیے خاصکر اس حدیث مین کہ مرسل ہے انتہے مختصراً اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین کہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی واقدی مدنی قاضی نزیل بغداد باوجود سعت علم ہونے کے متروک ہے نوین طبقے سے اور کہا شوکانی نے **فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ** مین اور شیخ محمد طاہر حنفی نے **مجمع البحار** مین کہ کہا نسائی نے جہوٹی حدیثون کی بنانے والے چار آدمی مشہور ہین ابن ابی یحیے مدینہ مین اور واقدی بغداد مین اور مقاتل بن سلیمان خراسان مین اور محمد بن مصلوب شام مین اور ملا علی قاری حنفی نے **المصنوع فی الاحادیث الموضوع** مین اور شیخ محمد طاہر حنفی نے **مجمع البحار** مین لکہا ہے کہ کہا امام شافعی نے کہ کتابین واقدی کی جہوٹی ہین **وعن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال انتہینا الی غدیر فاذا فیہ جیفۃ حمار قال فکففنا عنہ حتی انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لا ینجسہ شیء فاستقینا وارْوینا وحملنا رواہ ابن ماجۃ۔ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ پہونچے ہم ایک جوہڑ پانی کے پاس پس ناگہان اس مین ایک گدہا تہا مرا ہوا کہا راوی نے پس پیچہے ہٹے ہم اسسے یہانتک کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا آپنے بیشک پانی نہین ناپاک کرتی اس کو کوئی چیز پس پی لیا ہمنے اور پلایا اور اٹہا لیا ہمنے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **وعن** ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا ینجسہ شیء الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ رواہ ابن ماجۃ وضعفہ ابو حاتم وللبیہقی الماء طہور الا ان تغیر ریحہ او طعمہ

اَوْ لَوْنِهٖ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيْهِ اور روایت ہے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی نہین ناپاک کرتی اوس کو کوئی چیز مگر جب کہ غلبہ کیا جاوے یعنے
نجاست غلبہ کرے اس کی بو پر اور مزہ پر اور رنگ پر روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف
کہا اسکو ابو حاتم نے اور بیہقی کی روایت مین یون آیا ہے کہ بیشک پانی پاک کرنے والا ہے مگر
یہ کہ بدل جاوے بو اس کی یا مزہ اس کا یا رنگ اسکا نجاست سے جو پیدا ہوا اس مین **فائدہ** کہا
امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ یہ زیادتی استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہے لیکن
اس مضمون پر اجماع واقع ہے نقل کیا اسکو ابن المنذر اور ابن ملقن نے البدر المنیر مین اس زیادتی
استثنا سے معلوم ہوا کہ اگر تینون مین سے ایک بھی کسی چیز نجس کے پڑنے کے سبب سے بدل جاوے
تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ
الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أُخْرٰى لِأَبِيْ دَاوُدَ
فَإِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ
اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال
سے پانی کے کہ ہوتا ہے میدان مین زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے ہین اسپر جانور اور
درندے تب فرمایا جس وقت کہ ہو پانی دو قلہ نہین اوٹھاتا ناپاکی کو یعنے ناپاک نہین ہوتا روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور دوسری روایت
مین ابو داؤد کے یون ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہین ہوتا اور یہ حدیث صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ اور ابن حبان
اور دارقطنی اور حاکم نے **ف** سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار الحق** مین لکھا ہے
کہ قلہ حجازی مشک کو کہتے ہین کہ جس مین تخمیناً بقدر اڑھائی مشک کے پانی آتا ہے اور دلیل
اس کی یہ ہے کہ حدیث نقل کی ہے امام شافعی نے اپنے مسند مین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ جبکہ پانی ہو بقدر دو قلون کے ساتھ قلون ہجر کے وہ تو نجس نہین ہوتا اور ابن
جریج راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ مینے دیکھا قلہ ہجر کو تو اس مین دو مشکین اور کچھ زیادہ پانی

آ نا تہا تو کہا امام شافعی نے کہ پس احتیاط اس مین ہے کہ گر پڑی ہے مشکین ایک قدر بہت سے کہ ہین قمر
کی جاوین یہ بات بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین اور نیز معیار الحق مین ہے کہ حدیث ہے
امام شافعی اور امام احمد بن محمد بن حنبل اور امام اسحاق اور امام ابو عبید اور امام ابو ثور اور ایک جماعت
کا محدثین مین سے اور تمام ائمہ شافعیہ کا سوای غزالی اور رویانی کے اور صحیح ہوئے مین حدیث کے
امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جماعت دوسری اور تصحیح کی ہے اس حدیث کی ابن خزیمہ
اور ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور کہا یحیی بن معین نے کہ یہ حدیث خوب پختہ ہے اور کہا
بیہقی نے یہ حدیث موصول الاسناد اور صحیح ہے اور کہا منذری نے کہ اسکی اسناد جید ہے اور
کسی طرح کا غبار نہین اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہے ملخصًا اب اگر کوئی یہ بات کہ
حدیث قلتین کو بعض علمائے مضطرب کہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جن لوگون نے اسکو مضطرب
کہا ہے ان کے مقابلین نے دندان شکن جواب بہی دے دیے ہین سو جس کو اس بات کا دیکہنا منظور
ہو وہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار چہاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ اکتیس ۳۱ مین ہے دیکہ لو تو انشاء
اللہ تعالی تشفی ہو جاوے گی اور نیز یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ قلتین کی حدیث کو جاننا نہ
یہ چار حدیثین پہلی حدیث دار قطنی نے روایت کی ہے محمد بن سیرین سے کہ تحقیق گرا ایک حبشی
زمزم کے کنوین مین یعنے پس مر گیا پس حکم کیا ساتہ اسکے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے
تو وہ نکالا گیا اور حکم کیا یہ کہ کہینچا جاوے پانی اس کا کہا کہ پس مغلوب کیا ان کو ایک چشمہ نے
کہ آیا رکن کیطرف سے کہا پس حکم کیا ساتہ اسکے تو بند کیا گیا لوہے کی گرزون وغیرہ سے
یہانتک کہ کہینچ ڈالا پانی اسکا پس جب کہینچ چکے اسکو جاری ہو گیا وہ چشمہ ان کے اوپر دوسری
حدیث ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے اپنے مصنف مین کہ حدیث کی ہم کو عبد اللہ بن قوام نے
سعید بن ابی عروبہ سے اس نے قتادہ سے اس نے ابن عباس سے کہ تحقیق گر پڑا ایک زنگی چاہ زمزم
مین پس مر گیا پس اوتارا گیا طرف اس کے ایک آدمی پہر کہا یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
کہینچو جو کچہ ہے اس مین پانی جواب ان دونون حدیثون کا تین طرح پر ہے اول یہ کہ یہ دونون
حدیثین منقطع ہین لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ راوی حدیث اول کا تو ابن عباس سے ابن سیرین
ہے اور حدیث دوسری کا قتادہ اور ان دونو کو ابن عباس سے ملاقات نہین چنانچہ کہا بیہقی نے

سنن کبرے میں کانھما لم یلقیا ابن عباس ولم یسمعا منہ یعنے ابن سیرین اور قتادہ ان دونوں کو ابن عباسؓ سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے اس سے سُنا ہو اور کہا بیہقی نے سنن کبرے میں قال الزعفرانی قال ابو عبد اللہ الشافعی لا نعرفہ عن ابن عباس وزمزم عندنا ما سمعنا بھذا یعنے کہا زعفرانی نے کہ کہا ابو عبد اللہ شافعی نے نہیں پہچانتے ہم اس روایت کو ابن عباسؓ سے حالانکہ زمزم ہمارے پاس ہے نہیں سنی ہم نے یہ روایت اور کہا شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک میں وقد روی ابن ابی شیبۃ عن قتادۃ عن ابن عباس ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فانزل الیہ رجل قال اخرجوا ما فیھا من ماء وھذا منقطع یعنے اور تحقیق روایت کی ابن ابی شیبہ نے اس روایت کو قتادہؓ نے سے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق ایک حبشی گرا چاہ زمزم میں پس مر گیا پس اتارا گیا طرف اسکی ایک مرد پس نکالا اسنے اسکو پس کہا ابن عباسؓ نے نکالو وہ جو بیچ اس کنوئیں کے ہے پانی اور یہ حدیث منقطع ہے

ف منقطع وہ حدیث ہے جسکی اسناد برابر نہ ہو شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو اور شیخ ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر** میں بعد نقل کرنے روایت محمد بن سیرین کے لکھا ہے وھو مرسل فان ابن سیرین لم یر ابن عباس یعنے وہ مرسل ہے کیونکہ محمد بن سیرین رحہ کہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتا ہے اس نے عبد اللہ بن عباسؓ کو نہیں دیکھا اور کہا شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار میں وما روی ابن ابی شیبۃ ان زنجیا وقع فی بئر زمزم فامر بنزح الماء ضعفھا البیہقی وروی عن سفیان بن عیینۃ قال انا بمکۃ سبعین سنۃ لم ار احدا صغیرا ولا کبیرا یعرف حدیث الزنجی یعنے جو کہ روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق زنگی گرا چاہ زمزم میں پس حکم کیا ساتھ نکالنے تمام پانی کے ضعیف کہا اسکو بیہقی نے اور روایت کی گئی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا میں مکہ میں ستر برس رہا نہ دیکھا مینے کبھو کسی چھوٹے یا بڑے کو کہ پہچانتا ہو حدیث زنگی کی **دوم** کتاب دارقطنی اور مصنف ابن ابی شیبہ یہ دونوں کتابیں طبقہ ثالثہ کی ہیں اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہیں ہوتی ہے کہ حدیث صحیح مرفوع کا مقابلہ کر سکے اور لائق حجت کے سمجھی جاوے اور بیان اسکا قریب آویگا انشاء اللہ تعالے **سوم** اس باب میں جس قدر حدیثیں آئی ہیں

سب موقوف ہی ہین یعنے صحابہ ہی کے قول ہین مرفوع یعنے حضرت کی حدیث ایک بھی نہین ہے
اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتا اور بیان اس کا بھی قریب اویگا
تیسری حدیث بیہقی نے بیچ کتاب معرفت کے روایت کی طریق ابن لہیعہ سے اسنے عمرو بن دینار
سے کہ تحقیق ایک زنگی گر پڑا چاہ زمزم مین پس مرگیا پس حکم کیا ساتھ اسکے ابن عباس نے یہانتک کہ
نہ باقی رہی بیچ اسکے کوئی چیز سو **جواب** اسکا بھی تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق
حجت پکڑنے کے نہین اسلیے کہ اسکے راویون مین راوی ابن لہیعہ ضعیف ہے چنانچہ کہا **ترمذی**
نے اپنی جامع مین بیچ باب زکوۃ زیور کے بعد حدیث عمرو بن شعیب کے کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے اور کہا
شوکانی نے **نیل الاوطار** مین بیچ باب سلام دینے امام کے جبکہ بیٹھے منبر پر بعد حدیث جابر کے
کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین کہ ابن لہیعہ سچا ہے ساتوین
طبقہ سے مگر خلط ہو گیا حافظہ اسکا بعد جلنے کتابون اسکی کے **دوم** کتاب بیہقی کی کہ جس کی
یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہین ہوتی ہے کہ حدیث
صحیح مرفوع کا مقابلہ کر سکے اور بیان اسکا قریب آنیوالا ہے **سوم** یہ حدیث موقوف ہے یعنے صحابی
کا قول ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل مرفوع حدیث کی مقابلہ مین حجت نہین ہو سکتا اور
بیان اسکا بھی قریب آتا ہے **چوتھی حدیث طحاوی** نے روایت کی ہے عطا سے کہ کہا عطا نے
کہ ایک حبشی گر پڑا (چاہ) زمزم مین پس مرگیا پس حکم کیا عبد اللہ بن زبیر نے پس کھینچا گیا پانی اسکا
پس ہو گیا پانی اسکا ایسا کہ ٹوٹتا ہی نہ تہا پس جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک چشمہ ہے کہ
جاری ہے حجر اسود کی طرف سے پس کہا ابن زبیر نے کہ کفایت کرتا ہے تم کو (یعنے اب اس
مین سے پانی کھینچنے کی حاجت نہین ہے) سو جواب اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ علماء کو
اس قصہ کی ثبوت ہی مین کلام ہے چنانچہ کہا **بیہقی** نے **سنن کبرے** مین وَاَخْبَرَنَا
اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ الْحَافِظُ نَا اَبُوالْوَلِیْدِ الْفَقِیْہُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شِیْرَوَیْہِ قَالَ سَمِعْتُ
اَبَا قُدَامَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَۃَ یَقُوْلُ اَنَا بِمَکَّۃَ مُنْذُ سَبْعِیْنَ
سَنَۃً وَلَمْ اَرَ اَحَدًا صَغِیْرًا وَلَا کَبِیْرًا یَعْرِفُ حَدِیْثَ الزَّنْجِیِّ الَّذِیْ قَالُوْا
اِنَّہٗ وَقَعَ فِیْ زَمْزَمَ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَقُوْلُ نُزِحَ زَمْزَمُ یعنے اور خبر کی ہمکو

ابوعبداللہ حافظ نے (راسنے کہا) حدیث کی ہمکو ابوالولید فقیہ نے (کہا اس نے) حدیث کی ہم کو عبداللہ بن شیرویہ
نے اوسنے کہا سنا مین نے ابا قدامہ سو کہ کہتا تھا سنا مین نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتے تہے کہ مین مکہ مین ستر
برس رہا لیکن ندیکہا مینے رکبہو کسی چہوٹے یا بڑے کو کہ پہچانتا ہو حدیث زنگی کی یہ جو لوگون نے کہا کہ تحقیق
گرا زنگی (چاہ) زمزم مین نہین سُنا ہمنے کسی سے کہ کہتا ہو نکالا گیا ہے تمام پانی زمزم کا اور کہا شاہ ولی
صاحب محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ مین وَقَدْ اَطَالَ الْقَوْمُ فِیْ فُرُوْعِ مَوْتِ الْحَیَوَانِ فِی الْبِئْرِ
وَالْعَشْرِ فِی الْعَشْرِ وَالْمَاءِ الْجَارِیْ وَلَیْسَ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ حَدِیْثٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْبَتَّۃَ وَاَمَّا الْاٰثَارُ الْمَنْقُوْلَۃُ عَنِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ کَاَثَرِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فِی الزِّنْجِیِّ
وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْفَارَۃِ وَالنَّخَعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ فِیْ نَحْوِ السِّنَّوْرِ فَلَیْسَتْ مِمَّا یَشْہَدُ
لَہُ الْمُحَدِّثُوْنَ بِالصِّحَّۃِ وَلَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَیْہِ جُمْہُوْرُ اَہْلِ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی وَعَلٰی تَقْدِیْرِ
صِحَّتِہَا یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ تَطْیِیْبًا لِلْقُلُوْبِ وَتَنْظِیْفًا لِلْمَاءِ لَا مِنْ جِہَۃِ الْوُجُوْبِ
الشَّرْعِیِّ کَمَا ذُکِرَ فِیْ کُتُبِ الْمَالِکِیَّۃِ وَدُوْنَ نَفْیِ ہٰذَا الْاِحْتِمَالِ خَرْطُ الْقَتَادِ وَبِالْجُمْلَۃِ
فَلَیْسَ فِیْ ہٰذَا الْبَابِ شَیْءٌ یُّعْتَدُّ بِہٖ وَیَجِبُ الْعَمَلُ عَلَیْہِ وَحَدِیْثُ الْقُلَّتَیْنِ اَثْبَتُ مِنْ
ذٰلِکَ کُلِّہٖ بِغَیْرِ شُبْہَۃٍ یعنے اور تحقیق بڑی بحث کی ہر قوم نے بیچ جزئیات کوئین مین مرجانے حیوانون
کے اور دہ دردہ اور پانی جاری کے اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوئی) حدیث بہی نہین
ہے اور وہ آثار جو صحابہ سے اور تابعین سے منقول ہین جیسے اثر عبداللہ بن زبیرؓ کا زنجی کے باب مین اور
اثر حضرت علیؓ کا چوہے کی باب مین اور اثر نخعی اور شعبی کا بلی کے باب مین سو یہ آثار ایسے نہین جنکی
صحت پر محدثون نے گواہی دی ہو اور نہ پہلے قرن کے لوگ انپر متفق ہوئے ہین اور بر تقدیر صحت
ان آثار کے ہوسکتا ہے کہ وہ زمزم کا کہینچنا دلی صفائی کے لیے اور پانی کے اجلے رہنے کیواسطے
ہووے نہ حکم شرعی کے طور پر چنانچہ یہی مالکی مذہب کی فقہ مین مذکور ہے اور سوا اس احتمال کے اور کچہ
کہنا دشوار ہے حاصل کلام کا اس باب مین کوئی ایسی روایت نہین جسپر اعتماد کیا جاوے اور
حدیث قلتین کی خوب ثابت ہی بلاشبہ دوم شرح معانی الآثار طحاوی کی کہ جسکی یہ حدیث ہی اس
قسم کی کتاب نہین کہ اسکی حدیثونپر اعتماد کیا جاوے اور لائق عمل کے سمجہا جاوے اس لیے کہ
اکثر حدیثین اسکی باسناد کی جہت سے مجروح ہین چنانچہ کہا فاضل اجل حافظ حاجی ابوالحسنات محمد عبدالحی

ط
یہ عبارت حجۃ اللہ
البالغہ مین
ایک صفحہ ۱۹۶
وصفحہ ۱۰ اور ۲

صاحب لکھنوی نے الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ میں وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدُ الْحَلِیْمِ بْنِ تَیْمِیَّۃَ فِیْ مِنْہَاجِ السُّنَّۃِ فِیْ بَحْثِ حَدِیْثِ رَدِّ الشَّمْسِ الطَّحَاوِیُّ لَیْسَتْ عَادَتُہٗ نَقْدَ الْحَدِیْثِ کَنَقْدِ اَہْلِ الْعِلْمِ وَلِھٰذَا اَرْوٰی فِیْ شَرْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ الْاَحَادِیْثَ الْمُخْتَلِفَۃَ وَاِنَّمَا رَجَّحَ مَا یُرَجِّحُہٗ مِنْہَا فِی الْغَالِبِ مِنْ جِھَۃِ الْقِیَاسِ الَّذِیْ رَاٰہُ حُجَّۃً وَّیَکُوْنُ اَکْثَرُہٗ مَجْرُوْحًا مِّنْ جِھَۃِ الْاِسْنَادِ وَلَا یَثْبُتُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَعْرِفَۃٌ بِالْاِسْنَادِ کَمَعْرِفَۃِ اَہْلِ الْعِلْمِ بِہٖ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْحَدِیْثِ فَقِیْہًا عَالِمًا یعنے کہا احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں بیچ بحث حدیث رد الشمس کے جسطرح کہ اہل علم حدیثون کو کہرا کرتے ہین طحاوی کی ویسی عادت نہین (یعنے طحاوی اپنی کتاب کی حدیثون کی صحت ضعف ٹہیک نہین بتلاتا) اور یہی باعث ہی کہ اپنی کتاب شرح معانی الآثار مین مختلف حدیثین روایت کرتا ہے اور جس روایت کو وہ ترجیح دیتا ہے غالب اپنے قیاس ہی سی ترجیح دیتا ہے کیونکہ وہ قیاس کو اپنے نزدیک حجت سمجہتا ہے اور اسکی اکثر حدیثین اسناد کی جہت سی مجروح ہی ہوتی ہین اور نہین ہین ثابت (اور وجہ اسکی یہ ہے) جسطرح سی اور اہل علم حدیثون کی صحت او ضعف کا حال پہچانتے ہین وہ نہین پہچانتا اگرچہ فقیہ عالم ہے اور بہت حدیثین روایت کرتا ہے سوم شرح معانی الآثار طحاوی کہ جسکی یہ حدیث ہی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہین ہوتی ہے کہ اسکی حدیثون پر اعتماد کیا جاوے اور لائق عمل کے سمجہا جاوے چنانچہ کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے عجالہ نافعہ مین۔ وطبقہ ثالثہ احادیثے کہ جماعہ از علمائے متقدمین بر زمان بخاری ومسلم یا معاصرین آنہا در تصانیف خود روایت کردہ اند التزام صحت نمودہ وکتب آنہا در شہرت وقبول در مرتبہ طبقہ اولی وثانیہ نرسیدہ ہرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر در علوم حدیث ووثوق وعدالت وضبط احادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم بالوضع نیز دران کتب یافتہ می شود ورجال آن کتب بعضی موصوف بعدالت اند وبعضے مستور وبعضے مجہول واکثر آن حدیث معمول بنزد فقہا نشدہ اند بلکہ اجماع برخلاف آنہا منعقد گشتہ چہارم یہ حدیث بہی موقوف ہی یعنے قول صحابی کا ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل مقابلے مین حدیث صحیح مرفوع کے قابل حجت اور لائق اعتبار کے نہین ہوتا چنانچہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین وَقَدْ تَقَرَّرَ اَنَّ اَفْعَالَ الصَّحَابَۃِ وَاَقْوَالَہُمْ

ف یہ عبارت الفوائد البہیہ چھاپہ مصطفائی کے صفحہ ۱۰ مین ہے

ف یہ عبارت عجالہ نافعہ چھاپہ لاہوری صفحہ ۸ مین ہے

ف یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصری کے جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ مین ہے

لَا حُجَّةَ فِيهَا یعنے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تحقیق فعل صحابہ کے اور قول انکے نہین ہے حجت بیچ انکے اور کہا شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحارین وَالْمَوْقُوفُ مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابِيِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْقَطِعٍ وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے موقوف وہ ہے جو روایت کی جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل نہین ہے حجت اور جامع ترمذی کے مقدمہ مین لکھا ہے مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابِيِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى الْاَصَحِّ یعنے جو روایت کیجاوے صحابی سے قول یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ نہین ہے حجت اوپر (مذہب) صحیح کے اور کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین فِيهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِيِّ وَهُمَا مَشْهُورَانِ الصَّحِيحُ الْجَدِيدُ اَنَّهُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے بیچ اسکے دو قول ہین امام شافعی سے اور وہ دونون مشہور ہین صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ (یعنے قول اور فعل صحابی کا) نہین ہے حجت

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھیرے ہوئے کے جو کہ نہین بہتا پھر غسل کرے اس مین (یعنے دور ہے عاقل سے کہ جس پانی مین پیشاب کرے پھر اس مین نہاوے) روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھیرے ہوئے مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کہ کس طرح کرے ای ابوہریرہ کہا لیوے اس مین سے لینے کر (یعنے چلو لیکر باہر پانی لیکے نہاوے) **ف** فائدہ مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے کیونکہ اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکھتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے نجس نہین ہوتا اور نہانا اس مین جائز ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگرچہ پانی بہت ہی ہو تو بھی اس مین پیشاب کرنا خوب نہین اور یہ جو کہا ابوہریرہ رضی نے کہ لیوے پانی اوٹھا کر اس سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی غسل کے لیے پانی لینے کے واسطے ہاتھ ناپاک اپنا اس مین ڈوباوے تو پانی مستعمل نہ ہوگا **وعن**

ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الحیاض التی بین مکۃ والمدینۃ تردھا السباع والکلاب والحمر وعن الطھارۃ منھا فقال لھا ما حملت فی بطونھا ولنا ما غبر طھور رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کیے گئے حوضون سے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہین کہ وارد ہوتے ہین انپر درندے اور کتے اور گدہے اور طہارت کرنیسے ان سے یعنے انکے پانی کا حال پوچھا آیا طہارت حاصل ہوجاتی ہے اس سے یا نہین پس فرمایا واسطے درندون کے ہے وہ چیز کہ اٹھایا اونہون نے پیٹون اپنے مین اور ہمارے لیے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی ہے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **فصل** پائخانے اور پیشاب کے اداب مین پائخانے مین جانے اور نکلنے کیوقت دعاؤن پڑہنے کے بیان مین ✦ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث متفق علیہ روایت ہی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتے پائخانہ مین فرماتے یا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** ابوداؤد اور ابن ماجہ مین زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق یہ پائخانے جن اور شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہہ ہے پہر جب آدمی کوئی تم مین سے پائخانے کو پہر جا ہیے کہ کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **وعن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پائخانے سے فرماتے سب تعریف اللہ کو ہے جسنے دور کیا مجہ سے ایذا کو اور صحت دی مجھکو روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے شرح درر البہیہ مین کہ اسناد اسکی صالح ہے اور مثل اسکی روایت کی نسائی اور ابن سنی نے ابی ذر کی حدیث سے اور اشارہ کیا سیوطی نے واسطے صحت اسکی کے **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حدیث ابن ماجہ والا ابن ماجہ صفحہ ۳۰ مین ہے

مین ہے فصل پائخانہ مین داخل ہونیکی دعا صفحہ ۸ مین ہے

حدیث ابن ماجہ کا صفحہ ۹ مین ہے

مضمون حدیث زید بن ارقم کا کتاب عمدۃ المحتاج صفحہ ۱۳۳ مین ہے

حدیث ابن ماجہ کا صفحہ ۲۶ مین ہے دوسری فصل مین ہے

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَصَحَّحَهٗ اَبُوْحَاتِمٍ وَّالْحَاكِمُ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلتی پائخانے سے فرماتے غفرانک یعنے یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہون روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور صحیح کہا اسکو ابوحاتم اور حاکم نے **ف** کہا شوکانی نے شرح درر البہیہ مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان اور ابن خزیمہ اور حاکم نے

پائخانہ اور پیشاب کرنیکے وقت قبلے کیطرف منہ یا پیٹھہ کرکے بیٹھنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کے بیان مین عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پائخانہ مین پس نہ موہنہ کرو قبلے کیطرف اور نہ پیٹھہ دو اسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے انکو اللہ تعالے یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کے ہے لیکن بیچ عمارتون کے مضائقہ نہین اسواسطے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ چڑہا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعض کام اپنے کے پس دیکھا مینے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پائخانہ پھرتے تھے پیٹھہ دیئے ہوئی قبلہ کو سامنے شام کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** پائخانہ پھرنے کیوقت مشرق اور مغرب کیطرف پیٹھہ یا موہنہ کرکے بیٹھنے کے واسطے خاص مدینے والون کو فرمایا ہے اسلیے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہے اور اس ملک کے رہنے والون کا قبلہ مغربی ہے پس مدینہ والون کو جنوب اور شمال کیطرف پیٹھہ یا موہنہ کرکے پائخانہ کے واسطے بیٹھنا منع

باب آداب الخلاء کے پہلے فصل مین ہے ۲ — یعنی مدینہ والون کے واسطے ۳ — مضمون ان دونون حدیثون کا مشکوٰۃ مین ہے

ہے اور اسملک کے رہنے والونکو مشرق اور مغرب کے طرف پٹیہ یا مونہہ کرکے پائخانہ کے واسطے بیٹہنا منع ہے لیکن یہ حکم جنگل کے لیے ہی گہرون کے لیے نہین گہرون مین قبلہ کی طرف پیٹہ یا مونہہ کرکے پائخانہ پہرنا درست ہے اور ترمذی مین روایت ہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مونہہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت پہر دیکہا مین نے آپ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہہ کرتے ہوئے انکو **ف** کہا ترمذی نے اس باب مین ابی قتادہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور عمار سے بہی روایت ہی اور حدیث جابر رض کی اس باب مین حسن ہے غریب ہے اور **ابوداؤد** مین روایت ہی مروان اصفر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ دیکہا مین نے عبداللہ بن عمر کو کہ بیٹہایا اونہون نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پہر بیٹھے پیشاب کیا طرف اسکی پس کہا مینے ای ابوعبدالرحمان کیا نہین منع کیا گیا اس سے کہا نہین بلکہ سوا اسکے نہین کہ منع کیا گیا ہے اس سے بیچ جنگل کے پس جسوقت کہ ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ کے کوئی چیز کہ پردہ کرے تجہ کو پہر کچہ مضائقہ نہین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) فتح الباری مین کہ روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور حاکم نے ساتہہ اسناد حسن کے **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اس نے کہ منع کیا ہم کو یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مونہہ کرین ہم قبلہ کیطرف پائخانہ اور پیشاب کرنیکے وقت اور منع فرمایا کہ استنجا کرین ہم داہنے ہاتہہ سے اور یہہ کہ استنجا کرین ہم کم تین پتہر سے اور یہ کہ استنجا کرین ہم سرگین اور استخوان سے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** پائخانہ پہرنے کے بعد تین ڈہیلے لینا افضل ہے اگر دو پر یا ایک پر بہی اکتفا کرے تب بہی جائز ہے کیونکہ صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ کہا اسنے پائخانہ کو گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا مجہ کو کہ تین پتہر لاؤن حضرت کیواسطے پہر مجہکو دو پتہر اور ایک سرگین ملا پہر لایا مین حضرت کے پاس پہر لے لیے دونون پتہر اور پہینک دیا سرگین اور **ابوداود** اور **ابن ماجہ** اور **دارمی** مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت

ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے
نیل الاوطار مین کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے
نیل الاوطار جلد اول کے صفحہ ۸۴ مین یہ حدیث ہے
مسلم کے باب آداب الخلاء کے فصل اول مین یہ حدیث ہے
مشکوٰۃ کے باب آداب الخلا کے دوسرے فصل مین ہے

ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیے کہ لیوے ڈھیلے طاق جس
نے یہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور جس نے نہین کیا پس نہین گناہ **ف** کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار مین کہ
کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے فتح الباری مین کہ اس حدیث مین یہ زیادتی یعنے جس نے نہین کیا پس
نہین گناہ اسناد اسکی حسن ہے اور سرگین اور استخوان خوراک ہی جنون کی اسلیے ان دونون چیزون
سے استنجا کرنا منع ہے چنانچہ **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہی ابن مسعود رض سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا نکرو گوبر اور ہڈی سے پس تحقیق وہ توشہ ہے تمہارے بہائیون کا جنون
مین سے اور لفظ ترمذی کے ہین اور **دارقطنی** نے روایت کی ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ ہڈی
اور لید یہ دونو نہین پاک کرتے (یعنے اگر ان دونون سے استنجا کرے تو پاکی حاصل نہین ہونے کی)

لوگون کے رستہ مین اور سایہ اور نہانے کی جگہہ مین پاۤیخانہ اور پیشاب کرنے کی ممانعت کے بیان مین

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْفِیْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ **مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابوہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچو تم دو چیزون سی کہ سبب
لعنت کا ہین عرض کیا صحابہ نے کیا ہین وہ دو لعنت کی چیزین یا رسول اللہ فرمایا کہ پاۤیخانہ پہرے
لوگون کے رستہ مین یا انکے سایہ مین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** **ابوداؤد** اور
ابن ماجہ مین معاذ رض سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببون لعنت کے
سے کہ تین چیزین ہین یہ کہ پاۤیخانہ پہرنا اور پیشاب کرنا گہاٹون پر اور راہ مین اور نیچے سائے کے
ف کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار مین اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو ابن سکن

نے سوراخ مین اور غسلخانے مین پیشاب کرنے کی ممانعت کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور
نسائی نے **ف** کہا شوکانی رح نے **نیل الاوطار** مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ

اور ابن سکن نے اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی مین عبداللہ بن مغفل سے روایت
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ غسلخانہ اپنے کے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی پیشاب کرنیکے وقت داہنے ہاتھ سے
نازا پکڑنے اور داہنے ہاتھ سے پائخانہ مین ڈھیلے پونچھنے اور برتن
مین سانس چھوڑنے کی ممانعت کے بیان مین عن ابی قتادة رضی
اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمسن احدکم
ذکرہ بیمینہ وھو یبول ولا یتمسح من الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء
متفق علیہ واللفظ لمسلم روایت ہی ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا نازا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب
کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پائخانہ مین ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین پائخانہ پھرنے
کے وقت زمین کے نزدیک ہونے سے پہلے اپنا ستر ننگا کرنے اور
پائخانہ پھرنے کیحالت مین دو آدمیون کے آپس مین باتین کرنے کی
ممانعت کے بیان مین عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اراد الحاجة لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی وابوداود
والدارمی روایت ہی حضرت انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم جب ارادہ کرتے پائخانہ پھرنے کا نہ اوٹھاتے کپڑا اپنا یہانتک کہ نزدیک ہوتی
زمین کے ف کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ اعمش جو کہ اسحدیث کے
راویون مین سی ہے اسکو انس بن مالک سے سماع نہین اور احمد اور ابوداود اور
ابن ماجہ مین ابی سعید سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلین دو آدمی کہ
جاوین طرف پائخانہ کے کہ کھولنے والے ہون شرمگاہ اپنی دونو اور باتین کرتے ہون پس
تحقیق اللہ تعالے غضب مین آتا ہے اس سے ف یہی حکم عورتون کو بھی ہے پائخانہ پھرنیکے
بعد صرف ڈھیلون سے ہی طہارت حاصل ہوجاتی اور پانی سے استنجا

کرنا افضل ہونیکے بیان مین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ
يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاوی ایک تمہارا طرف
پائخانہ کی پس لیجاوے اپنی ساتھ تین پتھر پاکی کریساتھ انکے پس تحقیق یہ پتھر کفایت کرینگے
اسکو روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا منتقے الاخبار مین کہ یہ
حدیث دارقطنی مین ہے اور کہا دارقطنی نے اسناد اسکی صحیح ہی حسن ہے اور بخاری اور مسلم مین
روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات ناگہان
اتری حضرت پس ادا کی حاجت اپنی پہر آئی پس ڈالا مینے اوپر انکے پانی چہاگل سے کہ تہی میرے پاس
پس وضو کیا اور مسح کیا اپنی دونوں موزوں پہ موطا امام مالک مین ہی کہ یحیی بن سعید نے سنا سعید بن
مسیب سے کہ سوال کیے گئے (سعید بن مسیب) وضو سے بسبب پائخانہ کے (یعنے) استعمال پانی سے
بسبب پائخانہ پہرنیکے پس کہا سوای اسکے نہین کہ استنجا کرنا پانی کے ساتہہ وضو عورتونکا ہی (یعنے
عورتون کو پانی سے استنجا کرنا چاہیے مردونکو پانی سی استنجا کرنیکی حاجت نہین ہے) اور امام ابن قیم
نے اغاثۃ اللہفان مین لکہا ہی کہ ڈہیلون سے استنجا کرنا جائز ہی اور گرمی کی موسم مین باوجود یکہ استنجے
کی جگہ پر پسینہ اگر کپڑے پر لگجاتا ہے مگر اسکے دہونیکا حکم نہین دیا اسلیے کہ حرج نہو اور کہا
شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا علمائی کہ اگر کوئی گاڑہی نجس کے ساتھ کہ جسکی تراوت ایک
طرف کی دوسری طرف کو نہ پہونچ جاوی استنجا کرے تو کفایت کرتا ہے اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ امام مالک نے پانی کے ساتھ استنجا کرنے سے انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ پانی سے استنجا کرنا حضرت
سے ثابت نہین اور روایت ہی نافع سے کہ تحقیق ابن عمر نہین استنجا کرتے تہے ساتہہ پانی کے اور
روایت ہی ابن الزبیر سے کہ کہا انہنے کہ ہم پانی سے استنجا نہین کرتے تہے اور ذکر کیا ابن دقیق
العید نے کہ تحقیق سعید بن مسیب پوچہے گئے استنجا کرنے سے ساتہہ پانی کے پس کہا انہونے کہ
یہ وضو عورتون کا ہے انتہی اگر کسی کو پائخانہ یا پیشاب کرنیکے بعد پانی نہ ملے تو فقط ڈہیلون
ہی سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے حاجت پانی سے پاک کرنیکی نہین لیکن پانی سے استنجا کرنا افضل ہے

ط یہ حدیث مشکوۃ کے باب آداب الخلا کے دوسری فصل مین ہے

مه یہ حدیث منتقے الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۶ مین ہے

عه یہ حدیث بخاری کی چہاپہ احمدی کے جلد اول کے صفحہ ۳۲ مین اور صحیح مسلم چہاپہ انصاری کے صفحہ ۱۳۲ مین ہے

ی یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۱ مین ہے

ف یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان کے مطبوعہ مطبع صدیقی دہلی کے صفحہ ۱۲۶ مین ہے

قه یہ عبارت نیل الاوطار چہاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۰۷ مین ہے

ك یہ عبارت نیل الاوطار کے چہاپہ الیضاً کے جلد الیضاً کے صفحہ ۹۶ مین ہے ۱۲

اور دلیل اسکی یہ تین حدیثین ہین پہلی حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوتے پائخانہ مین پس اوٹھاتا مین اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی انیز ایک چھاگل لیتا اور ایک برچھی استنجا کرتے حضرت ساتھ پانی کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** انس اور دوسرا ابن مسعود یا بلال جو خادمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے برچھی اسواسطی ساتھ رکھتے تھی تاکہ پائخانہ کے واسطے اس سے ڈھیلے زمین سے اوکھاڑلین یا زمین نرم کرلین یا بعد وضو کے تحیۃ الوضو کی نماز کے واسطے سترہ کھڑا کرین دوسری حدیث عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّغْسِلُوْا عَنْهُمْ اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَاِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنْهُمْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ روایت ہی معاذہ سی نقل کی اس نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق اونھون نے کہا حکم کرو تم اپنے خاوندون کو یہ کہ دہوڈالین اپنے بدن سے اثر پائخانہ اور پیشاب کا پس تحقیق ہم حیا کرتے ہین ان سے اور تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے کرتے اسکو روایت کیا اسحدیثکو احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو تیسری حدیث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی پائخانہ مین لاتا مین انکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کی مین پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنے زمین پر پھر لاتا مین انکے پاس باسن پھر وضو کرتے روایت کیا اسحدیثکو ابوداؤد نے اور روایت کیی دارمی نے اور نسائی نے معنے اسکے **ف** پانی سے استنجا کرنے کے بعد حضرت نے جو ہاتھون کو مٹی سی ملکر دھویا تو وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ بعد پائخانہ پھرنے کے ڈھیلون سی صفائی کرنیکے وقت ہاتھ کو نجاست لگ گئی ہوگی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جسکے ہاتھ کو نجاست لگ جاوے اسکو مٹی سے ہاتھ ملکر دھونے

سنت ہین لیکن اگر ہاتہہ کو نجاست نہ لگی ہو تو مٹی سے دہونا تو ایک طرف رہا پانی سے دہونیکی بہی حاجت نہین اور دلیل اسکی حدیث آیندہ ہی

پائخانہ پہرنے کی بعد ڈہیلا لینے کیوقت اگر ہاتہہ کو نجاست نہ لگے ہو تو دہونا واجب نہ ہونیکے بیان مین

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی حَاجَتَہٗ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَاَکَلَ وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً وَّفِیْ رِوَایَۃٍ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَوَضَّأُ فَقَالَ لِمَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّأُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کی اپنی حاجت پائخانہ سے پس نزدیک کیا گیا آپکے کہانا پس کہایا اور پانی کو نہ چہوئے اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ کہا گیا واسطے حضرت کی کہ کیا آپ وضو نہین کرتے آپنے فرمایا کیون وضو کرون کیا مین نماز پڑہتا ہون روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کیواسطے واجب ہے کہانے کیلیے واجب نہین ہرچند کہانے سی پہلے ہاتہہ دہونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتہہ نہ دہوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجاے کہ اگر ہاتہہ پاک ہون تو دہونا واجب نہین

پیشاب کرنیکے بعد ڈہیلے وغیرہ کے ساتھہ تراوت خشک کرنے کے بیان مین

عَنْ عِیْسَی بْنِ یَزْدَادَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنْتُرْ ذَکَرَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ روایت ہی عیسے بن یزداد سی اوس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم مین کا تو سونتے اپنے ذکر کو تین بار روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے ساتہہ سند ضعیف کے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ روایت کیا اسحدیث کو احمد نے بیچ کتاب مسند اپنے کے اور بیہقی اور ابن قانع نے اور ابونعیم نے بیچ معرفت اپنی کے اور ابوداود نے بیچ مراسیل کے اور عقیلی نے بیچ ضعفا کے سبکے سب نے روایت کی عیسے مذکور سے اور کہا نووی نے بیچ شرح مہذب کے کہ اتفاق کیا ہے علما نے اوپر اسبات کے کہ وہ (یعنے عیسی بن یزداد) ضعیف ہے انتہے مختصرًا اَبُوْبَکْرٍ عَنْ یَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ کَانَ عُمَرُ اِذَا بَالَ مَسَحَ ذَکَرَہٗ بِحَائِطٍ اَوْ حَجَرٍ وَّلَمْ یَمَسَّ مَاءً یعنے ابوبکر نے روایت کی یسار بن نمیر سے کہ تہے حضرت عمر جب پیشاب کرتے پہیرتے ذکر اپنا دیوار پر اور نہ لگاتے اسکو پانی **ف** کہا شاہ ولی اللہ صا

محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں کہ اسپر اجماع کیا ہے علماء اہل سنت نے اور نہین ہے حجت اس کی حدیث
مرفوع اور سوای اسکے نہین کہ یہ مذہب حضرت عمر کا ہے قیاس کیا ہے اونھون نے پانی کا کنکر کے
استنجے پر اور علماء نے انکی تقلید کر لی ہے اور انکے موافق ہوگئے ہین انتہی اب جاننا چاہیے کہ
دلیل سب لوگون کی پیشاب کرنیکے بعد اثر پیشاب کا خشک کرنے کی لیے ایک تو ضعیف حدیث
عیسے بن یزداد کی جوکہ اوپر مذکور ہوئی اور دوسرا فعل حضرت عمر رض کا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ
ضعیف حدیث اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل ہو لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتا لیکن اس
مسئلے مین بسبب لاچاری کی جس جگہہ کہ پانی بہم نہ پہونچ سکے وہان مطابق حدیث مذکور اور حضرت
عمر رض کے فعل کے بعد پیشاب کرنیکے اپنی ستر کو خواہ زمین پر خواہ دیوار پر خواہ ڈھیلے سے خواہ
پتھر وغیرہ سے خشک کر دینا چاہیے تاکہ پیشاب کے اثر سے پائجامہ ناپاک نہ ہو جاوے اور
اس مسئلے مین حضرت عمر رض کی تقلید کرنی علماء کا بھی یہی باعث ہے لیکن یہ جو اکثر لوگ پائجامہ
کے اندر ہاتھہ ڈالکر ستر پر ڈھیلا لگائے ہوے مردون کے سامنے بلکہ بعض لوگ عورتون کے
سامنے بھی گھڑیون تک ٹہلتے پھرتے ہین یہ بات بالکل بے بنیاد اور بڑے مرے کی بیحیائی
اور بدعت ہے امام ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان عہ مین فرمایا ہے از انجملہ وسواسون کے وہ
ہے جو بہت سے وسواسی بعد پیشاب کے کرتے ہین اور وہ دس چیزین ہین یعنے دس بدعتین
ہین اول شرمگاہ کو جڑ سے سر تک دابنا دوسری بعد پیشاب کے جس چیز کے
دوبارہ آنیکا خوف ہو اسکو نکال لینا اور بیٹنے ان دونون اپنے استاد سے پوچھا تو انکے
نزدیک کچھہ نہ ٹھیرا اور فرمایا کہ اسباب مین حدیث صحیح نہین ہے اور یہ بھی فرمایا کہ پیشاب شرمگاہ
کے اندر اس طرح ہوتا ہے جسطرح تھن کے اندر دودھ ہوتا ہے اگر چھوڑ دو تو ٹھیر جاتا ہے اور
اگر دوہو تو نکل آتا ہے اور جو شخص اس امر کا عادی ہو جاتا ہے وہ ایسی مرض مین مبتلا ہو جاتا
ہے کہ اس سے غفلت کرنیوالا اس سے بچا رہتا ہے ابو محمد کہتے ہین کہ اگر یہ امر مسنون ہوتا تو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے لیے سب سے بہتر تھے چنانچہ ایک یہودی نے سلمان سے کہا کہ تمہارے
پیغمبر نے تمکو سب چیزین سکھائی ہین یہانتک کہ پائخانہ پھرنا بھی اونھون نے کہا ہان تیسری
نیچے ہوئے پیشاب کے نکلنے کے لیے کھنکھارنا اور چند قدم چلنا چوتھی زمین سے کچھہ ابھر کر

ف یہ عبارت ازالۃ الخفا مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے مقصد اول کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے ۱۲
عہ عبارت اغاثۃ اللہفان من مصاید الشیطان مطبوعہ مطبع ... صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۲

جلدی سے بیٹھ جانا پانچوین ایک سی مین ٹیک کر زور دینا کہ زمین پر سے پاؤن اوٹھ جانے کے
قریب ہو جاوین پھر اس مین کسک کر بیٹھ جانا چھٹی ذکر کو پکڑ کر اوسکے سوراخ کو دیکھنا کہ اس مین
کچھ رہا ہے کہ نہین ساتوین اسکے سوراخ کو کھولکر اس مین پانی ڈالنا آٹھوین اوس مین روئی
رکھنی نوین اوسپر پٹی باندھنی دسوین تھوڑی دور زینہ پر چڑھکر جلدی سے اترنا ہمارے
استاد کہتے ہین کہ یہ سب وسوسے اور بدعت ہین انتہے مختصراً **کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے
بیان مین** عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ
قوم فبال قائما متفق علیہ روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کوڑی پہ ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے ہوکر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
ف نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا ابن منذر نے اشراف مین کہ عمر بن الخطاب اور
زید بن ثابت اور ابن عمر اور سہل بن سعد نے پیشاب کھڑے ہوکر کیا ہے اور کہا ابن منذر نے روایت
کی گئی ہے یہ بات انس اور علی اور ابوہریرہ سے اور عمل کیا اسپر ابن سیرین اور عروہ بن زبیر نے اور برا
جانا اسکو ابن مسعود اور شعبی نے اور ابراہیم بن سعد کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والے کی گواہی نہین
جائز رکھتے تھے اور کہا ابن منذر نے کہ بیٹھکر پیشاب کرنا بہتر ہے اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مباح ہے
اسلیے کہ یہ بات حضرت سے دونو طرح سے ثابت ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت
کی گئی ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ وہ آئے کوڑی پر پس پیشاب کیا انہون نے کھڑے ہوکر اور روایت
کی ہے عبد الرزاق نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت عمر نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بہت
نگاہ رکھنے والا ہے واسطے دبر کے اور حضرت علی اور حضرت عمر اور زید بن ثابت وغیرہ سے ثابت
ہوا ہے کہ انہون نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا ہے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز
ہے انتہے جو لوگ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے جواز کے قائل نہین ہین دلیل ان کی یہ تین حدیثین ہین
پہلی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا دیکھا
مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر کھڑے
ہوکر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہوکر پیچھے اوسکے **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف
ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا ترمذی نے کہ مرفوع کیا اسحدیث

کو عبد الکریم بن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہی اہل حدیث کی نزدیک ضعیف کہا اسکو ایوب سختیانی نے اور کلام کی اس مین **دوسری حدیث** **ابن ماجہ** مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہڑے ہوکر پیشاب کرنے سے **سو جواب** اس کا یہ ہی کہ یہہ حدیث ہی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہہ اس کے حجت اسلیے کہ کہا امام شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسحدیث کی اسناد مین عدی بن فضل ہے اور وہ متروک ہی اور **تقریب التہذیب** مین لکہا ہے کہ عدی بن فضل تیمی ابو حاتم مصری متروک ہے آٹہوین طبقہ سے **تیسری حدیث** **مسند امام احمد اور ترمذی اور نسائی** مین روایت ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے جو بات کرے تم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تہے کہڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تہے کہ پیشاب کرین مگر بیٹہکر **فائدہ** کہا ترمذی نے حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اس باب مین احسن ہے اور اصح **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا ابن حجر نے یہ محمول ہیچ گہر کے ہے کیونکہ حضرت عائشہ رض نے خبر گہر کی دی کہ حضرت صلعم کو گہر مین کبہی کہڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکہا اور حذیفہ رض نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال ہے انتہے اور یہہ جو کہا ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہ حدیث حذیفہ رض کی یعنے جس مین حضرت کے کہڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہے ساتہہ اس حدیث حضرت عائشہ رض کے **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ منسوخ کہنے مین دلیل چاہیے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص ہے جس امر کی واسطے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلے مینے یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور مین اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب مین وارد ہے جب تک اس قسم کی تصریح کہڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع ہونے کی بنا پائی جاوے تب تک حکم اسکا نہین اٹہہ سکتا پس اسی سبب سے کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا ابن حجر نے کہ حق یہی ہے کہ یہ حدیث یعنی کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی منسوخ نہین ہے اور کہڑے ہوکر پیشاب کرنا اور بیٹہکر پیشاب کرنا دونون طرح پر سنت ہی کیونکہ (ایسی صحیح) حدیث کوئی بہی نہین پائی گئی ہے کہ جس سے کہڑے ہوکر پیشاب کرنا منع معلوم ہو

لتھے رات کو پیالے مین پیشاب کرنے کے بیان مین عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ یَبُوْلُ فِیْہِ بِاللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا اس نے کہ تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پیالہ کھجور کی لکڑی کا نیچے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چارپائی کے پیشاب کرتے تھے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پیالہ مین رات کو روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور نسائی نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسکو بھی ابن حبان اور حاکم نے اور روایت کیا اس کو ابوذر ہروی نے اپنی مستدرک مین **فصل** پاکی نجاستون مین مسجد مین پیشاب کرنے کی ممانعت کے بیان مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِیْ طَائِفَۃِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَہُ النَّاسُ فَنَھَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی بَوْلَہٗ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُھْرِیْقَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ آیا ایک گنوار سو پیشاب کیا اوس نے کونے مین مسجد کے پہر جھڑکا اسکو لوگون نے سو منع کیا انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو جب اس نے فراغت کی پیشاب سے تو حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول بھرے ہوئے پانی کا سو گرایا گیا اسپر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اگر کسی سے کوئی کام خلاف شرع صادر ہوجاوے تو اسکو نرمی سے سمجھانا چاہیے سختی سے اسکے ساتھہ پیش نہ آنا چاہیے **جوتیون کے ساتھہ گندگی کھلنے کی بیان** مین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِہِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَہٗ طَھُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کچلے ایک تمہارا ساتھہ جوتیون اپنی کے گندگی پس تحقیق مٹی واسطے اسکے پاک کرنے والی ہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے ہین اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے وعن

أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي
الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ
وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
کہا واسطے اسکے ایک عورت نے تحقیق مین دراز کرتی ہون دامن اپنا اور چلتی ہون بیچ
مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے پاک کرتا ہے اس کو وہ مکان کہ آتا ہے پیچھے اسکے روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ابوداود اور
دارمی نے وہ عورت پوچھنے والی تہی ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمان بن عوف کی **ف**
کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے انتہے کہا امام ابن قیم نے **اغاثۃ اللہفان** مین کہ
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اجازت دی ہے کہ اپنا دامن   ایک ہاتھ
سے لٹکالے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسا دامن ناپاکی پر لگے گا مگر اسکو اسکے دہونے کا حکم
نہین فرمایا بلکہ یہ فتوی دیا کہ زمین اسکو پاک کردیگی انتہے **وَعَنِ** امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي
عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً
فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ
بَلَى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہے ایک عورت سے کہ اولاد عبد الاشہل
کی سی تہی کہا کہ کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے ہمارے ہے راہ طرف مسجد کی گندی
پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینہ برسائے جاوین کہا اس عورت نے پس فرمایا حضرت نے کیا نہین
پیچھے اسکے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اس سے کہا مینے کہ ہان فرمایا کہ پس یہہ بدلے اسکے روایت
کیا اسحدیث کو ابوداود نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا
نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت
ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑہتے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو
کرتے تہے ہم (یعنے نہ دہوتے تہے) پاؤن گندگی پر چلنے سے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے
ف امام ابن قیم بیچ کتاب اغاثۃ اللہفان فی مصاید الشیطان کے فرماتے ہین کہ ابن مسعود نے فرمایا

کہ ہمراہ چلکر وضو نہین کیا کرتے تہے یعنے پاؤن نہین دہوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سینہ کے کیچڑ مین گہسی پہر مسجد مین آکر نماز پڑہی اور آپنے پاؤن نہ دہوئے اور حفص کہتے ہین کہ مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ساتھ مسجد مین آیا جب ہم پہونچے تو مین وضو کی جگہہ کیطرف گیا تاکہ پاؤن پر جو کچھہ کہ لگ گیا تہا اسکو دہوؤن حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ مت دہو اسلیے کہ تو ناپاک راہ پر چلتا ہے پہر پاک پر نکلتا ہے اسے پاک ہوجاتا ہے غرض کہ ہم نے مسجد مین آکر نماز پڑہ لی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک روز چلے جاتے تھے پرنالے مین سے کوئی چیز آپ کے اوپر گری آپ کے ساتھ ایک رفیق تہا اوس نے پرنالے والے سے پوچہا کہ تیرا پانی پاک ہے یا ناپاک آپنے فرمایا کہ اے پرنالے والے ہم کو کچہ مت کہنا یہ کہکر چلے گئی ذکر کیا ہے اسکو امام احمد نے ہماری شیخ کہتے ہین یہی حال ہے جس وقت کہ آدمی کے پاؤن یا دامن مین کوئی چیز تر رات کو لگ جاوے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ کیا ہے تو اسکو اسکا سونگہنا اور پہچاننا واجب نہین اور اسکی حجت وہی بیان کی ہے جو روایت حضرت عمرؓ سے گذری اور واقعہ مین فقہ مین بہی یہی ہے اسواسطے کہ مکلف پر اس بات کے جاننے کے بعد حکم مرتب ہوا کرتے ہین اور اس سے پہلے معاف رہتے ہین پس جو چیز خدائے تعالی نے معاف فرمائی ہو اسکی کرید کرنی نچاہیے تمام ہوا ترجمہ کلام امام ابن قیم کا

بیان لڑکے کے پیشاب کرنے کا کپڑے وغیرہ پر

عن ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالی عنہا انہا اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ متفق علیہ روایت ہو ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ تحقیق وہ لائی اپنے چہوٹے بیٹے کو کہ نہ کہاتا تہا کہانا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی گود مین پس بٹہایا اس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کر دیا اوس نے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس چہڑک دیا اسجگہہ پر اور نہ دہویا اسکو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** لبابۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علی ثوبہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما

يُغسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تھے حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیچ گود
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا انکے کپڑے پر پس کہا میں نے پہنیے کپڑا اور دیجیے مجھکو
تہبند اپنا تاکہ دھوؤن میں اسکو فرمایا سوای اسکے نہیں کہ دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور
چھینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی
نے وَعَنْ اَبِی السَّمْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَةِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ اور روایت ہے ابی السمح رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم نے دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا اور پانی چھڑکا جاوے لڑکے کے پیشاب پر روایت
کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ کہا بخاری نے یہ حدیث حسن ہے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّكُ عَلَیْهِمْ وَیُحَنِّكُهُمْ فَاُتِیَ
بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ بَوْلَهٗ وَلَمْ یَغْسِلْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے جاتے
لڑکے پس دعا برکت کی کرتے انکے لیے اور چھوہارا چبا کر انکے تالو مین ملتے پس لایا گیا ایک
لڑکا پس پیشاب کر دیا اس لڑکے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس منگوایا پانی پس گرایا گیا اس
پیشاب پر اور نہ دھویا اسکو روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہَا قَالَتْ بَالَ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَلٰی بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهٗ حَتّٰی قَضٰی بَوْلَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَیْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ
فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلِاَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی نَحْوَهٗ اور روایت ہے ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا پیشاب کر دیا حسن یا حسین رضی اللہ تعالی عنہما نے اوپر پیٹ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھوڑ دیا اسکو یہانتک کہ پیشاب کر لیا اسنے پھر منگوایا پانی پس

پیشاب سے پاک کرنے کا بیان پیشاب لڑکی دھونا اور لڑکے کا چھینٹا دینا صحیح ہے
حدیث نیل الاوطار میں ہے
مسلم میں ہے
حدیث نیل الاوطار
احمد کی حدیث ہے

اوسپر روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے اوسط مین ساتھہ اسناد حسن کے اور احمد کی روایت ابی لیلی سے ہے مانند اسکے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دینا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دہویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن اور زہری اور امام احمد اور اسحاق اور ابن وہب وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے ام سلمہ اور ثوری اور اوزاعی اور نخعی اور داود اور ابن وہب کا اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا پیشاب اسکا امام شافعی کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے اور اوزاعی کے نزدیک جب تک کہ لڑکا کہانا نہین کہاتا تب تک اسکے پیشاب کا کچہ ڈر نہین (یعنے اگر کپڑے وغیرہ کو لگجاوے تو پلید نہین ہوتا) اور یہی قول ہے عبد اللہ بن وہب امام مالک کے شاگرد کا بھی اور داؤد ظاہری کے نزدیک جو لڑکا کہ ہنوز کہانا نہین کہاتا اس کا پیشاب پاک ہے اور کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ پانی چھڑکنا اسوقت تک ہے کہ جبتک لڑکا صرف دودہ پینے پر رکہا جاوے اور جسوقت غذا کے طور پر کہانا کہانے لگ جاوے اسوقت دہونا واجب ہے اس مین کسیکا خلاف نہین

حکم منی کی نجاست کے بیان مین — **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ الْمَنِیَّ ثُمَّ یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فِیْ ذٰلِکَ الثَّوْبِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی اَثَرِ الْغُسْلِ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِمُسْلِمٍ لَقَدْ کُنْتُ اَفْرُکُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرْکًا فَیُصَلِّیْ فِیْہِ وَفِیْ لَفْظٍ لَہٗ لَقَدْ کُنْتُ اَحُکُّہٗ یَابِسًا بِظُفُرِیْ مِنْ ثَوْبِہٖ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دہویا کرتے تھے منی پھر نکلتے تھے نماز کو اسی کپڑے مین اور مین دیکھتی تھی نشان دہونے کا اس مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین البتہ ملدیتی تھی اسکو کپڑے پر سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رگڑ کر پھر نماز پڑہتے تھے اس مین اور ایک لفظ مین اسکے یون ہے البتہ مین کھرچ ڈالتی تھی اس سے جو خشک ہوتی اپنے ناخن سے حضرت کے کپڑے پر سے **ف** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ انسان کی منی کے پاک ہونے مین علماء کا اختلاف ہے امام مالک اور ابو حنیفہ نجس کہتے ہین لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک کہی منی کے چھیل دینے سے بھی کپڑا پاک ہوجاتا ہے اور یہی مروی ہے امام احمد سے بہی اور

کہا مالک نے کہ خواہ منی تر ہو خواہ خشک ہو دہونی ہی چاہیے اور کہا لیث نے پلید ہے لیکن (اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے) تو نماز نہ دہرائی جاوے اور کہا حسن نے کہ کپڑے پر خواہ کتنی ہی منی لگجاوے نماز نہ دہرانی چاہیے لیکن اگر بدن مین خواہ تھوڑی سی لگی ہوئی ہو تو بہی نماز دہرانی چاہیے مذہب بہت لوگون کا یہی ہے کہ منی پاک ہے روایت کی گئی یہ بات حضرت علیؓ بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ اور داؤد اور احمدؒ سے بیچ دو روایتون بہت صحیح کے اور یہی مذہب ہے شافعی اور اصحاب حدیث کا اور جو شخص کہتا ہے کہ اکیلے شافعی کا ہی یہ مذہب ہے وہ غلطی پر ہے اور دلیل نجس کہنے والون کی حدیث غسل منی کی ہے اور دلیل پاک کہنے والون کی حدیث کہرچ دینے کی ہے یہ کہتے ہین کہ اگر منی نجس ہوتی تو اسکے کہرچنے سے کپڑا پاک نہ ہوتا مانند خون وغیرہ کی اور حدیث غسل کا یہ جواب دیتے ہین کہ غسل نجاست منی کے سبب نہین بلکہ بنظر ستہرائی اور بہترائی کے ہے (جیسا کہ دہونا رینٹ وغیرہ کا) انتہے تمام ہوئی عبارت نووی کی اور تائید کرتی ہے نووی کے قول کو یہ حدیث جسکو روایت کیا ہے دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منی سے کہ لگ جاوے کپڑے کو پس فرمایا سوائے اسکے نہین کہ وہ بمنزلہ رینٹ اور تہوک کے ہے اور سوائے اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجہ کو کہ پونچہ ڈالے تو اوس کو ساتہہ تہجی کے یا اذخر کے (کہ نام ہے ایک قسم کے گہانس خوشبودار کا) کہا دارقطنی نے نہین مرفوع کیا اس حدیث کو کسی نے بہی سوائے اسحاق ازرق کے اسنے روایت کی شریک سے کہا صاحب منتقی الاخبار نے کہ یہ (یعنے اس حدیث کو اکیلے اسحاق کا روایت کرنا) ضرر نہین کرتا اسلیے کہ امام ہے روایت کی گئی ہے اس سے صحیحین مین پس قبول کیا جاوے مرفوع کرنا اسکا اور زیادتی اسکی کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسکو بیہقی اور طحاوی نے مرفوعا اور یہی روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے موقوف اوپر ابن عباس کے اور کہا بیہقی نے صحیح یہی ہے کہ یہ موقوف ہے اور نیل الاوطار مین ہے کہ روایت کی ہے ابن الجارود نے منتقے مین حدیث ہمام بن حارث سے کہ کہا تہا پاس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے ایک مہمان پس جنبی ہوا اور کپڑے کو دہونے لگا کہ لگی تہی اس کو منی پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ حکم کرتے تہے ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتہہ کہرچنے منی کے کہا ابن الجارود نے کہ جو حکم کہ منی کے دہونے کے لیے وارد ہوا ہے

۵ یہ حدیث منتقے الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۸ میں ہے
۶ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۵۰ میں ہے
۷ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ایضا میں ہے ۱۲

اسکی کچھ اصل نہین ہے **ندی کے بیان مین** **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَہٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تہا مین ایک مرد بہت مذی والا سو تہا مین حیا کرتا کہ
پوچھون نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب ہونے انکی بیٹی کے میرے نکاح مین سو حکم کیا مینے
مقداد کو سو پوچھا اس نے حضرت سی تب فرمایا دہووے اپنے ذکر اپنا اور وضو کرے روایت کیا اسحدیث
کو بخاری اور مسلم نے **ف** ترمذی مین سہل بن حنیف سی روایت ہی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مذی کا حال پوچھا آپنے وضو کرنے کو فرمایا اس نے عرض کیا کہ میرے کپڑے کو کچھ اس
مین سی لگ جاوے تو کیا ارشاد ہے فرمایا ایک چلو پانی لیکر جسجگہہ دیکہے کہ لگ گئی ہے چہڑک دے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اغاثۃ اللہفان فی مصائد
الشیطان مین فرماتے ہین پس مذی کی جگہہ پر پانی چہڑک دینا درست فرمایا جیسا کہ لڑکے کے
پیشاب پر پانی چھڑکنے کا حکم کیا ہے ہمارے استاد کہتے ہین کہ یہی امر بہتر ہے اسلیے کہ ایسی نجاست
ہے کہ اس سے بچنا بہت مشکل ہے کیونکہ جوان اور مجرد آدمی کو اکثر عارض ہوتی ہے تو اس مین تخفیف
ہونے لڑکے کے پیشاب اور موزہ اور جوتی کی نجاست کی نسبت کر زیادہ مناسب ہے **اہل کتاب
اور مشرکین کے باسنون کے حکم مین** **عن** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ
فِیْ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ لَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا
فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ ہم رہتے
ہین زمین مین اہل کتاب کے سو کیا کہاوین ہم باسنون مین انکے فرمایا نہ کہاؤ انمین مگر جو نہ پاؤ سوا ان
باسنون کے تو دہولو انکو اور کہاؤ ان مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ**
اسحدیث سی معلوم ہوا کہ اہل کتاب کے باسنون مین وضو کرنا کہانا پینا ہرگز نہ چاہیے اور وجہ اسکی یہ
ہے کہ یہ لوگ ناپاک چیزین جیسے شراب اور خنزیر وغیرہ برتنون مین ڈالتے ہین لیکن جس جگہہ
مسلمانون کے باسن نہ ملین وہان انہین کے باسنون کو پانی سے پاک کرکے ان مین کہانا پینا

وضو کرنا جائز ہے **وعن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ توضؤا من مزادۃ امرأۃ مشرکۃ متفق علیہ فی حدیث طویل اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے صحابہ نے وضو کیا پکھال سے مشرک عورت کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے یہ ایک بڑی حدیث مین **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جس برتن مین مشرکین کے احتمال نجاست یعنی شراب وخنزیر وغیرہ کا نہ ہو اسکا برتنا درست ہے **سونے اور چاندی کے باسنون مین کھانے پینے کے حکم مین** **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ متفق علیہ روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو باسنون مین سونے اور چاندی کے اور نہ کھاؤ پیالون مین انکے کہ وہ کافرون کے لیے مین دنیا مین اور تمہارے لیے مین آخرت مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** بخاری اور مسلم مین روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیتا ہے باسنون مین چاندی کے سو غرغرہ ہلاتا ہے اپنے پیٹ مین آگ دوزخ کی) اور **بخاری** مین روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پیالا نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹوٹ گیا تو لگوالی اس ٹوٹی جگہہ پر تار چاندی کی **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث معارض ہے اسحدیث کی جو کہ دارقطنی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونیکے یا چاندی کے یا اس باسن مین کہ اس مین ہو کچھ سونے یا چاندی سے پس سوا اسکے نہین کہ ہلاوے گا یہ پینا اسکے پیٹ مین آگ دوزخ کی **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین اسحدیث مین مقال ہے اور اگر فرض کرین کہ صحیح ہی ہے تو بھی یہ حدیث انس کی حدیث کی معارض نہین ہوسکتی اسلیے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی خاص ہے اور یہ عام **دوم** دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقابل حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی

اور بیان اسکا اس کتاب کے فصل احکام پانی مین پہلے گذر چکا نیند سے اٹھکر ناک جہاڑنے
اور ہاتھ دہوکر برتن مین ڈالنے کے بیان مین ؓ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ
اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم نے جب جاگے کوئی تم مین نیند سے تو چاہیے کہ ناک جہاڑے تین بار کہ بیشک شیطان رات
کو رہتا ہے ناک کے نتھنے مین اوسکے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ؓ وَعَنْهُ
اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلَاثًا
فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اسی سے کہ جب جاگے تم مین
کوئی نیند سے تو نہ ڈباوے اپنا ہاتھ باسن مین جبتک کہ نہ دہووے اسکو تین بار کہ وہ نہین جانتا کہان
رہا رات کو ہاتھ اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے حلال چوپایون کے پیشاب کے
حکم مین عَنِ الْبَرَاءِ ؓ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا اُکِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهٖ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ روایت ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اسچیز کے کہ کہایا جاوے گوشت
اسکا اور بیچ روایت جابر کے یون ہے کہ کہا وہ جانور کہ کہایا جاوے گوشت اسکا بس نہین مضائقہ
ہے ساتھ پیشاب اسکے کو روایت کیا اسکو احمد اور دارقطنی نے ساتھ سند ضعیف کے ف
بخاری مین لکہا ہے کہ ابو موسی اشعری ؓ نے نماز پڑہی قافلہ کے اترنے کی جگہہ مین اور گوبر مین اور
میدان صاف اسکے پاس تہا پس کہا یہ جگہہ اور وہ جگہہ برابر ہے پہر ذکر کیا بخاری نے حدیث
کا جو کہ بخاری اور ترمذی ؒ مین انس سے روایت ہے کہ آئے لوگ عکل یا عرینہ مین سے مدینہ مین
نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ناموافق ہوئی ان کو ہوا مدینہ کی پس اسلیے بہیجا اون کو
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ اونٹون صدقات کے اور فرمایا ان کو پیو تم دودہ انکا اور پیشاب
انکا کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا کہ نہین مضائقہ ہے ساتھ پیشاب اسچیز کے کہ کہایا جاوے

گوشت اسکا اور بخاری[ع۱] مین انس سے روایت ہی کہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
پہلے طیار ہونے مسجد کے بکریون کے رہنے کی جگہہ مین کہا بخاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوائی پیشاب آدمیون کے دہونیکا حکم نہین دیا اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ کے
نزدیک پیشاب ان جانورون کا جوکہ کہائے جاتے ہین پاک ہے کہا امام شوکانی نے نیل[ع۲] الاوطار
مین کہ کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب مین حدیث برا ابن عازب کی اور جابر بن
سمرہ کی (یہی) صحیح ہوئی ہے اور یہی مذہب ہے عترہ اور نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور
امام احمد اور محمد اور زفر اور طائفہ سلف کا اور موافق ہوئے ہین انکے شافعیہ مین سے ابن خزیمہ اور
ابن منذر اور ابن حبان اور اصطخری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹون کے پیشاب کا تو نص سے
ثابت ہی لیکن سوائی اونٹون کے پیشاب کے جن جن جانورون کا گوشت حلال ہے اون کا پیشاب
پاک ہونے مین انہین حدیثون پر انکے قائلین نے قیاس کیاہے انتہے اور کہا ترمذی[ع۳] نے
یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین نہین خوف ہے ساتھ پیشاب اُن جانورون کے کہ کہایا جاتا ہے
گوشت اونکا کتے کے جوٹھے باسن کے حکم مین عَنْ[ع۴] اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ
مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا
وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ اَنْ یَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہی ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہاری
کے پس چاہیے کہ دہووے اسکو سات بار روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت
مین یون ہی کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جسوقت پی جاوے اسمین کتا یہ ہے کہ دہووے اسکو سات بار
پہلا اونکا ساتھ مٹی کے ہو ف یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین بھی ہے
وَعَنْ[ع۵] اِبْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّیْدِ وَ
كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ
الثَّامِنَةَ فِی التُّرَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مغفل رضے اللہ عنہ سے کہا

حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ مارنی کتون کے پھر فرمایا کیا حال ہے ان کا اور حال کتون کا
پھر رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کتے شکاری کے اور کتے بکریون کے اور فرمایا جب کتا برتن
مین مونہہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو اور آٹہوین بار رخشک مٹی سے مانجو **ف** کہا نووی[۱] نے
شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب ہمارا یعنے شافعیہ کا اور جمہور علما کا یہی ہے کہ کتے کا جوٹھا کیا ہوا برتن ایک
بار مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دہو یا جاوے تو پاک ہو جاتا ہے لیکن ابوحنیفہ[۲] کے نزدیک کتے کا
جوٹھا باسن تین بار دہونے سے پاک ہو جاتا ہے اور دلیل آنکی اسباب مین حنفیہ یہ دو حدیثین پیش
کرتے ہین پہلی حدیث دار قطنی[۳] نے روایت کی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ (حق) کتے کے کہ اگر مونہہ ڈالے برتن مین دہو یا جاوے
تین بار یا پانچ بار یا سات بار **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے
کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر[۴] مین لکہا ہے کہ کہا دار قطنی نے کہ منفرد ہوا ہے ساتھہ اس
حدیث کے عبد الوہاب اونہون نے اسمعیل سے اور وہ متروک ہے اور سوائے عبد الوہاب کے اور
لوگ اسی اسناد سے روایت کرتے ہین اسمعیل سے سات بار دہونے کی **دوم** دار قطنی کہ جسکی یہ حدیث
ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار
اور لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام پانی کے بیان مین پہلے گذر چکا
ہے **دوسری حدیث** دار قطنی[۵] نے ساتھہ سند صحیح کے روایت کی ہے عطا سے فعل ابو ہریرہ
کا کہ جب کتا مونہہ ڈالتا برتن مین پانی بہا دیتے اسپر پھر دہوتے اسکو تین بار سو **جواب**
اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت موقوف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور روایت موقوف
لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا بھی احکام پانی کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے
دوم جبکہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوع اگرچہ صحیح ہی ہو فقط بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی
ہی نہین پھر بہلا اثر صحابی کا جو کہ طبقہ ثالثہ کی کتاب مین روایت کیا گیا ہو مقابل مین ایسی حدیث
کی کہ جسپر بخاری اور مسلم دونون نے اتفاق کیا کب اسکو معارض اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے
سوم یہ روایت مخالف ہے ابی ہریرہ ہی کی احادیث صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد
اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی **چہارم** یہ روایت

ہی دارقطنی ہی کی ہے اور دارقطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا پہلے گذرا۔ تیسری حدیث روایت کیا اسکو ابن عدی نے کامل مرفوعا اسحدیث کو سو جواب اس کا دو طرح پر ہے اول یہ کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے حسین بن علی کرابیسی ہے اور تقریب التہذیب مین لکھا ہے کہ حسین بن علی بن یزید کرابیسی مین کلام کیا ہے امام احمد بن حنبل نے دوم کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ رابعہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین چنانچہ کہا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عجالہ نافعہ مین وطبقہ رابعہ احادیثے کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند وآنہا را اصلے نیافتہ اند تا مشغول بروایت آنہا شدندی یا یافتند ودران قدحے وعلتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا وعلی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود انتہی اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین حدیثین طبقہ رابعہ کی جو اچھی سے اچھی ہین ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مقلوب سخت انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثین ہین بلی کے جوٹھے کے بیان مین عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْھِرَّۃِ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجِسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیچ حق بلی کے کہ وہ نجس نہین ہے سوا اس کے نہیں کہ وہ پھیرا کرنیوالون سے ہے تمپر روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور ابن خزیمہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو بخاری اور عقیلی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور دارقطنی نے اور ابوداؤد مین روایت ہے داؤد بن صالح بن دینار سے اس نے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کرنیوالے اسکے نے بھیجا اسکو

[illegible]

ساتھ ہریسہ کے طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا ماں اسکی نے پس پایا مینے عائشہ کو نماز پڑہتے پس اشارہ
کیا طرف میری کہ رکہدے اسکو پس آئی بلی پس کہا یا اس میں سے پس جبکہ فارغ ہوئیں حضرت عائشہ
نماز اپنی سے کہا یا اس جگہہ سے کہ کہا یا تہا بلی نے پہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق بلی نہیں پلید تحقیق وہ پہرنے والوں میں سے ہے تمہارا اور تحقیق دیکہا میں نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تہے ساتھ بچے ہوئے پانی بلی کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنا
نماز میں ہاتھہ سے خواہ سر سے ہو جائز ہے اور بلی کا جوٹھا کیا ہوا کہانا اور اسکے جوٹھے پانی سے
وضو کرنا منع نہیں **جوتی پہنکر نماز پڑہنے کے بیان میں** **عَنْ** اَبِی سَلَمَۃَ سَعِیْدِ
بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ
نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سلمہ سعید بن یزید سے کہا پوچہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا تہے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے جوتوں میں (یعنے پہنکر جوتی نماز پڑہتے تہے) کہا ہاں روایت کیا اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْیَھُوْدَ فَاِنَّھُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِھِمْ وَلَا خِفَافِھِمْ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہودیوں کا (یعنے ساتھ پڑہنے نماز کے جوتوں میں اور موزوں میں) پس
تحقیق وہ نماز نہیں پڑہتے اپنی جوتوں میں اور موزوں میں روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے
فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں
اور اس حدیث کے اسناد میں طعن نہیں ہے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ
فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْہِ اَذًی اَوْ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَہُ
ابْنُ خُزَیْمَۃَ اور روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں کا مسجد کو تو نظر کرے پس اگر دیکہے اپنے جوتوں میں کچہ گندگی
یا ناپاکی تو ملدے اسکو اور نماز پڑہے ان میں روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح
کہا اس کو ابن خزیمہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْہِ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلَا عَنْ یَسَارِہٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْھُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جبکہ نماز پڑہے ایک تمہارا پس نہ رکہے اپنی جوتیون کو داہنے اپنے اور نہ بائین اپنے پس ہونگے داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہ ہو بائین اسکے کوئی اور چاہیے کہ رکہے انکو درمیان دونو پاؤن اپنے کے اور بیچ ایک روایت کی یہ ہے کہ یا نماز پڑہے ان مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے معنے اسکے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ دونون حدیثین (یعنے ایک حدیث تو ابی سلمہ سعید بن یزید کی اور دوسری شداد بن اوس کی) دلیل ہین اس بات پر کہ جوتے پہنکر نماز پڑہنے مشروع ہے لیکن صحابہ اور تابعین کا اسکے مستحب اور مباح اور مکروہ ہونے مین اختلاف ہی روایت کی گئی ہے حضرت عمر رض سے ساتہ اسناد ضعیف کے کہ تحقیق وہ مکروہ جانتے تہے جوتی اتار کر نماز پڑہنے کو اور جو شخص جوتی اتار کر نماز پڑہتا تہا اوسپر سختی کرتے تہے اور یہی مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے بہی اور جوتے اتار کر نماز پڑہنے والون کو ابوعمرو شیبانی مارا کرتے تہے اور روایت کی گئی ہے ابراہیم سے کہ وہ جوتے اوتار کر نماز پڑہنے کو برا جانتے تہے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ ان لوگون کے نزدیک جوتے پہنکر نماز پڑہنی مستحب ہے کہا عراقی نے ترمذی کی شرح مین کہ جو لوگ جوتے پہنکر نماز پڑہا کرتے تہے انمین سے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور عبداللہ بن مسعود اور عویمر بن ساعدہ اور انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور اوس ثقفی اور تابعین مین سے سعید بن مسیب اور قاسم اور عروہ بن الزبیر اور سالم بن عبداللہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن ابی رباح اور مجاہد اور طاوس اور شریح قاضی اور ابو مجلز اور ابو عمرو شیبانی اور اسود بن یزید اور ابراہیم تیمی اور علی بن الحسین اور انکے بیٹے ابوجعفر اور جو لوگ کہ جوتے پہنکر نماز پڑہنے کے قائل نہین تہے انمین سے عبداللہ بن عمر اور ابوموسے اشعری انتہے اور کہا امام ابن القیم نے **اغاثۃ اللہفان فی مصاید الشیطان** مین جوتیان پہنکر نماز پڑہنے سے وسواسیون کا دل خوش نہین

نیل الاوطار
صفحہ ۳ جلد دوم
سے صفحہ ۴ تک
اغاثۃ اللہفان صفحہ ۵

ہوتا حال آنکہ یہ سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور انکے اصحاب کی ہے فعل اور حکم دونوں کے اعتبار سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ موزہ اور جوتی کے نیچے جب نجاست لگ جاتی ہے تو اسکو زمین سے رگڑنا مطلقا کافی ہے لئے مردار کے چمڑے کے حکم مین عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سودہ رضی اللہ تعالے عنہا بیوی نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سے کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنے چمڑے اسکے کو پھر ہمیشہ رہے کہ ہم نچوڑا کھجور کا ڈالتے تھے اس مین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے فائدہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گزرے اسپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا گیا ہے کھانا اسکا اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دباغت دیا گیا چمڑا پس تحقیق پاک ہوا اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین اسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ترمذی مین لکھا ہے کہ کہا امام شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کتے اور خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے بھی پاک نہین ہوتا اور ان حدیثون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جانور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے اسکے سینگ اور بال اور دانت وغیرہ کام مین لانا اور ان کی تجارت کرنا بھی جائز ہے شراب سے سرکہ بنانے کے حکم مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاے

سرکہ فرمایا نہین روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حسن صحیح ہے **ف**
یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور جمہور علما کی اسبات پر کہ نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اور
نہین پاک ہوتی شراب ساتھہ سرکہ بنانے کے اور صحیح روایت امام مالک سے بہی یہی آئی ہے کہ نہین
پاک ہوتی شراب سرکہ بنالینے سے اور کہا اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ نے کہ پاک ہوجاتی ہے شراب
سرکہ بنانے سے اسیطرح لکھا ہے نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین اور نزدیک امام اعظم کے جو شراب
کا سرکہ بنانا اور اسکا کہانا پینا حلال ہے تو دلیل اس کی امام کے مقلد یہ تین حدیثین پیش کرتے
ہین **پہلی حدیث دارقطنی** نے روایت کی ہے اپنی سنن مین فرج بن فضالہ سے اس نے روایت
کی یحیی بن سعید سے اس نے عمرہ سے اس نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تہی بکری ام سلمہ کی
کہ دودہ دوہتی تہین اسکا پس نہ دیکہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہان گئی بکری کہا
اونہون نے مرگئی فرمایا حضرت نے کیا نہ نفع پکڑا تمنے ساتھہ کہال اسکی کے پس کہا ہمنے تحقیق وہ مردار ہے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اسکا حلال کرتا ہے جیسا کہ حلال ہوجاتا
ہے سرکہ شراب کا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہ اسکی
حجت کیونکہ **عینی شرح ہدایہ** مین لکہا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتہ اسکے
فرج بن فضالہ اور وہ ضعیف ہے کیونکہ وہ روایت کرتا ہے حدیثین یحیی بن سعید انصاری سے
کہ نہین متابعت کیجاتی اونپر **دوسری حدیث بیہقی** نے روایت کی ہے بیچ معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے
اس نے روایت کی ہے ابی الزبیر سے اسنے جابر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خَیرُ خَلِّکُم
خَلُّ خَمرِکُم یعنے بہت بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا ہے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث
بہی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کی نہین کیونکہ **عینی شرح ہدایہ** مین لکہا ہے کہ اکیلا ہوا ہے ساتہ
اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہین ہے قوی اور کہا امام ابن القیم نے **اعلام الموقعین** مین اسحدیث کے
راویون مین مغیرہ بن زیاد صاحب مناکیر کا ہے **دوم** کتاب معرفۃ بیہقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے
اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقابلے مین حدیث صحیح محفوظ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے
کے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام پانی کے بیان مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے وہان
سے دیکہہ لیجیے **تیسری حدیث** ہدایہ مین ہے نِعمَ الاِدَامُ الخَلُّ یعنے اچہا سالن ہے سرکہ سو **جواب**

اسکا یہ ہے کہ اسحدیث سی شراب کے سرکے کے جائز ہونیکی سند پکڑنی پرلے سرکی حماقت ہو اسلیے
کہ اسحدیث مین تو شراب کے سرکہ بنانے کا ذکر تک بھی نہیں دیکھہ لیجیے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ پوری
یہ حدیث جو کہ مسلم مین روایت ہو جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ
اَھْلَہُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا الْخَلُّ فَدَعَا بِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ بِہٖ وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ
نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگون سی سالن پس کہا
اونھون نے کہ نہیں نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھہ اسکے
اور فرماتے تھے اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اسحدیث سی تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ سرکہ بہت
اچھی چیز اور بہت اچھا سالن ہے اور کھانا اسکا سنت ہو سو اسحدیث سی کسی مسلمان کو بھی انکار نہیں
انکار تو اس سرکہ سی ہے جو کہ شراب سی بنایا گیا ہو اور وہی نجس اور حرام ہے سو بجز حضرات حنفیہ کے اور
کوئی اہل اسلام خواہ کسی مذہب والا ہو اور کیسا ہی بیوقوف ہو یہ بات ہرگز نہیں کہیگا کہ اسحدیث سی
شراب کا سرکہ بنانا جائز معلوم ہوتا ہے **فصل غسل جنابت کے بیان مین** عَنْ اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ
اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
کہ بیٹھے ایک تمھارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پہر صحبت کری تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ
نہ نکلے منی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ
فَعَلْتُہٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ
عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونون
روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے +
ف موطا امام مالک مین روایت ہو نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر تھے کہتے جس وقت کہ

داخل ہو محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت مین پس تحقیق واجب ہوا غسل **ف** جو چمڑا کہ ختنہ کرنے
مین کاٹتے ہین اسکو ختان کہتے ہین مراد یہ کہ جب سر ذکر کا عورت کی ستر مین داخل ہوا دونون
پر غسل واجب ہوا اسار ذکر عورت کے ستر مین داخل اور منی نکلنا شرط نہین اور کہا امام شوکانی
نے **درر البہیہ** مین کہ مرد اور عورت کی دونو شرمگاہ ملنے سے نہانا واجب ہوتا ہے اور کہا امام
نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ امت نے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ نہانا واجب ہوتا ہے ساتھ
جماع کرنیکے اگرچہ نہ ہووے انزال اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور
امام احمد بن حنبل اور جمہور علما کا مگر داؤد ظاہری اور بخاری یہ دونو بدون انزال غسل کے واجب ہونے
کے قائل نہین اور دلیل انکی یہ حدیثین ہین **پہلی حدیث بخاری** اور مسلم مین ہے کہ پوچھے گئے حضرت
عثمان بن عفان حال اس شخصکے سے کہ جماع کرے اپنی عورت سے اور نہ انزال ہو کہا (عثمان نے)
وضو کرے جیسا کہ وضو کرتا ہے واسطے نماز کے اور دہوڈالے ذکر اپنا اور کہا عثمان نے سنا مین نے
اس کو رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **دوسری حدیث** مسلم مین روایت ہے ابی سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک مرد کے انصار سے
پس بہیجا طرف اسکی (یعنے کسی شخصکو واسطے بلانے اسکے کے) پس نکلا (وہ) اور سر اسکا ٹپکتا
تہا (یعنے پانی سے بسبب نہانے کے) پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ جلدی مین ڈالا
ہمنے تجہکو کہا ہان اے رسول خدا کے (یعنی) فرمایا حضرت نے جس وقت کہ نہ انزال کرے تو پس نہین
ہے غسل اوپر تیرے اور اوپر تیرے وضو ہے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ فرمایا حضرت نے انما الماء
من الماء یعنے سوا اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہے یعنے غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے
تیسری حدیث بخاری مین ہے کہ کہا زید نے پس سوال کیا مینے اسسے یعنے حال اس شخص
کے سے کہ جماع کرے اپنی عورت سے اور نہ انزال ہوا علی بن ابیطالب اور زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ
اور ابی بن کعب سے پس حکم کیا اونہون نے ساتھ اسی کے (یعنے ساتھ دہونے ذکر اور وضو کرنے کے)
سو جواب قول علی بن ابیطالب اور زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب اور نیز حدیث
حضرت عثمان اور حدیث ابی سعید خدری انما الماء من الماء کا یہ ہے کہ **زرقانی شرح موطا**
امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا امام احمد نے یہ منسوخ ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے فتوی ان پانچون کا

خلاف اسحدیث کی اور کہا علی بن مدینی نے یہ شاذ ہے اور کہا ابن عبد البر نے محال ہے یہ کہ سنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسقاط غسل کا ملنے دو ختنوں سے پہر فتوی دے ساتھ وجوب ہونے کے اور جواب دیا ہے (اسکا) حافظ (یعنے ابن حجر) وغیرہ نے کہ اس طریقہ سے حدیث ثابت ہے جہت اتصال سند اپنی سے اور حفظ راوی اپنے سے اور نہین ہیہ فرد اور نہین خلل کرتا بیچ اسحدیث کی فتوی دینا انکا خلاف اسحدیث کے اسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ثابت ہوا ہے نزدیک انکے ناسخ اسکا پہر گئے طرف ناسخ کی پس بہت حدیثیں منسوخ ہین حالانکہ وہ صحیح ہین طریقہ اصطلاح اہل حدیث سے اور تحقیق گئے ہین جمہور طرف منسوخ ہونے اسکے کے ساتھہ دلیل حدیث ابوہریرہؓ کے اونہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب بیٹہے درمیان چار شاخون عورت کی پہر کوشش کرے پس تحقیق واجب ہوا غسل روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ساتھہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہ مانند اسکے ہے مرفوعاً مسلم وغیرہ ہین اور روایت کیا احمد اور شافعی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً کہ جب دو ختنے ملین پس تحقیق واجب ہوا غسل انتہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ اکثر صحابہ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عائشہؓ اور تابعینؒ سوا انکے (یعنے تبع تابعین وغیرہ) علما ادین اور جمہور اسحدیث کو یعنے اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلْ کو جو کہ اوپر گذری ناسخ حدیث الماء من الماء کا کہتے ہین اور دلیل انکی حدیث ابی بن کعب کی ہے کہ کہا اس نے کہ تحقیق یہ فتوے کہ تہے کہتے الماء من الماء رخصۃ یعنے نہانا منی کے نکلنے سے رخصت تہی رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ابتدا اسلام کے پہر حکم کیا (حضرتؐ نے) ساتہہ وجوب ہونے غسل کے بعد اسکے اور یہہ نزدیک احمد اور سوا اسکے ہے طریق زہری سے (ابی بن کعب) سے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور کہا اسمعیلی نے یہ حدیث اوپر شرط بخاری کے ہے اور یہ (دلیل) ظاہر ہے بیچ نسخ کے جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہے

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِی اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِیَ عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ

هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا کہ سوا اسکی نہین کہ تہا نہانا منی کے نکلنے سی
رخصت ابتدا اسلام مین پہر منع کیا گیا اس سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** موطا امام مالک مین ہی کہ تحقیق محمود بن لبید انصاری نے پوچھا زید
بن ثابت سی حال اس شخص سے جو کہ جماع کرے اپنی عورت سے پہر سست ہوجاوی اور نہ انزال ہووی پس کہا زید بن
ثابت نی غسل کرے پس کہا واسطے اسکے محمود بن لبید انصاری نی تحقیق ابی بن کعب تہا نہ دیکہتا غسل کو
یعنے بدون انزال غسل واجب نہین جانتا تہا پس کہا واسطے اسکے زید بن ثابت نی تحقیق ابی بن کعب
نے رجوع کیا اسے اور کہا **ترمذی** نے جسوقت کہ تجاوز کرے ختنہ (مرد کا) ختنہ (عورت کے مین) واجب ہوتا
ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب رسول خدا سے کہ انہین مین سی ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور
علی اور عائشہ اور فقہا تابعین اور جو بعد انکے تہی مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہا اونہونے
جسوقت ملین دونون ختنے واجب ہوا غسل پہر کہا ترمذی نے سوای اسکے نہین کہ تہا غسل لازم آتا منی کے نکلنے
سے بیچ ابتدا اسلام کے پہر منسوخ کیا گیا بعد اسکے اور اسیطرح سی روایت کی ہی بہت لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ انہین مین سی ہین ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور عمل اوپر اسی کے ہی نزدیک اکثر اہل علم کی
اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ ایہ حدیث الماء من الماء یعنے سوائی اسکے نہین کہ غسل منی کے
نکلنے سی ہی پس جمہور صحابہ اور جو لوگ کہ بعد صحابہ کے ہین کہتے ہین کہ تحقیق یہ حکم منسوخ ہے اور مراد انکی نسخ
سے یہ ہی کہ تحقیق غسل جماع سی بدون انزال نہتا (ابتدا اسلام مین) ساقط پہر واجب ہوا اور مسلم مین روایت ہے
ابوالعلاء بن شخیر سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک حدیث کو دوسری حدیث سی منسوخ کردیتے جیسے کہ قرآن
کی ایک آیت دوسری آیت سی منسوخ ہوجاتی ہے **ف** کہا نووی نی کہ امام مسلم حدیثکو جو بیان ریعنے اپنی کتاب
صحیح مسلم کے باب بیان مین اسبات کی لایا ہے کہ اوائل اسلام مین جماع سے غسل واجب نہ ہوتا جبتک کہ منی نہ
نکلتی لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا اور جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے **غرض** امام مسلم کی یہ ہی کہ حدیث انما الماء
من الماء یعنے سوای اسکے نہین کہ غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے منسوخ ہے اور دوسری حدیثون سے
یعنے جو کہ اوپر گذرین اور کہا امام محی السنۃ نی **مشکوۃ** مین کہ حدیث الماء من الماء یعنے سوا اسکے نہین کہ غسل
لازم آتا ہی منی کے نکلنے سی یہ حدیث منسوخ ہی اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ مصنف یعنے ابن تیمیہ نے
دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث ابی بن کعب کے اور رافع بن خدیج کی اسبات پر کہ حدیث انما الماء من الماء منسوخ

ہے اور کہا علامہ محمد نے زرقانی شرح موطا امام مالک مین کہ کہا شافعی نے حدیث انما الماء من الماء ثابت ہے لیکن منسوخ ہے اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ حدیث وضو کی کافی ہونے کی یعنے جس حدیث مین یون آیا ہے کہ عورت کے ساتھہ صحبت کرنے سے جبتک انزال نہ ہو لیوے تبتک غسل واجب نہین ہوتا وضو ہی کفایت کرتا ہے منسوخ ہے۔ راقم کہتا ہے کہ عاملان حدیث مین سے ہی جو لوگ کہ حدیث انما الماء من الماء کو منسوخ اور حدیث ابی بن کعب اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا کو اسکا ناسخ نہین سمجھتے ہین وہ لوگ اس مقدمہ مین یہ تین وجہ پیش کرتے ہین وجہ اول کہتے ہین کہ یہ حدیث ابی بن کعب کی مرفوع نہین یعنے حضرت کی فرمائی ہوئی نہین قول اپنا ابی بن کعب صحابی کا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیثکو مرفوع نہ سمجھنا صحابی کا قول سمجھنا بے دلیل بات ہے اسلیے کہ جس حدیث کی نسبت صحابی یون کہدے کہ منع کیا گیا اس سے یا کہے منع کیے گئے ہم اس سے وہ حدیث یعنی وہ حکم حضرت کا ہی ہوتا ہے کیونکہ امر کرنیوالا اور منع کرنیوالا بجز صاحب شریعت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہین اور اس دعوی پر دلیل ہماری یہ اقوال محدثین کے ہین دیکھہ لیجیے کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہین ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے یعنے حضرت کا فرمانا ہے جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے۔ اور کہا ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول مین کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا سنت ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے یہ بیچ حیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بعد وفات انکی کے قسم مرفوع سے ہے اور کہا ابن صلاح نے کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے نوع مرفوع سے ہے اور مسند ہے نزدیک اصحاب حدیث کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ جس وقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے پس یہ حکم مرفوع ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ اگر کہے صحابی سنت ہے فلانی بات یا کہے حکم کیے گئے ہم فلانی بات کا یا کہے تھے امر کیے جاتے ہم یا کہے منع کیے جاتے ہم یہ سب حکم مرفوع مین ہین یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے وجہ دوم کہتے ہین کہ امام بخاری جو کہ رئیس المحدثین ہین بخاری مین فرماتے ہین کہ جبتک انزال نہ ہو واجب نہین احوط

یعنے غسل کر لینا احتیاط کی بات ہے سو جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ اس مقدمہ مین ہمکو غالب یقین بھی ہے کہ حدیث اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا جو قریب گذری امام بخاری کو نہین پہونچی تہی اور اگر پہونچتی تو مثل اور محدثین کے یہ بہی حدیث انما الماء من الماء کی منسوخیت کے ضرور قائل ہو جاتے اور مرد اور عورت دونو کی شرمگاہ ملنے سے نہانا واجب بتلاتے احوط نہ فرماتے اور اس بات کو تو ہم بہی مانتے ہین اور جانتے ہین کہ جسقدر حدیثین امام بخاری کو پہونچی تہین اور کسیکو نہین پہونچی تہین لیکن اس بات کا قائل بہی آجتک کوئی نہین ہوا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کل احادیث پر امام بخاری علیہ الرحمۃ نے احاطہ کر لیا تہا کتاب الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین کے دسوین مغالطے کے جواب کو ملاحظہ فرمایے اور دیکھیے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ یعنے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہم وغیرہ جو کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحبت مین رہتے تہے اور ہر حال مین ہر ایک بات کی خبر رکھتے تہے سب حدیثین تو ان کو بہی نہین ملی تہین بہلا امام بخاری کو بعض حدیثین اگر نہ ملی ہون تو کیا تعجب ہے اور یہ بہی سن لیجیے کہ اگر کسی شخص کو کسی حدیث کا ناسخ معلوم نہ ہو اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو گناہ نہین چنانچہ **زرقانی شرح موطا** امام مالک مین ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبداللہ بن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین مین سے متعہ کے جائز ہونے کے قائل تہے حالانکہ حدیثین متعہ کے جائز ہونیکی منسوخ ہین اور ترمذی مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود اور انکے بعض شاگرد (یعنے اسود اور علقمہ) رکوع مین گھٹنون پکڑنے کے قائل نہین تہے تطبیق یعنے دونون ہاتہ جوڑ کر دونو زانو کے درمیان رکھنے کے قائل تہے حالانکہ حدیث تطبیق کی منسوخ ہے اور **صحیح مسلم** مین ہے کہ ابن عمر قربانی کا گوشت بعد تین دن کے نہین کہاتے تہے حالانکہ حدیث بعد تین دن کے قربانی کا گوشت نکہانے کی منسوخ ہے غرض کہ جبتک کسی کو کسی منسوخ حدیث کا ناسخ معلوم نہ ہو تب تک اسکو اسپر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہین اور اسبات پر علما کا اتفاق ہے اسیطرح لکہا ہے **ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء ان لم یغب الشفق** مین اور یہ روایتین دلیل ہین اسبات پر کہ اس مسئلہ مین بسبب نہ پہونچنے حدیث کو

۱ یہ مضمون ازالہ ... صفحہ ۲۵ ... مین ہے
۲ یہ مضمون ... دیکہو ... مین ہے ۱۲
۳ یہ مضمون ... جلد ... صفحہ ... مین ہے ۱۲
۴ یہ مضمون ... صفحہ ۲۶ مین ہے ۱۲

امام بخاری تو معذور ہین لیکن جنکو حدیث ابی بن کعب کی پہونچ چکی وہ لوگ معذور نہین **دوم** حدیث ابی بن کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث الماء من الماء کا ابتداء اسلام مین تہا پہر منع کیا گیا اس سے اور مذہب امام بخاری کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا آخر فعل اول کا ناسخ ہوتا ہے چنانچہ بیان اسکا اسی کتاب مین مقتدیون کو امام کی متابعت کرنیکے بیان مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ حدیث ابی بن کعب کی امام بخاری کو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو بیشک وہ بہی حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی منسوخیت کے قائل ہوتے **سوم** جو شخص محض مقلد امام بخاری ہی کا ہے وہ اگر حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کو منسوخ نجانے تو اس کا اختیار ہے لیکن جو شخص کہ حدیث صحیح کے مقابلے مین کسی کی بہی نہین مانتا اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہی کی اطاعت کو فرض و واجب جانتا ہے وہ امام بخاری وغیرہ کی اس معاملے مین کب سنتا ہے **وجہ سوم** کہتے ہین کہ جس درجہ کی حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ہے حدیث ابی بن کعب کی اس درجہ کی نہین **سو جواب** اس کا یہ ہے کہ اس مقدمہ مین حدیث ابی بن کعب کی اگر تنہا ہوتی اور حدیث اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ یعنے جسوقت ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخوں کے بیٹھے پہر صحبت کرے تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلے منی جو کہ درجہ مین حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کے برابر ہے بلکہ زیادہ ہے اور حدیث اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ یعنے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنے عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ دونو حدیثین جو کہ قریب گذر چکی ہین اگر تائید حدیث ابی بن کعب کی نہ کرتین تو البتہ ہم بہی کہہ سکتے تہے کہ بموجب قاعدہ کے حدیث ابی بن کعب کی ناسخ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کے نہین بن سکتی لیکن احتیاط پہر بہی اس مین ہوتا کہ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ پر عمل نہ کیا جاتا اور حدیث ابی ابن کعب کو ہی عمل کے باب مین مقدم سمجہا جاتا لیکن اب جس حالت مین کہ حدیث اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ الخ اور حدیث اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الخ حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کے معارض موجود ہین اور حدیث ابی بن کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ابتداء اسلام مین تہا پہر بتلایئے تو اسکی کیا وجہ ہے کہ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کو منسوخ اور حدیث

ابی بن کعب کو اسکا ناسخ نہ سمجھا جاوے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا قَالَتْ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا
قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ
قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَآئِقُ
الرِّجَالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا
غُسْلَ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پوچھے گئے رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے
اور پوچھے گئے حال اس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تراوت
فرمایا کہ نہیں غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنے تراوت کو فرمایا
کہ ہان عورتین بھی مانند مردون کے ہین روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت
کی دارمی نے اور ابن ماجہ نے قول انکے لا غسل علیہ تک **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ راوی اسحدیث کے راوی صحیح کے ہین لیکن عبد اللہ بن عمر عمری جو کہ اسحدیث کے راویون
مین سے ہے اس مین اختلاف کیا گیا ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے حق مین کہ وہ دیکھتی
ہے اپنی نیند مین جو دیکھتا ہے مرد فرمایا نہاوے اور زیادہ کیا مسلم نے پھر کہا ام سلمہ نے کیا ایسا
ہوتا ہے فرمایا ہان نہین تو کہان سے ہوتی ہے مشابہت **ف** یعنی اگر عورت کو منی نہ آوے
تو بچہ مان کی صورت کبھی نہ ہووے اور مسند امام احمد اور نسائی مین روایت ہے خولہ بنت
حکیم سے کہ تحقیق پوچھا اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حال عورت کے سے کہ دیکھے نیند اپنی میں
وہ چیز جو کہ دیکھتا ہے مرد پس فرمایا نہین ہے اسپر غسل یہانتک کہ اسکو انزال ہو جیسا کہ مرد نہین
اسپر غسل یہانتک کہ انزال ہو **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کو ابن ماجہ اور
ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے کہا سیوطی نے جامع کبیر مین کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ذکر
کیا حافظ نے (یعنے ابن حجر نے فتح الباری مین) اور نہین کلام کی اس مین **وَعَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ بِفَضْلِ

میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رواہ مسلم ولاصحاب السنن اغتسل بعض ازواج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فجاء لیغتسل منہا فقالت لہ انی کنت
جنبا فقال ان الماء لا یجنب صححہ الترمذی وابن خزیمۃ اور روایت ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے بچے ہوئے پانی سے
حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور سنن والوں کی روایت غسل
کیا کسی بی بی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کاسے یعنے تغار کے پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کہ غسل کریں اس سے یعنے بچے ہوئے پانی سے سو وہ بولیں کہ مین جنب تھی تب فرمایا کہ پانی
نہین جنب ہوتا صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث
مخالف ہے اسحدیث کے جو کہ **ابوداؤد** اور **نسائی** مین روایت ہے ایک مرد سے جو ساتھ رہا تھا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اس نے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل
کرے عورت بچے پانی سے مرد کے یا مرد بچے پانی سے عورت کے **ف** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ
اسناد اسحدیث کی صحیح ہے اور **نیل الاوطار** مین لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری مین کہ
راوی اسکے ثقہ ہین اور جس شخص نے اسکو معلول کہا ہے اسکی دلیل قوی ہونے پر مین نہین مطلع
ہوا **جواب** یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی
اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد تختلف
ایدینا فیہ من الجنابۃ متفق علیہ وزاد ابن حبان وتلتقی اور روایت ہے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نہاتی تھی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن
سے غسل کے حاجت سے کہ لگتے تھے ہاتھ ہم دونو کے اس مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم
نے اور زیادہ کیا ابن حبان نے اور ملتے **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یغتسل من الجنابۃ ثم یستدفئ بی قبل ان اغتسل رواہ ابن ماجۃ و
روی الترمذی نحوہ وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے

پہلے نہانے سے پہلے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے اور
شرح السنۃ مین ساتھہ لفظ مصابیح کے **ف** کہا ترمذی نے کہ اسحدیث کی اسناد مین خوف نہین ہے
انتہی اور حضرت عضا شریف اپنی حضرت عائشہ رضی کی ساتھہ اسلیے چمٹاتے تاکہ گرم ہو جائین اور **بخاری**
اور **مسلم** مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدن جنبی
کا پاک ہے اور **بخاری** اور **مسلم** مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ کہا کہ تھے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کہاوین یا سووین وضو کرتے وضو نماز کا سا
وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا
الْقُرْاٰنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَحَسَّنَهٗ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ اور روایت ہے حضرت
علی رضے اللہ عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہاتے ہمکو قرآن جبتک کہ نہ ہوتے غسل کی حاجت
والے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور یہ لفظ ترمذی
کے ہین اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **ف** کہا شوکانی نے نیل
الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو بھی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور بزار اور دارقطنی اور بیہقی
نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان اور ابن سکن اور عبدالحق اور بغوی نے شرح سنۃ مین اور کہا ابن
خزیمہ نے یہ حدیث تیسرا حصہ ہے میرے اصل مال کا ہے اور کہا شعبہ نے نہین حدیث بیان کی مینے کوئی حدیث
اچھی اسحدیث سی کہا امام شافعی نے کہ یہ حدیث نہین ثابت ہوئی ہے نزدیک محدثین کے کہا بیہقی نے
شافعی نے اسحدیث کی نسبت جو یہ بات کہی ہے تو وجہ اسکی یہ ہے کہ اسحدیث کے راویون مین عبداللہ بن سلمہ
راوی جو ہے اسکا حافظہ متغیر ہو گیا تہا اور سوای اسکے نہین کہ روایت کیا ہے اس نے اسحدیث کو بعد
بوڑہا ہونیکے کہا یہ شعبہ نے اور کہا خطابی نے تہے امام احمد سست بتلاتے اسحدیث کو اور کہا نووی
نے اسحدیث کی صحت کے باب مین ترمذی مخالف ہوا ہے بہت لوگون کا کہا علما نے کہ یہ حدیث
ضعیف ہے اور حکایت کی ہے بخاری نے عمرو بن مرہ راوی اسحدیث کے سے کہ کہتا تہا کہ عبداللہ بن
سلمہ ہمکو حدیث سناتے تہے اور ہم پہچانتے تہے اور انکار کرتے تہے یعنے اسکی حدیث سی اسکے
اور **تقریب التہذیب** مین لکہا ہے کہ عبداللہ بن سلمہ راوی کوفی سچا ہے بدل گیا حافظہ اسکا

راوسلی اخیرعمر میت) اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب قاسم اور ہادی اور شافعی کا یہ ہے کہ جنبی کو پڑہنا قرآن کا حرام ہے خواہ ایک آیت پڑہے خواہ کم زیادہ پڑہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ آیت کی مقدار سی کم پڑہنا جائز ہے اسلیے کہ انکے نزدیک وہ قرآن نہین اور کہا مؤید باللہ اور ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بعض اصحاب نے کہ بدون قصد تلاوت کے مثل یا مریم اقنتی پڑہنا جائز ہے اور تلاوت کے قصد سے اسقدر بہی جائز نہین انتہے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ جنبی اور حیض والی کو قرآن شریف کے پڑہنے مین اختلاف ہے اور مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑہنا اسکا جنبی اور حیض والی کو حرام ہے خواہ ایک آیۃ پڑہے خواہ آیت سی بہی کم پڑہے سب حرام ہے انتہے جو لوگ اس بات کے قائل ہین کہ پڑہنا قرآن شریف کا جنبی اور حیض والی کو جائز ہے دلائل انکے یہ ہین پہلی دلیل مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد کرتے اللہ تعالے کو ہر وقت دوسری دلیل بخاری مین ہے کہ کہا ابن عباس نے خبر دی مجھکو ابو سفیان نے کہ تحقیق ہرقل نے منگوایا خط نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس ناگہان اسمین تہا لکہا ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُوْنَ ۝ سو جواب یہ کہ اس مقدمہ مین یہ دونو حدیثین صریح نہین ہین اور حدیث حضرت علیؓ کی صریح ہے اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین ہے علاوہ اسکے احتیاط بہی حضرت علی کی حدیث پر عمل کرنے مین ہے اور بڑے فقہا اور محدثین بہی اسی بات کی قائل ہین کہ پڑہنا قرآن شریف کا جنبی اور حیض والی کو حرام ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُوْلِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ **وَلَهُمَا** فِي حَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ وَفِيْهِ

وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِيَدِهٖ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سی کہا کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نہاتے جاحبت غسل سی تو شروع کرتے تہے پس دہوتے ہاتہہ اپنا پہر ڈالتے اپنی داہنے ہاتہہ سی بائین پر پہر دہوتے ستر اپنا پہر وضو کرتے تہی بعد اسکے پانی لیتے تہے اور ڈالتے تہے اپنی انگلیان بالون کی جڑ مین پہر دونو ہاتہہ سی ڈالتے تہے اپنی سر پر تین چلو پہر بہاتے تہی اپنے ساری بدن پر پہر دہوتے تہے اپنے پاؤن کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت مسلم کی ہے اور میمونہ کی روایت سے دونو مین یون ہی پہر پانی ڈالا اپنے سر پر اور دہویا اسے اپنے بائین ہاتہہ سی پہر رگڑا اسکو زمین سے اور ایک روایت مین پہر ملا اسکو مٹی سے اور اسحدیث کے آخر مین پہر لا دیا مینے انہین رومال سو ادنہون نے پہیر دیا اسکو اور اسحدیث مین ہی اور جہاڑنے لگے پانی اپنے ہاتہہ سے **ف** ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین حضرت عائشہؓ سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے تہے پیچہے غسل کے یعنے غسل کے پہلے جو وضو کرتے اسپر اکتفا کرتے پہر بعد غسل کے وضو نکرتے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ترمذی مین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ابن سید الناس نے کہ اسحدیث کی صحت مین ترمذی کے نسخون مین اختلاف ہی یعنے کسی نسخے مین اسحدیث کو حسن صحیح لکہا ہی اور کسی مین نہین لکہا اور نکالا اسکو بیہقی نے ساتہہ جید استادون کے انتہے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آتے اپنی بی بیون کے پاس ساتہہ ایک غسل کے یعنے کبہی حضرت سب بی بیون سی صحبت کرتے اور غسل اخیر کو ایک ہی کرتے **ف** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ جنبی کو کہانا اور پینا اور سونا اور جماع کرنا غسل سے پہلے درست ہے اسپر سب کا اجماع ہے اسیطرح اس بات پر کہ جنبی کا بدن اور اسکا پسینا پاک ہے اور یہ امر مستحب ہے کہ جنبی اگر کہانا یا پینا یا سونا یا جماع کرنا چاہے تو وضو کرلے اور شرمگاہ کو دہولے اگر ایسا نہ کرے تو مکروہ ہی اور ابن حبیب اور داؤد ظاہری کے نزدیک وضو واجب ہے اور ان حدیثون سی یہ بہی نکلتا ہے کہ جنابت کا غسل فی الفور واجب نہین بلکہ جب نماز کو لیے اوٹہے اسوقت واجب ہے انتہے مختصرا اور **ابوداؤد** مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دہوتے سر اپنا ساتہہ خطمی کے اور وہ ہوتے جنابت سے کفایت کرتے اسپر اور نہ ڈالتے سر پر پانی یعنے سر دہونے کے بعد **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَّمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ

ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الغسل کے دوسرے فصل میں ہے
ف یہ مضمون نیل الاوطار چہاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۹ میں ہے
ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب مخالطۃ الجنب کے پہلے فصل میں ہے
ف یہ مضمون صحیح مسلم مطبوعہ مطبع احمدی کی شرح جلد اول کے صفحہ ۱۴۴ میں ہے
ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الغسل کے دوسرے فصل میں ہے
ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب ایضاً کے فصل الثانی میں ہے

بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ **قَالَ** عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہ چہوڑی جگہہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دہویا اُسکو کیا جاویگا بسبب اسکی ایسا اور ایسا عذاب آگ سی کہا حضرت علی نے پس اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سی پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سی فرمایا یہ تین بار روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے فمن ثم عادیت کو تکرار سے روایت نہین کیا **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار[له] مین کہ کہا (حافظ ابن حجر نے) کہ اسناد اسکی صحیح ہے اسلیے کہ اسکے راویون مین عطا بن السائب ہے اور تحقیق حماد بن سلمہ نے اسکا حافظہ خلط ملط ہونے سی پہلے اس سے اس روایت کو سنا ہے اور نکالا اسکو بہی ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے حماد کی حدیث سے لیکن کہا گیا کہ حق بات یہی ہے کہ یہ موقوف ہے حضرت علی پر کہا عبد الحق نے اکثر لوگ اسکے موقوف ہونیکی ہی قائل ہین اور کہا نووی نے ضعیف ہے اور عطا ضعیف کیا گیا ہے پہلے خلط ملط ہونے حافظہ کے اور وسطی حماد کے وہم ہے اور بیچ اسناد اسکی کے بھی زاذان ہے اور اسمین اختلاف ہے انتہی کہا حضرت علی نے جبت سخت حکم اسطرح کا مین نے سنا تو بسبب ڈر پانے نہ پہونچنے کے بالون کی نیچے سر اپنے سی معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنے جیسی دشمن دشمن کو مار ڈالتا ہے ویسے ہی مینے سر کے بال منڈا ڈالے اور **ابن ماجہ**[مه] مین انس سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق مینے غسل کیا جنابت سی اور نماز پڑہی فجر کی پس دیکہا مینے قدر ناخون کے نہین پہونچا اسکو پانی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اسپر ساتھ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھ کو **ف** یعنی قبل پڑہنے نماز کے اگر تر ہاتھ اس جگہہ پہیر لیتا تو نماز تیری درست ہو جاتی اور **مسلم**[ته] مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہا کہ کہا مینے ای رسول خدا کے (صلی اللہ علیہ وسلم) تحقیق مین عورت ہون مضبوط گوندہتی ہون بال سر اپنے کے کیا کہولون مین انکو وقت غسل جنابت کی پس فرمایا نہین سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو یہ کہ ڈالے سر اپنے پر تین لپین پہر بہاوے اوپر اپنے پانی پس پاک ہو جاویگی تو اور **مسلم**[عه] مین روایت ہی عبید بن عمیر سی کہ کہا پہونچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات کہ تحقیق عبد اللہ بن عمرو حکم کرتے عورتون کو یہ کہ جب نہاوین کہولین اپنے سرونکو پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ای

[له] یہ مضمون نیل الاوطار جلد اول صفحہ ۲۰۶ میں ہے
[مه] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الغسل ... فصل ثالث میں ہے
[ته] یہ حدیث صحیح مسلم ... جلد اول صفحہ ۱۴۹ میں ہے
[عه] یہ حدیث صحیح مسلم ... جلد اول صفحہ ۱۵۰ میں ہے

تعجب واسطے ابن عمرؓ کے کہ حکم کرتا ہے عورتوں کو یہ کہ جب نہاویں تو کھولین سراپنا پس کیا ابن عمرؓ حکم کرتا
عورتوں کو کہ منڈوادین سراپنے کہ تحقیق تھی مین غسل کرتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن مین سے
اور مین تین بار پانی ڈالنے سے زیادہ پانی سر پر نہین ڈالتی تھی **ف** یہ دونون حدیثین سے ہی دلیل ہے اس پر
کہ عورتین اگر بال گوندی ہوئے کی نیچے سطح پانی ڈالین کہ جس مین جڑین تر ہوجاوین تو کافی ہے **وعن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَا اُحِلُّ
الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ اِبْنُ خُزَيْمَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نہین حلال کرتا مسجد مین آنا واسطے
حائض کے اور نہ جنبی کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے **ف** ترمذی
مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہے حائضہ اور
نہ جنبی کچہ قرآن سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہے

فصل مسواک کے بیان مین

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ
اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل ہوجاتا
مین اپنی امت پر البتہ حکم کرتا ان کو ساتھ تاخیر کرکے پڑہنے نماز عشا اور ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک
ہر نماز کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کی ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزرگی اس نماز کی
کہ مسواک کی گئی واسطے اوسکے اوپر اس نماز کے کہ نہین مسواک کی گئی واسطے اسکے ستر درجے ہے +
وعن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَ
اَدْفَعُهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تھے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرتے پہر دیتے مجھکو مسواک تاکہ دہوؤن مین اسکو پہر شروع کرتی
مین ساتھ اسکے پس مسواک کرتی مین پہر دہوتی مین اسکو اور دیتی مین مسواک حضرت کو روایت
کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا دہونے سے پہلا اسلیے

حدیث بلوغ المرام سے
پانچوین باب غسل اور حکم جنبی مین
حدیث نمبر ۲۰۴ ...
حدیث مشکوۃ مین ہے
مسواک کے بیان مین فصل
حدیث نمبر ۲۰۵ ...
حدیث مشکوۃ مین ہے
اسکے بعد اس فصل

اپنے مونہہ مین مسواک پہیر لیتی تہین تاکہ لعاب مبارک کی برکت مونہہ مین آجاوے اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کسی کی مسواک کرنی اسکی رضامندی سے جائز ہے اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے ابی سلمہ سے کہ تہے زید بن خالد جہنی حاضر ہوتے نماز کے لیے مسجد مین اور مسواک انکی اوپر کان انکے کے ہوتی جگہہ قلم لکہنے والی کی نہ کہڑے ہوتے طرف نماز کے مگر مسواک کرتے پہر رکہہ لیتے اوسکو طرف جگہہ اسکی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنی ہر نماز کے ابتدا مین خواہ فرض نماز ہوتی خواہ سنت جبتک مسواک نہ کر لیتے شروع نماز نہ کرتے اور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ مسواک اسقدر موٹی اور لنبی چاہیے جو کہ کان پر قلم کیطرح بخوبی آسکے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ پیلو کے درخت کی مسواک کرنی مستحب ہے انتہے جس شخصکو وضو کرنے کیوقت مسواک بہم نہ پہنچ سکے اگر وہ انگلی کے ساتہہ ہی مسواک کرے تو بہی کفایت کرے گی چنانچہ ابن عدی اور بیہقی اور دارقطنی نے روایت کی ہے حدیث عبداللہ بن مثنے سے اس نے روایت کی نضر بن انس سے اس نے انس سے مرفوع کہ کفایت کرتی ہین مسواک سے انگلیان **کہا** شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن حجر) نے کہ اس حدیث کی اسناد دیکہنے کے لائق نہے اور بہی کہا کہ نہین دیکہتا مین اسکی اسناد مین خوف اور کہا بیہقی نے محفوظ ہے ابن مثنے سے اس نے روایت کی بعض اہل بیت انس سے اس نے انس سے مانند اسکی اور مسند امام احمد مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ منگایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی کا لوٹا اور دہویا اپنے مونہہ اور ہتہیلیون کو تین بار اور کلی کی تین بار پس داخل کیا بعض انگلیون اپنی کو اپنے مونہہ مین (یعنے مسواک کی لئنے) اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور دہوئین بانہین اپنی تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار اور ذکر کیا باقی حدیث کو اور کہا اسیطرح تہا وضو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے یہ حدیث بہت صحیح ہے اور نیل الاوطار مین ہے کہ روایت کی ہے ابوعبید نے اپنی کتاب طہور مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق وہ جب وضو کرتے مسواک کرتے مونہہ اپنے کو ساتہہ انگلی اپنی کے

فصل بیان مین مقدار پانی وضو اور غسل کے

عن انسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد رواہ البخاری ومسلم روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سی کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ایک مد پانی سے اور غسل کرتے ایک صاع پانی سے روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** مسند[۱] امام احمد اور ابن ماجہ اور مسلم اور ترمذی مین روایت ہی سفینہ
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے ساتہہ ایک صاع کے اور وضو کرتے
ساتہہ ایک مد کی اور صحیح کہا اسکو ترمذی نی اور **مسند[۲] امام احمد** اور سنن اثرم مین سالم بن ابی الجعد جابر
بن عبد اللہ سی راوی ہین کہ اونہون نے فرمایا کہ وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل جنابت کے لیے
ایک صاع پس ایک شخص نے کہا کہ مجھکو تو اسقدر کافی نہوگا حضرت جابر غصہ ہوئے یہانتک کہ چہرہ آپ
کا متغیر ہوگیا پہر فرمایا کہ جو شخص تجھسی بہتر اور بال زیادہ رکہتا تہا اسکو کافی تہا اور یہ روایت مرفوع
ہے اور **نسائی**[۳] مین روایت ہی عبید بن عمیر سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مینے
اپنا حال دیکہا ہے کہ مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رکہے ہوئے برتن سی جو صاع کے برابر
یا اس سے کم تہا نہاتے تہے اور دونون اس مین ہاتہہ ڈالتے تہے پس اپنے ہاتہہ سے اپنے سر پر تین
بار بہاتے تہے اور اپنے بالون کو نہین کہولتی تہی **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۴] مین کہ راوی
اسحدیث کے ثقہ ہین اور **ابوداؤد اور نسائی**[۵] مین روایت ہی عباد بن تمیم سے اس نے روایت کیا عمارہ
بنت کعب سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو لایا گیا پانی ایک برتن مین بمقدار دو تہائی
مد کے اور **مسلم**[۶] مین روایت ہی حفصہ بنت عبد الرحمن بنت ابی بکر سے اور تہین حفصہ نکاح مین منذر بن
زبیر کے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ رض نے کہ تہین وہ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہاتے برتن مین کہ اس
مین سماتا تہا پانی تین مد یا قریب تین مد کے **ف** کہا نووی[۷] نے شرح صحیح مسلم مین کہ اجماع ہے
مسلمانون کا اس بات پر کہ وضو اور غسل کے لیے پانی مین کچہ اندازہ مقرر نہین ہے پانی خواہ تہوڑا
ہو خواہ بہت ہو جس مین شرط وضو اور غسل کی پائی جاوے کفایت کرتا ہے اور شرط اسکی پانی
جاری ہونا ہے اعضا و نیز **ف** امام[۸] ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین اور ایک مکر شیطان کا جس سے
جاہلون کو اس نے بری نوبت کو پہونچایا ہے طہارت کے باب مین اور نیت کرنیکے وقت نماز کے باب
مین وسواس ہے یہانتک کہ انکو بوجہون اور طوقون مین ڈالکر سنت کی پیروی سے باہر کردیا
اور یہ سوجہا دیا کہ جسقدر سنت مین وارد ہے وہ کافی نہین پس شیطان نے انکو بڑی مشقت مین
بہی ڈالا اور انکا ثواب بہی غارت کیا یہانتک کہ اگر کوئی انمین سے وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ

مشہور تہذیب الایمان جو کہ ۱۲ ... ہے جی مین مطبع صدیقی بریلی مین چہاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۴۹ مین ہے ۱۲

وسلم کے سی کر لیتا ہے اور غسل کرتا ہے تو اپنے عندیہ مین پاک نہین ہوتا نہ ناپاکی دور ہوتی ہے اگر عذر جہالت نہ ہو تو یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی ٹھیرتی ہے کیونکہ آپ تو ایک مد پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے جو دمشقی رطل کی تہائی برابر ہے یعنے سو روپیہ بھر کے سیر سے قریب ڈیڑھ پاؤ کے ہوتا ہے اور غسل ایک صاع پانی سے کرتے تھے جو ایک رطل اور تہائی رطل کے قریب یا ڈیڑہ سیر کے قریب ہوتا ہے اور وسواس والے کے نزدیک اسقدر پانی ہاتھ دہونے کو بہی کافی نہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ایک بار آپنے وضو کی اور تین بار سے زیادہ کوئی عضو نہ دہویا اور فرمایا جو اس قدر پر زیادہ کرے وہ برا کرتا ہے اور حد سے بڑہتا ہے اور ظلم کرتا ہی اور یہہ بہی ثابت ہوا ہے کہ آپ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ایک بادیہ پانی کا جس مین آٹے کا نشان ہوتا تھا بیچ مین رکھکر غسل کرتے تھے اگر وسواسی اسکو دیکھے تو انکار کرے اور کہے کہ اس قدر کافی نہین اور اس مین آٹے کے ہونے سے رنگ بہی بدلا ہوا ہے اور چھینٹیں گرتی ہین تو بعضون کے نزدیک پانی کو ناپاک ہی کر دیتی ہین اور دوسرون کے نزدیک بگاڑ دیتے ہین اور یہی امر آپ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ کرتے تھے اور یہ سب روایتین صحیح ہین اور ایک حدیث صحیح مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین مرد اور عورتین ایک برتن سے وضو کیا کرتے تہین اور جن برتنوں سے کہ آپ اور ازواج مطہرات اور اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم غسل کرتے تھے وہ بڑے برتنوں مین سے نہ تھے نہ کوئی انکا خزانہ تھا جس سے ان مین پانی آتا جاتا ہو جیسے حمام کی ٹونٹی ہوتی ہے اور نہ وہ لوگ انکے لبریز ہونیکو دیکھتے تھے جیسے وسواس والے اس امر کا لحاظ رکھتے ہین اور جو شخص اس طریق نبوی کے خلاف کرے حوض کا منتظر رہے تاکہ پانی بہا وے یا اور کسی ایسے ہی قید کا پابند ہو تو وہ بدعتی ہے اور امام احمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ پانی کا حریص کمتر ہونا آدمی کی سمجھ کی دلیل ہے اور مروزی کہتے ہین کہ مینے ابو عبد اللہ کو عسکر مین لوگون سے خفیہ وضو کرایا تاکہ کوئی یون نہ کہے کہ یہ شخص پانی کم خرچ کرتا ہی اور وضو اچھی طرح نہین کرتا انکا دستور تھا کہ وضو اتنے پانی سے کرتے تھے کہ مٹی بہی نہین تر ہوتی تہی اور وسواس والے کا نفس کبھی نہین مانے گا کہ وہ اور اسکی بی بی ایک برتن مین

سے شاید جو بدن پانی پانچ رطل مشتق ہوا اور دونوں اپنے ہاتھوں کو اس بدن پاک سے دباوین
اور پانی اپنے بدن پر ڈالتے جاوین تمام ہوا ترجمہ امام ابن قیم کا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ
فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ
عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرے سعد پاس اور وہ وضو کرتا تھا تب فرمایا کیا
ہے یہ اسراف کرتا اے سعد اس نے عرض کیا کیا وضو مین بہی اسراف ہی فرمایا کہ ہان اگرچہ
ہو تو بہتی ندی پر روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے
اسلیے کہ اسکے راویون مین ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہی اور بیان اسکا فصل احکام پانی
مین پہلے گذرا اور کہا امام ابن قیم نے **اغاثة اللهفان** مین جو مبالغہ اور حدون سے تجاوز کرنے
اور اسراف کی باب مین وارد ہے تو کہتے ہین کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ
لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ یعنی اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین اور فرمایا وَ
لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ اور مت اسراف کرو اسکو اچھے نہین لگتے اسراف
کرنے والے اور فرمایا تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا یعنے یہ ہین حدین اللہ کی سو نہ بڑہو
ان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو امام احمد اور نسائی نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ لوگو دین مین بہت مبالغہ مت کرو اسلیے
کہ تم سے پہلے لوگون کو دین مین مبالغہ کرنے ہی نے تباہ کیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالے
عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی نفسون پر سختی مت کرو ورنہ خدا تعالی تمپر
سختی کریگا کیونکہ پہلے ایک قوم نے اپنی نفسون پر سختی کی تہی تو خدا تعالی نے انپر سختی کی یا انہین کے
بچے ہوئے ہین جو عبادتخانون اور گرجاؤن اور تہر ونمین ہین یہ وہ فقیری ہی کہ اونہونے آپ تراشی ہے
خدا تعالی نے انپر فرض نہین کی امام بخاری فرماتے ہین کہ وضو مین اسراف کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے فعل سے تجاوز کرنے کو اہل علم مکروہ رکہتے ہین انتہے تمام ہوا ترجمہ کلام امام ابن قیم کا

فصل غسل سنت کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب
علی کل محتلم متفق علیہ روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کے واجب ہے ہر بالغ پر روایت کیا اسحدیثکو بخاری اور مسلم نے **فائدہ**
امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک بموجب اسحدیث کی جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے لیکن اور علماء کی نزدیک
جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہی اور دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ **امام احمد اور ترمذی اور ابوداود**
اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت ہی سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے جس نے وضو کیا جمعہ کے دن اس نے اچھا کام کیا اور یہہ پہلی سنت ہی اور جو نہایا تو نہانا بہت
بہتر ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **اور ابوداود** مین عکرمہ سے روایت ہی کہا کہ تحقیق
کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انہوں نے ای ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کہ نہانا دن
جمعہ کے واجب ہے کہا کہ نہین ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہے اور بہتر ہے واسطے اس شخص کے کہ نہاوے
اور جو شخص نہ نہاوے پس نہین اوسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون کسطرح تہا شروع غسل کا یعنے
سبب اسکی پہلے شروع ہونیکا کسطرح ہوا تہے لوگ یعنے صحابہ فقیر پہنتے تہے صوف اور کام کرتے تہے
اپنی پیٹہوں پر اور تہی مسجد انکی تنگ نیچی چہت کے اور نہ تہا مگر چہپر یعنے ٹہنیوں کہجور کا پس نکلے پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہوگئے لوگ پسینے مین بیچ اس
صوف کے یہانتک کہ پہیلی انسے بو ایذا دی بہ سبب اسکی بعضوں نے بعضوں کو پس جسکہ پائی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بو فرمایا اے لوگو جب ہووے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیے کہ لگادے ایک تم
مین بہتر اسچیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنے تیل بالون کو لگاوے اور خوشبو
بدن کو کہا ابن عباس نے پہر دیا انکو اللہ نے مال اور پہنی پوشاک سوا صوف کے اور کفایت کیے گئے
محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد ان کی اور جاتی رہی بعض اس چیز کی کہ ایذا دیتی تہی بہ سبب
اسکے بعض انکی بعض کو پسینے سے **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن
الحجامۃ ومن غسل المیت رواہ ابوداود وصححہ ابن خزیمۃ اور روایت ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نہاتے تہے چار

مستحب ہے جنابت سے اور جمعہ کے دن اور سینگی لگوانے سے اور نہلانے سے مردے کے روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے **ف** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسحدیث کو بیہقی نے بھی روایت کیا ہے لیکن اسکی اسناد مین مصعب بن شیبہ ہے ضعیف کیا اسکو ابو زرعہ اور امام احمد اور بخاری نے اور **مسند امام احمد** اور نسائی اور ترمذی مین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے مردے کو پس غسل کرے اور جو اٹھاوے اوسکو پس وضو کرے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا امام احمد نے صحیح نہین ہوئی کوئی حدیث اس مقدمہ مین **ف** کہا ترمذی نے اختلاف کیا ہے اہل علم نے صحابہ اور غیر انکے نے اس مسئلہ مین کہا بعضون نے غسل واجب ہے میت کے نہلانے والے پر اور کہا بعضون نے نے وضو اور کہا امام مالک نے غسل مستحب ہے نہ واجب اور کہا امام شافعی نے بھی اسیطرح سے اور کہا امام احمد نے امیدوار ہوں مین کہ غسل واجب نہین ہوتا اوپر نہلانیوالے کے اور دلیل نہ واجب کہنے والون کی یہ حدیث ہے جو **موطا** امام مالک مین روایت ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نے سعید بن زید کے بیٹے کو غسل دیا اور حنوط کیا یعنے کافور وغیرہ خوشبو لگایا اور اسکا جنازہ اٹھایا پھر مسجد مین آئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے عبد اللہ بن عمر پر اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام پانی مین پہلے گزرا **وَعَن**

اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ فِی قِصَّۃِ ثُمَامَۃَ بنِ اُثَالٍ عِندَ مَا اَسلَمَ وَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَن یَّغتَسِلَ رَوَاہُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَاَصلُہُ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے قصہ مین ثمامہ بن اثال کے جبکہ وہ اسلام لایا حکم کیا اسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہاوے روایت کیا اسحدیث کو عبد الرزاق نے اور اصل اسکی متفق علیہ ہے **ف** ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہے قیس بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق جبکہ وہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ غسل کرے ساتھ پانی کے اور پتون بیر کے یعنے پانی مین بیر کے پتے ملا کر غسل کرے **ف** کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو ابن سکن نے

فصل مسح موزون کے بیان

ہین وعن المغیرة رضی اللہ تعالی عنہ قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی الخفین فقلت یا رسول اللہ نسیت قال بل انت نسیت بھذا امرنی
ربی عز وجل رواہ احمد وابوداود روایت ہی حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا کہ مسح کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزون پر پہر کہا مین نے ای رسول خدا کے بہول
گئی آپ یعنی موزی اتار کر پاؤن نہ دہوئے فرمایا نہین بلکہ تو بہول گیا ہی مجہ نسبت کرنے بہول کی
طرف ساتہہ اسی کے حکم کیا ہے مجکو رب میرے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کیا اسحدیث
کو احمد اور ابوداود نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسناد اسکی صحیح ہے انتہی
مسح موزون پر درست اور جائز ہے ساتہہ سنت اور آثار مشہورہ کے اور جمع کیے ہین بعضے محدثون
نے راوی اسکے اسی سے زیادہ صحابی اور عشرہ مبشرہ بہی ان مین ہین اور ابن عبد البر نے کہا
نہین جانتا مین علماء سلف سے کسی کو کہ اسنے انکار اسکا کیا ہو اور امام کرخی نے کہا کہ خوف
کفر کا ہے مجہو اسپر کہ قبول نہ رکہے مسح موزون پر اسواسطے کہ حدیثین جو وارد ہوئی ہین مسح موزو
مین بیچ معنے تواتر کے ہین **وعن** شریح بن ھانی قال سألت علی بن ابی طالب
عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة ایام
ولیالیھن للمسافر ویوما ولیلة للمقیم رواہ مسلم اور روایت ہی شریح بن ہانی
سے کہا کہ پوچہا مینے حضرت علی بیٹے ابی طالب کے سے مدت مسح کرنے کی سے موزون پر پس
کہا حضرت علی نے مدت ٹہیرائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر
کے لیے اور ایکدن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** شاہ ولی اللہ
صاحب نے مصفی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ مذہب امام مالک کا یہ ہے کہ دوام
مدت مسح کی وقت اور اندازہ معین نہین ہے اور ان کے نزدیک مسح کرنیوالے کو پہونچتا ہے
کہ جبتک غسل لازم نہ آوے موزون پر مسح کیے جائے انتہی سوجاننا چاہیے کہ یہ قول امام مالک
کا صریح خلاف ہے احادیث صحیحہ کے سو امام مالک کے اس قول پر ہرگز ہرگز عمل کرنا جائز
نہین بلکہ حرام ہے اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہی صفوان بن عسال رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جبکہ ہم مسافر ہون یہ کہ نہ نکالین

۲ [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۶ [illegible]

ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالین ہم پاخانے سے اور پیشاب
سے اور سونے سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین
رات تک موزون پر مسح کیا کرے اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما،
کے نزدیک اسوقت سے ہے کہ جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر کے موزے پہنے
اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک دن اور ایک رات گنے گا اور طریق مسح موزون کا یہہ ہے
کہ پانچون انگلیان ہاتھہ کی پانی سے تر کر کے پاؤن کی انگلیون کے سرون سے پنڈلی تک
کہینچے اور ٹوٹتا ہے مسح اس چیز سے جس سے ٹوٹتا ہے وضو اور توڑتا ہے اسکو اتارنا موزون کا
بعد حدث کے اور توڑتا ہے اسکو گذرنا مدت مسح کا اور **ابوداؤد** مین روایت ہے حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ اگر ہوتا دین عقل پر تو ہوتا تلا موزے کا بہتر مسح کرنے مین اسکے
اوپر کیطرف سے حالانکہ دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تہے اوپر کیجانب موزے
اپنے پر اور یہ حدیث حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے تلخیص مین
کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہی اور یہہ جو **ابوداود** اور **ترمذی** مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر کیطرف موزے کے اور نیچے کیطرف اسکے
سو کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہے اور کہا کہ پوچھا مین نے ابا زرعہ اور محمد (بخاری) سے حال
اس حدیث کا پس کہا دونون نے یہ نہین صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا اسکو ابوداؤد نے **مسح جرابون**
کے بیان مین - **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وضو کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا اوپر جرابون کے اور
نعلین کے روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** کہا ابوداؤد نے مسح کیا جرابون پر حضرت علی بن ابی
طالب نے اور ابن مسعود اور براء بن عازب اور انس بن مالک اور ابو امامہ اور سہل بن سعد اور عمرو
بن حریث نے اور روایت کی گئی ہے یہ عمر بن الخطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور کہا

شوکانی نے نیل الاوطار کہ ابن سید الناس نے ترمذی کی شرح مین اجرابون پر مسح کرنے والے
یہ چار صحابہ زیادہ کیے ہین اعبد اللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاص اور ابا مسعود بدری اور عقبہ بن
عمر انتہے اب اگر کوئی کہے کہ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث نہین ہے متصل کیونکہ روایت کیا اسکو
ضحاک بن عبد الرحمان نے ابی موسی سے کہا بیہقی نے کہ سماع ضحاک بن عبد الرحمن کا ابی
موسی سے ثابت نہین اور نیز کہا ابوداؤد نے کہ یہ حدیث نہین ہے قوی کیونکہ اس حدیث کے راویون
مین عیسے بن سنان ضعیف راوی ہے نہین دلیل پکڑی جاتی ساتھ حدیث اسکی کے اور تحقیق
ضعیف کیا اسکو یحیے بن معین نے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ جس حدیث کی اسناد مین ضحاک
بن عبد الرحمن اور عیسے بن سنان یہ دونو راوی ہین وہ حدیث ضعیف ہے یہ حدیث ضعیف نہین
ہے اسلیے کہ اس حدیث کی اسناد مین نہ تو ضحاک بن عبد الرحمان ہے اور نہ عیسی بن سنان اور یہ
حدیث صحیح ہے جیسے کہ کہا ترمذی نے اور یہی باعث ہے کہ کہا شوکانی نے کہ جائز ہے مسح کرنا جرابون پر

فصل تیمم کے بیان مین عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم
یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرتہ فان ذلک خیر رواہ
احمد والترمذی وابوداود وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین وقال
الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس
پس جبکہ پاوے پانی لگا دے اسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہہ بہتر ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور
ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے عشر سنین تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابو حاتم نے انتہی
اور یہ جو فرمایا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یہہ بہتر ہے مراد اس سے یہ ہے کہ اب وضو
فرض ہوا تیمم درست نہین اور مراد دس برس سے یہ ہے کہ جبتک پانی نہ ملے تیمم سے نماز پڑھے
اور حکم اس کا مانند حکم وضو کے ہے اور مسند امام احمد مین روایت ہے حضرت
ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گردانی نے

گئی واسطے میرے اور واسطے امت میری کے تمام زمین مسجد اور پاک کرنے والی پس جس جگہ
آجاوے میری امت کے کسی مرد کو وقت نماز کا سو نزدیک اسکے مسجد ہے اور نزدیک اسکے ہے طہارت
اسکی اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے عمران رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے ہم سفر مین ساتھ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی لوگون کو پس جبکہ پہرے نماز اپنی سے ناگہان دیکھا ایک شخص کو
کہ الگ بیٹھا ہے قوم سے کہ نماز پڑہی تھی اس نے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کس چیز نے منع کیا تجھکو اے فلانے یہ کہ نماز پڑہتا تو ساتھ قوم کے کہا پہونچی مجھکو جنابت اور نہین
پانی فرمایا لازم ہے تجھکو مٹی (یعنے تیمم کر ساتھ مٹی سے) پس تحقیق وہ کافی ہے تجھکو **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا فِيْ طَلَبِهَا فَوَجَدُوْهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ
مَاءٌ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق انہون نے
مانگا حضرت اسما سے ہار پس گم ہوگیا وہ پس بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی شخصون کو واسطے
تلاش اسکی کے پس پایا انہون نے وہ ہار پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا ساتھ انکے پانی پس نماز پڑہی
انہون نے بغیر وضو کے پس جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا اس بات کا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتاری اللہ عز وجل نے آیت تیمم کی روایت کیا اس حدیث کو احمد اور بخاری اور
مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** منتقی الاخبار مین ابن تیمیہ نے اس حدیث پر یون
باب باندہا ہے کہ اگر پانی بہی نہ ملے اور مٹی بہی نہ ملے تو بسبب ضرورت بدون وضو اور بدون تیمم
نماز پڑہنی روا ہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ محققین میں سے مذہب ایک
جماعت کا بہی یہی ہے اور اسی بات کے قائل ہین امام شافعی اور امام احمد اور جمہور محدثین اور امام
مالک کے اکثر اصحاب **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ
الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ

ح بحدیث مشکوٰۃ باب التیمم
ح سلسلہ ... بحدیث منتقی الاخبار
ح بحدیث بلوغ المرام باب التیمم

اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى
الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ
بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ اور روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا کہ بہیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلمنے ایک کام کو پہر جنبی ہوا مین اور نہ پایا مینے پانی پس
لوٹا مین مٹی مین جیسے لوٹتا ہے چوپایہ پہر آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مینے ان
سے پس فرمایا کہ مقرر کافی ہے تجہکو کہ کرے تو اپنے ہاتہہ سی اسطرح پہر مارا حضرتؐ نے دونون ہاتہون
کو زمین پر ایک بار پہر ملا بائین ہاتہہ کو داہنے پر اور اپنے دونو ہتہیلیون کی پیٹہہ پر اور اپنے مونہہ پر
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت مسلم کی ہے اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین
اپنی ہتہیلیان زمین پر اور پہونکا انکو پہر ملا ان کو اپنے مونہہ پر اور اپنی ہتہیلیون پر **وَعَنْ**
اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَبُوْجُهَيْمٍ
قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَ
يَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو الجہیم بن حارث بن
صمہ انصاری کہ جنسے اللہ عنہ سی پس کہا ابو الجہیم نے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کیطرف سے پس ملا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرد یعنی یہی ابو الجہیم پس سلام کیا اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس
نہ جواب دیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے طرف ایک دیوار کی پس مسح کیا ساتہہ مونہہ اپنے
کے اور ہاتہون اپنے کے پہر جواب دیا اسکو سلام کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف**
شرح السنۃ مین روایت ہی اسی سے کہ کہا گذرا مین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کر رہے
تہے پس سلام کیا مینے انپر پس نہ جواب دیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کہڑے ہوئے طرف دیوار کی
پس کہرچا اسکو ساتہہ لاٹھی کے کہ تہی ساتہہ انکے پہر رکہے دونو ہاتہہ اپنے دیوار پر پہر مسح کیا اپنے
مونہہ پر اور ہاتہون پر پہر جواب دیا مجھکو **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل
ہے اسبات پر کہ تیمم مین مونہہ اور ہتہیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول
اور اوزاعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور صادق اور امامیہ کا اور کہا ابن حجر نے

فتح الباری میں اور نقل کیا ہے اس باب میں ابن المنذر نے مذہب جمہور علما کا اور اختیار کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ اہلحدیث کا انتہے کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور عامہ اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تیمم میں مونہہ اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور علی بن ابیطالب اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور اصحاب الرائی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں مونہہ اور ہاتھوں کے لیے دو ضرب میں ہیں انتہے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ہادی اور ناصر اور مؤید باللہ اور ابوطالب اور امام یحیے اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں مونہہ اور ہاتھوں کے لیے دو ضربیں واجب ہیں اور دلیل انکی اس باب میں یہ آٹھہ حدیثیں ہیں پہلی حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک ضرب مونہہ کیواسطے اور ایک ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور صحیح رکھا اماموں نے اس حدیث کا موقوف ہونا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اس حدیث کی علی بن ظبیان ہے اور کہا دارقطنی نے عتبا کیا ہے اسکا یحیے القطان وغیرہ نے اور کہا مصنف بلوغ المرام نے (یعنے ابن حجر نے) تضعیف کی ہے اس حدیث کی بہت لوگوں نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ سب کے کلام ہے اور عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کہا ابوداؤد نے کہ علی بن ظبیان راوی کچھ نہیں اور کہا نسائی اور ابوحاتم نے بھی مثل اسی کی اور کہا ابوزرعہ نے یہ حدیث (یعنی جس میں علی بن ظبیان راوی ہے) واہی ہے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ علی بن ظبیان بن ہلال کوفی قاضی بغداد ضعیف ہے نانویں طبقہ میں سے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ معتبر جانا ہے اسکو یحیے القطان اور ہشیم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنی ابن حجر) نے کہ وہ (یعنے علی بن ظبیان) ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین اور بہت لوگوں نے دوسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیمم میں ایک ضرب ہے واسطے مونہہ کے اور دوسری واسطے دونو ہاتھوں کے کہنیوں تک اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سو جواب اسکا دو طرح ہے اول یہ کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کے راوی تو معتبر ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوع نہیں

۵۱ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۶۰ میں ہے

۵۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۵۰ میں ہے

۵۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم میں ہے

۵۴ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۲ میں ہے

۵۵ یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۴۲ میں ہے

۵۶ یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۸۵ میں ہے

۵۷ یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۵۰ میں ہے

۵۸ یہ حدیث فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۴۹ میں ہے

۵۹ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۵۲ میں ہے

ہے اموقوف ہی (یعنے جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان
اس کا اس کتاب کے فصل احکام پانی مین گذر چکا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھ لے ٭
دوم کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہین کلام کی اس
حدیث مین کسینے لیکن یہ روایت شاذ ہے انتہے شاذ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون
کی روایت کی خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہی محفوظ **تیسری حدیث دار قطنی**
اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے کہ کہا تیمم کیا ہمنے ساتھ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پس مارا ہمنے دونو ہاتھون اپنے کو مٹی پاک پر پہر جہاڑا ہم نے ہاتھون کو پس مسح
کیا ہم نے اوس سے مونہہ اپنے کو پہر مارا ہمنے دوسری بار (یعنے ہاتھون کو) مٹی پاک پر پہر مسح
کیا ہمنے ساتھہ ہاتھون اپنے کے کہنیون سے ہتھیلیون تک اوپر جگہہ جمنے بالون کی ظاہر اور
باطن سے **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اس
لیے کہ **عینی** شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اس حدیث کی راویون مین سلیمان بن ابی داؤد ہے
اور وہ ضعیف ہے **چوتھی حدیث طبرانی اور دار قطنی** نے روایت کی ہے اسلع بن
شریک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دکھلایا مجہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم ایک بار مارنا واسطے
مونہہ کے اور دوسری بار مارنا واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ
یہ حدیث بہی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل**
الاوطار مین کہ اس حدیث کی راویون مین ربیع بن بدر ہے اور وہ ضعیف ہی اور **عینی** شرح
ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا ابن حزم نے محلی مین کہ یہ حدیث ضعیف ہی **پانچوین حدیث بزار**
نے اپنی مسند مین روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے تیمم دو بار مارنا ہے ایک بار واسطے مونہہ کے اور ایک بار واسطے دونو ہاتھون کے
کہنیون تک **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہے اسلیے کہ کہا امام شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کے راویون مین حریش بن حریث ہی کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث
منکر ہے نہین قائم ہوتی حجت ساتھہ حدیث اسکی کے **چھٹی حدیث طبرانی** نے روایت کی
ابی امامہ رضی سے (حدیث) دو ضربہ کی **سو جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہی نہین قائم

ہوتی ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن حجر نے)
کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ساتوین حدیث** ابوداود مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ ایک شخص گذرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گلی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم پائخانے یا پیشاب سے نکلتے تھے تو سلام کیا اس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سو نہ جواب دیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوے
کسی گلی مین پس مارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتھ اپنے اوپر دیوار کے اور مسح کیا ان
سے اپنے مونہہ پر پھر مارا دوسری بار سو مسح کیا ہاتھون اپنے کو کہنیون تک پھر جواب دیا سلام
کا اس شخص کو اور فرمایا کہ سلام کا جواب دینے سے بیوضو ہونا مجھے مانع آیا تھا **سو جواب** اسکا
یہ ہے کہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلیے کہ **زرقانی** شرح موطا امام
مالک مین لکھا ہے کہ حدیث ابوداؤد کی نہین ہے قوی اور کہا امام شوکانی نے **نیل الاوطار**
مین کہ مدار اس حدیث کا محمد بن ثابت پر ہی اور تحقیق ضعیف کیا ہے اسکو ابن معین اور ابو حاتم
اور بخاری اور احمد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ نہین متابعت کیا جاتا محمد بن ثابت بیچ اس قصہ کے
اور تیمم مین جسقدر حدیثین دو ضرب کی آئی ہین ان سب مین مقال ہے (یعنے ان مین سے صحیح
ایک بھی نہین ہے) اور حق یہی ہے کہ تیمم مین ایک ہی ضرب کی حدیثین صحیح ہین جو کہ صحیحین مین
ہین **آٹھوین حدیث** روایت کی ہے **طبرانی** نے **اوسط مین بھی اور کبیر مین بھی** کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار بن یاسر کو فرمایا کفایت کرتا ہی تجھکو تیمم مین ایک ضرب مونہ کیلیے اور ایک ضرب ہاتھون
کے لیے **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکی حجت
اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کی اسناد مین ابرہیم بن محمد بن
ابی یحیی ہے اور وہ ضعیف ہی اور نیز کہا شوکانی نے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ
جو کہ عمار سے آئی ہین ان سب سی تیمم مین ایک ہی ضرب ثابت ہی اور جو حدیثین کہ دو ضرب کی روایت
کی گئی ہین وہ سب مضطرب ہین اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن
حجر) نے فتح الباری مین اور کیا اچھی بات کہی ہے اس نے تحقیق جو حدیثین کہ بیچ صفت
تیمم کے وارد ہوئی ہین ان مین سے سوائے حدیث ابی جہیم اور عمار کی حدیث کی (یعنے جن مین

ف دیکھو عبارت نیل الاوطار کی جلد اول کے صفحہ ۲۵۶ مین ہے
ف دیکھو عبارت ابوداود کی صفحہ ۴۹ مین ہے
ف دیکھو عبارت زرقانی کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۵ مین ہے
ف دیکھو عبارت نیل الاوطار کی جلد اول کے صفحہ ۲۵۶ مین ہے
ف دیکھو عبارت ایضا جلد ایضا صفحہ ایضا مین ہے
ف دیکھو عبارت نیل الاوطار جلد ایضا صفحہ ایضا مین ہے
ف دیکھو عبارت ایضا جلد ایضا صفحہ ۲۵۵ مین ہے

موںنھہ اور ہاتھون کیلیے ایک ہی ضرب آئی ہے) کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور سوائی ان دونو حدیثون کے جسقدر حدیثین (یعنے مونہہ اور ہاتھون کے لیے دو ضرب مارنے کی آئی ہین) سب ضعیف ہین یا اختلاف کیا گیا ہے بیچ مرفوع ہونے انکے کے اور غالب بات یہی ہے کہ وہ موقوف ہے ہین اور سفر السعادت مین لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تیمم کرتے ایک بار دونو ہاتھون کو زمین پر مارتے اور مونہہ اور دونو ہاتھون پر ملتے اور حدیث صحیح مین نہین آیا کہ دو بار ہاتھون کو خاک پر مارتے اور نہ آیا کہ کہنیون تک ملتے اور جو حدیثین کہ ہماری کہنے کی خلاف آئی ہین سب ضعیف ہین **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلٰوةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ جِدًّا اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ سنت ہے کہ نہ پڑہے کوئی شخص ایک تیمم سے مگر ایک نماز پہر تیمم کرے دوسری نماز کے لیے روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے نہایت ضعیف سند سے **ف** امام شافعیؒ کے نزدیک ہر فرض نماز کیواسطے نیا تیمم کرنا واجب ہے اور دلیل انکی یہی حدیث ہے جو اوپر گذری اور مذہب ابو حنیفہؒ کا یہ ہے کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازین پڑہ سکے پڑہے اور امام شوکانیؒ نے درر البہیہ مین لکھا ہے کہ تیمم سے مباح ہے جو مباح ہے وضو اور غسل سے اسکو جو پانی نپاوے یا ڈری ضرر پانی سے استعمال اسکے سے اور عضو تیمم کے مونہہ اور دونو ہتھیلی ہے مسح کرے ان کو ایک بار مین نیت اور بسم اللہ کرکے اور توڑنیوالی تیمم کے توڑنیوالے وضو کے ہین انتہی اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ تیمم خلیفہ وضو اور غسل کا ہے جو کچہ کہ وضو والے کو ساتھہ وضو لینے کے اور غسل والے کو ساتھہ غسل لینے کے کرنا چاہیے مثل نماز پڑہنے وغیرہ کے وہی تیمم والے کو بہی جائز ہے پس ایک تیمم سے جسقدر فرض نمازین پڑہ سکتا ہو پڑہے کیونکہ اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح کہ جس سے ہر فرض کے واسطے تیمم نیا واجب معلوم ہو پائی نہین گئی انتہے اور سفر السعادت مین لکھا ہے کہ حدیث صحیح مین ہمنے نہین پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض کے واسطے تیمم نیا کرتے بلکہ مطلق فرمایا اور اسکو قائم مقام وضو کے رکھا انتہے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ

م
بحث بلوغ المرام
م
باب التیمم ... ۱۴۹
بحث ... البانہ
م
... ۱۳۴
م
بحث بلوغ المرام
باب التیمم ... ۱۴۸

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ نکلی دو آدمی سفر مین پہر پہونچا وقت نماز کا اور نہ تہا انکے ساتھہ پانی پہر تیمم کیا ان دونون نی مٹی پاک سے پس نماز پڑہی پہر پایا اونہون نے پانی وقت کی اندر پس دوہرایا ایک نے ان مین سی نماز کو اور وضو کو اور نہ دوہرایا دوسرے نی پہر آئے وے دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس بات کا ان سی پس فرمایا اسکو جس نے نہ دوہرایا تہا کہ پایا تونے سنت کو اور کافی ہے تجہکو نماز تیری اور فرمایا دوسرے کو کہ تجہہ کو دوہری مزدوری ہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے ؛؛

فائدہ کہا ابوداؤد نی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر اسحدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسینے انکا نام نہین لیا بلکہ ان کو مرسلا روایت کیا ہی عطا ابن یسار سی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابن سکن نے اپنی صحیح مین اس روایت کو طریق ابی الولید طیالسی سے موصول روایت کیا ہے اس نے لیث سی اس نے عمرو بن الحارث سی اور عمیرہ بن ابی ناجیہ سی پوری اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جب پانی دیکہے تیمم کرنے والا بعد فارغ ہونے کے نماز سی تو اُس پر پہیرنا نماز کا لازم نہین (اگرچہ وقت باقی ہو) اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد اور امام یحیے کا اور کہا مالک اور داؤد نے کہ اگر تیمم کرکے نماز مین داخل ہوجاوے تو حرام ہے توڑنا اُسکا اگرچہ پانی آجاوی اور درست ہے نماز اسکی اور کہا ہادی اور ناصر اور مؤید باللہ اور ابو طالب اور طاؤس اور عطا اور قاسم بن محمد بن ابی بکر اور مکحول اور ابن سیرین اور زہری اور ربیعہ نے کہ اگر وقت نماز کا باقی ہے تو واجب ہے اعادہ اسکا حکایت کیا ہے اسکو منذری وغیرہ نے انتہی مختصرا

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی الرَّجُلِ الَّذِیْ شُجَّ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْهِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْهَا وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِسَنَدٍ فِیْهِ ضُعْفٌ وَفِیْهِ اخْتِلَافٌ عَلٰی رِوَایَتِهٖ اور روایت ہے

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیچ حق اس آدمی کے جس کا سر ٹوٹا تھا پس غسل کیا اور مر گیا کہ بیشک کافی تھا
اسے تیمم کرنا اور باندھنا اپنے زخم پر پٹی پھر مسح کرنا اوسپر اور دھونا اپنے باقی بدن کا روایت کیا
اس حدیث کو ابوداؤد نے ایسی سند سے کہ اس مین ضعف ہے اور اس مین اختلاف ہے ایک روایت پر
ف ابوداؤد مین اس قصہ کی پوری روایت یون ہے کہ کہا جابرؓ نے نکلے ہم سفر مین پس لگا ایک مرد کو
رفیقون ہمارے مین سے پتھر پس زخم ہوا بیچ سر اس مرد کے پھر محتلم ہوا اور پوچھا اس نے رفیقون اپنے
سے آیا پاتے ہو واسطے میری رخصت بیچ تیمم کے کہا نہین پاتے ہم واسطے تیری رخصت سو اسطے کہ
قدرت رکھتا ہے تو اوپر پانی کے پس غسل کیا اس مرد نے اور مر گیا پس جسوقت کہ پہونچے ہم رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی پس فرمایا مارا
تمنے اسکو ماری تم کو خدا کس واسطے نہ پوچھا تمنے علما سے جسوقت کہ نجانا تم نے مسئلہ کہ بے
شک کافی تھا اوسے تیمم کرنا اور باندھنا اپنے زخم پر پٹی پھر مسح کرنا اسپر اور دھونا اپنے سارے
بدن کا اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ٹوٹا میرے دو گھٹنون
مین کا ایک سو پوچھا مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا مجھکو کہ مسح کرون
مین جبائر پر اور اسکی سند بہت سست ہے **فائدہ** جبائر ان کھپاچون کو کہتے ہین جو ٹوٹی ہڈی
پر باندھتے ہین **فصل وضو کے بیان مین** عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ
فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى
إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ
الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ
وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ روایت ہے حضرت عثمان رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہون
نے وضو کیا پھر پانی ڈالا اپنے دونون ہاتھون پر تین بار پھر ناک جھاڑی تین بار پھر دھویا منہ اپنا
تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر دھویا بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر
مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا داہنا پاؤن اپنا تین بار پھر بایان تین بار پھر کہا حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا

جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہہ ہے پہر نماز پڑہے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ اس نماز کے
کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کیا حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ
اسکے بخاری کے ہین **وَ فِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**[ل] قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ
لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا
ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا
فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ
فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ
ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ
غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ
مِنْ مَّاءٍ وَفِيْ أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ اور
بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ کہا گیا واسطے عبد اللہ بن زید بن عاصم کے وضو کرو واسطے ہمارے
وضو جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اس سے پانی اپنے
دونوں ہاتھوں پر پس دہویا ان کو تین بار پہر داخل کیا ہاتھ اپنا (یعنے باسن مین) پہر نکالا اسکو
پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سے پس کیا یہ تین بار پہر داخل کیا ہاتھ اپنا پہر نکالا اسکو
پہر دہویا مونہہ اپنا تین بار پہر ڈالا ہاتھ اپنا باسن مین پہر نکالا اسکو پہر دہوی دونو ہاتھ اپنے کہنیون
تک دو دو بار پہر ڈالا ہاتھ اپنا پہر نکالا اسکو پہر مسح کیا سر کو آگے سے پیچھے لے آئے دونو ہاتھ اور پیچھے
سے آگے لے آئے پہر دہوے دونو پاؤن ٹخنون تک پہر کہا اسیطرح تہا وضو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہے آگے سے لیگئے دونو ہاتھ اپنے پیچھے
کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلی جانب سر کے پہر لے گئے انکو طرف گدی کے پہر پہیرا

انکو یہانتک کہ پہیر کر لا ئی طرف اسی مکان کی کہ شروع کیا تہا اس سے پہر دہوی پاؤن اپنی اور ایک روایت
صحیحین کی مین ہی پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی پس یہ کیا تین بار اور بخاری کی روایت
مین ہی مسح کیا سر اپنے کا آگے سی لیگئے دونو ہاتہہ پیچہے اور پیچہے سو لائی آگے ایکبار پہر دہوئی
دونو پاؤن ٹخنون تک اور مسح اور روایت بخاری کے ہی پس کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار ایک چلو سے
ف ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہی حضرت علی سے وضو کی بیان مین پہر کلی کی رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اور ناک جہاڑی تین بار کلی کرتے تہے اور ناک صاف کرتے تہے اسی ہاتہہ سے جس سے
پانی لیتے تہے ف کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین ذکر وضو کے یہی کلی کرنی اور ناک مین
پانی دینے کی افضل پانچ وجہ ہین وجہ پہلی کلی کرے اور ناک مین پانی دے ساتہہ تین چلو کے
کلی کرے ہر ایک چلو سی پہر ناک مین پانی دے تین مرتبہ وجہ دوسری جمع کرے درمیان ان
دونون کے ساتہہ ایک چلو کے کلی کرے اسی تین مرتبہ پہر ناک مین پانی دی اس سے تین مرتبہ وجہ
تیسری جمع کرے ساتہہ ایک چلو کے اور لیکن کلی کرے اس سی پہر ناک مین پانی دے پہر کلی کری
اس سی پہر ناک مین پانی دے پہر کلی کرے اس سے پہر ناک مین پانی دے وجہ چوتہی فاصلہ
کرے درمیان ان دونو کے ساتہہ دو چلو کے پس کری ایک سے ان دونو مین سی تین مرتبہ پہر ناک
مین پانی دے دوسرے چلو سے تین مرتبہ وجہ پانچوین فاصلہ کرے ساتہہ چہہ چلو کے کلی
کری ساتہہ تین چلو کے پہر ناک مین پانی دے ساتہہ تین چلو کے اور صحیح وجہ پہلی ہے اور ساتہہ اسی کی آئی
ہین حدیثین صحیح بخاری اور مسلم اور انکے سوا اور حدیث کی کتابون مین اور لیکن حدیث
فصل کی پس ضعیف ہی پس ٹہیرا رجوع کرنا طرف جمع کرنیکے ساتہہ تین چلو کے جیسا کہ بیان کیا ہم
نے ساتہہ حدیث عبد اللہ بن زید کے جو کہ ذکر کی گئی ہے کتاب مسلم مین انتہے اور مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ مشہور مذہب امام ابو حنیفہ کا مضمضہ اور استنشاق مین فصل کرنا ہی اور
دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہی جو کہ ابو داؤد مین روایت ہی طلحہ بن مصرف سی اسنے روایت کی انہی باپ سے
اس نے روایت کی انہو دادا سے کہ کہا دیکہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فاصلہ کرتے تہی مضمضہ
اور استنشاق مین فاتک کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین سناد اسکی ضعیف ہے انتہی وجہ اس حدیث کے
ضعیف ہونیکی یہ ہی کہ بیچ اسناد اسکی کے لیث بن سلیم ہے اور وہ ضعیف ہی اور کہا ابن حبان نے کہ وہ

پر ل ڈالتا تھا سندوں کو اور مرفوع بناتا تھا مرسلوں کو اور لاتا تھا معتبروں سے وہ چیزیں کہ نہیں حدیث
ان سے اور ترک کیا اسکو یحیی قطان اور ابن مہدی اور ابن معین اور احمد بن حنبل نے اور کہا نووی نے تہذیب
الاسماء میں کہ اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر ضعیف ہونے اسکے کے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح
بلوغ المرام میں انتہی اور کہا مجد الدین نے سفر السعادت میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی وضو بغیر کلی
اور بغیر ناک میں پانی دیے نکرتے اور کسینے کلی نہ کرنی اور ناک میں پانی نہ دینے کی روایت نہیں کی اور
کہا شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت میں کہ مشہور مذہب امام احمد حنبل کا یہ ہے کہ وضو میں کلی
کرنی اور ناک میں پانی دینا واجب ہے اور دلیل امام احمد کی یہی حدیثین ہین جو کہ اسی فصل مین اوپر
گذرین سو **جواب** یہ کہ کہا شیخ نے شرح سفر السعادت مین کہ وضو کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
بغیر کلی اور بغیر ناک مین پانی دینے کے بہی ثابت ہی جیسا کہ مسلم مین روایت ہی نعیم بن عبد اللہ مجمر سے کہ
کہا دیکھا مین نے ابا ہریرہ کو کہ وضو کیا پس دہویا منہ اپنا پہر پورا کیا وضو پہر دہویا داہنا ہاتہ اپنا یہانتک
کہ شروع کیا بازو مین پہر بایان ہاتہ اپنا یہانتک کہ شروع کیا بازو مین پہر مسح کیا سر اپنے کا پہر دہویا داہنا
پاؤن اپنا یہانتک کہ شروع کیا پنڈلی مین پہر دہویا بایان پاؤن اپنا یہانتک کہ شروع کیا پنڈلی مین
پہر کہا اسیطرح دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوے **فائدہ** اس سے معلوم
ہوا کہ یہ جو سفر السعادت مین ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی وضو بغیر کلی اور بغیر ناک مین پانی دیے
نکرتے آخر عبارت مذکور تک صحیح نہین اور وضو مین کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا واجب نہین سنت
ہے کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب امام مالک اور شافعی اور اوزاعی اور لیث اور حسن
بصری اور زہری اور ربیعہ اور یحیی بن سعید اور قتادہ اور حکم بن قتیبہ اور محمد بن جریر طبری اور اہل
بیت مین سے ناصر کا یہی ہی کہ وضو مین ناک مین پانی دینا اور کلی کرنی واجب نہین اور گئے ہین ابو حنیفہ
اور اصحاب اسکے اور ثوری اور زید بن علی اہلبیت علیہم السلام مین سے طرف اس بات کی کہ وضو
مین کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا فرض ہے جنابت مین اور سنت ہی وضو مین انتہی اور یہ جو سفر
السعادت مین ہے کہ وضو کرنے مین کوئی پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ پہ نہ گراتا مگر ضرورت
کے وقت سو یہ بہی ٹھیک نہین اور مخالف ہی ان تین حدیثوں کے پہلی حدیث صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا تہا مین ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

ایک رات ناگہان اتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ادا کی حاجت اپنی پھر آئے پس ڈالا مین نے اوپر انکے
پانی چھاگل سے کہ تھی میرے پاس پس وضو کیا اور مسح کیا اپنے دونون موزون پر **فائدہ** کہا امام نووی
نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ وضو مین مدد چاہنی جائز ہے انتہے اور کہا امام
شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ حدیث مغیرہ کی وارد ہوئی ہے ساتھہ بہت لفظون کی صحیحین
وغیرہ مین کہ ان مین سے ایک یہ ہے کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ساٹھہ صحابیون نے جیسا کہ بزار نے
اسکی تصریح کی ہے **دوسری حدیث** بخاری اور مسلم مین روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق
جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب پھرے عرفہ سے گئے پہاڑ کی راہ کیطرف پس ادا کی حاجت
اپنی کہا اسامہ نے پس شروع ہوا مین کہ پانی ڈالتا تہا مین اوپر (اعضاؤن) حضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اور وضو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا
نماز پڑہین گے آپ نے فرمایا کہ نماز کی جگہہ آگے ہے تیرے یعنے آگے چلکر نماز پڑہینگے **فائدہ**
بخاری نے ان دونو حدیثون پر یون باب باندہا ہے یہ باب ہے کہ مرد وضو کرواے صاحب اپنے
کو **تیسری حدیث** ابن ماجہ مین روایت ہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا لائی مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھاگل (پانی کی) پس فرمایا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے ڈال اوپر
میرے (پانی) پس ڈالا مینے پس دہویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منہ مبارک اپنا اور باہین
اپنی اور لیا نیا پانی پس مسح کیا ساتھہ اسکے سر اپنے کو اگلی جانب سے اور پچھلی جانب سے اور دہوئے
پاؤن اپنے تین تین بار **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین نیچے حدیث مغیرہ بن شعبہ
کے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ وضو مین دوسرے سے مدد لینی جائز ہے انتہے حدیث ابن ماجہ کی دلیل ہے
اس بات پر بہی کہ مسح سر کے لیے نیا پانی لینا چاہیے اب اگر کوئی یہ بات کہے یہ تینون حدیثین معارض
ہین ساتھہ ان دو حدیثون کے **پہلی حدیث** دار قطنی نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین مدد لیتے تہے وضو مین کسی سے **سو جواب**
اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل**
الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد مین مطہر بن ہیثم ہے اور وہ ضعیف ہے **دوسری حدیث** بزار اور
ابو یعلی نے روایت کی ہے اپنی سند مین طریق النضر بن منصور ابی الجنوب عقبہ بن علقمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم

سنے واسطے عمر کے اور بتحقیق وہ جلدی کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون پر پانی ڈالنے مین کہ مین
نہین مدد لیتا کسی کی اپنے وضو مین جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہے قابل اعتبار اور لائق حجت
پکڑنے کی نہین اسلیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا نووی نے شرح مہذب مین کہ یہ حدیث
باطل ہے نہین ہے اصل اسکا اور اسکی اسناد مین نضر راوی ضعیف مجہول ہے نہین دلیل پکڑی جاتی ساتہ
حدیث اسکی کے وضو کرنے سے ثواب حاصل ہونیکے بیان اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن عَمرِو
بنِ عَبَسَۃَ مَا مِنکُم رَجُلٌ یُقَرِّبُ وُضُوءَہٗ فَیُمَضمِضُ وَیَستَنشِقُ وَیَنتَثِرُ اِلَّا خَرَّت
خَطَایَا وَجہِہٖ وَفِیہِ وَخَیَاشِیمِہٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجہَہٗ کَمَا اَمَرَہُ اللّٰہُ اِلَّا خَرَّت خَطَایَا
وَجہِہٖ مِن اَطرَافِ لِحیَتِہٖ مَعَ المَاءِ ثُمَّ یَغسِلُ یَدَیہِ اِلَی المِرفَقَینِ اِلَّا خَرَّت خَطَایَا
یَدَیہِ مِن اَنَامِلِہٖ مَعَ المَاءِ ثُمَّ یَمسَحُ رَاسَہٗ اِلَّا خَرَّت خَطَایَا رَاسِہٖ مِن اَطرَافِ شَعرِہٖ
مَعَ المَاءِ ثُمَّ یَغسِلُ قَدَمَیہِ اِلَی الکَعبَینِ اِلَّا خَرَّت خَطَایَا رِجلَیہِ مِن اَنَامِلِہٖ مَعَ
المَاءِ فَاِن ھُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ وَمَجَّدَہٗ بِالَّذِی ھُوَ لَہٗ اَھلٌ وَفَرَّغَ
قَلبَہٗ لِلّٰہِ اِلَّا انصَرَفَ مِن خَطِیئَتِہٖ کَھَیئَتِہٖ یَومَ وَلَدَتہُ اُمُّہٗ بخاری اور مسلم مین عمرو
بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی نزدیک کرے پہر کلی کرے پہر ناک مین ڈالے اور جہاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اسکے چہرہ کے اور اسکے
منہ اور ناک کے اندر کے پہر جب اپنا منہ دہوتا ہے جیسا کہ خدا نے اس کو فرمایا ہے تو اسکے چہرے کے
گناہ گرتے ہین پانی کے ساتہہ داڑہی کی دونون طرفون سے پہر دہوتا ہے دونو ہاتہون کو دونو
کہنیون تک تو اسکے دونون ہاتہون کے گناہ انگلیون کے پورون سے پانی کے ساتہہ گرتے ہین
پہر اپنے سر کو مسح کرتا ہے تو اسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتہہ گرتے ہین پہر دہوتا ہے
اپنے دونون پاؤن کو دونو ٹخنون تک تو اسکے پاؤن کے گناہ پورون سے پانی کے ساتہہ گرتے
ہین پہر اگر وہ کھڑا ہو اور نماز پڑہی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہے
ویسی اس نے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنے حضور دل سے بدون وسوسہ نماز پڑہے
تو اپنے گناہون سے پہرتا ہے اسدن کی سی حالت پر جسدن اسکی مان نے اسکو جنا تہا وضو کے
اعضاؤن کو ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار دہونیکے بیان مین ✤

وعن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مرۃ مرۃ لم یزد علی ھذا رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اسپر روایت
کیا اس حدیث کو بخاری نے وعن عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن زید
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کیا اس حدیث کو بخاری
نے وعن ثابت بن ابی صفیۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت لابی جعفر ھو
محمد الباقر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ ومرتین مرتین
وثلثا ثلثا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہو ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہا کہ کہا مینے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر رضی اللہ عنہ نے
یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایکبار اور دو دو بار اور تین تین بار فرمایا کہ ہان روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ اسکے راویون مین ابن
ابی صفیہ ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین کہ ثابت بن ابی صفیہ ثمالی ابو حمزہ بیٹا
دینار کا اور نزدیک بعض کے بیٹا سعید کا کوفی ضعیف رافضی ہے پانچوین طبقہ مین سی وعن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یسألہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء فمن زاد
علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وروی ابوداؤد
معناہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے نقل کی اس نے اپنے باپ سی اسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک
گنوار طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا حضرت سے وضو کا حال تب دکھلایا اسکو تین تین بار بعد
اسکی فرمایا اسطرح سے ہی وضو پھر جس شخص نے زیادہ کیا اسپر پس تحقیق اوس نے برا کیا اور حد سے گزرا
اور ظلم کیا روایت کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے معنے اس کے
ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) فتح الباری مین کہ صحیح کہا اس
حدیث کو ابن خزیمہ وغیرہ نے وضو کرنے کیوقت اعضاؤن مین سی کسی جگہہ کے خشک

رہجانے سے وضو اور نماز جائز نہ ہونے کی بیان مین - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَفِیْ قَدَمِهٖ مِثْلُ الظُّفْرِ لَمْ یُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اور اسکے پاؤن مین ناخن کے برابر نہ پہونچا تہا پانی سو فرمایا پہر جا اور اچہی طرح کر وضو اپنا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے ف مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا پہرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ سے طرف مدینہ کی یہانتک کہ جب وقت پہونچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تہے جلدی کرنے والے پہر پہونچے ہم طرف ان کی اور ایڑیان انکی چمکتی تہین نہین پہونچا تہا ان کو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایڑیون کے آگ ہے پورا کرو وضو اور مسند امام احمد اور ابوداود مین روایت ہی خالد بن معدان سی نقل کی اسنے بعض بی بیون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک مرد کو نماز پڑہتا تہا کہ تہی اسکے پاؤن کی پیٹہ پر خشکی قدر درہم کے نہین پہونچا تہا اسکو پانی پس حکم کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دہراوی وضو اور زیادہ کیا ابوداود نے اور نماز اور کہا اثرم نے کہ کہا مینے امام احمد سی کہ اسناد اسکی جید ہے کہا جید ہی اور مسند امام احمد اور مسلم مین روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق ایک مرد نے وضو کیا پس چہوڑدی ناخن کے قدر جگہہ اپنے پاؤن پر (یعنے خشک رہگئی) پس دیکہا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا پہر جا اور اچہی طرح کر وضو اپنا کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے پس گیا وہ مرد پس وضو کیا اس نے پہر نماز پڑہی اور نہین ذکر کیا مسلم نے پس وضو کیا ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو مین پاؤن دہونے فرض ہین مسح کافی نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ وضو کرنے کیوقت وضو کے اعضاؤن مین سی اگر ذرہ بہی کوئی جگہہ خشک رہجاوے تو وضو جائز نہین اور نہ نماز

وضو کے اعضا پونچہنے کے بیان مین - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ روایت ہی معاذ بن

جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتے تہے پونچہتے سونہہ اپنا ساتہہ کونے کپڑے اپنی کے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** ترمذی مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تہا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کپڑا پونچہتے تہے ساتہہ اسکے اعضا اپنی پیچہے وضو کے اور کہا یہ حدیث نہین قوی اور ابو معاذ راوی اسکا ضعیف ہے **ف** سفر السعادت مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وضو کے بدن کو چادر یا رومال سے نہ پونچہتے اور اگر کوئی لاتا تو دور کر دیتے سو وجہ اسکی یہ ہے کہ اس مقدمہ مین یہ دونو حدیثین ضعیف ہین اور صحیح وہ حدیث ہے جو کہ میمونہ کی روایت سے اس کتاب کے غسل جنابت کی بیان مین گذر چکی ہے کہ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ یعنے پہر لادیا مینے انکو رومال سو انہون نے پہیر دیا اسکو مسح سر کے بیان مین **عَنْ عَلِيٍّ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیچ صفت وضو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا اور مسح کیا اپنے سر کا ایک بار روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ وَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي لَفْظٍ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے صفت مین وضو کے کہ کہا اور مسح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو پہر آگے سے لے گئے دونو ہاتہون کو اپنے اور پیچہے سے لے آئے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین شروع کیا سر کی اگلی جانب سے یہانتک کہ لے گئے انکو پچہلی طرف سر کے پہر پہیر لائے انکو اس جگہہ جہان سے شروع کیا تہا **ف** امام مالک کے مذہب مین ساری سر کا مسح فرض ہے اور دلیل انکی یہی حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم کی ہے اور اس مین جو آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناصیہ یعنے آگے کے بالون پر اور پگڑی پر مسح کیا اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ پر مسح واسطے تمام کرنے فرض کے کیا اور امام شافعی کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہے اگرچہ دو تین بال ہون اور امام

ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسح چوتہائی حصہ سر کا فرض ہے اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہے جو کہ مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی انکے نزدیک ناصیہ کہتے ہین چوتہائی حصہ سر کو آگے کیجانب سے اور پگڑی پر مسح کرنے کا جواب دو طرح سے دیتے ہین اول یہ کہ چوتہائی سر کا مسح جو کہ فرض تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنے ادائے سنت کے کہ وہ مسح سارے سر کا ہے بجائے مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا **دوم** احتمال رکہتا ہے کہ حضرتؐ نے مسح ناصیہ پر کر کر پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح پگڑی پر کیا سو یہ دونو حیلے ایسے باطل ہین کہ جنکی کچہ بہی بنیاد نہین ہے اور کہا امام نووی نے شرح **صحیح مسلم مین** کہ اگر کوئی صرف پگڑی ہی پر مسح کرے اور سر پر کچہ بہی نکرے تو نہین کفایت کریگا اوسکو یہہ نزدیک ہمارے بغیر اختلاف کے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ جائز ہے مسح کرنا فقط پگڑی ہی پر اور موافق ہے (اس باب مین) ساتہ اسکے جماعت سلف کی انتہے دلیل امام احمد کی اور جماعت سلف کی فقط پگڑی پر ہے مسح کافی ہونے کے باب مین یہ پانچ حدیثین ہین پہلی حدیث **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخُفَّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر مسح کیا اپنی پیشانی کے بالون پر اور پگڑی پر اور موزون پر روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **دوسری** حدیث **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جعفر بن عمرو بن امیہ رضے اللہ تعالے عنہ سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کیا اپنے عمامہ پر اور موزون پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **تیسری** حدیث **عَنْ** بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور خمار پر یعنے جو چیز کہ سر کو ڈہانکتی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **چوتہی**

حدیث عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَةِ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ روایت ہی ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا مسح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر موزون کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کی روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے پانچوین حدیث عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ روایت ہی خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے مسح کرتے اوپر موزون اور پگڑی کے ف کہا ترمذی نے بیچ حدیث مغیرہ بن شعبہ کے کہ یہی قول ہے کہبت لوگون کا اہل علم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سی کہ جن مین سی ہے ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتہہ اسی کے قائل ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ مسح کرے پگڑی پر اور وکیع بن جراح نے کہا اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفایت کرتا ہے اسکو بہ سبب اس حدیث کی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ پگڑی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا ہے ابن رسلان نی ابی امامہ اور سعد بن مالک اور ابی الدردا اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور مکحول سے اور روایت کیا خلال نے ساتہہ اسناد اپنے کے حضرت عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے جو شخص کہ پاک نہ کرے اسکو (یعنے جو شخص کہ جائز نہ رکہے) مسح اوپر پگڑی کے پاک نہ کرے اسکو اللہ روایت کیا اسکو فتح الباری مین طبری اور ابن خزیمہ اور ابن منذر سے انتہے اس سی معلوم ہوا کہ قول ان لوگون کا جو قائل اسبات کے ہین کہ اگر کوئی صرف پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچہہ بھی نہ کرے تو کافی نہین ہوتا ہرگز لائق ماننے کے نہین ہے اور صرف پگڑی ہی پر مسح کر لینا جائز ہے وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِیَّةٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ فَلَمْ یَنْقُضِ الْعِمَامَةَ اور روایت ہی انس بن مالک رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تہے اور انکے سر پر تہی پگڑی قطریہ پس داخل کیا اپنے ہاتہہ کو نیچے پگڑی کے پس مسح کیا اپنے سر کی اگلی جانب کو پس نہ توڑا پگڑی کو روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) اسحدیث مین نظر ہے (یعنے خلل ہے) اسلیے کہ اسحدیث کی اسناد مین راوی ابو معقل جو کہ حضرت انس رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتا ہے

مجہول ہے عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ
وسلم توضأ وانہ مسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ رواہ الترمذی ورواہ مسلم
مع زوائد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے عبد اللہ بن
زید رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق اُس نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر
اپنے کو ساتھ پانی کے کہ نہ تھا بچا ہوا اپنے ہاتھوں سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے
اور روایت کی مسلم نے ساتھ زیادتی کے یعنی اس میں اعضاء وضو کے دہونے کا بھی ذکر ہے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **خلال ڈاڑہی کے بیان میں** ۔ عن انس
رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ
کفا من ماء فادخل تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی رواہ
ابوداود روایت ہے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پھر داخل کرتے اسکو نیچے ٹھوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتھ
اسکے ڈاڑہی اپنی کو اور فرمایا اسیطرح سے حکم کیا مجھکو پروردگار میرے نے روایت کیا اس حدیث
کو ابوداود نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کی اسناد میں ولید بن زوران
ہے اور وہ مجہول الحال ہے وعن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ فی الوضوء رواہ الترمذی وصححہ ابن خزیمۃ
اور روایت ہے حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی
ڈاڑہی کا وضو میں روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے **مسح
کانوں کے بیان میں** ۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مسح براسہ واذنیہ باطنہما بالسباحتین وظاھرھما
بابھامیہ رواہ النسائی روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کو اور دونو کانوں اپنے کا اندر انکے ساتھ دونوں انگلیوں
شہادت کے اور اوپر انکے ساتھ انگوٹھوں اپنے کے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے
فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن مندہ نے

وعنه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسه واذنیه ظاهرهما وباطنهما
رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونون کانون اپنے کا اوپر ان کے اور اندر انکے روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وعن الربیع بنت معوذ
رضی اللہ تعالی عنها انها رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح
رأسه ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه واذنیه مرة واحدة وفی روایة انه
توضأ فادخل اصبعیه فی حجری اذنیه رواه ابوداود وروی الترمذی
الروایة الاولی واحمد وابن ماجة الثانیة اور روایت ہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی
عنہا سے یہ کہ اس نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اور جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیون اپنے کو اور کانون اپنے
کو ایک بار اور ایک روایت مین ہے کہ تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے مین داخل
کین دونو انگلیان اپنی بیچ دونو سوراخون کانون اپنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے اور
روایت کی ترمذی نے پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ اس حدیث کی تصحیح مین نظر ہے یعنے خلل اسی لیے کہ اس حدیث کے راویون مین ابن عقیل
ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ اس مین مقال ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین کہ
عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب ہاشمی سچا لین الحدیث ہے اور بدل گیا حافظہ اسکا اسکے
اخیر مین اور ابوداود اور نسائی مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے صفت مین
وضو کے کہ کیا پھر مسح سر اپنے کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ڈالین دونون انگلیان کلمہ کے
اپنے دونو کانون مین اور مسح کیا دونون انگوٹھون سے اپنے دونون کانون کی پیٹھ پر اور صحیح کہا
اسکو ابن خزیمہ نے اور بیہقی نے روایت کی ہے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اس
نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ لیتے تھے اپنے دونو کانون کے واسطے جدا پانی سوا اس پانی
کے جو لیا تھا اسے اپنے سر کے لیے اور ابن ماجہ اور ابوداود اور ترمذی مین روایت ہے ابی
امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ملتے آنکھوں کی کویون کو اور کہا کان بھی سر مین سے ہین اور ذکر کیا ابوداؤد اور ترمذی نے کہ کہا حماد
نے نہین جانتا ہین کہ کان بھی سر مین سے ہین یہ قول ابی امامہ کا ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کا اور کہا ترمذی نے نہین ہے سند اسکی مضبوط

خلال انگلیون کے بیان مین

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَلِاَبِيْ دَاؤُدَ
فِيْ رِوَايَةٍ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ روایت ہی لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل کر وضو کو اور خلال کر انگلیون مین اور مبالغہ کر ناک
مین پانی ڈالنے مین مگر جبکہ تو روزہ دار ہو روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ابوداؤد کی روایت مین ہے جب تو وضو کرے
تو کلی کر **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ صحیح کہا اسکو
ترمذی اور بغوی اور ابن قطان نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس
وقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیون ہاتھوں اپنے کے اور پاؤن اپنے کے روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب
ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اس حدیث کو بھی حاکم نے اور بیچ اسناد
اس حدیث کی صالح مولی توئمہ ہے اور وہ ضعیف ہے ولیکن حسن کہا اسکو بخاری نے اسلیے کہ یہ روایت
موسی بن عقبہ سے ہے اسنے روایت کی صالح سے اور موسی نے پہلے خلط ہونیکے صالح کے حافظہ سے
اس روایت کو اسے سنا ہی **وَعَنْ** مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصِرِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی مستورد بن شداد رضی اللہ تعالی عنہ

سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب وضو کرتے خلال کرتے اپنے پاؤن کی
انگلیون کا (ساتھہ) ہاتھہ کی چھنگلیا کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ
کی روایت سے (اور ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے) اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ تابع
ہوا ہے اسکو (یعنے روایت کیا ہے اسکو) لیث بن سعد اور عمرو بن حرث نے اور لایا ہے اسکو
بیہقی اور ابو بشر دولابی اور دارقطنی بیچ غرایب مالک کے طریق ابن وہب سے تینون سے اور صحیح
کہا اسکو ابن قطان نے **انگوٹھی ہلانے کے بیان مین** **عن** ابی رافع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ وضوء الصلوٰة حرک
خاتمہ فی اصبعہ رواہ الدارقطنی وابن ماجۃ روایت ہے ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ انگلی
اپنی کے روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ اس حدیث کی اسناد مین معمر بن محمد بن عبداللہ ہے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے اور یہ
دونو ضعیف ہین اور ذکر کیا اسکو بخاری نے تعلیقا (یعنی بغیر اسناد کی) ابن سیرین سے اور وصل کیا
اسکو ابن ابی شیبہ نے اور وہ دلیل ہے اس بات پر کہ وضو مین مشروع ہے ہلانا انگوٹھی کا تاکہ اسکے
نیچے کی میل دور ہو جاوے اور اسیطرح سے مشروع ہے ہلانا کڑون اور اسی قسم کے اور زیور کا انتہی

وضو مین شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کے بیان مین **عن** الحکم بن سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح
فرجہ رواہ ابوداود والنسائی روایت ہے حکم بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھڑکتے (یعنے پانی) اپنی شرمگاہ پر
روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور نسائی نے **وعن** زید بن حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرائیل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ
الوضوء والصلوٰة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ
رواہ احمد والدارقطنی اور روایت ہے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل علیہ السلام آئے انکے پاس بیچ اول اسبہنے کے کہ وحی کی گئی طرف
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر سکہایا ان کو وضو اور نماز پہر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا
ایک چلو پانی کا پہر چہڑکا اسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور دارقطنی نے
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد جس وقت کہ وضو کرے تو پس چہڑک
پانی (یعنے شرمگاہ پر) روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** امام
ابن قیم فرماتے ہین کہ شیخ ابو محمد نے کہا ہے کہ آدمی کو مستحب ہے کہ جب پیشاب کرے اپنے ستر اور
پائجامہ پر چہینٹا پانیکا دیدے تاکہ اپنے نفس پر سے وسواس کو دور کرے اور جب تری معلوم ہو تو
کہے یہہ اسی پانی کی ہے جیسے چہڑکا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتنا پانی چہڑکتے کہ
انکا پائجامہ تر ہو جاتا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض یارون نے ان سے گلہ کیا کہ مجھکو بعد وضو
کے تری معلوم ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ اس سے غافل ہو جا اس نے دوبارہ سوال کیا آپ نے
فرمایا کہ تیرا باپ نہ ہو کیا اسے تو ڈہونڈہنا چاہتا ہے اس سے غافل ہو جا انتہے مختصرا **مشروع**
وضو مین بسم اللہ کہنے کے بیان مین - **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ
اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادَا فِیْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ
لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ اور روایت ہی سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو واسطے اس شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ تعالیٰ کا وضو پر روایت
کیا اس حدیثکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابوداؤد نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے
ابی سعید خدری سے اس نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا ابوداؤد اور دارمی نے بیچ اول اس حدیث
کے کہ نہین نماز واسطے اس شخص کے کہ نہین وضو واسطے اسکے **ف** ترمذی نے لکہا ہے کہ کہا

امام احمد نے کہا نہیں جانتا مین باس مقدمہ مین کوئی حدیث کہ ہو اسناد اسکی کہری اور کہا اسحق نے اگر ترک کری بسم اللہ جانکر تو دہراوے وضو کو اور اگر بہول جاوے یا تاویل کرتا ہو تو کافی ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث رباح بن عبد الرحمن کی بہت اچھی چیز ہے بیچ اس مقدمہ کے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہی کہ مذہب امام احمد اور ایک جماعت صحابہ مین سے یہی ہے کہ بسم اللہ کہنی وقت شروع وضو کے واجب ہے اور شرط صحت وضو کی ہے جیسا کہ کہا ہے زرکشی نے بیچ شرح خرقی کے دلیل انکی یہی حدیث ہی اور یہی مذہب ہے شوکانی کا جیسا کہ کہا اس نے بیچ مختصر کے واجب ہے اوپر ہر مکلف کے یہ کہ کہے بسم اللہ جسوقت کہ یاد آوے اور حافظ علامہ ابن قیم اعلام الموقعین مین لایا ہے اوپر وجوب کہنے بسم اللہ کے پچاس دلیل سے بہی زیادہ اور جواب ادلہ مخالفین کا شافی دیا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث علت کی گئی ہے ساتہ مختلف ہونے اور مرسل ہونیکے اور اسکی اسناد مین ابو ثقال ہے وہ روایت کرتا ہے رباح سے اور رباح دونو مجہول ہین سو یہ حدیث صحیح نہین کہا یہ ابو حاتم اور ابو زرعہ نے اور دراز کی کلام سعید بن زید کی حدیث مین (یعنے اس حدیث مین) ابن حجر نے تلخیص مین کہا بزار نے کہ اس باب مین (یعنے شروع وضو کے بسم اللہ کہنے کے باب مین جسقدر روایتین آئی ہین ان مین سے قوی کوئی بہی نہین اور کہا نووی نے ہو سکتا ہے کہ اس مسئلہ مین دلیل پکڑی جاوے ساتہ حدیث ابو ہریرہ کی کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَجْذَمُ یعنے جو کام اچہا ہے (اگر) اسکو شروع مین بسم اللہ نہ کہی جاوے پس وہ تہوڑی برکت والا ہے (پہر کہا شوکانی نے) کہ حدیث اس باب مین موافق مطلب کے دلیل نہین بن سکتی انتہے ملخصا اور کہا شیخ محمد طاہر نے مجمع البحار مین کل امر ذی بال الخ حدیث حسن ہے

بعد وضو کے دعاؤن پڑہنے کے بیان مین

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پہر تمام کرے یا فرمایا پورا کرے وضو کو پہر کہے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ سبحانہ وتعالی کے اور بیشک محمد بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ تعالے کے کہ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے مگر یہ کہ کہولے جاوین اسکے لیے دروازے بہشت کے آٹہون داخل ہووے جس دروازے سے چاہے اسیطرح روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح مین اور زیادہ کیا ترمذی نے یا الٰہی کر مجہے توبہ کرنے والون مین اور کر مجہے پاک ہونے والون مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا امام ابن قیم نے ہدی مین کہ ہم کو کوئی بہی محفوظ حدیث اس قسم کی معلوم نہین ہوئی ہے کہ جس ثابت ہو کہ حضرت نے (شروع) وضو مین سوا بسم اللہ کہنے اور (آخر) وضو مین سوا اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ اور اللہم اجعلنی الخ کہنے کے اور کسی دعا کو بہی پڑہا ہو اور جتنی حدیثین اس باب مین لوگون نے لکہی ہین سب کی سب جہوٹی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین کوئی دعا نہین سکہائی ہے اور نہین ثابت ہے کوئی دعا انتہی **راقم** کہتا ہے کہ حدیث اللہم اجعلنی من التوابین الحدیث کہ جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے وہ بہی صحیح نہین ہے کیونکہ کہا ترمذی نے اس حدیث کی اسناد مین اضطراب ہی اور نہین صحیح ہوئی ہے اس باب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز (یعنے کوئی دعا) کہا محمد (بخاری) نے کہ ابو ادریس (جو کہ اس حدیث کا راوی ہے) نہین سنی اسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی چیز یعنے کوئی دعا **ایک وضو سے کئی نمازین پڑہنے کے بیان مین - عَنْ** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتہ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے

ف یعنی نیل الاوطار ۔ یعنی حضرت علیہ السلام ۔ ص۶۹ مین ہے ۔ یعنی زاد المعاد ۔ ع یعنی ابتدا مین ۔ م مین ہے ۔ یعنی صحیح مسلم ۔ ص۵۲ ۔ یعنی ہے ۱۲

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تحقیق کی آپ نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھی
۱ کرتے آپ پس فرمایا قصداً کیا مینے اسکو اے عمر روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** مسند امام احمد
مین روایت ہی محمد بن یحییے بن حبان سی کہا کہ کہا مینے واسطے عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بیٹے عمر کے کہ خبر
دی وضو عبد اللہ بیٹے عمر کے سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہون یا بیوضو کس سے لیا ہے یہہ پس کہا
عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسمار بیٹی زید بیٹے خطاب کے نے یہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ
ابن ابی عامر غسیل کے ہین حدیث کی اسکو یہ کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کیے گئے
۲ ساتھہ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہون یا بے وضو ہون پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پر حکم کیے گئے ساتھہ سواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا ان
سے وضو کرنا یعنے واجب نہ رہا ہر نماز کے لیے مگر بوقت بے وضو ہونے کے کہا عبید اللہ نے
پس تہے عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجہہ کو ہے قوت اسپر پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات پائی اور
۳ دارمی مین روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم وضو کرتے تہے واسطے ہر نماز کے اور تہا ایک ہم مین سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو
جب تک کہ نہ ٹوٹتا **ف** ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تہا
پہر منسوخ ہوا جیسا کہ اوپر کی حدیث سی معلوم ہوتا ہے لیکن عزیمت جانکر ہر نماز کے لیے نیا وضو
۴ کر لیتے تہے **فصل وضو توڑنے والی چیزون کے بیان مین** **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ
اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز اس شخص کی جو بے وضو ہو یہانتک کہ وضو
۵ کرے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** مسلم مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ
تعالے عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز بغیر
وضو کے اور نہین قبول کیا جاتا صدقہ مال حرام سے **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُعِدِ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ اور روایت ہی علی بن طلق رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کری کوئی تمہارا نماز مین پس پہر جاوے اور وضو کرے
اور دُہراوے نماز روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ نماز مین گوز آنے سے
نماز باطل ہو جاتی ہے اور از سر نو پہر کر پڑہنی چاہیے کیونکہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
جو کہ معارض اسحدیث کی **ابن**[۱] **ماجہ** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوے قی یا نکسیر یا نکلی کہانا پیٹ کی اندر کا موںہہ سے یا مذی پہر
جاوے اور وضو کرے پہر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے اسحالت مین بات نہ کی ہو یہہ حدیث
ضعیف کہا اسکو امام احمد اور اسکے غیر نے اور حدیث دوسری جو کہ **موطا**[۲] امام مالکؒ مین
روایت ہی نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمرؓ تہے جسوقت کہ نکسیر آتی پہرتے پس وضو کرتے پہر آتے
پہر بنا کرتے اس حال مین کہ نہ کی ہوتی بات سو یہ روایت عبد اللہ بن عمرؓ پر موقوف ہی حکم اسحدیث
کا مرفوع کا سا نہین پس ترجیح اسی بات کو ہی کہ نماز مین گوز آنے سے نماز دوہرانی چاہیے
اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد بن حنبل کا ہے **وَعَنْ**[۳] أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین واجب ہوتا وضو
مگر آواز سے یا بو سے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **ف** مسلم[۴] مین روایت ہے اسی سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس
وقت کہ پاوی کوئی تم مین سے اپنے پیٹ مین کچہ پہر شبہہ مین ڈالے اسی کہ آیا نکلی ہے اس سے
کوئی چیز یا نہین پس نہ نکلے مسجد مین سے یعنے وضو کے لیے یہانتک کہ سنی آواز یا پاوے بو
اور **بخاری**[۵] **اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ** مین روایت ہی عباد بن تمیم
سے نقل کی اسنے اپنی چچا سے کہ کہا شکوہ کیا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد نے کہ خیال
مین آتی ہے یہ بات کہ تحقیق اُس نے پایا چیز کو نماز مین (یعنے یہ خیال ہوتا ہے کہ بیوضو ہو گیا) فرمایا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پھیر (نماز سے) یہانتک کہ سنے تو آواز یا بو اور بزار نے روایت کی ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آتا ہے تم مین کسی کے
پاس شیطان نماز مین پس پھونکتا ہے بیچ مقعد اسکی کے پس خیال آتا ہے اسکو کہ بیشک اس نے حدث
کیا اور حالانکہ حدث نہین کیا اس نے پس جب پاوے ایسا تو نہ پھرے یہانتک کہ سنے آواز یا پاوے
بو اور اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے عبداللہ بن زید کی حدیث سے اور مسلم کی روایت ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی ہے اور حاکم کی مرفوع روایت ابی سعید سے یہ کہ جب آوے تم مین سے
کسی پاس شیطان پس کہے کہ تو نے حدث کیا پس کہے کہ تو جھوٹا ہے اور روایت کیا اسحدیث کو ابن
حبان نے اس لفظ سے پس کہے اپنے جی مین **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتَطْلَقَ
الْوِكَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ مَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْحَدِيْثِ
عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ دُوْنَ قَوْلِهِ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ وَفِي كِلَا الْإِسْنَادَيْنِ
ضُعْفٌ اور روایت ہے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آنکھ بند ہے دبر کا پس جب سوگئین آنکھین تو کھل گیا بند ہن روایت کیا اسحدیث کو
احمد اور طبرانی نے اور زیادہ کیا اس نے جو سو گیا سو وضو کرے اور یہ زیادتی اسحدیث مین ابوداؤد
کے نزدیک حدیث سے علی کے ہے اس قول کے سوا کہ کھل گیا بند ہن اور دونو اسنادون ہین ضعف
ہے **ف** کہا امام محی السنہ علیہ الرحمۃ نے مشکوۃ مین یہ حکم جو ہے سو بیٹھنے والے کے ہے
اس واسطے کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھے اصحاب پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے جو انکے زمانہ مین انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہان تک کہ جھکجاتے تھے
سر ان کے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے اور صحیح کہا اسحدیث کو دارقطنی نے اور
اصل اسکی صحیح مسلم مین ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ
مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْهِ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق وضو لازم

ہے اور اس شخص کے کہ سوجاوے لیٹ کر پس تحقیق جس وقت کہ لیٹتا ہے ڈھیلے ہو جاتے
ہیں جوڑ اسکے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور بیچ اسکے ضعف ہے مس
ذکر سے وضو ٹوٹنے کے حکم میں ۔ **وَعَن** بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هُوَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ اور روایت ہے بسرہ بنت
صفوان رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چھووے اپنے
ذکر کو پس وضو کرے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان
حدیثوں سے جو اس باب میں مروی ہیں **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے
اس حدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور
ابن جارود نے اور اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور دارقطنی اور یحیے بن معین اور بیہقی اور
حازمی اور ابن حبان اور خزیمہ نے اور بیچ اس مقدمہ کے حدیثیں جماعت صحابہ سے ہیں از
انجملہ ہے جابر اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن خالد اور سعد بن ابی
وقاص اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور علی بن طلق اور نعمان بن بشیر
اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ بن حیدہ اور قبیصہ اور اروی بیٹی انیس کی **وَعَن**
أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْأَثْرَمُ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو
زُرْعَةَ اور روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چھووے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کیا اسحدیث
کو ابن ماجہ اور اثرم نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ابوزرعہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
میں کہ کہا ابن سکن نے کہ مجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اسحدیث میں کوئی علت ہو اور لفظ من کا جو
اسحدیث میں آیا ہے عورت اور مردوں کے لیے شامل ہے اور لفظ فرج کا شامل ہے مرد او

عورت کی قبل اور دبر کے لیے اور اسحدیث مین رد ہے مالک کے مذہب کا اسلیے کہ اسکی نزدیک
یہ حکم خاص مرد کے لیے ہے انتہی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا
امْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی عمرو بن شعیب سے نقل کی
اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اوس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو مرد
کہ چھووی فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور جو عورت کہ چھووے فرج اپنے کو پس چاہیے
کہ وضو کرے روایت کیا اسحدیث کو احمد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت
کیا ہی اسکو ترمذی نے بہی اور روایت کیا اسکو بیہقی نے کہا ترمذی نے علل مین نقل کرکے بخاری
سے کہ یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے اور بیچ اسناد اسحدیث کے بقیہ بیٹا ولید کا ہے ولیکن
کہا اس نے حدیث بیان کی مجہہ سے محمد بن ولید زبیدی نے اس نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے
عمرو بن شعیب نے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اور یہ حدیث صریح دلیل
ہے اس بات پر کہ مرد اور عورت مین فرق نہین یعنے مرد خواہ اپنے ذکر کو ہاتھہ لگاوی خواہ
دبر کو اسیطرح سے عورت خواہ قبل کو ہاتھہ لگاوے خواہ دبر کو دونون کو وضو کرنا چاہیے اسی
طرح لکھا ہے قاموس مین انتہے اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین کہ بقیہ بیٹا
ولید کا سچا کثیر التدلیس یعنے بڑا بہاری مدلس ضعیفون مین سے ہے انتہے تدلیس حدیث
مین اس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سے روایت کری اس سے ملاقات نہ کی ہو یا وہ
اسکا معصر ہو مگر اس سے اس روایت کو نہ سنا ہو اور ایسے لفظون سے بیان کرے جس
سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے اور صحیح مذہب یہی ہے کہ مدلس اگر حدثنا کرکے روایت کری
تو اسکی روایت قبول کی جاوے اسیطرح لکھا ہے **شرح نخبۃ الفکر** مین **وَعَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ
اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ دُوْنَهٗ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہونچاوی
ہاتھہ اپنا طرف ذکر اپنے کے کہ نہین درمیان اسکے پردہ پس واجب ہوا اسپر وضو روایت کیا

اسحدیث کو احمد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد اسکی عادلون نے کہ جنکو نقل کیا ہے مینے اور صحیح کہا اسکو حاکم اور ابن عبد البر نے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی اور طبرانی نے صغیر مین اور کہا ابن سکن نے کہ جو روایتین اس باب مین مروی ہین ان مین سے یہ روایت بہت اچھی ہے انتہے **وَعَنْ** عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَىٰ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ نَحْوَهُ اور روایت ہے عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہتا تھا داخل ہوا مین نزدیک مروان بن حکم کے پس ذکر کیا ہمنے اس چیز کا جس سے وضو چاہیے پس کہا مروان نے اور ذکر کو چھونے سے بھی وضو آتا ہے عروہ نے کہا مجھے یہ مسئلہ معلوم نہین ہے تو مروان نے کہا مجھکو بسرہ بنت صفوان نے خبر دی کہ تحقیق سنا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو چھوئے ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے اور روایت کی مالک نے موطا مین مانند اسکے **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اس نے کہ خبر دیا مجھ کو باپ میرے نے یہ کہ روایت کی بسرہ بیٹی صفوان کی نے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوئے ذکر اپنے کو پس نہ نماز پڑھے یہانتک کہ وضو کرے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** موطا امام مالک مین روایت ہے نافع رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتا تھا جس وقت کہ چھوئے کوئی تم مین سے ذکر اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور **موطا** امام مالک مین روایت ہے ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ کہتا تھا جس نے چھوا ذکر اپنے کو پس تحقیق واجب ہے اوپر اسکے وضو اور **موطا** امام مالک مین

روایت ہی ابن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ سی اس نے روایت کی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے
تحقیق اس نے کہا کہ دیکھا مینے باپ اپنے عبد اللہ بن عمر کو غسل کرتے پھر وضو کرتے پس کہا مین سے نے
ای باپ میرے کیا نہین کفایت کرتا تجہ کو غسل وضو سے پس کہا ہان لیکن مین کبھی چہوتا ہون
ذکر اپنے کو پس اسلیے وضو کرتا ہون مین اور موطا امام مالک مین روایت ہی نافع رضی اللہ عنہ
سے اسنے نقل کی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ تہا مین ساتہ عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ کے بیچ سفر کے پہر دیکھا مینے اسکو بعد طلوع ہونے آفتاب کی وضو کیا پہر نماز پڑہی پس کہا مین نے
واسطے اسکے کہ تحقیق یہ نماز کونسی تہی جو تہا تو پڑہتا اسکو پس کہا کہ تحقیق مین پیچھے وضو کرنی
اپنے کی واسطے نماز صبح کے چہوا مینے فرج اپنی کو پہر بہول گیا مین یہ کہ وضو کرون مین پس وضو کیا
مینے (یعنے اسوقت) اور دوہرایا مینے نماز اپنی کو اور موطا امام مالک مین روایت ہی مصعب بن
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق اس نے کہا کہ تہا مین پکڑے ہوئی قرآن شریف
نزدیک سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کے پہر کہجلایا مینے یعنے ذکر کو پس کہا سعد رضی اللہ عنہ نے امید ہی کہ تو نے چہوا ہو
ذکر اپنے کو کہا مصعب نے کہ کہا سعد نے اٹہہ پس وضو کر تو پس کہڑا ہوا مین پہر وضو کیا مینے پہر آیا
مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ ذکر کو ہاتہہ لگانے
سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی مذہب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عطا اور زہری اور ابن المسیب اور مجاہد اور ابان بن عثمان
اور سلیمان بن یسار اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک کا مشہور روایت مین اور ان کے
سوا اور لوگ بہی اسی کے قائل ہین **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ قَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَعَلَيْهِ وُضُوءٌ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ
بُسْرَةَ اور روایت ہی طلق بن علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چہوا مینے اپنے
ذکر کو یا کہا کہ جو مرد چہووے ذکر اپنا تو کیا اوسپر وضو ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین
کیونکہ وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی

اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ اور عمار اور حسن بصری اور ربیعہ اور عترۃ اور ثوری اور ابوحنیفہ اور انکے شاگردون وغیرہ کا یہی ہے کہ ذکر کو ہاتھہ لگانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور دلیل انکی یہی حدیث طلق بن علی کی ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا شافعی اور ابوحاتم اور ابوزرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا امام شافعیؒ نے کہ اس حدیث کی اسناد مین جو قیس بن طلق ہے پوچھا ہمنے لوگون سے اسکے حال سے پس نہ پایا ہم نے کسی کو بھی کہ پہچانتا ہو اس کو اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا بھی راوی ہے چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے اسکو کہ تحقیق روایت کی ہے طلق بن علی نے جو شخص کہ ہاتھہ لگاوے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کے منسوخ ہونے کا دعوی کیا ہے ابن حبان اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگون نے اور اسکے منسوخ ہونے کو ابن حبان وغیرہ نے واضح کرکے لکھدیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث بسرہ کی (یعنے جس حدیث مین آیا ہے کہ ذکر کو ہاتھہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث) ترجیح رکھتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکہ بسرہ کی حدیث کے تمام راویون سے شیخان نے دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کے کسی راوی سے بھی شیخان نے دلیل نہین پکڑی اور تائید کرتے ہے بسرہ کی حدیث کی یہ بات بھی کہ طلق پہلے اسلام لایا ہے اور بسرہ اسکے بعد اسلام لائے ہین اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ حدیث طلق کی منسوخ ہے اور حدیث بسرہ کی اسکی ناسخ ہے پھر کہا شوکانی نے کہ طلق کے پہلے اسلام لانے اور بسرہ کے اسکے بعد اسلام لانے کی باعث سے طلق کی حدیث کو منسوخ سمجھ لینا بے دلیل بات ہے انتہے ملخصاً

عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹنے کے حکم مین

وعن ابن عمرؓ رضی اللہ تعالی عنہما کان یقول قبلۃ الرجل امرأتہ وجسھا بیدہ من الملامسۃ ومن قبل امرأتہ او جسھا بیدہ فعلیہ الوضوء رواہ مالک والشافعی روایت ہے ابن عمر

۱ یہ مضمون نیل الاوطار کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے

۲ یہ مضمون نیل الاوطار کی جلد اول کے صفحہ [illegible] مین ہے

۳ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ما یوجب الوضوء کی فصل [illegible] مین ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تھے کہتے بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اوسکو اپنے ہاتھہ سے ملامسہ سے ہے اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوئے اس کو اپنے ہاتھہ سے پس اوسپر لازم ہے وضو روایت کیا اس حدیث کو امام مالک اور شافعی نے **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھے کہتے کہ مرد کے اپنی عورت سے بوسہ لینے سے وضو آتا ہے یعنے بوسہ لینے سے وضو کرنا چاہیے روایت کیا اس حدیث کو امام مالک نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہے یعنی داخل ہے اس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہے پس وضو کرو اس سے روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے **ف** اس مسئلہ مین اختلاف ہے حضرت عمرؓ اور انکے بیٹے عبداللہؓ اور ابن مسعودؓ کے نزدیک تو چھونا عورت کا ملامسہ مین داخل ہے یعنے جو کلام اللہ مین مذکور ہے کہ ان ان چیزون سے وضو لازم آتا ہے اس مین یہی ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یعنے یا ملامسہ کرو عورتون کو اور انکے نزدیک معنی ملامسہ کے جو کلام اللہ مین مذکور ہے ہاتھہ لگانا ہے اور حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک مراد ملامسہ سے جماع ہے اور اسیطرح اختلاف ہے ائمہ کا بھی اس مین امام شافعی اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور اوزاعی اور اسحاق تو کہتے ہین کہ عورت کو ہاتھہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ نہین ٹوٹتا اور **جواب** قول ابن عمر اور ابن مسعود اور حضرت عمر کا حنفیہ یہ دیتے ہین کہ یہ سب وہ تین موقوف انہی صحابیون پر ہین حکم انکا حدیث مرفوع کا سا نہین اور حجت حنفیہ کی یہ حدیث بھی ہے جو کہ **ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے بعض بی بیون اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے سو جو لوگ کہ عورت کو ہاتھہ لگانے سے قائل وضو کے ہین حدیث کا یہ **جواب** دیتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ کہا ترمذی نے نہین صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کے ساتھہ کسی حال کے سند پہونچانا عروہ کا عائشہ سے اور نہی سند پہونچانا ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ ابراہیم

[illegible]

تیمی نے نہیں سُنا حضرت عائشہؓ سے اور ضعیف کہا اس حدیث کو یحییٰ بن سعید القطان نے اور ضعیف کہا اس حدیث کو بخاری نے **دوسری دلیل** حنفیہ کی نسائیؒ میں روایت ہے اسی سے کہ کہا تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ پڑھتے اور میں ہوتی عرض میں آگے انکے مانند عرض میں ہونے جنازے کی یہانتک کہ جب ارادہ کرتے وتر پڑھنے کا چھوتے مجھکو ساتھ پاؤں اپنے کے **ف** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے تلخیص میں کہ اسناد اسکی صحیح ہے **تیسری دلیل** حنفیہ کی مسلمؒ اور ترمذی میں روایت ہے بھی اسی سے کہ کہا ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلووں پر پڑا اور حالیکہ وہ سجدے میں تھے اور پاؤں انکے کھڑے تھے اور آپ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ یعنے الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ (یعنے تیرے قہر سے) میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تونے اپنی ذات کی خود تعریف کی اور بخاریؒ اور مسلم میں روایت ہے اسی سے کہ کہا تھی میں سوتی آگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پاؤں میرے طرف قبلہ انکے کے (یعنے بیچ جگہہ سجدے انکے کی) ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجھکو پس سمیٹ لیتی میں پاؤں اپنے اور جسوقت کہ کھڑے ہوتے کھولدیتی میں پاؤں اپنے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے اور گھر میں ان دنوں میں نہ تھا چراغ **ف** حق یہ ہے کہ اسمقدمہ میں حنفیہ کے یہ دلائل البتہ قوی ہیں اور جو لوگ کہ ان حدیثوں کا یہ **جواب** دیتے ہیں کہ یہ خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سو یہ جواب ٹھیک نہیں ہے کیونکہ آن حضرت کے لیے اس امر کے خاص ہونے کیواسطے دلیل چاہیے چنانچہ زرقانیؒ **شرح** موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ کہا عیاضؒ نے کہ دعوی نسخ کا بدون دلیل صحیح نہیں ہے انتہی ہاں یہ جو آیت کلام اللہ اولمستم النساء کی تفسیر میں اختلاف ہے اس سبب سے تو البتہ عورت کو ہاتھ لگا لینے سے وضو کر لینا ہی بہتر اور اولی معلوم ہوتا ہے کیونکہ احتیاط اسی میں ہے **خون نکلنے اور قے آنے سے وضو ٹوٹنے کے حکم میں** **عن** عمر بن عبد العزیز عن تمیم الداری رضی اللہ تعالی عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ کُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ وَلَا رَاٰہُ وَیَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ وَیَزِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
مَجْهُوْلَانِ روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے اونہون نے نقل کی تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر خون بہنے والی سے روایت کیا اس
حدیث کو دارقطنی نے اور کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سُنا تمیم داری سے اور نہ دیکھا اُس کو
اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونو راوی مجہول ہین **ف** امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک بموجب
اس حدیث کی بدن مین سے خواہ کہین سے خون نکلے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نزدیک اور علماء
کے اگر خون پیشاب یا پاخانہ کے رستے سے نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اور جگہہ سے نکلے تو نہین
ٹوٹتا اور دلیل اور علما کی یہ حدیث ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَلَیَّنَہٗ اور روایت ہے
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نماز پڑہی اور وضو نہ
کیا روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے اور لین کہا ہے اسکو **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام
مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کی صالح بن مقاتل ہے اور وہ ضعیف ہے قوی نہین اور ذکر کیا نووی
نے اس حدیث کو بیچ فصل ضعیف کے اور امام ابن قیم نے لکھا ہے کہ بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ
حضرت حسن نے فرمایا ہے کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخمون مین نماز پڑہتے رہے ہین اور فرمایا کہ حضرت
ابن عمر نے ایک پھنسی کو دبایا اوس مین سے خون نکلا پس آپنے وضو نہ کیا اور ابن ابی اوفی نے نماز
کے اندر خون تہوکا اور نماز پڑہتے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز پڑہی اور آپکے
زخم سے خون جاری تہا اور اگلے لوگ اپنی تلوارین جنکو خون لگا ہوا ہوتا تہا تن پر لگائی ہوئے
نماز پڑہ لیتے تہے اور پونچہ ڈالنے پر کفایت کرتے تہے اور اسی قیاس پر صیقل کی ہوئی چہری
کو پونچہنا کافی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قصائی کو اپنی چہری کا پونچہہ ڈالنا کافی ہے چنانچہ امام
احمد نے اسکی تصریح کی ہے اور فرمایا ہمارے شیخ کہتے ہین کہ کپڑے اور جسم کا دہونا مواد اور پیپ
اور زرد آب وغیرہ سے واجب نہین اور اسکی نجاست پر کوئی دلیل قائم نہین ہوئی اہل علم کا مذہب
یہی ہے کہ وہ پاک ہے بیان کیا ہے اسکو ابو البرکات نے اور حضرت ابن عمر اسکے باعث نماز

نہ توڑتے تھے اور خون کے نکلنے سے نماز سے پھرتے تھے یعنے زرداب کو شکنندہ وضو نہ جانتے تھے اور خون کو جانتے تھے اور حسن سے بھی ایساہی کچہ مروی ہے اور ابو مخلد سے کسی نے بدن اور کپڑے پر پیپ کی لگنے کا حال پوچھا تو کہا کچہ نہیں خدا تعالے نے صرف خون کا ذکر کیا ہے پیپ کو نہین فرمایا اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہین کہ میرے نزدیک خون کے سوا جو کچہ ہے وہ بد بو عرق کی مانند ہے اور موجب وضو نہین اور امام احمد رحمہ اللہ سے کسینے پوچھا کہ آپکے نزدیک خون اور پیپ برابر ہین آپنے فرمایا کہ خون مین کسینے اختلاف نہین کیا اور پیپ مین لوگون کا اختلاف ہے اور ایک دفعہ آپنے یہ فرمایا کہ پیپ اور زرداب اور مواد میرے نزدیک خون سے سہل تر ہین **ق**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَهُ قَيْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلَسٌ اَوْ مَذِيٌّ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوے قے یا نکسیر پھوٹے یا نکلی کھانا پیٹ کی اندر کا منہ سے یا مذی پس پھر جاوے اور وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اسنے اس حالت مین بات نہ کی ہو روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا اسکو احمد نے اور اسکے غیر نے **ف** اس حدیث سے چار مسئلے معلوم ہوئے **پہلا** یہ کہ جس نماز کے اندر وضو ٹوٹ جاوے اس نماز پر پھر بنا کرے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح وہ حدیث ہے جو کہ معارض اس حدیث کی **احمد** اور **ابو داود** اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز مین پس پھر جاوے اور وضو کرے اور دہراوے نماز اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے پس ترجیح اسی بات کو ہے کہ جس نماز کے اندر وضو ٹوٹ جاوے اس نماز کو دوہرانا چاہیے **دوسرا** یہ کہ مذی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے سو یہ مسئلہ صحیح حدیث سے بھی ایساہی ثابت ہے چنانچہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تہا مین ایک مرد بہت مذی ڈالنے والا پھر تہا مین حیا کرتا کہ پوچھون جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب ہونے انکی بیٹی کے

میرے نکاح مین سو حکم کیا مینے مقداد کو پھر پوچھا اس نے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے تب
فرمایا دھوڈا لے ذکر اپنا اور وضو کرے **تیسرا** یہ کہ قے آنے سے وضو کرنا چاہیے سو یہ بھی اسیطرح
سے ثابت ہی جیساکہ **ترمذی** مین روایت ہی ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے قی کی پھر وضو کیا کہا ابو الدرداءؓ نے پھر ملاقات کی مینے ثوبان سے بیچ مسجد دمشق
کے پس ذکر کیا مین نے اس بات کا واسطے ثوبانؓ کے پس کہا ثوبانؓ نے سچ ہے یہ بات ڈالا مین
نے پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کو لیے اور کہا ترمذی نے تحقیق کہا کیا حسین معلم
نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح چیز ہے بیچ اس مقدمہ کے **چوتھا** یہ کہ جسکی نکسیر پھوٹے
وہ وضو کرے سو بسبب ضعیف ہونے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے علما کا اس
مسئلہ مین اختلاف ہی جیساکہ **ترمذی** مین ہے کہ سفیان ثوری اور ابن المبارک اور احمد اور اسحق
تو کہتے ہین وضو کرنا چاہیے اور مالک اور شافعی کہتے ہین کہ نہ کرنا چاہیے پس اصح قول اس مقدمہ
مین انہین لوگون کا ہے جس مین احتیاط ہے یعنی نکسیر کے پھوٹنے سے وضو کرنا چاہیے کیونکہ
ابوداؤد مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جب تم مین سے کسیکا وضو ٹوٹ جاوی تو وہ اپنی ناک پکڑ کر چلا جاوے **ف** یہ دلیل
ہے اسپر کہ جسکی نکسیر پھوٹے اسکو لازم ہے وضو کرنا۔ اور تائید کرتا ہے اسکی فعل عبداللہ بن عمرؓ کا جو کہ
موطا امام مالک مین روایت ہی نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمرؓ تھے جسوقت کہ نکسیر پھوٹتی انکو
پھرتے پس وضو کرتے پھر آتے پھر بنا کرتے یعنے اپنی نماز پر جو پڑھتے تھے اسحال مین کہ نہ کی ہوتی
بات **آگ پر پکی ہوئی چیز کے کہانے سے وضو کرنے کے حکم مین** **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا
مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کہانے اس چیز کے سے کہ پہونچی اسکو آگ یعنے جو
چیز آگ سے پکی ہو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** کہا امام محی السنہ نے یہ حکم منسوخ ہے
ساتھ اس حدیث کے جو بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تحقیق پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **ف** مسند امام احمد مین

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسلم مین ابی رافع سے اور مسند امام احمد مین انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور مسند امام احمد مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے اور بخاری
مین سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے اور بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سب حدیثین مشکوۃ کے
باب مایوجب الوضو مین اس مضمون کی ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا گوشت بکری وغیرہ
کا جو آگ سے پکائی گئی تھین اور نماز پڑہی اور وضو نہ کیا اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ
اگلے اور پچھلے سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ جو چیز آگ سے پکی ہوئی ہو اسکے کھانے سے وضو نہین
اور ان مین سے ہین ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابیطالب اور
عبد اللہ بن مسعود اور ابی الدرداء اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور جابر
بن سمرہ اور زید بن ثابت اور ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ اور عامر بن ربیعہ
اور ابو امامہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور یہ سب صحابہ ہین اور یہی مذہب ہے جمہور تابعین کا اور یہی مذہب
ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ بن یحییٰ اور ابو ثور
اور ابی خیثمہ کا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حازمی نے اپنے رسالہ ناسخ و
المنسوخ مین کہ ابن عمر اور ابو طلحہ اور انس بن مالک اور ابو موسیٰ اور عائشہ اور زید بن ثابت اور
ابو ہریرہ اور ابو عزہ ہذلی اور عمر بن عبد العزیز اور ابو مجلز لاحق بن حمید اور ابو قلابہ اور یحییٰ
بن یعمر اور حسن بصری اور زہری یہ لوگ اس بات کے قائل ہین کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو
ٹوٹ جاتا ہے انتہے سو جاننا چاہیے کہ یہ جو کہا شیخ امام محی السنہ وغیرہ لوگون نے کہ یہ حکم یعنی
آگ پر پکی ہوئی چیزون کے کھانے سے وضو کرنیکا منسوخ ہے دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث
ہے جو کہ ابوداؤد مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اخیر
فعل یہ تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیزون کے کھانے سے وضو نہین کرتے تھے ف کہا نووی نے
شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور سوائے انکے اور
اہل سنن نے ساتھ سندون اپنی کے کہ صحیح ہین جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کا ہر آخر فعل اول کا ناسخ نہین ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ اگر صحیح ہوتا تو بموجب اس قاعدے
کے نماز مغرب مین ہر دن سورہ والمرسلات کے اور سب سورتون کا پڑہنا منسوخ سمجھا جاتا اسلیے

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز مین یہی سورہ پڑہی ہے چنانچہ بخاری اور مسلم اور
ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور موطاء امام مالک مین روایت ہی ام فضل بنت الحارث
کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے مغرب مین سورہ والمرسلات عرفا
بعد اسکے نہین نماز پڑہائی کبہی یہانتک کہ قبض روح کی انکی اللہ نے اور اسیطرح رمضان مین دس دن اعتکاف
کرنا بہی منسوخ ٹہیرتا اور بیس دن مشروع ہوتا اسلیے کہ بخاری مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے ہر رمضان مین دس دن پس جب ہوا سال وہ کہ
جسمین وفات کیے گئے اعتکاف کیا بیس دن اور اسیطرح سفر مین روزہ رکہنا بہی منسوخ ٹہیرتا اور
نہ رکہنا مشروع ہوتا کیونکہ صحیح مسلم مین ہے کہ کہا زہری نے کہ تہا افطار کرنا (روزہ کا سفر مین)
آخر دونون کامون کا یعنے سفر مین روزہ رکہنا بہی اور نہ رکہنا بہی جو کہ وارد ہوا ہے تو ان دونو
فعلون مین سے آخر فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ رکہنا تہا غرض کہ اس قسم کی بہت سی حدیثون
سے صاف ثابت ہی کہ یہ قاعدہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ ہوتا ہے
صحیح نہین ہے **دوم** دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکہا ہے کہ نسخ قطعی تصریح
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپ فرماوین کہ فلان امر کے واسطے پہلے مینے
یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون کہ فلان امر کو مین منسوخ کرتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت
قبور مین اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب مین وارد ہے سو اس قسم کی تصریح آگ کی پکی ہوئی
چیز کے کہانے سے وضو نہ کرنیکی نہین پس اسلیے کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان شعرانی
مین کہ نہ وضو کرنا رخصت ہی اور کرنا عزیمت ہی انتہے اور اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنا واجب
ہے اس بات کا فیصلہ خود جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے کردیا ہے اور وہ آگے آتا ہے

اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کے بیان مین۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ
الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ
نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ
مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق ایک

شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کا کہانے سے فرمایا اگر چاہے
تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اس نے کیا وضو کرون مین کہانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا
کہ ہان وضو کر کہانے گوشت اونٹ کے سے کہا اس نے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ رہنے بکریون کے فرمایا
کہ ہان کہا اس شخص نے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بند رہنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین روایت کیا اس
حدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ
عَنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ
فَقَالَ لَا تُصَلُّوْا فِيْهَا فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ
فَقَالَ صَلُّوْا فَاِنَّهَا بَرَكَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ
سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرنے سے گوشت اونٹ کے سے پس فرمایا وضو کرو
اس سے اور پوچھے گئے وضو کرنے سے گوشت بکری کے سے پس فرمایا نہ وضو کرو اس سے اور پوچھے گئے
نماز پڑہنے سے بیچ جگہہ بند رہنے اونٹون کے پس فرمایا نہ نماز پڑہو بیچ اسکے پس تحقیق وہ شیطانون
مین سے ہین اور پوچھے گئے نماز پڑہنے سے بیچ جگہہ رہنے بکریون کے پس فرمایا نماز پڑہو اس مین
پس تحقیق وہ برکت ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور ابن الجارود اور
ابن خزیمہ نے اور کہا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی نقل مین نزدیک اہلحدیث
کے بسبب عدالت اسکی ناقلون کے ہین اسمین اختلاف نہین دیکہا **وَعَنْ** ذِي الْغُرَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ عَرَضَ اَعْرَابِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسِيْرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ اَفَنُصَلِّيْ فِيْهَا
فَقَالَ لَا فَقَالَ اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَنُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِهَا قَالَ لَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ مُسْنَدِ اَبِيْهِ اور روایت
ہے ذی غرۃ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا آیا ایک اعرابی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرتے تہے پس کہا اس نے ای رسول خدا کے وقت نماز کا ہو جاتا ہے اور ہم

له یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۳ مین ہے
۲ه یعنی نیل الاوطار چھاپہ مصری جلد اول کے صفحہ ۱۹۵ مین ہے
۳ه یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۳ مین ہے

ہوتے ہین بیچ جگہہ بیٹھنے اونٹون کے کیا نماز پڑہین ہم بیچ ان کے پس فرمایا نہین پس کہا اس نے کیا وضو کرین ہم ان کے گوشت کہانے سے فرمایا ہان کہا اس نے کیا نماز پڑہین ہم بیچ جگہہ رہنے بکریون کے فرمایا ہان کہا اس نے کیا وضو کرین ہم گوشت کہانے سے ان کے فرمایا نہین روایت کیا اس حدیث کو عبد اللہ بن احمد نے اپنے باپ کے مسند مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد مین اور راوی احمد کے معتبر ہین انتہے اور کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین نیچے حدیث جابر بن سمرہ کے کہ اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے مین اختلاف ہے اکثر لوگون کا یہی مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور گئے ہین اسطرف حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ابن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور ابن عباسؓ اور ابی الدرداؓ اور ابوطلحہؓ اور عامر بن ربیعہؓ اور ابو امامہؓ اور جمہور تابعین اور مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور انکے شاگرد رضی اللہ عنہم اجمعین اور مذہب امام احمد اور اسحاق بن راہویہ اور یحیی بن یحیی اور ابوبکر بن منذر اور ابن خزیمہ کا یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسی بات کے قائل ہے حافظ ابوبکر بیہقی بہی اور حکایت کی ہے اسنے کہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور حکایت کی گئی ہے یہی بات صحابہ کی ایک جماعت سے اور دلیل ان لوگون کی حدیث باب کی (یعنے جابرؓ کی حدیث ہی) کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے کہ اس باب مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثین صحیح ہوئی ہین ایک تو جابرؓ کی اور دوسری براءؓ کی اور یہی مذہب قوی ہی ازروی دلیل کے اگرچہ جمہور علما اسکے مخالف ہین اور جو لوگ کہ قائل اس بات کے ہین کہ اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو نہین ٹوٹتا دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جابرؓ نے تہا آخر دونوں کامون مین سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنا وضو کا اس چیز سے کہ پکے اسکو آگ سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کی حدیث خاص ہے اور یہ حدیث عام ہے اور جبکہ خاص اور عام مین تعارض پایا جاوے تو مقدم کیا جاتا ہے خاص کو تمام ہوئی عبارت نووی کی

بغیر وضو کے کلام اللہ کو ہاتہہ لگانے کی ممانعت کی بیان مین عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا وَکَانَ فِیْهِ لَا یَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ الْاَثْرَمُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ

روایت ہی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سی نقل کی اس نے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لکھا طرف اہل یمن کی ایک خط اور تہا اس مین کہ نہ ہاتہ لگادے قرآن کو مگر جو شخص کہ پاک ہو روایت کیا اسحدیث کو اثرم اور دارقطنی نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو حاکم مستدرک مین اور بیہقی خلافیات مین اور طبرانی اور اسکی اسناد مین سوید بن ابی حاتم ہے اور وہ ضعیف ہے اور ذکر کیا طبرانی نے اوسط مین کہ تحقیق وہ (یعنے سوید بن ابی حاتم) اکیلا ہوا ہے ساتہ اسکے اور حسن کہا حازمی نے اسکی اسناد کو اور تحقیق ضعیف کہا اس کو نووی نے اور ابن کثیر نے اپنی (کتاب) ارشاد مین اور **موطا** امام مالک مین روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے کہ جو کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہی تہی عمرو بن حزم کے واسطے اس مین یہ بہی تہا کہ قرآن نہ چہوے مگر جو شخص باوضو ہو **ف** کہا ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ نے منتقی مین کہ یہ حدیث مرسل ہے انتہے لایا ہے شوکانی **نیل الاوطار** مین اس مضمون کی چار حدیثین اور بہی لیکن وہ بہی سب کے سب ضعیف ہین اور تفسیر **فتح البیان فی مقاصد القرآن** مین لکہا ہے کہ مذہب جمہور علماء کا یہ ہے کہ چہونا قرآن مجید کا بے وضو کو منع ہے اور اسی بات کے قائل ہین حضرت علی اور ابن مسعود اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عطا اور زہری اور نخعی اور حکم اور حماد اور جماعت فقہا کی انتہی دلیل انکی اوپر کی حدیث اور آیت قرآن اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ یعنے بیشک یہ قرآن ہے عزت والا لکہا چہپی کتاب مین یعنے لوح محفوظ مین نہین ہاتہ لگاتے اسکو مگر پاک لوگ اور کہا امام شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ مذہب ابن عباس اور شعبی اور ضحاک اور زید بن علی اور موید باللہ اور ہادویہ اور قاضی القضاۃ اور داؤد کا یہ ہے کہ قرآن کو ہاتہ لگانا بے وضو کو جائز ہے انتہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ انکے نزدیک اس باب مین جس قدر حدیثین وارد ہوئی ہین وہ ضعیف ہین اور آیت قرآن سے مراد فرشتے ہین جیسا سب تفسیروں مین ہے اور قول بعض کے ضمیر لا یمسہ کی قرآن کیطرف پہرتی ہے اور نفی بمعنے نہی کے ہے یعنے قرآن کو چہوئے نہین مگر پاک حدث اور جنابت سے اسلیے کہ نزدیک مالک اور شافعی کے محدث اور جنب اور حائض کو چہونا قرآن شریف کا اور اٹہانا اسکا روا نہین اسیطرح غلاف اسکا اور جلد اسکی نہ چہوئے بغیر وضو کے اور یہی قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کا مگر امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک جنب

کلام اللہ سے الگ ہو سکی مثل غلاف یا فتیہ وغیرہ کے اسکا بیوضو چہونا درست ہے اور نزدیک امام مالک کے فتیہ
کر کلام اللہ تکیہ پر رکہکر ہی اوٹہانا درست نہین **فصل** حیض کے بیان مین **عن** اُمِّ عطیۃَ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا قالت کُنّا لا نعدُّ الکُدرۃَ والصُّفرۃَ بعدَ الطُّہرِ شیئًا رواہُ البخاریُّ وابو داود
روایت ہی ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ہم نہین گنتی تہین خاکی رنگ اور زرد رنگ خون کو طہر کے
بعد کوئی چیز روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور ابوداؤد نے **ف** ترمذی مین لکھا ہے کہ اختلاف
ہے اہل علم کا بیچ کمتر مدت حیض کے اور اکثر اسکے کے کہا بعض اہل علم نے کمتر مدت حیض کی تین دن
اور اکثر اسکی دس دن ہین اور یہہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور ابن المبارک کا اور کہا بعض
اہل علم نے کمتر مدت حیض کی ایک دن اور اکثر اسکے پندرہ دن ہین اور یہ قول ہے اوزاعی اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابی عبید کا انتہے حیض کی کمتر مدت اور
اکثر مدت کے باب مین کوئی صحیح حدیث مرفوع ثابت نہین ہوئی اسیطرح لکھا ہے شوکانی نے دراری
مضیہ شرح درر البہیہ مین اور عینی شرح ہدایہ مین اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے
کہ سبل مین ہے مراد طہر سے قصہ ہے اور کہا شاہ ولی اللہ نے مصفّے مین قصہ گچ کو کہتے ہین اور وہ کنایہ
ہے ساتہہ باہر آنے کپڑے کے جو کہ عورت کے فرج مین رکہا ہو بدون آمیزش خون کے پس مدت مذکورہ
کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپیدی کے سوا وہ لہو حیض کا ہے اور جو تین دن سے کم ہو یا دس
سے زیادہ اور نزدیک مالک شافعی احمد وغیرہ کے ایک رات دن سے کم اور پندرہ دن سے زیادہ ہو وہ
خون حیض کا نہین بلکہ استحاضہ یعنے بیماری ہے نماز اور روزہ کا مانع نہین ہونیکا اور حالت
حیض اور نفاس مین نماز پڑہنا روزہ رکہنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا کعبہ کا طواف کرنا قرآن
پڑہنا اور اسکا چہونا سب حرام ہے اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض سے کیونکر غسل کرون حضرتؐ نے اسکو غسل کرنا سکہلایا پہر فرمایا مشک
لگا ہوا ایک پہاہا لے اور اس سے پاکی کر یعنے اسکو اپنی شرمگاہ پر رکہہ **ف** نفاس کے بعد بہی عورت
کو شرمگاہ پر مشک رکہنا مستحب ہے اور وجہ اسکی بعض کے نزدیک یہ ہی کہ مشک کی استعمال سے نطفہ کو
رحم جلد قبول کر لیتا ہے اور مشک نہ ملے تو اور کوئی خوشبو حائضہ اور نفاس والی بعد غسل کے استعمال
کرے اور جسکو خوشبو میسر نہ ہو وہ صرف پانی سے ہی پاکی حاصل کرلے **وعن** مُعاذۃَ قالت

سَأَلَتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ
اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَّلٰكِنِّيْ اَسْاَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ
وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ سی کہا کہ مین نے پوچہا حضرت عائشہ سے
کیا وجہ جو حائض روزون کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہین کرتی حضرت عائشہ نے کہا تو حروری
تو نہین ہی کہا کہ نہین ہین پوچہتی ہون کہا حضرت عائشہ نے ہمکو حیض آتا پہر حکم ہوتا روزون کی قضاء
کرنیکا اور نماز کی قضا کا حکم نہوتا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف حرور نام ایک گاؤن کا ہے کوفے
سے دو میل کے فاصلہ پر اسکو حضرت عائشہ نے کہا کہ تو حرور کے رہنے والی تو نہین اور اسکو یہ بات اسلیے کہی
کہ پہلے خارجی وہین اکٹھے ہوئے تہے ان خارجیون نے تمام اہل اسلام کے خلاف یہ بات اختیار کی ہے کہ حائضہ
کو نماز کی قضا کرنا چاہیے انکے سوا تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ حائضہ کو نماز کی قضا واجب نہین ہے
لیکن روزون کی قضا واجب ہے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ
اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ
فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تہی مین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے
ایک باسن سی اور ہوتے ہم دونون جنبی اور تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے مجہکو اور باندہتی مین تہ بند
پس لگاتے بدن اپنا مجہ سی اور مین ہوتی حائض روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف مسلم مین روایت
ہے حضرت میمونہ سے کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتہ لیٹتے اور مین حائضہ ہوتی اور میرے اور انکے
بیچمین ایک کپڑا حائل ہوتا اور بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہا تہے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود مین اور ہوتی مین حائض پہر پڑہتے قرآن یعنی میری گود مین اور
بخاری اور مسلم مین روایت ہے میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
چادر مین اور ہوتا بعض اسکا مجہپر اور بعض اسکا حضرت پر اور مین ہوتی حائض اور مسلم مین روایت ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ فرمایا واسطے میری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دی مجہکو چہوٹا بوریا مسجد مین
سے پس کہا مینے تحقیق مین حائضہ ہون پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہے ہاتہ تیرے مین یعنے
مسجد کے باہر کہڑی رہ اور ہاتہ بڑہا کر بوریا مسجد مین سے اٹہا لے کچہ مضائقہ نہین ہے اور مسلم مین روایت

ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تھی یہود کہ جب حیض سی ہوتی عورت تو نہ کہاتی اسکے ساتھہ سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کرو ہر کام جماع کے سوا اور مسلم مین روایت ہی ام المومنین حضرت عائشہ سی کہ کہا مین پانی پیتی تھی پہر پکڑ برتن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اسی جگہہ منہ رکھتے جہان مین رکھکر پیا تھا اور پانی پینے حالانکہ مین حائض ہوتی اور مین ہڈی نوچتی پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اسی جگہہ منہ لگاتے جہان مین لگایا تھا اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی کہ جب پہونچی ہم سرف مین پس مجھے حیض ہوا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کر جو کرتے ہین حاجی سوا اسکے کہ طواف نہ کرے تو بیت اللہ کا جبتک کہ پاک ہووے تو یہی ایک حدیث بڑی ہین **ف** سرف نام ہے ایک جگہہ کا مکہ معظمہ کے قریب

وعن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَأَۃً فِی دُبُرِھَا اَوْ کَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کری عورت حائضہ سی یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سی یا آوی کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھہ اس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ترمذی نی ضعیف کہا اسحدیث کو محمد (بخاری) نے اسناد کیطرف سی اتھے اسحدیث کی اسناد مین حکیم اثرم ہے اور وہ لین الحدیث ہے اسیطرح لکہا ہے ابن حجر نے **تقریب التھذیب** مین اسحدیث سی معلوم ہوا جو شخص کہ حلال جانکر حالت حیض مین اپنی بیوی سے صحبت کرے یا پیچھے سے بدفعلی کرے یا کسی نجومی پنڈت جوگی ملان وغیرہ سی کچہہ خبر غیب پوچھے تو وہ کافر ہے اور حالت حیض مین جانکر اپنی بیوی سی صحبت کری تو کبیرہ گناہ ہی اور واجب ہے اسپر صدقہ دینا کیونکہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اونہی نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے حق مین جو آوی اپنی عورت کی پاس اور وہ حیض سے ہو فرمایا صدقہ دی ایک دینار یا آدہا دینار صحیح کہا اسحدیث کو حاکم اور ابن قطان نی اور ترجیح دی لنکے غیر نے اسکو موقوف ہونیکو اور یہہ ایک روایت ترمذی کے یون ہے جسوقت کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدہا دینار **ف** یعنے اگر صحبت کری آمد خون مین تو صدقہ دی ایک دینار اور اگر صحبت کی ہے حالت انقطاع خون مین تو آدہا دینار اور دینار ساڑہی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیہ تولہ ہو تو ایک دینار چہہ روپیہ کا ہوا اور آدہا دینار تین روپیہ کا **نفاس** کے

بیان میں **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانت النفساء تقعد فی عہد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد نفاسہا اربعین یوما رواہ احمد والترمذی وابوداود
وابن ماجۃ واللفظ لابی داود وفی لفظ لہ ولم یامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بقضاء صلوۃ النفاس وصححہ الحاکم روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نفاس والی
عورت بیٹھتی تھی بیچ زمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے نفاس کے بعد چالیس دن روایت کیا اس حدیث
کو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور لفظ ابی داود کے ہین اور ایک لفظ مین اسکے ہے
اور نہ حکم کرتے تھے اسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم قضا کرنے نماز کا بسبب نفاس کے اور صحیح کہا اس حدیث
کو حاکم نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت
عائشہؓ اور ام سلمہؓ اور عطا اور ثوری اور شعبی اور مزنی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ہادی اور قاسم
اور ناصر اور مؤید باللہ اور ابوطالب کا یہ مذہب ہے کہ اکثر مدت نفاس کی چالیس دن ہین اور کمتر مدت
اسکی کی کچہ حد نہین نفاس مین نماز معاف ہے اور روزے کی قضا ہے بعد چالیس دن کے جو خون کہ وہ
استحاضہ یعنے بیماری ہے مانع نماز روزہ صحبت کرنیکا نہین اور حکم نفاس کا مانند حکم حیض کے ہے
یعنے جیسے حیض مین نماز پڑہنا روزہ رکھنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا کعبہ کا طواف کرنا قرآن پڑہنا
اور اسکا چہونا حرام ہے ویسے ہی حالت نفاس مین بہی حرام ہے **استحاضہ کی بیان مین عن**
حمنۃ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ
فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت
جحش فقلت یا رسول اللہ انی استحاض حیضۃ کثیرۃ شدیدۃ فما تامرنی فیہا قد
منعتنی الصلوۃ والصیام قال انعت لک الکرسف فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من
ذلک قال فتلجمی قالت ہو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ہو اکثر من ذلک
انما اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سامرک بامرین ایہما صنعت اجزء عنک
من الاخر وان قویت علیہما فانت اعلم قال لہا انما ہذہ رکضۃ من رکضات الشیطن
فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی حتی اذا رایت انک قد طہرت
واستنقات فصلی ثلثا وعشرین لیلۃ او اربعا وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی فان

ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَآءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَصُوْمِي اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَحْمَدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کہا تہی مین استحاضہ کیجاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچہون مین ان سی اور خبر دون مین انکو پس پایا مینے انکو بیچ گہر بہین اپنی کے کہ زینب بنت جحش تہی پس کہا مینے ای رسول خدا تحقیق مین استحاضہ کیجاتی تہی ہون استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجہ کو اس مین تحقیق باز رکہا ہی اس نے مجہ کو نماز اور روزے سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتا ہون مین واسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہے خون کو یعنے خون نکلنے کیجگہہ روئی رکہدی تا وہ باہر نہ نکلے کہا اسنے کہ وہ زیادہ ہے اس سی یعنے روئی سی نہین رک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندہ یعنے روئی رکہکر لنگوٹ باندہ لی کہا اسنے وہ زیادہ ہی اس سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس رکہہ تو کپڑا یعنے نیچے اس لنگوٹ کی کہا اس نے وہ زیادہ ہی اس سی سوا اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند سینہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجہ کو ساتہہ دو حکمون کی ایک جونسا ان مین سی کرے تو کفایت کرے تجہ کو دوسرے سے اور اگر تو قوت رکہتی دونون پر پس تو دانا تر ہے یعنی تو حال اپنا خوب جانتی ہے جو چاہے سو اختیار کر فرمایا واسطے اسکے نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہے لاتون شیطان کی سے پس حیض ٹہیرا تو چہہ دن یا سات دن بیچ علم اللہ تعالی کے پہر نہا ڈال یہانتک کہ جسوقت دیکہی تو کہ پاک اور صاف ہوئی پس نماز پڑہ تئیس یا چوبیس راتیں اور دن اور روزے رکہہ ہر مہینے مین اسیطرح پس تحقیق کفایت کرتا ہے تجہ کو پس اسیطرح سی کرتی جا ہر مہینے مین جیسیکہ حائضہ اور پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنی کے اور اگر قدرت رکہتی ہے اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس تحقیق نہا اور جمع کر درمیان ان دو نمازون کے کہ ظہر اور عصر ہے اور تاخیر کرے مغرب کو اور جلدی

کری تو عشا کو پھر نہاوی تو اور جمع کرے تو درمیان دونماز ون کے پس کر تو اور نہا تو ساتھ فجر کے یعنے فجر
کی نماز کیلیے پس کر تو اور روزے رکھ یعنی ان دنون مین جن مین نماز پڑھتی ہے اگر طاقت رکھتی ہے اسپر فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونون حکمون مین طرف میری روایت کیا اس حدیث
کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا بخاری نے
یہ حدیث حسن ہے اور کہا احمد نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ابوداؤد مین روایت ہے اسی سے کہ زینب مستحاضہ
کی جاتی تھی اور خاوند اسپر صحبت کرتا تھا محبہ سے اور **ابوداؤد** مین روایت ہے اسماء بنت عمیس سے رضی
اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ کہا مینے ای رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہے ابتدا
اتنی اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنے اس گمان پر کہ حکم اسکا بھی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کیطرف سے ہے چاہیے کہ بیٹھے لگن
مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوی واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوی واسطے مغرب
اور عشا کے ایک نہانا اور نہاوی واسطے فجر کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان انکے **ف** ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ مستحاضہ ہر پانچ نماز کے لیے تین غسل کری یعنے ایک غسل سے ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھے اور
ایک غسل سے مغرب اور عشا کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے نماز فجر کی پڑھے اور **مسلم** مین روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق ام حبیبہ بنت جحش نے شکوہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لہو کا
سو فرمایا ٹھیری رہ اتنی دیر کہ روکتا تھا تجھے حیض تیرا یعنے جتنے دن پہلے تجھے حیض آیا کرتا تھا اتنے
دن ٹھیر پھر نہا اور وہ نہاتی تھی ہر نماز کے وقت **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ کہا شافعی
نے کہ غسل کرنا ام حبیبہ کا بطریق تطوع کے تھا اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور کہتے ہین کہ نہین واجب
مستحاضہ پر غسل کرنا واسطے ہر نماز کے اسیطرح لکھا ہے فتح الباری مین اور کہا امام شوکانی نے بیچ شرح
مختصر اپنی کے کہ کسی حدیث صحیح مین نہین آیا کہ غسل واسطے ہر نماز کے یا واسطے ہر دو نماز کے یا ہر روز واجب
ہے بلکہ جو کچھ صحت کو پہنچا ہے یہ ہے کہ وقت گذرنے ایام حیض کے عادت والی عورت عمل کرے اپنی
عادت پر اور غیر عادات والی رجوع کرے طرف قرینون کے اور بہی درر البھیہ مین امام شوکانی نے
لکھا ہے کہ مستحاضہ مانند پاک عورت کے ہے خون کو دھو ڈالے اور وضو کرے ہر نماز کے لیے اور دلیل
مستحاضہ پر غسل نہ واجب کہنے والون کی یہ ہے جو کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے کہا کہ آئی فاطمہ بیٹی حبیش کی طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اسے رسولخدا کے تحقیق مین ایک
عورت ہون کہ استحاضہ کی جاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سوائے اسکو
کہ یہ خون ایک رگ کا ہے اور نہین ہے خون حیض کا پس جسوقت کہ آوے حیض تجہ کو پس چھوڑ دے نماز اور
جس وقت کہ جاتا رہے وہ پس دہو اپنے سے خون کو پہر نماز پڑہ اور بخاری کا لفظ آتیہر وضو کر ہر نماز کے لیے اور
اشارہ کیا مسلم نے اس بات کا کہ اس نے یہ چھوڑ دیا قصداً **ف** اسحدیث سے مستحاضہ کو صرف وضو ہی
اکتفا کرکے نماز پڑہنا ثابت ہوتا ہے پس اسیلیے کہا ترمذی نے کہ کہا امام احمد اور اسحاق نے بیچ حق
مستحاضہ کے اگر غسل کرے واسطے ہر نماز کے تو وہ احوط ہے واسطے اسکے یعنے بہتر بات ہے اگر وضو کرے ہر
نماز کے لیے تو بہی کفایت کرتا ہے اور اگر جمع کرے درمیان دو نمازون کی ساتہہ ایک غسل کے تو بہی کفایت
کرتا ہے **فصل** وقتون نمازمین **وقت نماز ظہر کے بیان مین عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ
وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ
الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ
بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جس وقت ڈہلے دوپہر
اور ہووے سایہ اس شخص کا مانند طول اسکے کی جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک
کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹہیک آدہی
رات تک اور وقت نماز فجر کا ظاہر ہونے فجر سے جبتک نہ نکلے آفتاب پس جسوقت کہ نکلے پس بندرہ
تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف**
اسحدیث سے معلوم ہوا کہ درمیان نماز ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہے جیسے کہ امام مالک کہتے ہین اور
یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت نماز عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اس سے یہ مراد نہین کہ
بالکل وقت رہتا ہی نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ مکروہ وقت ہوجاتا ہے کیونکہ بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت

صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُسنے عصر **ف** یعنی اسصورت مین اسکی صبح کی نماز بہی اور عصر کی نماز بہی ادا ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور تمام علما کا لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس صورت مین عصر کی نماز تو ادا ہو جاویگی لیکن صبح کی نماز نہین ادا ہونیکی اور یہہ حدیث حجت ہے ابوحنیفہؒ پر اسلیے کہ انہون نے اسباب مین آدہی حدیث پر تو عمل کرنا درست جانا اور آدہی پر درست نہ جانا اسیطرح لکھا ہے نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مخالفت کی ہے اسحدیث کی ابوحنیفہؒ نے کیونکہ نزدیک ابوحنیفہؒ کے اسصورت مین صبح کی نماز جائز نہین ہوتی انتہے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی جو کہ قریب گذری دلیل ہے اسبات پر کہ وقت نماز عشا کا ٹہیک آدہی رات تک ہے اور تائید کرتے ہین اسکی یہ دو حدیثین بہی پہلی حدیث بخاری مین روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تاخیر کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا کو آدہی رات تک **فائدہ** بخاری نے اسحدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے اس بات کا کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے دوسری حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا ان کو کہ تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے اور حق یہی ہے انتہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وقت نماز عشا کا صبح صادق تک ہے اور دلیل ان کی اسباب مین حنفیہ یہ حدیث پیش کرتے ہین **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ بِالْعِشَاءِ حَتّٰی ذَہَبَ عَامَّۃُ اللَّیْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی وَقَالَ اِنَّہٗ لَوَقْتُہَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا دیر کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات ساتہہ نماز عشا کی یہانتک کہ گذر گئی بہت رات پہر نکلے اور نماز پڑہی اور فرمایا کہ یہہ ہے البتہ وقت اسکا اگر نہوتا محنت مین ڈالنا میرا امت پر سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مراد عامۃ اللیل سے بہت رات ہے اور نہین مراد اس سے بہت بہت اسکا یعنے اس سے یہ مراد نہین کہ بعد آدہی رات کے بہی عشا کا وقت رہتا ہے) کیونکہ اسبات کا کوئی عالم بہی قائل نہین ہوا ہے **دوم** حدیث عبداللہ بن عمرو اور

اور حدیث انسؓ اور حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ جن سے وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہی ثابت ہوتا ہے یہ تینوں حدیثین تو اس باب مین صریح ہین اور حدیث حضرت عائشہؓ کی صریح نہین ہے اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین ہے اور ابوداؤدؒ اور ترمذی مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبریلؑ نے نزدیک خانہ کعبہ کے دو بار (تاکہ کیفیت اور اوقات نماز کے سکہلاوین) پس نماز پڑہائی مجہکو ظہر کی وقت ڈہلنے آفتاب کے اور تہا سایہ مانند تسمے کے پہر نماز پڑہائی مجہکو عصر کی اسوقت کہ ہوچکا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے پہر پڑہائی نماز مغرب کی اس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑہائی مجہکو عشا کی اسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑہائی مجہکو فجر کی اسوقت کہ حرام ہوتا ہے کہانا اور پینا روزہ دار پر پہر جب ہوا اگلا دن نماز پڑہائی مجہکو ظہر کی اسوقت کہ ہوا سایہ اسکا مانند اسکی اور نماز پڑہائی مجہکو عصر کی اسوقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اسکے اور نماز پڑہائی مجہکو مغرب کی اسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑہائی مجہکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑہائی مجہکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پہر التفات کیا طرف میری پس کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت ہے نبیون کا کہ پہلے تجہ سے تہے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** اس حدیث کی صحت مین محدثین کا اختلاف ہے جسکو دیکہنا ہو وہ نیل الاوطارؒ مین سے دیکہ لے اور بخاریؒ اور مسلمؒ نے روایت کی محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہم سے کہا پوچہا ہمنے جابر بن عبد اللہؓ سے حال نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تہے نماز پڑہتے ظہر کی دوپہر ڈہلے اور نماز پڑہتے عصر کی اس حال مین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنے روشن اور مغرب کی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا کی جس وقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی پڑہتے اور جب ہوتے کم دیر کر کر پڑہتے اور پڑہتے صبح اندہیرے مین

ف پہلی وقت ظہر کا اسلیے بیان فرمایا کہ پہلے جبریل علیہ السلام نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے تعلیم وقت اور کیفیت کے یہی نماز پڑہائی تہی اسیلیے اسکو نماز پیشین کہتے ہین اور مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور صاحبین اور زفر اور سوا انکے کا یہی ہے کہ وقت ظہر کا شروع زوال سے ایک مثل تک ہے بعد اسکے وقت عصر کا آجاتا ہے اور ایک روایت امام اعظمؒ سے بہی اسیطرح آئی ہے بلکہ بعضون نے لکہا ہے کہ فتوی بہی اسی پر ہے جیسا کہ در المختار مین کتنی کتابون سے ترجیح اسی روایت کو دی ہے

ح یہ حدیث مشکوۃ مین باب المواقیت کی دوسری فصل مین ہے
ح یہ مضمون نیل الاوطار جلد اول صہ ۲۹۷ مین ہے
ح یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کے پہلی فصل مین ہے

وعن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوٰۃ او یؤخرون عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہوں گے تجھپر مسلط سردار کہ تاخیر کرینگے نماز یا تاخیر کرینگے وقت اول سے کہا مینے پس کیا حکم کرتے ہو مجکو فرمایا پڑھ تو وقت اس کے پر پس اگر پاوے تو اس نماز کو ساتھ انکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فضیلت اول وقت مین اکیلے نماز پڑھنے کی اخیر وقت کی جماعت کے ساتھ پڑھنے سے بھی زیادہ ہے اور یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر امام اول وقت پر نماز نہ پڑہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ نماز اپنی اس سے پہلے اپنے اول وقت پڑھ لیں پھر اگر امام کے ساتھ ہی ملجاوین تو یہ پچھلی نماز ان کی نفل ہوجاویگی اور ابوداؤد مین روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے تمپر پیچھے میرے سردار کہ باز رکھینگی انکو چیزیں یعنے خواہش نفسانی وقت سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اسکا پس پڑھو نماز اپنی وقت پر یعنے تنہا پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ نماز پڑھوں ساتھ انکے فرمایا اگر چاہے تو ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہین اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کاموں کا نماز ہے پہلے وقت مین اسکے صحیح کہا اس حدیث کو دونوں نے اور اصل اس حدیث کی صحیحین مین ہے اور ابوداؤد مین روایت ہے قبیصہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے تمپر سردار پیچھے میرے تاخیر کرینگے نماز کو یعنے اول وقت پر نہ پڑہینگے پس وہ فائدہ ہے واسطے تمہارے اور وہ وبال ہے انپر نماز پڑھو ساتھ انکے جب تک کہ نماز پڑہیں وہ طرف قبلہ کے یعنے کعبے کے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے ہم جسوقت نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم کپڑوں پر واسطے بچاؤ گرمی کے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین ف یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ اول وقت نماز پڑھنی افضل ہے لیکن گرمی کے موسم مین جب شدت گرمی ہووے اسوقت ظہر کو ٹھنڈی کر کر پڑھنا افضل ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثین آیندہ ہین وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعا

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ
مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب سخت ہو گرمی تو ٹھنڈے وقت مین نماز پڑہو کہ بیشک گرمی کی شدت جوش سے دوزخ
کے ہی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** نسائی نے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ
تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈی وقت نماز پڑہتے اور جسوقت کہ ہوتی سردی
جلدی کرتے نماز کو **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ
ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ذر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہا کہ تہے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ سفر کے پس ارادہ کیا موذن نے یہ کہ اذان
کہے پس کہا واسطے اسکے یہ کہ ٹہنڈا کر (نماز ظہر کو) پس ارادہ کیا موذن نے یہ کہ اذان کہے پس کہا
واسطے اسکے یہ کہ ٹہنڈا کر پہر ارادہ کیا (موذن نے) یہ کہ اذان کہے پہر کہا واسطے اسکے کہ ٹہنڈا کر
یہانتک کہ ہوا سایہ برابر ٹیلوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی کی شدت اُبال سے دوزخ کے
ہے پس جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹہنڈے وقت نماز پڑہا کرو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

وقت نماز عصر کے بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَیَّةٌ فَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ
فَیَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِیْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَمْیَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ روایت ہی انس رضے اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے عصر کی اور
آفتاب بلند ہوتا اور زندہ پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہونچتا انکے پاس اور آفتاب
بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ سے چار میل پر تہے یا مانند اسکے روایت کیا روایت کیا اسحدیث کو بخاری
اور مسلم نے **ف** بخاری اور مسلم نے روایت ہی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تہے ہم نماز پڑہتے
عصر کی ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر ذبح کیا جاتا اونٹ پہر تقسیم کیا جاتا دس حصے پر پہر پکایا
جاتا پہر کہاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے اور **موطا** امام مالک مین روایت ہی عمر بن

خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ انھون نے لکھا طرف اپنے عاملون کے پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو
سفید صاف بقدر اسکے کہ چلے اسوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے **ف** ترجمہ پورا اسحدیث کا
بیان مین وقت نماز عشا کے آگے آویگا انشاء اللہ تعالی **وعن** انسؓ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ
وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ یعنی نماز عصر کی کہ
اخیر وقت مین پڑھی جاتی ہے نماز منافق کی ہے بیٹھا رہتا ہے انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہانتک کہ
جب ہوتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے کھڑا ہوتا ہے یعنی نماز کے لیے پس
ٹھونگین مارتا ہے چار پس نہین یاد کرتا اللہ کو اس مین مگر تھوڑا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف**
مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہے اس مین تغیر آجاوے
اور فرمایا کہ ٹھونگین مارتا ہے چار یعنی جلدی جلدی سجدے کرتا ہے بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چنتا ہے
اور سجدے عصر مین آٹھ ہوتے ہین اور یہان چار فرمائے اسلیے کہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح
نہ اوٹھایا تو دونو سجدون نے حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا باعتبار اسکے فرمایا کہ دونو سجدون کو ایک کن اعتبار
کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازون کا نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطے ہے اسکی رعایت نہ کرنی اور
اسکو تنگ وقت کرکے پڑھنا بہ نسبت اور نمازون کے بہت بڑی بات ہے کیونکہ بخاریؒ اور مسلم مین روایت
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہوجاوے اس سے
نماز عصر پس گویا کہ لوٹا گیا گھربار اسکا اور بخاریؒ مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس باطل ہوئے عمل اوسکے یعنی اسکی
پہلی نمازین بھی باطل ہوئین **ف** یہ جو اللہ نے کلام اللہ مین فرمایا ہے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ
الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی محافظت کرو اوپر نمازون کے اور نماز بیچ والی کی مراد نماز وسطے یعنے بیچ والی
سے نماز عصر کی ہے اور دلیل اسکی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث بخاریؒ اور مسلم مین روایت ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا
کافرون نے ہمکو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہے بھرے اللہ تعالے اونکے گھرون اور قبرون کو آگ سے دوسری

حدیث مشکوٰۃ مین پہلی فصل
تعجیل الصلوٰۃ کے پہلی فصل مین ۳

فصل مین ہے ۲

حدیث مشکوٰۃ میں باب المواقیت فصل ثانی میں ۳

ہے باب فضائل الصلوٰۃ میں پہلی حدیث مشکوٰۃ میں باب ۴

آیت پارہ ۲

تعجیل الصلوٰۃ کے پہلی فصل میں ۵

ہے حدیث مشکوٰۃ میں باب تعجیل الصلوٰۃ کے پہلی فصل میں ۶

حدیث ترمذی نے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے نماز وسطیٰ یعنے بیچ کی نماز عصر کی ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **وقت نماز مغرب کے بیان مین عن**
رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّہٗ لَیُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی رافع بن خدیج رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سی کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا ایک ہم مین سی ایسے وقت
کہ البتہ دیکھتا جگہہ گرنے تیر اپنے کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ سورج چھپنے کے ساتھہ ہی نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوجاتے تھے چنانچہ **بخاری اور مسلم اور**
مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے نماز پڑھتے مغرب کی جب غروب ہوتا آفتاب اور پردہ مین
ہوجاتا اور **ابوداؤد** مین روایت ہی ابی ایوب سی اور دارمی مین عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھہ بھلائی کے یا فرمایا فطرۃ پر یعنے طریقہ اسلام پر جب تک
کہ نہ دیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستارے **وقت نماز عشا کے بیان مین عن**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعَتَمَۃَ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَغِیْبَ الشَّفَقُ
اِلیٰ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا تھے
حضرت اور صحابہ نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کیا
اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ نے جو نماز عتمہ کہا شاید یہ حدیث جو کہ **مسلم** مین روایت
ہے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تمپر گنوار اوپر نام رکھنے تمہارے کے عشا پر
تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے یعنی اس آیت مین وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ نام اسکا عشا
فرمایا ہے۔ نہ پہونچی ہوگی اور **مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ** مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا مین اپنی امت پر البتہ حکم کرتا
ان کو یہ کہ تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور **ابوداؤد**
مین روایت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم
اس نماز کو یعنے عشا پس تحقیق تم بزرگی دیے گئے ہو ساتھہ اس نماز کی تمام امتون پر اور نہین پڑھی

۱ حدیث ترمذی باب ... ۲ حدیث بخاری باب ... مسلم باب ... ۳ حدیث مسلم ... ۴ حدیث ابوداؤد ... ۵ حدیث بخاری مسلم ... ۶ حدیث مسلم ... ۷ حدیث ترمذی ... ۸ حدیث ابوداؤد ...

یہ نماز کسی امت نے پہلی تمہاری اور ابوداؤد اور دارمی مین روایت ہی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنے عشا پچھلے کا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کی اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑہی ہمنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی پس نہ تشریف لائے یہانتک کہ گذری قریب آدہی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہہ بیٹھنے اپنے کی پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکے ہین اور پکڑی انہون نے جگہہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جب تک کہ ہو منتظر نماز کے اور اگر نہ ہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدہی رات تک **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسناد اسحدیث کی صحیح ہے اور موطا امام مالک مین روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ اونہون نے لکھا طرف اپنے عاملون کے کہ تحقیق بہت ضرور کامون تمہارے سے نزدیک میرے نماز ہے جس نے محافظت کی اسکی یعنے ساتھ شرائط اور ارکان کے ادا کیا اوسکو اور نگہبانی کی اسپر یعنے ہمیشہ پڑہے اور باطل نہ کی بسبب ریا اور دکھانے کی محافظت کی اسنے دین اپنے کی اور جس نے ضائع کیا اسکو پس وہ شخص واسطے اسچیز کے کہ سوای نماز کے ہے بہت ضائع کرنیوالا ہے پھر لکھا یہ کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تمہارے کو اور پڑہو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اوس چیز کے کہ چلے اسوار چہ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور پڑہو نماز مغرب جسوقت کہ غائب ہو جاوے سورج اور پڑہو عشا جس وقت کہ غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووے یعنے پہلے پڑہنے نماز عشا کے پس نہ سوئیو آنکھین اسکی پس جو سووے نہ سوئیو آنکھین اسکی پس جو سووے نہ سوئیو آنکھین اسکی اور پڑہو نماز صبح ایسے وقت کہ ستارے ظاہر ہون گہنے **وقت نماز صبح کی بیان**

مین **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے صبح کی پس پھر تین عورتین لپٹی ہوئین بیچ چادرون اپنی کے نہ پہچانی جاتی تہین بسبب اندہیرے کے روایت کیا اسحدیث کو

بخاری اورمسلم نے **ف** بخاری میں روایت ہی قتادہ سے کہ نقل کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابتؓ نی سحری کہائی پس جب فارغ ہوئے سحری اپنی سے کہڑے ہوئے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑہی کہا ہمنے انسؓ کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونے انکے کے
سحری اپنی سے اور درمیان داخل ہونے انکے کی نماز مین کہا فرق تہا مقدار پڑہنے کے کہ پڑہے آدمی
پچاس آیتین **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا
بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ
اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی رافع بن خدیجؓ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روشنی مین پڑہو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑہنا نماز
کا بہت بڑا ہے واسطے ثواب کے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور نہین
نزدیک نسائی کے یہ لفظ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** روایت
ہے معاذ بن جبلؓ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا بہیجا مجہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن
کی پس فرمایا ای معاذ جسوقت کہ ہو موسم جاڑیکا پس اندہیرے مین پڑہ فجر اور دراز کر قرارت
کو بقدر اسکے کہ طاقت رکہین آدمی (یعنے مقتدی) اور نہ ملال مین ڈال انکو اور جب ہو موسم
گرمی کا پس روشنی مین پڑہ فجر اسلیے کہ (گرمی کے موسم کی) رات چہوٹی ہے اور آدمی سوتے ہین
پس مہلت دی انکو یہانتک کہ پاوین جماعت کو روایت کیا اسکو حسین بن مسعود بغوی نے شرح
سنہ مین اور روایت کیا اسکو بقیع بن مخلد نے مسند مصنف مین **ف** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار
مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو ابو نعیم نے حلیہ مین جیسا کہ کہا ہے سیوطی نے جامع کبیر مین **قضا**
نماز کے بیان مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ
الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى
كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَوَضَّاْنَا
وَتَوَضَّاْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمرؓ آئے دن خندق کے یعنے خندق
کی لڑائی کے دن بعد اسکے کہ ڈوب گیا آفتاب پس گالی دیتے کفار قریش کو اور کہا حضرت عمرؓ نے ای

اے رسول اللہ کے مینے عصر کی نماز نہین پڑہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوچکا پس فرمایا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مینے بہی عصر کی نماز نہین پڑہی پس وضو کیا حضرت صلعم نے اور وضو کیا ہم نے اور
پڑہی نماز عصر کی بعد غروب ہوجانے آفتاب کے پہر بعد اسکے پڑہی نماز مغرب کی روایت کیا اسحدیث
کو بخاری او مسلم نے **ف** کہا شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ فوت ہوئی ہے
نمازون مین اور ادا نمازون مین ترتیب واجب ہے یعنے پہلی نمازون کو پہلے پڑہنا واجب ہے اور پچہلی
نمازونکو پیچہے پڑہنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور مالک اور لیث اور زہری اور نخعی اور ربیعہ کا
اور مسند امام احمد اور نسائی مین روایت ہے ابی سعید سے کہ بند کیے گئے ہم دن خندق کے نماز سے
یہانتک کہ چلی گئی بعد مغرب کے بہت رات کفایت کیے گئے ہم اور یہہ قول ہے اللہ عزوجل کا وَكَفَى اللّٰهُ
الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے کفایت کیا اللہ نے مسلمانون کو لڑائی سے
کہا ابوسعید نے پس پکارا رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز
ظہر کی پس پڑہائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پس اچہی طرح سے پڑہایا اسکو جیسا کہ تہے پڑہتے
اسکو اسکے وقت مین پہر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز عصر کی پس پڑہائی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عصر پس اچہی طرح سے پڑہایا اسکو جیسا کہ تہے پڑہتے اسکو اسکے وقت مین پہر حکم کیا بلال
کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز مغرب کی پس پڑہایا اسکو اسیطرح کہا ابوسعید نے اور یہ بات تہی پہلے نازل
فرمانے اللہ عزوجل کے خوف کی نماز کے حق مین فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا پس اگر ڈرو تم پس پیادے
یا اسوار اور نہین ذکر کیا اسحدیث مین نسائی نے مغرب کی نماز کا **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ اسحدیث کی اسناد کے رجال صحیح کے ہین اور روایت کیا ہے اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے
اپنی اپنی صحیح مین اور صحیح کہا اسکو ابن سکن نے **بہولنے اور سوجانے سے نماز نہ پڑہی**
جانیکے بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بہولجاوے نماز یا سوجاوے پس بدلا اسکا یہ ہے کہ نماز
پڑہے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک روایت کے نہین بدلا واسطے اوس کے مگر یہ روایت

وعن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلوٰۃ او نام عنہا فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال واقم الصلوٰۃ لذکری رواہ مسلم ۔ کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

اور روایت ہی ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی سوجانے کے قصور سوائے اسکے نہین کہ قصور جاگنے مین ہے پس جسوقت کہ بھولجاوی ایک تمہارا نماز یا سوجاوی اسّے پس چاہیے کہ نماز پڑہے جسوقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اور قائم کر نماز کو واسطے یاد کرنے میرے کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** مسلم مین روایت ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہری جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہانتک کہ جس وقت پہونچے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونگھہ اوترے آخر رات کو آرام کے لیے اور فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو محافظت کرو واسطے ہمارے رات کی یعنے صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑہی بلال نے اسقدر کہ مقدر کی گئی تہی واسطے اسکے (یعنے تہجد کی نماز) اور سورہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور یاران کے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال رضی اللہ عنہ نے اونٹ اپنے سے منہ کر کر طرف فجر کی یعنے (مشرق کیطرف) پس غالب ہوئین بلال پر آنکھین انکی (یعنے سو گئے) اور وہ تہے تکیہ لگائے ہوئے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی صحابہ مین سے یہانتک کہ پہونچی ان کو گرمی دہوپ کی پس ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گہبرائے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای بلال رضی اللہ عنہ کیا ہوا تجہے یعنے کیون سو گیا پس کہا بلال نے غالب ہوئی مجہپر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہارے پر (یعنے نیند) فرمایا کہینچ لے چلو یعنے اونٹ اپنے یہان سے پس کہینچے انہون نے اونٹ اپنے تہوڑی دور پہر وضو کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو صبح کی پس جب پڑہ چکے نماز فرمایا جو شخص بہولجاوے نماز پس چاہیے کہ پڑہے نماز جسوقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ قائم کرو نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے (یعنے وقت یاد آنے نماز میری کے) **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے وقت پر نماز پڑہنی بہولجاوے یا جس کا نیند مین وقت نماز کا جاتا رہے تو اس کو چاہیے کہ جس وقت

۲ حدیث ابن عساکر وغیرہ مین باب تعجیل الصلوٰۃ کے پہلے فصل مین

۳ حدیث ابن عساکر وغیرہ مین باب وقت الظہر کے پہلے فصل مین

کہ اوسکو یاد آوے یا جس وقت نیند سے جاگے او سیوقت اس نماز کو پڑھ لے اس کا وہی وقت ہی اور وہ نماز قضا نہین ادا ہے اور حضرت او صحابہ کے سورج نکلنے تک سو جانے کے باب مین اسی مضمون کی ایک اور حدیث مرسل ہے موطا امام مالک مین زید بن اسلم سی بہی ہے **فصل** تارک نماز کے حکم مین **وعن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ رواہ مسلم روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرق درمیان مرد کے اور درمیان شرک اور کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی اسی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درمیان کفر اور ایمان کے فرق ترک نماز کا ہے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **ف** ترمذی مین روایت ہی اعمش رضی اللہ عنہ سے ساتھ اسناد حدیث اول کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرق درمیان بندے کو اور کفر یا شرک کے چھوڑ دینا نماز کا ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **وعن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان کافرون کے ہے نماز ہے پس جس نے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو نسائی اور عراقی نے اور روایت کیا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نماز کے چھوڑنیوالا کافر ہے **وعن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تہے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکھتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اوسکا کفر سوائے نماز کے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی

حدیث مشکوٰۃ مین باب بیان بعض احکام مواقیت مین ہے نصل حدیث صحیح بخاری مسلم مین ہے ۲ ص جابر رضی اللہ عنہ سے مسلم مین باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ مین اور مشکوٰۃ مین ہے ۳ حدیث ترمذی مین ابواب الایمان مین ہے پہلی فصل ص ۱۴۳ مین ہے ۴ حدیث مشکوٰۃ مین باب الصلوٰۃ کے دوسرے فصل مین ہے ۵ حدیث نیل الاوطار ص ۲۵ مین ہے ۶ حدیث ترمذی مین ہے ۷ ترمذی ص ۳۳۳ مین ہے

نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اوپر شرط بخاری اور مسلم کے اور ذکر کیا اسحدیث کو ابن حجر نے تلخیص مین اور نہین کلام کی اسپر اور اسحدیث کے ظاہر لفظون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز کو تمام صحابہ کافر جانتے تہے **وعن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکہا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانہا مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا وصیت کی مجہ کو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتہ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہکر پس جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہہ کر پس تحقیق بری ہوا ذمہ اس سے اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے اسحدیث کی اسناد مین ضعف ہے انتہی بری ہوا اس سے ذمہ یعنے بری ہوا اس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور شراب کنجی ہے ہر برائی کی اسلیے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے تب جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہین **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوۃ یوما فقال من حافظ علیہا کانت لہ نورا وبرہانا ونجاۃ یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نورا ولا برہانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اسکے سبب نورانیت کی یعنے نور ایمان اسکے کا زیادہ ہوگا اور دلیل اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہ ہوگی وہ واسطے اسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور عذاب کیا جاویگا وہ شخص دن قیامت کے ساتہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین

ط یعنی نیل الاوطار جلد اول کے صفحہ ۲۸۳ مین ہے

ط یعنی مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب فصل ثالث مین ہے

ط یعنی نیل الاوطار جلد اول کے صفحہ ۲۸۳ مین

ط یعنی مشکوٰۃ باب فصل ثالث مین ہے

ط یعنی نیل الاوطار جلد اول کے صفحہ ۲۸۳ مین ہے

کہ روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اور کہا مجمع الزوائد مین احمد کی حدیث
کے راوی ثقہ ہین انتہے محافظت نماز کی یہ ہے کہ وضو اچھی طرح کرے اور ہمیشہ اسکو وقت اول
پر مسجد مین باجماعت پڑہے کبھی ترک نہ کرے سنانے دکھلانے کے لیے نہ پڑہے اور موافق حدیث
صحیح کے فرائض اور واجبات اور مستحبات اسکے ادا کرے تو ایسا شخص ہوگا قیامت کے دن
ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہداء اور صالحین کے اور جو شخص اسکو ترک کریجان بوجھ کر
عذاب کیا جاویگا وہ شخص ساتھ قارون اور فرعون کے اور ہامان کے جو کہ وزیر فرعون کا تھا اور ساتھ
ابی بن خلف کے اور وہ مشرک تھا دشمن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے جنگ احد مین اپنے دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیا امت سے کہلاتا ہے پناہ
دی اللہ ان سب کا فرون سے اور بے نماز کہ وہ بھی ان سب کفار کے ساتھ ہی عذاب ہوگا اور یہی مذہب
ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی جسمین ہین حضرت عمر بن خطاب اور ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور معاذ بن جبل
اور جابر بن عبداللہؓ اور ابی الدرداؓ یہ سب صحابہ اور امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور عبداللہ بن المبارک
اور امام نخعی اور حکم بن عیینہ اور ابو ایوب السختیانی اور سوائے انکے بہت سے تابعین اور تبع تابعین تارک
نماز کو کافر کہتے ہین اسیطرح لکھا ہے سیرۃ احمدیہ و طریقہ محمدیہ مین اور کہا نوویؒ نے شرح صحیح مسلم
مین کہ سلف مین سے ایک جماعت قائل ہے اسی بات کی کہ بے نماز کافر ہے اور یہی مروی ہے حضرت علی
ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اور ایک دو روایتون مین امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل
ہین اور یہی مذہب ہے عبداللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ کا اور یہی وجہ ہے کہ بعض اصحاب شافعی
کے تارک نماز کو کافر کہتے ہین اور مذہب ابوحنیفہ اور جماعت اہل کوفہ اور مزنی شاگرد شافعی کا یہ ہے کہ
بے نماز کافر نہین ہوتا اور اسکو قتل نہ کرنا چاہیے بلکہ تعزیر دیجاوے اور قید کیا جاوے یہانتک کہ
نماز پڑہے **فصل** بیان مین اذان کے شروع ہونے کے بیان مین ۔ بخاریؒ اور
مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا تھے مسلمان جسوقت کہ آئے مدینہ مین جمع ہوتے
پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آوین اس مین نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے
واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایک دن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند
ناقوس نصاری کے اور کہا بعضون نے بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیون کے پس کہا حضرت

حاشیہ:
۱ یعنی ان سب لوگون کی صحبت مین ہوگا جو نماز کے پابند تھے
۲ یعنی جن لوگون کا عذاب ذکر کیا ان کے ساتھ ہوگا
۳ یعنی جو نماز کا تارک ہو اسکو ...

عمر رضی نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخصکو کہ آواز کرے ساتھہ نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کھڑا ہو پس آواز کر واسطے نماز کے اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہی عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا جبکہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوی تا کہ بجاوین اسکو واسطے حاضر ہونے لوگون کے جماعت کے لیے خواب مین دکھلائے دیا مجھکو ایک شخص کہ اوٹھا رہا ہے ناقوس کو بیچ ہاتھہ اپنے کے پس کہا مینے ای بندی اللہ کے بیچتا ہے تو ناقوس کو کہا اُس نے کیا کریگا تو اسکو کہا مینے بلا دینگے ہم بسبب اسکے طرف نماز کی کہا اس شخص نے کیا نہ تبلاؤن مین تجھکو وہ چیز جو بہتر ہے اس سے پس کہا مینے واسطے اسکے کہ ہان تبلایے کہا عبداللہ نے پس کہا اُسنے کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا پھر پیچھے ہٹا مجھسے وہ مرد مجھہ سے تھوڑی دور پھر کہا کہہ تو جب قائم کرے نماز کو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر جبکہ صبح کی مینے آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی مینے انکو اس چیز کی کہ دیکھی تھی مینے پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہے جو چاہے اللہ پس تحقیق کھڑا ہو تو ساتھہ بلال رضی کے اور تبلا اسکو وہ چیز جو دیکھی ہے تو نے پس چاہیے کہ اذان دے ساتھہ اسکے پس تحقیق بلال رضی بلند آواز ہے تجھسے پس کھڑا ہوا مین ساتھہ بلال رضی کے پس شروع کیا مینے تبلاتا تھا انکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے پس سنا اسکو یعنے آواز اذان کو عمر رضی بیٹے خطاب کے نے اور وہ بیچ گھر اپنے کے تھے پس نکلے اور وہ کھینچتے آتے تھے چادر اپنی یعنے بسبب جلدی کے کہتے تھے ای رسول خدا کے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ بھیجا ہے تم کو ساتھہ حق کے البتہ دیکھا مینے مانند اس چیز کے کہ دکھایا گیا عبداللہ رضی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس واسطے اللہ کے ہے تعریف **ف** حنفیہ کے نزدیک یہی اذان جو کہ عبداللہ بن زید کی زبان سے مذکور ہوئی کہنا مسنون ہے اور شافعیہ کے نزدیک ترجیع کے ساتھہ اذان کہنا سنت ہے اور دلیل شافعیہ کی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد مین روایت ہے ابی محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا مینے یا رسول اللہ سکہا کو

مجھکو طریقہ اذان کا کہا راوی نے پہر ہاتھ پہیرا اگلی جانب سر اونکے پہر فرمایا کہ کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بلند کر تو ساتھ اُنکے آواز اپنی کو پہر کہہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پست کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو پہر بلند کر آواز اپنی ساتھ کلمات شہادت کے کہ وہ یہ ہین اَشْہَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی
الْفَلَاحِ پس اگر ہو وقت صبح کا کہہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ف** ترجیع کے ساتھ اذان کہنی اسی کے مضمون کی حدیث ابی محذورہؓ کی
روایت سے **صحیح مسلم** مین بہی ہے اور کہا **ترمذی** نے حدیث ابی محذورہؓ کی بیچ مقدمہ اذان کے
صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی محذورہ سے اور طرح بہی اور اوپر اسی کے ہے عمل بیچ مکے
کے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور
دارمی اور ابن ماجہ مین روایت ہے اسی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکہلائی اسکو
اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** الحدیث سو یہی مطابق
مذہب امام شافعی کے ترجیع کے ساتھ اذان کہنی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بموجب مذہب حنفیہؒ کے اذان میں
پندرہ کلمے ہوتے ہین اور بموجب مذہب شافعی کے انیس کلمے اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی
مین روایت ہے ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہما سے کہا تہے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوای اسکے کہ کہتا تہا موذن قد قامت
الصلوۃ قد قامت الصلوۃ یعنے کہڑی ہوئی نماز کہڑی ہوئی نماز **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا
یعمری نے ترمذی کی شرح مین کہ ابن عمر رضے اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد صحیح ہے **وَعَنْ**
اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا یُؤَذِّنُ وَاَتَتَبَّعُ فَاہُ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا
وَاِصْبَعَاہُ فِیْ اُذُنَیْہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَلِابْنِ مَاجَۃَ وَجَعَلَ اِصْبَعَیْہِ
فِیْ اُذُنَیْہِ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ لَوٰی عُنُقَہٗ لَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَلَمْ یَسْتَدِرْ
وَاَصْلُہٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے ابی جحیفہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا دیکہا مینے

بلال کو اذان کہتے اور پیروی کرتا ہون مین مونہہ اسکے کی یہان اور وہان اور حال یہ کہ اسکی دونون انگلیان اسکے کانون مین روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو اور ابن ماجہ کے لیے اور کہین اپنی دونون انگلیان اپنے کانون مین اور ابو داود کے لیے پہیرا اپنی گردن کو جب پہونچا حی علی الصلوۃ کو داہنے اور بائین اور گہوما نہین اور اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بیہقی نے کہ صحیح طریقہ کے ساتہہ گہومنا وارد نہین ہوا اسلیے کہ مدار اسکا سفیان ثوری پر ہے اور نہین سنا سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے اور سوائی اسکے نہین کہ اسحدیث کو سفیان ثوری نے سنا ہے ایک مرد سے اور اس نے سنا ہے عون بن ابی جحیفہ سے اور وہم یہ ہے کہ وہ مرد حجاج ہے اور حجاج کیحدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین اور ابن ماجہ مین روایت ہی سعد سی نقل کی اس نے اپنے باپ سی اس نے اپنے دادا سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ کردا اپنے دونون انگلیان بیچ کانون اپنے کے یعنی اذان مین اور فرمایا تحقیق یہ بلند کرنے والا ہے آواز تیری کو

اذان کا جواب دینے اور بعد اوسکے حضرت پر درود بہیجنے کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سنو تم موذن کو یعنے آواز اذان کو پس کہو مانند اس چیز کے کہ کہتا ہے موذن پہر درود بہیجو مجہپر یعنے بعد فراغت جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بہیجا مجہپر ایک بار رحمت بہیجتا ہے اللہ اسپر بسبب اسکے دس بار پہر مانگو اللہ سے میرے لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے یعنے اعلے درجہ بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے اور امید رکہتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ واجب ہوئی اسکے لیے شفاعت میری روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** جواب اذان اسطرح

سے جیساکہ مسلم مین روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہی موذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے ایک تمہارا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پہر جب کہی موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے ایک تمہارا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پہر جب کہی موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے ایک تمہارا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پہر جب کہی موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے ایک تمہارا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پہر جب کہی موذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہی ایک تمہارا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پہر جب کہی موذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے ایک تمہارا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پہر جب کہی موذن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے ایک تمہارا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت مین اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو جیسے کہے موذن اور مسند امام احمد مین روایت ہی علقمہ بن وقاص سے کہ تحقیق تہا مین نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی موذن انکے نے پس کہا معاویہ نے جیساکہ کہا موذن انکے نے یہانتک کہ جس وقت کہا موذن نے حی علی الصلوۃ کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس جب کہا موذن نے حی علی الفلاح کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلے العظیم اور کہا پیچہے اسکے جو کچہ کہا موذن نے پہر کہا معاویہ نے سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے اسیطرح **ف** بعد اذان کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بہیجے جیساکہ گذر چکا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالی سے وسیلہ یعنے اعلی درجہ بہشت مین مانگے جیسا کہ آگے آتا ہے

بعد جواب دینے اذان کے دعا پڑہنے کے بیان مین عن

جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اسوقت کہ سنے اذان اے پروردگار اس پکار پوری کے یعنے اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمد کو وسیلہ یعنے درجہ بلند بہشت مین اور اٹہا اوسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہے تونے اسکا واجب ہوتی ہے اسکے لیے شفاعت میری دن قیامت

ع یعنی مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کے پہلے فصل مین ہے

ع یعنی حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے

ع یعنی حدیث مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کے تیسری فصل مین ہے

ع یعنی حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کے پہلے فصل مین ہے

اور مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اسوقت کہ سنے موذن کو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا یعنے مین گواہ ہون اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہین سواے اللہ کے کہ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہین ہے اور بتحقیق محمد بندہ اسکا ہے راضی ہون مین ساتھ اللہ کے ازروی رب ہونیکے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی رسول ہونیکے اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونے کے بخشے جاتے ہین واسطے اسکے گناہ اسکے یعنے چھوٹے

اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا قبول ہونے کے بیان مین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ خُزَيْمَةَ روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رد نہین ہوتی دعا اذان اور اقامۃ کے بیچ مین روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے

قد قامت الصلوة سننے کے وقت دعا پڑہنے کے بیان مین

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی امامہ سے یا بعضے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اس نے قد قامت الصلوة یعنے کھڑی ہوکر نماز فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنے قائم رکھی نماز کو اللہ تعالے اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کے یعنے جو حدیث کہ اسی فصل مین پہلے گذر چکی ہے

ایک مسجد مین دو موذن مقرر کرنے کے بیان مین

عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

ط یہ حدیث مشکوة مین باب فضل الاذان واجابة المؤذن کے پہلی فصل مین ہے ١٢

ع یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے ١٢

ع یہ حدیث مشکوة مین باب فضل الاذان واجابة المؤذن کے دوسری فصل مین ہے

ع یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے ١٢

حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَکَانَ رَجُلاً اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ اٰخِرِهٖ اِدْرَاجٌ روایت ہے حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا دونون
نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بلال اذان کہتا ہے رات کو سو کہاؤ اور پیو جب تک
کہ اذان کہے ابن ام مکتوم اور تہا وہ آدمی اندہا اذان نہ کہتا جبتک کہ کہتے صبح کی تونے صبح کی تونے
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور آخر مین اسکے ادراج ہے **ف** کہا نووی نے شرح
صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ ایک مسجد مین دو موذن مقرر کرنے مستحب مین ایک صبح
صادق سی پہلے اذان دینے کے لیے اور دوسرے صبح صادق کے بعد اذان دینے کے لیے انتہی اسکے
آخر مین ادراج ہے مراد اس سے یہ ہے وکان رجلا اعمٰی سے آخر حدیث تک کلام راوی کا ہے نہ کلام
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا **اذان ٹہیر ٹہیر کر کہنے اور تکبیر جلد کہنے اور ان
کے درمیان مین مقدار ٹہیرنے کے بیان مین عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ
فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ
مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ روایت ہی جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال کے جسوقت کہ اذان کہے
پس تو ٹہیر ٹہیر کر کہو اور جسوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہو اور ٹہیر درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی
کے اسقدر کہ فارغ ہو کہانے والا کہانے اپنے سی اور پینے والا پینے اپنے سی اور استنجے والا استنجے
اپنے سے جسوقت کہ داخل ہو واسطے قضای حاجت اپنی کے اور نہ کہڑے ہو تم واسطے نماز کے
یہانتک کہ دیکہو مجہ کو روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث
عبد المنعم کی سے اور اسناد اسکی مجہول ہے **نماز کے لیے اذان تکبیر واجب ہونیکے بیان
مین عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ لَا یُؤَذَّنُ وَلَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ فرماتے اگر تین آدمی ہوں اور انمین نماز کے لیے اذان اور تکبیر نہ کہی جاوے تو غالب
ہوتا ہے انپر شیطان روایت کیا اس حدیث کو احمد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت
کیا ہے اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے اور
یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز کے لیے اذان اور تکبیر کہنی واجب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر عترت اور عطا
اور احمد بن حنبل اور مالک اور اصطخری کا اسیطرح لکھا ہے بحر مین اور ترمذی کی شرح مین ہے
مجاہد اور اوزاعی اور داؤد کا بھی یہی مذہب ہے اور نزدیک شافعی اور ابو حنیفہ کے نماز کے لیے
اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اور **بخاری** مین روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا
کہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اور بیٹا چچیرے میرے کا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبوقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیے کہ امام ہو تم مین سے بڑا تمہارا **اذان دینے**
سے ثواب حاصل ہونے کے بیان مین — **عن** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لمبی ہونگے لوگون سے از روی گردنون کے دن قیامت کے
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوئی واسطے اسکی
بہشت اور لکھی جاتی ہین واسطے اسکے بسبب اذان دینے اسکے کی ہر روز مین بدلے ہر اذان
کے ساٹھہ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیان **اور ترمذی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اذان دی سات
برس واسطے طلب ثواب کے لکھی جاتی ہے واسطے اسکے خلاصی آگ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
ضعیف ہے اور **بخاری** اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ اذان دیجاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دیکر بھاگتا ہے شیطان واسطے اسکی ہوتی
ہے آواز گوز کی تاکہ نہ سنے اذان پس جبکہ ہوچکتی ہے اذان آتا ہے یہانتک کہ تکبیر کہی جاتی ہے واسطے
نماز کی پیٹھ دیکر بھاگتا ہے یہانتک کہ جب ہوچکتی ہے تکبیر آتا ہے تاکہ خطرے ڈالے درمیان آدمی کے اور

دل اسکو کے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہے اس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنی قسم مال کے سے اور حساب اسکی سے اور بیع اور شرا سے یہانتک کہ ہوتا ہے آدمی نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑہی اور ــ **ابوداؤد** مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینے والی بزرگی رکہتی ہین ہمپر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنے جواب اذان کے سے اور درود اور دعا سے پس سوال کر (جو مانگیگا دیا جاویگا)

ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جیتنا ثواب موذن کو اذان کہنے پر ملتا ہے ویساہی جواب کہنے والون کو بھی ملتا ہے اور اگر درود پڑہا جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے اور دعا بھی مانگے تو موذن سے بھی ثواب مین زیادہ بڑہ گیا **وضو کرکے اذان کہنے کے بیان مین عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهُ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کہے اذان مگر جو ہو وضو والا روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **ف** ترمذی مین روایت ہے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابوہریرہؓ نے نہ اذان کہو واسطے نماز کے مگر جو ہو وضو والا اور کہا یہ صحیح ہے حدیث پہلی سے **بعد ہو جانے تکبیر کے مقتدی جب تک امام کو نہ دیکھ لین تب تک جماعت کو لیے انکے کھڑے ہونے کی ممانعت کی بیان مین عَنْ** اَبِی قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کہڑے ہو تم یہانتک کہ دیکھو تم مجھ کو کہ نکلا حجرے سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ بعد تکبیر ہو جانے کے بسبب آنے امام کے اگر جماعت مین دیر ہو جاوے تو قباحت نہین ہے **ایک وقت مین دو نمازون کو جمع کرنے کے لیئے ایک اذان اور دو اقامت کہنے کے بیانمین عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَاِقَامَتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی

[illegible] اذان کے جواب [illegible]
[illegible] موذن [illegible]
[illegible] وضو کرکے اذان [illegible]
[illegible] تکبیر [illegible]
[illegible] دو نمازون [illegible]

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے مزدلفے مین پہر پڑہی وہان مغرب اور عشا
ایک اذان اور دو اقامت سے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث معارض ہے
ساتھ اسحدیث کی جو کہ مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ جمع کیا نبی صلے اللہ علیہ و
نے مغرب اور عشا کو ایک اقامت سے اور زیادہ کیا ابوداود نے ہر نماز کے واسطے اور ایک روایت
اسکی اور اذان نکہی اندونون مین سے ایک مین بہی **جواب** یہ کہ حدیث جابر مین ثبوت ایک اذان
اور دو اقامت کا ہے اور اس مین نفی اذان اور ایک اقامت کی ہے ولیکن مقدم کیجاوے گی حدیث
جابر کی اسلیے کہ مثبت مقدم ہوتا ہے نافی پر اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

جو شخص اذان کہے اسی کو تکبیر کا مستحق ہونے کے بیان مین

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ یعنی قد قامت الصلوۃ متفق علیہ روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا حکم ہوا بلال کو کہ جفت
کہے اذان اور طاق کہے تکبیر مگر اقامت یعنی قد قامت الصلوۃ کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنی موذن قد قامت الصلوۃ کے لفظ کو دو دفعہ کہے اور ساری لفظ تکبیر کے ایک
ایک دفعہ کہے اور **ابوداود اور نسائی اور دارمی** مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہا تہے کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات
تکبیر کے ایک ایک بار سوای اسکے کہ کہتا تہا موذن قد قامت الصلوۃ دو بار یعنی کہڑی ہوئی نماز
ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا یعمری نے ترمذی کی شرح مین کہ ابن عمر کی اس حدیث
کی اسناد صحیح ہے انتہی ان دونو حدیثون سے صاف ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد
مبارک مین جو شخص اذان کہتا تہا تکبیر بہی وہی کہتا تہا اور تائید کرتی ہے اندونون حدیثون کی
یہ حدیث بہی جو کہ **ترمذی اور ابوداود اور نسائی** مین روایت ہے زیاد بن حارث صدائی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا حکم کیا مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہو بیچ وقت نماز فجر کے
پس اذان کہی مینے پہر ارادہ کیا بلال نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بہائی صدا کے نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے **ف** کہا
ترمذی نے اس باب مین ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے بہی روایت ہے اور کہا حدیث زیاد

کی نہین پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا
اسکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی مین تو نہین لکھتا کہا اور دیکھا مینے
محمد بن اسمعیل کو انکو قوی کرتے تھے اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسیپر عمل ہے اکثر اہل علم
کا جو کہ اذان دے وہی تکبیر کہے انتھی اب اگر کوئی کہے کہ یہ تینون حدیثین معارض ہین ساتھ اس حدیث
کے جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اذان مین چند کامون کے کرنیکا قصد کیا جیسے ناقوس بوق جھنڈا وغیرہ لیکن کوئی کام
نہین کیا پھر عبداللہ بن زید کو خواب مین اذان دکھلائی دی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
اور انکو خبر دی آپ نے فرمایا بلالؓ کو سکھلا دی اونہون نے بلالؓ کو سکھا دیا عبداللہؓ نے کہا مینے خواب
مین اذان دیکھی تھی مین چاہتا تھا کہ خود کہون آپ نے فرمایا تو تکبیر کہو **جواب** یہ کہ نہین قائم ہوتی
ساتھ اس حدیث کے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ
اسکی اسناد مین محمد بن عمرو واقفی انصاری بصری ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن نمیر اور
یحیی بن معین نے انتھی پس معلوم ہوا کہ تکبیر کہنی کا وہی مستحق ہے جو اذان کہے **موذن کو اذان
دینے پر اجرت لینے کی ممانعت کے بیان مین** **عن** عُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ
فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ روایت ہے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اس نے کہا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا دو مجھے امام میری قوم کا پس فرمایا تو امام ہے انکا موافقت کر ان کی ضعیف
کے ساتھ اور مقرر کر ایسا موذن کہ نہ لے اذان دینے پر مزدوری روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد
اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے **بلند
آواز سے اور بلند جگہہ پر اذان کہنے کے بیان مین** **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ
لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ

لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفِّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا موذن کے
لیے بخشا جاتا ہے جہانتک اسکی آواز جاتی ہے یعنے اسقدر مغفرت اسکے لیے وسیع ہوتی ہے یا تمام
گناہ بخشے جاتی ہین جو جتنی جگہہ تک سماوین اور گواہ ہوجاتے ہین اسکے لیے سب چیزین خشک
اور تر اور جو شخص جماعت مین حاضر ہوتا ہے اسکے واسطے پچیس نمازون کا ثواب لکھا جاتا ہے اور
ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اسکے معاف ہوجاتے ہین روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداود
اور ابن ماجہ نے **ف** ابوداود مین روایت ہی ایک عورت بنی النجار کی سے کہ کہا اس نے میرا گھر
سب گھرون مین جو مسجد کے گرد ہے اونچا تھا اور بلال اسپر آکر فجر کی اذان دیا کرتے تہے **ف**
یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ بلند جگہہ پہ اذان دینا سنت ہے تاکہ آواز دور تک پہونچے **فصل** بیان مین
مسجدون کے **ثواب بنانے مسجد اور اسکی خدمت کی بیان مین** عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ
لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ بناوی واسطے خدا کے مسجد بناتا ہے اللہ واسطے اسکے گہر بہشت مین روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے خدا کے بناوے یعنی خاص اسی کی رضامندی کے لیے
نہ واسطے نام آوری اور دکھلانے سنانے لوگون کے کیونکہ **ابوداود اور نسائی اور دارمی**
اور ابن ماجہ مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
علامتون قیامت کی سے ہے یہ کہ فخر کرین گے لوگ مسجدون مین یعنے ریا اور نام آوری کے واسطے مسجدین
بناوینگے اور لوگون کے سامنے اپنا فخر جتلاوین گے **ف** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار مین**
کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے **ابوداود** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین حکم کیا گیا مین ساتھ بلند کرنے اور زینت
کرنے مسجدون کے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے البتہ زینت کروگے انکی جیسے کہ زینت
کی یہود اور نصاری نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان
نے اور راوی اسکے راوی صحیح کے ہین انتہے اور زینت سے مراد یہہ ہے کہ سونا چڑہاوین گے

اور نقش ونگار کرینگے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کی گھرون مین اور
یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبوئی لگائی جاوین **ف** کہا خوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے
اسحدیث کو ترمذی نے مسند اور مرسل اور کہا مرسل اصح ہے لیکن اور لوگون نے جو اسکو اسناد کی ساتھہ
مسند روایت کیا ہے تو انکے راوی معتبر ہین انتہے گھرون مین مسجدین بنانے سی یا تو یہ مراد ہے
کہ محلون مین مسجدین بنائی جاوین یا یہ مراد ہے کہ واسطے پڑہنے سنت ونوافل کے اور وقت
عذر کی فرض نماز کے لیے بہی گھرون مین مسجدین مثل چبوترہ وغیرہ کے مقرر کی جاوین اور غالب
مراد اسحدیث سی یہی معلوم ہوتی ہے اور تایید کرتی ہے اس بات کی کہ یہ حدیث جو کہ بخاری مین
روایت ہی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اسکے گھر مین پہر
فرمایا کونسی جگہہ دوست رکہتا ہے تو اپنے گھر مین یہ کہ پڑہون مین واسطے تیرے یعنے نماز پس
اشارہ کیا مین نے واسطے حضرت کی طرف مکان کے پس تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صف
باندہی ہمنے پیچہے انکی پس پڑہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین اور **ترمذی** اور **ابوداؤد**
مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روبرو کیے گئے
مجہہ پر ثواب امت میری کے یہانتک کہ ایک تنکے تک بہی جو نکالکر پہینکے آدمی اوسے مسجد سے
اور روبرو کیے گئے مجہہ پر گناہ امت میری کے پس نہین دیکہا مینے کوئی گناہ بڑا سورت قرآن کی سے
یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک شخص پہر بہلا دیا اسکو کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور صحیح کہا
اسکو ابن خزیمہ نے **وقت داخل ہونے کے مسجد مین اور وقت نکلنے**
کے اس سے دعا پڑہنے کے بیان مین عن ؏ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ
الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی اسید رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس
چاہیے کہ کہے یا الہی کہول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے

پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرا روایت کیا اس حدیث کو مسلم
نے ف ابو داؤد مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے جس وقت داخل ہوتے مسجد مین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ
وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے اور
ساتھ ذات اسکی کے کہ بزرگ ہے اور ساتھ سلطنت اسکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندے ہوئے
سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جس وقت کہ کہتا ہے کوئی یہ کلمات وقت داخل ہونیکے مسجد مین
کہتا ہے شیطان محفوظ رہا میرے شر سے یہ بندہ تمام دن **وقت داخل ہونیکے مسجد مین**
نفل پڑھنے کے بیان مین عن اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ
اَنْ یَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے بیٹھنے
سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف امام شافعی کے نزدیک موجب اس حدیث کے تحیۃ
المسجد کی نماز پڑھنا واجب ہے **مسجد مین سونیکے بیان مین عن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَنَامُ
عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن صحیح ہے **اندھیری راتون مین نماز کے لیے مسجد مین جانے کی فضیلت کے**
بیان مین عن بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ
اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی اندھیری مین مسجد جانے والونکو قیامت کے دن پوری
روشنی کی روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے ف یہ اشارہ ہے اس آیت کیطرف نُوْرُھُمْ یَسْعٰی
بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا یعنے دوڑتا ہوگا نور آگے مومنون
کے اور داہنے اونکے کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا **مسجد مین نماز**

کے لیے جانے سے بعد ہو جانے جماعت کے بہی جماعت کا ثواب حاصل ہونے کے بیان مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے پہر مسجد کو چلے جب وہان پہونچے تو دیکہے جماعت ہو چکی ہے اللہ جل جلالہ اسکو اتنا ہی ثواب دیگا جتنا اس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑہی اس سے کچہ کم نہ ہوگا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **بیان مین ان مسجدون کے جہان نماز پڑہنے کا زیادہ ثواب ہے**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری مین کہ یہ ہے یعنے مسجد نبوی مین بہتر ہے ہزار نمازون سی اور مسجدون مین سوای مسجد حرام کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** ابن ماجہ نے روایت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گہر اسکے کے برابر ہے ایک نماز کے اور نماز اسکی محلہ کی مسجد مین برابر ہے پچیس نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑہا جاوے اس مین یعنے جامع مسجد مین برابر ہے پانسو نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کے برابر ہے پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد میری کے برابر ہے پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد حرام کے یعنی مکہ کے برابر ہے لاکہ نمازون کے **ف** ان سب مسجدون مین اگر جماعت کے ساتہ نماز پڑہیگا تو اسقدر ثواب حاصل ہوگا کیونکہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اور نماز اسکی سے کہ گہر مین پڑہے اور بازار مین یا دکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کے لیے بیٹہتا ہے اور یہہ اسواسطے ہے کہ جسوقت وضو کیا پس اچہا وضو کیا پہر نکلا طرف مسجد کی نہ نکالا اسکو مگر نماز نے

یعنے خاص نماز ہی کے لیے نکلا کچہ اور غرض نہین ہے نہین رکہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی واسطے اسکے ساتہہ اس قدم کے درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہے اس سے بسبب اسکے گناہ پس جسوقت کہ نماز ڑپہتا ہے ہمیشہ رہتے ہین فرشتے دعا کرتے اوسکو جبتک کہ بیچ نماز کے بیچ جگہہ اپنی کے ہے یا الٰہی بخشش کر اسپر یا الٰہی رحم کر اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہے ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہے نماز کا اور بیچ ایک روایت کی فرمایا کہ جسوقت داخل ہوتا ہے مسجد مین اسحالت مین کہ ہوتی ہے نماز روکنے والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون کے یا الٰہی بخش واسطے اسکے یا الٰہی توبہ قبول کر اسپر جبتک کہ نہ ایذا دے اس مین یعنی وضو ٹوٹ نجائے **بیان مین ان جگھون کے جہان نماز ڑپہنی منع ہے** **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَۃَ وَالْحَمَّامَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی جس جگہہ چاہے نماز ڑپہے سوای مقبرہ اور حمام کے روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** کہا شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اس کو شافعی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے بہی اور کہا ترمذی نے اسحدیث مین اضطراب ہی اور کہا امام نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے انتہی مختصرا **اور ترمذی اور ابن ماجہ مین** روایت ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نماز ڑپہی جاوے سات جگہہ مین بیچ جگہہ نجاست ڑپنے کے اور جگہہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرہ کے اور درمیان راہ کے اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہہ بند ہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ شریفہ کے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بخاری اور ابن معین نے اکہ اسحدیث کی اسناد مین) زید بن جبیرہ متروک ہی اور کہا ابو حاتم نے کہ نلکہی جاوی حدیث اسکی اور کہا نسائی نے نہین ہے ثقہ اور کہا ابن العمری نے اسکی بہت سی حدیثون کی متابعت نہین کیجاتی اور کہا حافظ (ابن حجر) نے تلخیص مین کہ وہ نہایت ضعیف ہے اور بیچ اسناد ابن ماجہ کے عبداللہ بن صالح اور عبداللہ بن عمر عمری ہے اور یہ دونون ضعیف ہین ابن ابی حاتم نے کہا علل مین کہ دونون حدیثین واہی ہین اور صحیح کہا

اسکو ابن سکن اور امام الحرمین نے اور ترمذی عه مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہو نماز بیچ جگہہ بند ہنے بکریون کے اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بند ہنے اونٹون کے **ف** اونٹون کی جگہہ نماز پڑہنی اسلیے منع ہے کہ خوف ہوتا ہے انکے کہلبلانے کا اور ضرر پہونچانے کا اور خاطر جمعی وہان نماز نہین ہوتی اور بکریون کی جگہہ یہ ڈر نہین ہوتا **مسجد مین تہوکنے کے بیان مین** **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُاِيَ فِي وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریٹ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ دیکہا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک انکے کے پس کہڑے ہوئے اور کہرچا اسکو ساتہہ ہاتہہ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہڑا ہوتا ہے نماز مین پس سوای اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلے کے ہے پس نہ تہوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائین اپنے یا نیچے پاؤن اپنے کے پہر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اس مین پہر ملا بعض اسکے کو اوپر بعض کے پہر فرمایا یا کرے اسطرح سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے +

ف بخاری عه اور مسلم مین روایت ہی اسی سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تہوکنا مسجد مین گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکا ہے اور مسلم عه مین روایت ہی ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو لائے گئے مجہپر عمل امت میری کے نیک اوسکے اور برے اسکے پس پائی مین نے بیچ نیک عمل اسکے کے موذی چیز کہ دور کی جاوے راہ سے اور پایا مین نے بیچ برے عملون اسکے کے تہوک کہ ہووے مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوے **بیان مین دور ہونے گہر کے مسجد سے** **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى

عه یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی دوسری فصل میں ہے

عه یہ حدیث بھی اسی باب میں ہے

عه یہ حدیث بھی مشکوٰۃ میں باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کے پہلی فصل میں ہے

عه یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب التنظیف کے پہلی فصل میں ہے

عه یہ حدیث بھی مشکوٰۃ میں باب التنظیف کے پہلی فصل میں ہے ۱۲

وَالَّذِی یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ
ح۱ یَنَامُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بڑا لوگون کا از روی ثواب کے بیچ نماز کے جو دور انکا ہی بین دور انکا از روئے چلنے کے جتنا گہر دور ہوگا مسجد
سے اوتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص جو منتظر ہو نماز کا یہانتک کہ نماز پڑہے ساتہہ امام کے
بڑا ہے از روی ثواب کے اس شخص سے کہ نماز پڑہے پہر سو رہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم
نے **ف** یعنے جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تا کہ پڑہے اسکو ساتہہ امام کے ثواب بہت پاتا ہے اس سی کہ
پڑہکر سو رہی اور انتظار امام کا نہ کرے اور مسلم مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ خالی ہوے
گہر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اوٹہہ آوین نزدیک مسجد کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس فرمایا انکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہونچا ہے مجہکو یہ کہ تم ارادہ رکہتے
ہو کہ نقل کرو یعنے اوٹہہ آؤ نزدیک مسجد کے کہا اونہون نے کہ ہان اے رسول خدا کے بیشک ارادہ
کیا ہے ہم نے پس کہا اے بنی سلمہ ٹہیرے رہو اپنے گہرون مین لکہے جاوینگے نقش قدم تمہارے
ح۲ کے ٹہیرے رہو اپنے گہرون مین لکہے جاوینگے نقش قدم تمہارے کہ **ف** بنو سلمہ قبیلہ ہے انصار
مین سی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے دور رہتے تہے جب گرد مسجد کے کچہ گہر خالی ہوئے تو انہون
نے ارادہ کیا مسجد کے پاس آ رہنے کا تب حضرت نے یہ خبر سنکر ان کو فرمایا کہ وہین ٹہیرے رہو جتنا
مسجد سی دور ہوگے اوتنا ہی زیادہ قدم رکہنے کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال مین لکہا جاویگا مسجد
ح۳ مین گم ہوئی چیز ڈہونڈہنے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ
فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسی کو
کہ ڈہونڈہتا ہے کوئی ذی روح چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیئے کہ کہے نہ پہیری اسکو اللہ تجہپر یعنے
نہ پاوی تو پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین واسطے اسکے روایت کیا حدیث کو مسلم نے مسجد مین
خرید و فروخت کرنے اور شعرون کے پڑہنے اور جمعہ کے دن قبل نماز
کے حلقہ باندہکر بیٹہنے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا
لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَحَسَّنَہٗ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم اسکو جو شخص کہ بیچے یا خریدے مسجد مین تو کہو نہ نفع دیوے
اللہ تعالی تیری تجارت مین روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور حسن کہا اسکو **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ
فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَیْعِ وَالْاِشْتِرَآءِ فِیْہِ وَاَنْ یَّتَحَلَّقَ النَّاسُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ
فِی الْمَسْجِدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت
ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اس نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے پڑہنے شعروں کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہ کہ حلقہ باندہکر بیٹہین
لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد شعروں سے شعر برے اور جہوٹے اور شرک والے ہین پڑہنا ان کا مسجد
مین تو نامشروع ہی ہے سوائے مسجد کے بہی جائز نہین بلکہ گناہ ہے اور جن شعرون مین ذکر توحید اللہ
تعالی کا اور نعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے یارون کی ہووے یا نصیحت کی باتین
ہون انکا پڑہنا مسجد کے اندر جائز ہے کیونکہ **بخاری** اور **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم رکہتے حسان کیواسطے منبر مسجد مین
کہ کہڑے ہوتے اسپر کہڑے ہونا در آنحالیکہ فخر کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ
کرتے حضرت کیطرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالے تائید کرتا ہے حسان
کی ساتہ جبریل علیہ السلام کے جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی طرف سے اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ گذرے حسان پر اس حالت مین کہ وہ شعر پڑہتا تہا مسجد مین سو
ترچہی آنکہون سے دیکہا اسکی طرف حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تب کہا حسان نے شعر
پڑہتا تہا مین جبکہ اس مین تہا وہ شخص جو بہتر ہے تجہ سے یعنے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور **موطاء امام مالک** مین روایت ہے مالک سے کہ تحقیق پہونچا اسکو یہ کہ تحقیق

حضرت عمر بن خطاب نے بنایا تھا ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کی نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ
کرے یہ کہ غل بے معنے کرے یا پڑہے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلے طرف اس چبوترے

کی مسجد مین حبشیون کے کھیلنے اور ان کا تماشا حضرت عائشہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھلانے کے بیان مین

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت والله لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقوم على باب حجرتي والحبشة يلعبون بالحراب في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه لانظر الى لعبهم بين اذنيه وعاتقه ثم يقوم من اجلي حتى اكون انا التي انصرف فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو متفق عليه

روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کھیلتے تہے ساتھ برچھیون کے مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ کر رہے تہے میرا ساتھ چادر اپنی کے تا کہ دیکھون طرف کھیل انکی کے درمیان کانون اور مونڈہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پھر کھڑے رہی واسطے خاطر میری کے یہانتک کہ ہوتی مین وہ کہ پھری مین آپ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر ٹھیرے رہے کہ جبتک مین نہ پھری اور بس نہ کیا آپ نہ پھرے پس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کھڑے رہنے لڑکی کے کہ صغر سن مین حرص کرنیوالی کھیل پر ہو یعنے خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی ہین کھیل دیکھنے پر اسقدر کھڑی رہی ہین اور حضرت بھی میری خاطر کھڑے رہی حاصل یہ کہ حضرت نے دیر تک تماشا دکھلایا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** مسلم اور نسائی مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ دن عید کا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کا تماشا دیکھنا عید کے دن مسجد کے اندر بھی مباح ہے اور اگر کوئی اسحدیث سی حجت پکڑے کہ حبشیون کا تماشا حضرت عائشہ کے دیکھنے سی معلوم ہوتا ہے کہ عورتون کو اجنبی مردون کا دیکھنا بھی منع نہین **تو جواب** یہ کہ اسی حدیث سی پایا جاتا ہے کہ اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا صغیر سن تہین اور اگر کوئی جواب اسکا یہ دے کہ اگر اسوقت حضرت عائشہ رض صغیر سن نہین تو پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے انکا پردہ کیون کیا تو اسکا **جواب** یہ ہے کہ یہ تعلیم کے لیے تہا تا کہ صغر سن

ط یعنی بیجا آوازی کی جاوے اجنبی مردون کا دیکھنا منع ہے بیان اس باب کا مستحب ہونا تماشا دیکھنا عید کے روز بیان ان لوگون کا جن کو تماشا دیکھنا روا ہے

ط یعنی جب تک حضرت عائشہ نے جی بھر کے نہ دیکھا کھڑے رہے بیان اس امر کا کہ صغر سن لڑکیون کو اجازت کھیل دیکھنے کی ہے فصل دوسری

سے ہی پردہ کرنے کی عادت پڑے جیسا کہ واسطے عادت ڈالنے نماز کے صغیر سن لڑکے لڑکیون کے
لیے نماز پڑہانیکا حکم کیا ہے چنانچہ ابوداؤد مین روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنے
باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے
جبکہ وہ ہون سات برس کے اور مارو ان کو نماز چہوڑنے پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو
ان کو بیچ خوابگاہون کے اور مسند امام احمد مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
نقل کی اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اٹھائی گئی قلم تین شخصون سے سونیوالی
سے یہانتک کہ بیدار ہو اور لڑکے سے یہانتک کہ احتلام والا ہو اور مجنون سے یہانتک کہ عقل والا ہو اور
مثل اسی کے احمد اور ترمذی اور ابوداؤد کی روایت حضرت علی سے ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت عائشہ سے اس حال مین کہ وہ
سات برس کی تہین اور بہیجین گئین وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر مین اس حال مین کہ وہ
نو برس کی تہین اور کہلونے کہیلنے کی ساتھ ان کے تہے یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے
صحیح مسلم مین ہے پیاز اور لہسن کہا کر مسجد کے اندر نہ جانیکے بیان مین عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ
هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ
الْإِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے جو شخص کہ کہاوی اس درخت بدبودار مین سے یعنے لسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہووے مسجد
ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہین اسچیز سے کہ ایذا پاتے ہین اس سے آدمی روایت کیا اس
حدیث کو بخاری اور مسلم نے بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہاوے لسن یا پیاز یعنے کچے پس چاہیے کہ یکسو رہے ہمسے
یعنے نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ
رہے اپنے گھر مین اور تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اس مین تہا
ہرا یعنی قسم ترکاریون کی سے یعنے لسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اسمین بو فرمایا یعنے
بعض خدام سے کہ لیجاؤ اسکو یعنے فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے صحابہ مین

حدیث مشکوۃ فصل اول باب الصلوۃ سے دوسری حدیث
مشکوۃ مین باب ہے کہ نماز کا حکم اور تشدید ان لڑکے کے باب فصل مین
حدیث
مشکوۃ الصحابہ باب وضاحتی
مشکوۃ مین باب فصل مین مسجد اور مواضع الصلوۃ
حدیث اول باب المساجد
فصل حدیث باب

نہ کہ کھانا نہ تھا اور فرمایا ہے یعنی اس شخص کیطرف التفات کرکر کہ کھا مین نہین کھاتا اسلیے کہ مین سرگوشی کرتا ہون اس شخص سے کہ نہین سرگوشی کرتا تو مسلم مین روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا انکے پاس کھانا کھاتے اس سے اور بہیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق انہون نے بہیجا میرے پاس ایک روز پیالہ ثریا اور کھانا تھا اس مین نہ کھایا تھا اس مین سے اسلیے کہ تھا اس مین لسن پس پوچھا مینے حضرت سے کہ کیا حرام ہے لسن یعنے آپ پر وا اگر مطلق حرام ہوتا تو انکے پاس کیون بہیجتے فرمایا کہ نہین ولیکن مکروہ رکھتا ہون مین اسکو بسبب بو اسکی کے کہا ابو ایوب نے پس تحقیق مین بہی مکروہ رکھتا ہون اس چیز کو کہ مکروہ رکہی آپنے **باب مسجدون مین چراغ جلانے کی بیان مین**

عن ميمونة رضي الله تعالى عنها مولاة النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت يا رسول الله افتنا في بيت المقدس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوه فصلوا فيه وكانت البلاد اذ ذاك حربا فان لم تاتوه وتصلوا فيه فابعثوا فيه بزيت يسرج في قناديله رواه ابوداود میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی اس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہم کو آپ نے فرمایا وہان جاؤ اس مین نماز پڑہو اور اس زمانہ مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تھی آپنے فرمایا کہ وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجدو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مسجد مین چراغ جلانا یا تیل بہیجنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے **مسجد مین بیٹھے رہنے کی فضیلت کے بیان مین** **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تصلي على احدكم ما دام في مصلاه الذي يصلي فيه ما لم يحدث او يقم اللهم اغفر له اللهم ارحمه رواه ابوداود روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین واسطے ہر شخص کے لیے جو تم مین سے بیٹھا رہتا ہے اپنی مصلی مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جبتک حدث نہو اسکو یا اوٹھ نہ کھڑا ہو وہان سے فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخشدے اسکو اے پروردگار رحم کر اسپر روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **بعد سننے اذان کے مسجد سے نہ نکلنے کے بیان مین** **عن** ابي الشعثاء رضي الله تعالى عنه قال كنا مع ابي هريرة

فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ
عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ روایت ہے ابی الشعثاء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے ہم ساتھ ابوہریرہؓ کے
بیچ مسجد کے پس نکلا ایک مرد اسوقت کہ اذان دی موذن نے واسطے نماز عصر کے پس کہا ابی
ہریرہؓ نے ایپر یہ مرد پس تحقیق نافرمان ہوا ابا القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روایت کیا اس حدیث
کو ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو شخص جس مسجد کے اندر اذان سنے نماز بھی اسی مسجد میں پڑہے اور جو شخص بعد سنے اذان کے
مسجد سے چلا جاوے وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان ہے لیکن اگر کسی مسجد میں کسی
قسم کی بدعت لوگ کرتے ہیں وہاں سے اذان سنکر چلے جانا جائز ہے کیونکہ ترمذیؒ اور ابوداودؒ
میں روایت ہے مجاہد سے کہ کہا اس نے تھا میں ساتھ ابن عمرؓ کے پس تثویب کہی ایک مرد نے بیچ وقت
نماز ظہر یا عصر کے یعنے اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہا پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے نکل تو
ساتھ ہمارے یعنی اس مسجد سے تحقیق یہ بدعت ہے

فصل ستر ڈہانکنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ
اللّٰهُ صَلٰوةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اس نے روایت کی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قبول نہیں کرتا اللہ تعالی نماز حائض عورت کی مگر ساتھ چادر
کے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ
نے **ف** مراد عورت حائض سے عورت بالغہ ہے کہ پہنچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ
عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ
وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے محمد بن منکدر رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابرؓ نے بیچ ایک تہ بند کے تحقیق باندہا تھا اسکو

جانب گدی اپنی کے اور کپڑے ان کر کہے ہوئے تہی سر پائی پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑہتے ہو ایک تہ بند مین پس کہا اونہون نے کہ سوای اسکے نہین کہ کیا مینے یہ تاکہ دیکہے مجہکو احمق مانند تیرے اور کون سا تہا ہم مین کہ ہون واسطے اسکے دو کپڑے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **ف** ابوداؤد اور نسائی مین مانند اسکے روایت ہی سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا نماز پڑہون مین بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان اور گہنڈی لگالے اس مین اگرچہ ساتہہ کلنٹے کے ہو اور **ابوداؤد** مین روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ اس نے پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز پڑہے عورت کرتے اور چادر مین بغیر تہ بند کے فرمایا جبکہ ہو کرتہ لنبا کہ ڈہانک لیوی اسکے پاؤن کی پشت کو اور صحیح کہا اماموں نے اس کا موقوف ہونا اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو اگر کپڑا بڑا ہو تو لپیٹ لے اسکو یعنے نماز مین اور مسلم کی روایت مین ہی پس اولٹا کر اسکے دونون کنارون مین اور اگر تنگ ہو تو تہ بند کر اوسکو اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑہے ایک تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈہون اسکے کے اس کپڑے مین سی کچہ **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جسکے پاس سوای تہ بند کے اور کپڑا موجود ہو یا کپڑا خرید کر لینے کی طاقت رکہتا ہو تو وہ شخص بدون مونڈہون پر کپڑا لینے کے نماز نہ پڑہے لیکن جس شخصکے پاس کپڑا نہین ہے اور خرید کرنے کی طاقت بہی نہین رکہتا ہے تو اوسکو بدون مونڈہون پر کپڑا لینے کے بہی نماز پڑہنی جائز ہی چنانچہ **بخاری** مین روایت ہی اسی سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینے ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا انمین سی کوئی شخص کہ ہو اسپر چادر کہ اوڑہے اپنے پر اور کندہے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے مین سے زیادہ نہ رکہتا تہا یا تہ بند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضے ان تہ بندون اور کملیون مین سے وہ تہے کہ پہونچی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دو ٹخنون تک پس سمیٹتا تہ بند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹہنے مین بسبب ناخوش رکہنے اسکے کے کہ دیکہا جاوے ستر اسکا اور **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہی اسی سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منع کیا اس سے کہ ڈہانکے آدمی موںہ اپنا **ف** یعنی سدل

کے یہ ہین کہ اوڑہے کپڑا سر پر یا مونڈھون پر اور دونون طرفین اسکی لٹکتی رہین یعنے بالکل نہ ماری ہو پس یہ منع ہے مطلق اسلیے کہ شان تکبر کی ہے **فصل سترہ کے بیان مین عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغدو الی المصلی والعنزۃ بین یدیہ فیصلی الیہا رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچہی انکے آگے اٹھائی جاتی اور کہڑی کی جاتی عیدگاہ مین آگے حضرت کے پس نماز پڑہتے طرف اسکی روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

ف احمد اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب کوئی نماز پڑہے تو مین تو رکہ لے اپنے منہ کے سامنے کوئی چیز پہر جو نہ پاوے تو کہڑی کرے لاٹہی پہر اگر لاٹہی بہی نہ ہو تو کہینچے ایک لکیر پہر نہ ضرر کریگا اسکا جو گذرا اسکے آگے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور حق کو نہ پہونچا جسنے کہا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بلکہ یہہ حسن ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے سامنے بیٹہاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑہتے طرف اسکی **وعن** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع صلوۃ المرء المسلم اذا لم یکن بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل المرأۃ والحمار والکلب الاسود الحدیث وفیہ الکلب الاسود شیطان رواہ مسلم وله عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ نحوہ دون الکلب ولابی داود والنسائی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نحوہ دون اخرہ وقید المرأۃ بالحائض روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہے نماز مرد کی جبکہ نہ ہو روبرو اسکے مانند لکڑی کجاوے کی عورت اور گدہا اور کالا کتا آخر حدیث تک اور اسی مین ہے کہ کالا کتا شیطان ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور اسکے لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسیطرح ہے سوا لفظ کتے کے اور ابی داود اور نسائی کے لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اسیطرح ہے سوا اسکو آخر کے اور قید لگائی عورت کو ساتہ حیض والی کے **ف** ابو داود مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا بدون سترہ کے پس توڑتا ہے نماز اسکی کو گدہا

ف جو عورت مقنعہ سے پیر یا منہ نہیں ڈھانکتی اسکا یہ حکم ہے ... قدوری
عیدین ... مصلی ... عنزۃ ...
بخاری سے ... مصلی
ف ... ہے ...
بیہقی ...
شیطان ... مسلم ... نسائی ...
حیض ...

اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہین یہ چیزین اس سے کہ گذرین آگے اسکے
اوپر قدر پھینکنے تیر کے **ف** یعنے جتنی دور تیر جا کر پڑتا ہے اتنی دور پرے نماز پڑہنے والے کے آگے
سے یہ چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذر جاوین تو کفایت کرتی ہین نہ ٹوٹنے نماز سے یعنے قصور نماز مین نہین
آتا امام **نووی** نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کو عورت اور گدہے کے آگے نمازی کے
گذرنے سے نماز کے ٹوٹنے مین تردد ہے اور کالے کتے کے گذرنے سے اسکے نزدیک نماز ٹوٹ جاتی ہے
اور مذہب جمہور علماء سلف وخلف و ابو حنیفہ و مالک و شافعی کا یہی ہے کہ خواہ کوئی چیز نمازی کے
آگے سے گذرے نماز نہین ٹوٹتی دلیل ان سب کی یہ حدیثین ہین چنانچہ **بخاری** اور **مسلم** اور
ابوداود اور **نسائی** اور **موطا امام مالک** مین روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جہانتک کہ
ہو سکے یعنی اسکو جو آگے گذرے نماز کی پس سوا اسکے نہین کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہے اور **بخاری**
اور **مسلم** مین ہے کہ ذکر کیا گیا نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اسچیز کا جو کہ توڑتی ہے نماز
کو پس ذکر کیا گیا کتے اور گدہے اور عورت کا پس کہا حضرت عائشہ نے البتہ تحقیق تشبیہ دی تم نے ہمکو
ساتہہ گدہون اور کتون کو قسم ہے خدا تعالی کی البتہ تحقیق دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے
اور مین اوپر چارپائی کے تہی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے لیٹی ہوئی پس ظاہر ہوئی واسطے میرے
حاجت پس مکروہ جانا مینے یہ کہ بیٹہون مین پہر ایذا دون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس ہٹتی مین
طرف دونون پاؤن اپنے کی اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت
کے اور درمیان قبلہ کے مانند ہونے جنازے کی اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا آیا مین سوار گدہے پر اور مین تہا اسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ساتہہ لوگون کے منا مین بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ
کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے پس اترا مین اور چہوڑ دی مین نے گدہی کو چرتی تہی داخل ہوا
صف مین پس نہ انکار کیا اسکا کسی نے اور **ابوداود** اور **نسائی** مین روایت ہے فضل بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہے بیچ جنگل اپنے کے

اور ساتھ انکے تھے عباسؓ ابن نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تھا آگے حضرتؐ کے سترہ اور ہماری گدہی اور کتیا کھیلتی نہین آگے حضرتؐ کے پس نہ پرواہ کی **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی اسناد مین محمد بن عمر بن علی اور عباس بن عبید اللہ بن عباسؓ ہین اور یہ دونون سچے ہین اور کہا منذری نے کہا بعض لوگون نے کہ اسحدیث مین مقال ہے **وَعَنْ** اَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْيَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَوَقَعَ فِي الْبَزَّارِ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اور روایت ہے ابوجہیم بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر معلوم کرے گذرنیوالا نمازی کے آگے کہ کیا گناہ ہے اسپر تو ٹھیرا رہنا چالیس تک بہتر ہوتا اسکے لیے گذرنے سے آگے اسکے روایت کیا اسحدیثکو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے اور واقع ہوا بزار مین دوسرے طریق سے چالیس برس **ف** ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اسکے بیچ گذرنے کے اپنے بھائی کے عرض مین بیچ حالت نماز کے ہووے البتہ کھڑا رہنا سو برس تک بہتر واسطے اسکے اس قدم سے کہ رکھے اور موطا امام مالک مین روایت ہے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر جانے گذرنیوالا آگے نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہے اوسپر البتہ ہووے دہسایا جانا اسکو بہتر واسطے اسکے گذرنے سے آگے اوسکے اور بیچ ایک روایت کی بجای بہتر کے یہ ہے کہ آسان ہو **وَعَنْ** اَبِي سَعِيْدِ ڹ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف ایک چیز کے کہ ڈہانکے اسکو لوگون سے یعنے سترہ کھڑا کرے اور ارادہ کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اسکے پس چاہیے کہ منع کرے اسکو پہر اگر نہ مانے وہ تو لڑائی کرے اس سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ اسکے ہمراہ ہے وہ ساتھی **ف** ابوداؤد مین روایت ہے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے جس وقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہیے کہ نزدیک ہو اس سے تا نہ توڑے شیطان اسپر نماز اسکی **ف** کہا ابوداؤد نے کہ اسحدیث کی اسناد مین اختلاف ہے اور ابوداود مین روایت ہے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے تہے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کہ کرتے اسکو اپنے داہنے بہون پر یا بائین بہون پہ اور نہ قصد کرتے واسطے اسکے قصد سیدہ کا **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی اسناد مین ابو عبیدہ بن الولید بن کامل بجلی شامی ہے کہا منذری نے اسمین مقال ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین لین الحدیث ہے یعنے سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نہ کرے بلکہ داہنے یا بائین بہون کے کرتے تا مشابہت بت پرستی کے ساتہ نہ ہو

فصل صفت نماز کے بیان مین **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہو تم جیسا دیکہتے ہو مجہ کو نماز پڑہتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم بیٹہے تہے کونے مین مسجد کے پس نماز پڑہی اس شخص نے پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تجہپر ہے سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق

ف یہ حدیث ابوداؤد کی باب ... صفحہ ۹۹ میں
ف نیل الاوطار ... کے جلد دوم کے صفحہ ۲۰۹ میں
ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ میں
ف یہ حدیث ... باب صفۃ الصلوٰۃ ...

تو نے نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت نے اور تجہہ پر سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑہی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اس بار مین کہ بعد تیسری کے ہے (یعنے چوتہی بار مین) سکہا مجہکو اے رسول خدا کے پس فرمایا جسوقت کہ کہڑا ہووے تو طرف نماز کو (یعنے ارادہ کرے تو نماز کا) پس پورا کر وضو پہر ما کہڑا ہو قبلہ کے پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہہ تیرے قرآن سے پہر رکوع کر یہانتک کہ ٹہیرے تو رکوع مین پہر اٹہا (یعنے سر رکوع سے) یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہووے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ پہر اوٹہا تو سر یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو (یعنے دوسری رکعت کے لیے) پہر کر اپنی ساری نماز مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص نماز مین رعایت تعدیل ارکان اور قومہ جلسہ کی اچہی طرح سے نہین کرتا تہا اسلیے حضرت نے تین یا چار بار پہر پہر نماز پڑہنے کے لیے اسکو ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین طمانینت فرض ہے بدون طمانینت کی نماز درست نہین ہوتی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اور اسی مضمون کیحدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے ابوداود اور ترمذی اور نسائی مین بہی ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بولا مین طاقت نہین رکہتا سیکہہ لینے کی قرآن سے کچہ جو کام آوے میرے فرمایا کہہ پاک ہے اللہ اور سب خوبیان اللہ ہی مین ہین نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہین پہرنے کی طاقت اور نہ زور مگر اللہ سے جو اونچا ہے بڑا آخر حدیث تک روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداود اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو

بیان تعدیل ارکان مین
باب صفة الصلوة سے
دوسری فصل مین

بیعت پانچ حرم
سے باب صفة الصلوة
مین بہی ہے

ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **وعن** اَبِی حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ فِی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حِذَآءَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ
اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اسْتَوٰی حَتّٰی
یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَّکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِھِمَا وَ
اسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ
الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ
الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی رضے
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے مین خوب یاد
رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مینے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے
دونون ہاتھ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے
دونو زانو ساتھ دونو ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھ اپنی یعنے برابر گردن کے ہوے پس جس
وقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہانتک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ
سجدہ کرتے رکھتے دونو ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے رکھتی انگلیان پاؤن اپنے کی طرف قبلہ کی
پس جس وقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بایئن پاؤن اپنے کے اور کھڑا کرتے دھنا پاؤن
اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکال لیتے بایان پاؤن اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا یعنی
داہنا اور بیٹھتے کولون اپنی پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے جو شخص کھڑا ہو کر نماز
نہ پڑھ سکے وہ بیٹھکر پڑھے اور جو بیٹھکر نہ پڑھ سکے وہ کروٹ لیکر پڑھے
اور جو کروٹ لیکر نہ پڑھ سکے وہ اشارے سے پڑھے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ
لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ وَّاِلَّا فَاَوْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے
عمران بن حصین رضے اللہ عنہ سے کہا فرمایا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑا ہو کر
پھر اگر کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھکر پڑھ پھر اگر بیٹھکر نہ پڑھ سکے تو کروٹ لیکر پڑھ اور نہین تو

اشارہ سے پڑھ روایت کیا اسحدیثکو بخاری نے **ف** بیہقی نے روایت کی ہے جابر رضی
اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مریض کو کہ نماز پڑہتا تہا تکیہ
پر سو پہینکدیا اوسکو اور فرمایا کہ نماز پڑہ زمین پر اگر پڑہ سکے تو اور نہیں تو پہر اشارہ سے پڑہ اور کر
اپنے سجدہ کو زیادہ پست اپنے رکوع سے اور سند اسکی قوی ہے ولیکن صحیح کہا ابو حاتم نے موقوف
ہونا اسکا **لڑکے کو دمین اوٹہا کر نماز پڑہنے کے بیان مین عن** اَبِي قَتَادَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ
اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ وَهُوَ
يَؤُمُّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اور وہ اوٹہائے ہوئے تہے امامہ زینب کی بیٹی کو پس جب سجدہ کرتے
تو رکہدیتے اوسکو اور جب کہڑے ہوتے تو اوٹہا لیتے اوسکو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور
مسلم نے اور مسلم کے لیے ہے اور آپ اسوقت امامت کرتے تہے لوگون کی مسجد مین **سانپ اور
بچہو کو نماز کے اندر مارنیکے بیان مین عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مارو دونو کالون کو نماز مین سانپ کو اور بچہو کو
روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسحدیث
کو ابن حبان نے **نیت نماز کے بیان مین عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا
لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ اِلىٰ دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلىٰ مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں معتبر
ہوتے عمل مگر ساتہ نیتون کے اور نہیں ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت
اسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اسکے کی پس ہجرت اسکی طرف اللہ کی اور رسول اسکے کی ہے اور جو شخص

کہ ہو ہجرت اسکی طرف دنیا کے کہ پہونچے اس کو یا طرف عورت کی کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اسکی طرف
آپہنچے گی جو کہ ہجرت کیطرف اسکی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** تمیمۃ الصبی فی
ترجمۃ الاربعین من احادیث النبی مین امام المفسرین زبدۃ المحدثین مولوی سید محمد صدیق حسن خان صاحب
نے لکھا ہے کہ کوئی عمل قلب اور قالب اور فعل اور ترک اور قول اور اخذ اور عادت اور عبادت کا بے
نیت مقبول نہین اور نیت کام دلکا ہے جب دلمین ارادہ ہو پھر زبان سے کہنے کی حاجت نہین اگر زبان
سے کہا اور دل غافل ہے تو اعتبار نہین اسلیے اہلحدیث کہتے ہین کہ نیت نماز کی زبان سے کہنا بدعت
ہے اور فقہا کہتے ہین مستحب ہے تاکہ زبان دل سے موافق اور ظاہر باطن سے مطابق ہو جاوے لیکن
زبان سے نیت کرنا نہ سنت نبوی ہے نہ سنت صحابہ و تابعین و تبع تابعین بلکہ احداث فقہاء
متاخرین ہے **فتح القدیر** مین لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ
صحابہ سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون اماموں
سے اور سفر السعادت مین لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے کہتے اللہ اکبر
اور پہلی تکبیر کی نیت زبان سے منقول نہین اور صراط مستقیم شرح سفر السعادت مین شیخ
عبد الحق نے لکھا ہے کہ محدث کہتے ہین کہ نیت ساتھ زبان کے کرنی بدعت ہے اور یہی شیخ عبد الحق نے
مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے نماز کی کھڑے ہوتے
فرماتے اللہ اکبر اور قبل تکبیر کے نیت زبان سے کہنے مین کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتے ہین
کہ نیت زبان سے کہنا بدعت ہے اور مکروہ ہے اسکو نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ آپکے اصحاب کہتے اور
مواہب مین ابن القیم سے منقول ہے کہ کہا انہون نے یہ ایک بدعت ہے کہ روایت نہین کی ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کسینے ساتھ سند صحیح اور نہ ضعیف اور نہ مسند اور مرسل کے اور نہ کسی صحابی سے اور
مستحب نہین کہا ہے اسکو کسینے تابعین سے اور نہ ائمہ اربعہ سے انتہے اور اسیطرح لکھا ہے محلی شرح موطا
امام مالک مین بھی اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیچ کتاب اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان کے
فرماتے ہین کہ طہارت اور نماز مین نیت کے معنے ہین ایک چیز کے کرنے پر قصد اور پکا ارادہ کرنا
اور اس کی جگہہ دل ہے زبان سے اس کو کچھ علاقہ نہین اور اسیواسطے کسی صورت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب سے کوئی لفظ نیت کا منقول نہین ہے اور یہہ

عبارتین کہ شروع طہارت اور نماز کے لیے بنائی گئی ہین انکو شیطان نے وسوسیون کے لیے اوکہاڑا ہے

انتہے نماز مین قبلہ کیطرف منہ کرتے تکبیر تحریمہ وغیرہ تکبیرات کہنے کے بیان مین

عَنْ اَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کہڑے ہوتے طرف نماز کے سامنے ہوتے قبلہ کے اوٹہاتے ہاتہ اپنے اور کہتے اللہ اکبر روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے کہڑے ہونیکا طرف نماز کی تکبیر کہتے جسوقت کہ کہڑے ہوتے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پہر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جس وقت کہ اٹہاتے پیٹہ اپنی رکوع سے پہر کہتے کہڑے ہوئے ربنا لک الحمد پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ جہکتے یعنی سجدہ کو لیے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹہاتے سر اپنا یعنی سجدہ سے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پہر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹہاتے سر اپنا پہر کرتے یہی تمام نماز اپنی کے بیانتک کہ پورا کرتے اسکو اور تکبیر کہتے جسوقت کہ کہڑے ہوتے دو رکعت پڑہکر بیچ بیٹہنے کے اور بخاری مین روایت ہی عکرمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا نماز پڑہی مین نے پیچہے ایک بوڑہے (ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ) کے مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مینے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے گم کرے تجہ کو ماں تیری یہ سنت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے **فائدہ** یہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین ہوتی ہین سوا تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیر پکار کر کہنی چہوڑ دین تہین اسلیے عکرمہ نے ابوہریرہ کی پکار کر تکبیرین کہنے پر تعجب کیا اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بیچ مصفے کے اتفاق کیا ہے ائمہ نے اوپر ان تکبیرون کے اور وہ بائیس تکبیرین ہین بیچ چار رکعت کے اور وہ سب کی سب سنت ہین مگر تکبیر اولے فرض ہے نہین درست ہوتی نماز بدون اسکے اور دلیل اسکی حدیث آیندہ ہے وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے اور تحلیل اسکی تسلیم ہے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** جب تکبیر کہی گئی تو جو کام کہ سوای نماز کے تہے وہ حرام ہوگئے اور اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہنے کا یہی باعث ہے اور تحلیل نماز کی سلام ہے یعنی جب سلام پہیرا تو جتنے کام حرام ہوگئے تہے وہ سب حلال ہوگئے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ لفظ سلام فرض ہے اور کہا ابن حجر رحمہ اللہ نے **تلخیص** مین کہ روایت کیا اسکو شافعی اور احمد اور بزار اور اصحاب سنن نے مگر نسائی نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور روایت کیا اسکو ابن سکن نے حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اسنے ابن الحنفیہ سے اسنے حضرت علیؓ سے اور کہا بزار نے نہین جانتے ہم اسحدیث کو حضرت علیؓ سے مگر اسوجہ سے اور کہا ابو نعیم نے اکیلا ہوا ہے ساتہ اس حدیث کے ابن عقیل ابن حنفیہ سے اسنے علیؓ سے اور کہا عقیلی نے اسکی اسناد لین ہے اور جابرؓ کی حدیث سے یہ بہت صحیح ہے اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ یعنے اور تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم کرتے نماز کو ساتہ سلام کے **ف** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین نیچے اسحدیث کے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ نماز مین سلام پہیرنا واجب ہے اور کہا مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء سلف اور خلف نے کہ نماز مین لفظ سلام کے ساتہ باہر آنا فرض ہے اور نہین صحیح ہوتی ہے نماز مگر ساتہ سلام کے اور کہا ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی نے کہ لفظ سلام کے ساتہ نماز سے باہر آنا سنت ہے جو شخص اسکو ترک کردے نماز اسکی صحیح ہوجاتی ہے اور کہا ابو حنیفہ نے اگر کوئی شخص بجائے سلام کے گوز وغیرہ ماردے تو صحیح ہوجاتی ہے نماز اسکی لتہے دلیل ابو حنیفہ کی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ **ابو داؤد** مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑہ چکے اور قعدہ اخیرہ کرے پہر اسکا وضو ٹوٹ جاوے بات کرنے سے پہلے اسکی نماز تمام ہوگئی اور مقتدیون کی نماز بہی تمام ہوگئی جو پورا کر چکے ہین اپنے نماز کو سو جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتہ اسکے حجت اسلیے کہ حدیث کے راویون مین عبد الرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی ہے اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین کہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی قاضی ضعیف ہے اپنے حفظ مین شاتوین

طبقے مین سے اور کہا ترمذی نے افریقی ضعیف ہے اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی مین تو نہین لکھتا کہا ترمذی نے دیکھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہ اوسکو قوی کرتے تھے **وقت تکبیر کہنے کے انگلیان کھلی رکھنے اور مونڈھون تک اور کانون تک ہاتھ اٹھانے سنت ہونے کی بیان مین** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوۃ نشر اصابعہ رواہ الترمذی روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر کہتے واسطے نماز کے کھولتے انگلیان اپنی روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **ف** یہ جو مشہور ہے کہ اللہ اکبر کہنے کیوقت کانون تک ہی ہاتھ اٹھانا چاہیے مونڈھون تک کفایت نہین ہے یہ محض غلط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مونڈھون تک بھی اور کانون تک بھی اٹھانا ہاتھون کا ثابت ہے چنانچہ مونڈھون تک ہاتھ اوٹھانیکی حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت سے اور کانون تک ہاتھ اوٹھانیکی حدیث بھی بخاری اور مسلم ہی کی مالک بن حویرث رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت سے ہے یہ ہے دونو حدیثین اس کتاب مین رفع الیدین کے بیان مین آگے آوینگی انشاء اللہ تعالے +

جب قبلہ نہ معلوم ہوتب اٹکل سے قبلہ پہچانکر نماز پڑھنے کے بیان مین +

عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مظلمۃ فاشکلت علینا القبلۃ فصلینا فلما طلعت الشمس اذا نحن صلینا الی غیر القبلۃ فنزلت الآیۃ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ رواہ الترمذی وضعفہ اور روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا ہم تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات مین سو مشکل ہوا ہمپر قبلہ پہچاننا پس نماز پڑھی ہمنے پھر جب نکلا آفتاب تب معلوم ہوا کہ نماز پڑھی ہمنے اور طرف قبلہ سے پس اتری یہ آیت سو جسطرف تم منہ کرو پس وہان ہی ہے توجہ ہے اللہ روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **نماز مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنے کے بیان مین** عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلوۃ و قال

ابُوحَازِمٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا یَنْمِی ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ
مَالِكٌ روایت ہی سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکہی آدمی
ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنے کے بیچ نماز کے اور کہا ابوحازم نے نہین جانتا مین اسکو مگر مرفوع
کرتا تہا سہل بن سعد اسحدیث کو طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مالک
نے **فائدہ** قاموس مین معنے ذراع کے کسرہ ذال کے ساتہہ سرے کہنی کے سے تا سری انگلی
وسطی تک لکہی ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر سرے کہنے سے لیکر تا سرے
انگلیون تک نماز مین رکہنا سنت ہی اور ہاتہہ پر ہاتہہ رکہنے کے لیے مسلم مین روایت ہی وائل بن حجر
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اس نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اٹہائے دونو ہاتہہ اپنے
اسوقت کہ داخل ہوئی نماز مین تکبیر کہی پہر ڈہانک لیے ہاتہہ کپڑے اپنے مین پہر رکہا داہنا ہاتہہ اپنا بائین ہاتہہ
پر پہر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالے دونو ہاتہہ اپنے کپڑے سے پہر اٹہایا انکو اور تکبیر کہی پہر رکوع
کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اٹہائے اپنے دونو ہاتہہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتہون
اپنے کے **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ نماز مین کپڑے کے اندر ہاتہہ ڈہانکنے اور نکالنے مین منع
نہین اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہین اپنے
باپ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بایان ہاتہہ اپنا
ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کے **ف** کہا ترمذی نے حدیث ہلب کی حدیث حسن ہے اور اوپر اسی
کے ہی عمل نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اور جو پیچہے انکے تہی اعتقاد رکہتے
تہے کہ رکہی مرد داہنا ہاتہہ اپنا اوپر بائین ہاتہہ اپنے کے بیچ نماز کے اور **مسک الختام شرح**
بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا امام شوکانی نے رکہنا ہتہیلی کا اوپر ہتہیلی کے اٹہارہ صحابیون
کی روایت سے ثابت ہی یہانتک کہ کہا عبدالبر نے کہ بیچ اس بات کے آن حضرت سے خلاف اسکی ثابت نہین
ہوا **نماز مین ہاتہہ رکہنے کی جگہہ کے بیان مین** عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی
عَلٰی صَدْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ روایت ہی وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نماز پڑہی مینے
ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا حضرت نے اپنا داہنا ہاتہہ اپنے بائین ہاتہہ پر اوپر سینے

اپنے کی روایت کیا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے ف سفر السعادت مین لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ اکبر کہنے کی ساتہہ دونون ہاتہہ اٹہاتے اور کانون تک بہی پہنچاتے اور کبہی مونڈہون
تک اوسکی بعد اپنے ہاتہہ کو بائین ہاتہہ پر رکہتے برابر سینہ کے صحیح مین ابن خزیمہ کے اسیطرح ثابت
ہوا ہے اور تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ روایت کی گئی ہے حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق انہون نے تفسیر کی وَانْحَرْ کی ساتہہ رکہنے ہاتہون کے اوپر سینہ کے بیچ نماز کی اور
تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہے روایت کی گئی ہے ابی الجوزا سے اسنے روایت کی ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر فصل لربک وانحر کے رکہنا داہنے
ہاتہہ کا اوپر بائین ہاتہہ کے بیچ نماز کے نزدیک نحر کے یعنے سینہ پر اتنے مذہب امام شافعی کا
یہی ہی کہ نماز مین سینہ پر ہاتہہ باندہنے چاہیے اور نزدیک امام احمد کے اختیار ہی خواہ نیچے ناف کے
رکہی خواہ برابر سینہ کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور بیچ ایک روایت کی امام احمد سے نیچے ناف کی اور
نزدیک امام مالک کے ہاتہون کو چہوڑکر نماز پڑہنی چاہیے لیکن ہاتہہ باندہکر پڑہنی بہی انکے نزدیک
جائز ہے اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین اور نیچے ناف کے ہاتہہ باندہنے کی دلیل
امام احمد اور امام ابوحنیفہ کی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث عن اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ السُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ وَیَضَعُہُمَا تَحْتَ
السُّرَّۃِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ مروایت ہی ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ نی کہا سنت ہی رکہنا ہتہیلی کا بیچ نماز کے اور رکہی اندونون کو نیچے ناف کی روایت کیا
اسحدیث کو رزین اور ابوداود نی ف مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ اسحدیث کو دارقطنی
اور بیہقی نی بہی اسیطریق سی روایت کیا ہے سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی لائق حجت پکڑنی
کے نہین چنانچہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ اتفاق کیا گیا ہے بیچ اسکے کہ حدیث حضرت
علیؓ کی یعنے ناف پر ہاتہہ رکہنے کی ضعیف ہے ساتہہ اتفاق کے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے بیچ
مرقاۃ شرح مشکوۃ کے کہ رکہنا ہاتہونکا نیچے ناف کے یعنے جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہے اور اوپر
سینہ کے جیسا کہ مذہب شافعیہ کا ہے نہین ثابت ہوئی بیچ اسکے کوئی حدیث کہ لائق عمل کے
ہو اور کہا ابن ہمام نے فتح القدیر مین کہ نہین ثابت ہوئی حدیث صحیح جو واجب کرے

عمل کو بیچ رکھنے ہاتھون کے نیچے سینے کے جیسا کہ کہا شافعی نے اور نیچے ناف کے (یعنے جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہے) انتہی دوسری حدیث روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین حدثنا وکیع عن موسی بن عمیر عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ حدیث کی ہمکو وکیع نے موسی بن عمیر سے اسنے علقمہ بن وائل بن حجر سے اسنے اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رکھتے تھے ہاتھ داہنا اپنا اوپر بائین کے نیچے ناف سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنیکے نہین اسلیے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت نہین ہے چنانچہ تقریب التہذیب مین ہے علقمۃ بن وائل بن حجر بضم المہملۃ وسکون الجیم الحضرمی الکوفی صدوق الا انہ لم یسمع من ابیہ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر ساتھ ضمہ مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا ہے اپنے باپ سے انتہی اور وجہ نہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا تھا چنانچہ کہا ابن الہمام نے فتح القدیر مین ذکر الترمذی فی علله الکبیر قال انه سأل البخاری هل سمع علقمة من ابیه فقال انه ولد بعد موت ابیه بستة اشهر انتهی یعنے ذکر کیا اس کو ترمذی نے بیچ کتاب اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے انتہی اب رہا ہاتھون کو چھوڑ کر نماز پڑھنی جیسا کہ مذہب امام مالک کا ہے سو اس باب مین کوئی صحیح روایت ثابت نہین ہوئی اور اگر کوئی روایت ہوگی بھی تو روایت شاذ مخالف روایت ثقات کی ہوگی امام شوکانی نے کہا ہے کہ ہاتھ باندھکر نماز پڑھنی اٹھارہ صحابیون کی روایت سے ثابت ہوئی ہے یہانتک کہ کہا عبد البر نے کہ اس باب مین حضرت سے خلاف اسکے ثابت نہین ہوا اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین پس معلوم ہوا کہ نماز مین سینے کے اوپر ہی ہاتھ باندھنے کی حدیث صحیح ہے اسیپر عمل در آمد چاہیے دعای افتتاح پڑہنے کے بیان مین۔ دعای پہلی مسلم مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے انہون نے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وے جب کھڑے ہوتے تھے نماز کو تو کہتے وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا

١ یہ عبارت [illegible] نور الہدایہ [illegible]

٢ یہ حدیث [illegible] مصنف [illegible]

٣ یہ عبارت تقریب التہذیب [illegible]

٤ یہ عبارت فتح القدیر [illegible]

٥ یہ حدیث [illegible] الصلوۃ [illegible]

وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك
له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك
ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفرلي ذنوبي جميعا انه لا يغفر الذنوب الا
انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها
لا يصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس
اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك یعنی مینے اپنا مونہہ
کیا اسکی طرف جسنے بنایے آسمان اور زمین ایک طرف کا ہوکے اور مین نہین شریک کرنیوالا میری
نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کیطرف ہے جو صاحب ہے ساری جہان کا اسکا شریک کوئی نہین
یہی مجھکو حکم ہوا اور مین حکمبرداروں سی ہون اے اللہ تو ہے بادشاہ نہین کوئی لائق پوجنے کے
مگر تو تو رب ہے میرا اور مین بندہ ہون تیرا ظلم کیا مینے اپنی جان پر اور اقرار کیا مینے اپنی گناہ کا سو
بخشدے تو مجھکو میرے سارے گناہ ٹھیک ہے کہ کوئی نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور چلا تو مجھے نیک
خصلتون پر نہین راہ بتاتا نیک خصلتون پر کوئی مگر تو اور دور کر مجھسے بری خلق نہین دور کرتا مجھسے بری
خلق کوئی سوائی تیرے مین حاضر ہون تیری خدمتمین اور نیکی ساری تیرے ہاتھون مین ہے اور بدی
نہین تیریطرف میرا بھروسا تجھ پر اور میری پناہ تجھ پاس تیرا راج بڑا ہے اور تیرا مرتبہ اونچا ہے مغفرت
چاہتا ہون مین تجھسے اور تیری طرف پھرتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ یہ رات کی نماز مین ہے
دعای دوسری بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتے یعنے پکار کر نہ پڑہتے درمیان تکبیر اور درمیان قرات کے چپ رہنا پس کہا
مینے قربان ہو باپ میرا تمہاری پر اور ماں میری ای رسولخدا کے پوچھتا ہون مین تمسے چپ رہنے تمہارے کو
درمیان تکبیر اور درمیان قرات کی کہ کیا کہتے ہو تم اس مین فرمایا کہتا ہون مین اللهم باعد بيني و
بين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب
الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد یعنے یا الٰہی دوری ڈال
درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے کہ دوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے یا الٰہی
پاک کر مجھکو گناہون سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی یا الٰہی دھو ڈال گناہ میرے ساتھ پانی

اور برف اور اولونکے دعای تیسری ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہی جبیر بن مطعم رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اونہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے نماز کہتے تہے
بعد تکبیر تحریمہ کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا .... وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ثَلٰثًا
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نَّفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَذَکَرَ فِیْ اٰخِرِہٖ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اللہ بہت بڑا
ہے بڑا ہے اور تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہو واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہو واسطے
اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنے ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ واصیلا
کو بہی تین بار پڑہتے پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ کے شیطان سے تکبر اسکے سے اور شعرون اسکے سے اور
وسوسہ اسکے سے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ الحمد کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اسکے من الشیطان الرجیم دعای چوتہی
نسائی مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع
کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پہر کہتے اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَ
اَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ
لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ یعنے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے
اللہ پروردگار عالمون کے ہے نہین کوئی شریک اسکا اور ساتہ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون
اول مسلمانون کا یا الہی راہ دیکہا مجہکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقون کی نہین راہ دکہاتا
واسطے بہترین اعمال کے اور اخلاق کے مگر تو اور بچا مجہکو بری عملون سے اور برے خلقون سے نہین بچاتا بری عملون اور
بری خلقون سے کوئی نہین مگر تو دعای پانچوین ترمذی اور ابوداود مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے اور ابن ماجہ مین ابی سعید سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع
کرتے نماز کہتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ
یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتے ہین ساتہہ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور
بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین جانتے ہم اسکو

مگر روایت حارثہ کی ہے اور تحقیق کلام کیا گیا ہے بیچ اسکے سبب حفظ اسکے کے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث
نہیں ہے مشہور عبدالسلام بن حرب سے نہیں روایت کیا اسکو مگر طلق بن غنام نے اور تقریب التہذیب
مین ہے کہ عبدالسلام بن حرب واسطے اسکے منکر حدیثیں ہین اور کہا ترمذی نے تحقیق کلام کیا گیا ہے
بیچ اسناد حدیث ابی سعید کے یحیے بن سعید کلام کرتے ہیں علی بن علی سے اور کہا امام احمد نے نہیں صحیح
ہوئی یہ حدیث انتہی اس باب مین مرفوع حدیث کوئی بھی ثابت نہیں ہے البتہ حضرت عمرؓ سے اس دعا
کا پکار کر نماز مین پڑہنا ثابت ہے چنانچہ مسلم مین روایت ہے عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطابؓ
پکار کر پڑہتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک نماز مین سکتہ
کرنیکے بیان مین عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ
سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ عِنْدَ
الرُّكُوْعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ إِلٰى أُبَيٍّ
فَصَدَّقَ سَمُرَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ
روایت ہے حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ کہا سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یاد رکھے مین نے دو سکتے
یعنے دو جگہہ چپ رہنا بیچ نماز کے ایک چپ رہنا جبکہ تکبیر کہے امام یہانتک کہ قرارت پڑہے اور ایک
چپ رہنا جب فارغ ہو پڑہنے الحمد کے سے وقت جانے رکوع کے کہا حسن
نے پس انکار کیا اس کا اوپر اسکے عمران بن حصینؓ نے کہا حسن نے پس لکھا انہون نے اس باب
مین طرف مدینہ کے طرف ابی بن کعبؓ کے پس سچا کیا ابی بن کعبؓ نے سمرہؓ کو روایت کیا اس حدیث کو
ابوداؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے معنے اسکے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے ہے اور چپ ہوتے جب فارغ ہوتے قرارت سے
ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسکو دارقطنی نے اور اسناد اسکی جید ہے
اور ترمذی مین لکھا ہے کہ وہ قول بہت لوگون کا ہے اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہین واسطے امام کے
یہ کہ چپ رہے پیچھے اسکے کہ شروع کرے نماز اور بعد فارغ ہونیکے قرائت سے اور یہی مذہب ہے امام احمد
اور اسحق اور اہل حدیث کا اور سفر السعادت مین لکھا ہے کہ حضرت نماز مین دو جگہہ چپ ہوتے ایک تو درمیان

تکبیر اور فاتحہ کی چپ ہوتی اور دوسرے درمیان فاتحہ اور سورہ پڑھنے کی اور بعضی روایت مین آیا ہو کہ درمیان
قراءۃ اور رکوع کے چپ ہوتی تو تین بار چپ ہونا ہوگا لیکن تیسرا چپ ہونا بہت ہلکا اور تھوڑا اتنا سمانا
مین پکار کر بسم اللہ پڑھنے کے بیان مین عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ
وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ
حَتّٰى إِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ اَللّٰهُ
أَكْبَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ روایت ہی نعیم مجمر سے کہا نماز پڑھی مین نے
پیچھے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پس پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر پڑھا الحمد یہانتک کہ جب پہنچا
ولا الضالین تک کہا آمین اور کہتا تھا جب سجدہ کرتا اور جب کھڑا ہوتا بیٹھنے سے اللہ اکبر پھر جب
سلام پھیرتا کہتا تھا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں ہے میری جان مین زیادہ مشابہ ہون تم سے نماز مین ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن خزیمہ نے **ف** کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور کہا حاکم نے کہ یہہ
حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور بیہقی نے کہا صحیح الاسناد ہی اور اسکے شاہد ہین اور کہا
ابوبکر خطیب نے کہ یہ حدیث ثابت صحیح ہے اور اس مین سی کوئی شخص علت نہین نکال سکتا اور مسک
الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ ذکر کیا اس حدیث کو بخاری نے تعلیقاً اور روایت
کیا اس حدیث کو سراج اور ابن حبان وغیرہ نے اور باب باندھا ہے اس پر نسائی نے واسطے پکار کر
پڑھنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور یہ اصح حدیث ہی کہ وارد ہوئی ہے بیچ اس باب کے اور مؤید ہی
خاص اصل کو کہ ہونا حکم بسم اللہ کا حکم ہے سورہ فاتحہ کا بیچ قرارت پکار کر پڑھنے والے اور آہستہ
پڑھنے والے کے انتہی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأْتُمُ الْفَاتِحَةَ فَاقْرَءُوْا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَإِنَّهَا
إِحْدَىٰ اٰيَاتِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَوَّبَ وَقْفَهٗ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سی کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھو تم سورہ فاتحہ پس پڑھو بسم اللہ الرحمن
الرحیم کہ وہ ایک آیتون سی اسکی ہے روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور صواب جانا موقوف ہونا اس حدیث کا

یعنے یہ قول ابو ہریرہ کا ہے حضرت کی حدیث نہین **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو فاتحہ کی ہے اسلیے انکے نزدیک پڑہنا اسکا فرض ہے اور جہر پڑہنا اسکا نماز جہری مین سنت اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے مسنون ہے پڑہنا اسکا بطریق اخفا کی بیچ نماز جہریہ کے اور سریہ کے اور حافظ ابن القیم نے بیچ ہدی کے فرمایا کہ آنحضرت کبہی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہتے اور کبہی اخفا اور زیادہ پڑہنا ساتہ اخفا کے تہا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین اسناد اسکی ایسی یعنے قوی **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کی ہے امام شافعی نے ساتہ اسناد اپنی کے انس بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہائی معاویہ نے لوگون کو مدینہ مین ایک نماز بلند پڑہی اسمین قرارت پس نہ پڑہی اس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تکبیر کہی نیچے جانے اور اوپر آنیکے وقت پس جب فارغ ہوئے نماز سے پکارا انکو مہاجرین اور انصار نے اے معاویہ توڑا تو نے نماز کو کہان ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہان ہے تکبیر نیچے جانے اور اوپر آنیکے وقت پہر بعد اسکے جب نماز پڑہاتے معاویہ پڑہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تکبیر کہتے روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے مستدرک مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے مسلم کی شرط پر **ف** کہا ترمذی نے کہ کتنے لوگ اہل علم صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ جنمین ہین ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر اور جو لوگ بعد انکے ہوئے ہین اعتقاد رکہتے تہے پکار کر پڑہنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اور اسی بات کے قائل ہین امام شافعی اور اسمعیل بن حماد اور ابو خالد والبی کوفی انتہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ سلف مین سے ایک جماعت نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کی قائل ہوئی ہے کہا ابن سید الناس نے روایت کی گئی ہے یہ بات عمر اور ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابن عباس اور علی بن ابیطالب اور عمار بن یاسر سے اور ذکر کیا خطیب نے کہ نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کے قائل تہے ابو بکر صدیق اور عثمان اور ابی بن کعب اور ابی قتادہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور شداد بن اوس اور عبد اللہ بن جعفر

اور حسین بن علیؓ اور معاویہؓ اور سوائے ان کے تابعین اور تبع تابعین میں سے نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے
کے اتنے لوگ قائل ہوئے ہیں کہ انکا شمار نہیں ہو سکتا اور انمیں میں سے ہیں سعید بن مسیب اور طاؤس اور
عطا اور مجاہد اور ابو وائل اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور عکرمہ اور علی بن حسین اور انکے بیٹے محمد بن
علی اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور محمد بن منکدر اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن خرم اور محمد بن کعب اور نافع
مولی ابن عمر اور ابو الشعثا اور عمر بن عبد العزیز اور مکحول اور حبیب بن ابی ثابت اور زہری اور ابو قلابہ
اور علی بن عبداللہ بن عباس اور انکے بیٹے اور ارزق بن قیس اور عبداللہ بن معقل بن مقرن اور جو لوگ کہ
بعد تابعین کے نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کے قائل ہوئے ہیں انمیں سے ہیں عبید اللہ عمری اور حسن بن زید
اور زید بن علی بن حسین اور محمد بن عمر بن علی اور ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد اور اسحاق بن راہویہ اور
زیادہ کیا بیہقی نے تابعین میں عبداللہ بن صفوان اور محمد بن حنفیہ اور سلیمان تیمی اور تبع تابعین میں سے
معتمر بن سلیمان اور زیادہ کیا ابو عمرو نے اصبغ بن الفرج اور ذکر کیا بیہقی نے خلافیات میں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی آل نے اجماع کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھنے پر اور کہا خطیب نے کہ جو شخص نماز
میں بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتا تھا عکرمہ اسکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے ابو جعفر
ہاشمی اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور انکے اصحاب کا انتہے مختصرًا اور **مسک الختام شرح بلوغ**
المرام میں لکھا ہے کہ کہا سبل میں اور دارقطنی نے بیچ سنن کے کہ حدیثیں وقوع نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے
کی حضرت علیؓ اور عمارؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام سلمہؓ اور جابرؓ اور انسؓ بن مالک سے ساتھ
فراخی تمام کے مروی ہیں اور روایت کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پکار کر پڑھنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اصحاب انکے سے اور بہی ہیں انکی سے سوای انکے کہ نام لیا ہمنے اور لکھی ہمنے حدیثیں انکی اس باب
میں بیچ کتاب پکار کر پڑھنے کی **منفرد نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بیان میں**
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ
الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ فِيْ أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِيْ اٰخِرِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ خُزَيْمَةَ
لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفِيْ أُخْرٰى لِابْنِ خُزَيْمَةَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ وَعَلٰى
هٰذَا يُحْمَلُ النَّفْيُ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ خِلَافًا لِمَنْ أَعَلَّهَا روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ہنف تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے زیادہ کیا مسلم نے نہ ذکر کرتے تھے حضرت بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بیچ اول قرائت کی اور نہ بیچ آخر اسکے کی اور بیچ ایک روایت کی واسطے احمد اور نسائی کے اور ابن خزیمہ کی پکار کر نہ پڑہتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور بیچ دوسری روایت کے واسطے ابن خزیمہ کے کہ تھے یعنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر آہستہ پڑہتے اور اوپر اسی کے محمول ہوتی ہے نفی مسلم کی روایت مین خلاف اسکی جسنے معلول کہا اسکو **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قرارت ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے یعنے نہ بہت بلند اور نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹھ برابر رکھتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہانتک کہ سیدہے کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا سجدہ سے نہ سجدہ کرتے (یعنے دوسرا) یہانتک کہ سیدہے بیٹھتے اور تھے پڑہتے بعد ہر دو رکعتوں کے التحیات اور تھے بچھاتے بایان پاؤن اپنا یعنے بیٹھتے اسپر اور کھڑا رکھتے داہنا پاؤن اور تھے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونون ہاتھ اپنے بچھانا درندے کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونون کولے زمین کو لگادے اور دونون پنڈلیان کھڑی کرے اور رکھے دونو ہاتھ زمین پر جیسے کہ کتا بیٹھتا ہے پس اسطرح التحیات مین بیٹھنا منع ہے

نماز مین سورہ فاتحہ پڑہنے کے بیان مین

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ

لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم لمن لم یقرأ بام القرآن فصاعدا

روایت ہی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہوتے
نماز اس شخص کی جو نہ پڑہے سورہ فاتحہ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک
روایت مسلم کے یون ہی کہ نہین ہے نماز اسکی جو نہ پڑہے سورہ فاتحہ اور زیادہ **ف** بخاری
نے اسحدیث پر یون باب باندہا ہے باب واجب ہونے قرائت کا واسطے امام اور مقتدی کے
بیچ تمام نمازون کی بیچ گہر کے اور سفر کے اور ان نمازون مین جنمین پکار کر پڑہی جاتی ہے قرأت
اور ان نمازون مین جن مین آہستہ پڑہی جاتی ہے قرائت اور قسطلانی شرح صحیح بخاری
مین لکہا ہے کہ یہان مراد قرأت سی سورہ فاتحہ ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور نیز قسطلانی
مین لکہا ہے کہ تحقیق ثابت ہوا حکم ساتہ پڑہنے سورہ فاتحہ کے واسطے مقتدی کے بیچ نماز پکار
پڑہنے والی کے بغیر قید کے بیچ اسحدیث کے جو کہ روایت کیا اسکو مؤلف یعنے بخاری نے بیچ جزء قرأت
کے اور ترمذی اور ابن حبان نے عبادہ سے کہا ترمذی نے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہاری
ہوا اوپر پڑہنا بیچ نماز فجر کے پس جب پہرے چلے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتے ہو پیچہے امام اپنے کے کہا
ہم نے ہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ پڑہا کرو کچہ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین ہوتی
نماز مگر ساتہ پڑہنے سورہ فاتحہ کے اور عینی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ سورہ فاتحہ
کے ساتہ پڑہنا سورہ کا شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ بخاری اور مسلم
مین روایت ہی عطا سے کہ تحقیق سنا اس نے ابا ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہتا تہا بیچ ہر نماز کے
پڑہا جاوی پس جو کچہ کہ پکار کر سناتے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکار کر سناتے ہین ہم تمکو
اور جو کچہ کہ آہستہ پڑہتے تہے ہم سے حضرت آہستہ پڑہتے ہین ہم تم سے اور اگر نہ زیادہ کرے تو اوپر
سورہ فاتحہ کے کفایت کی تی ہے تجہے اور اگر زیادہ کرے تو پس بہتر ہے **فائدہ** قسطلانی شرح
صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ یہ حدیث حکما مرفوع ہے اس سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتہ سورہ
کا پڑہنا واجب نہین لیکن جو لوگ کہ قائل اسکے وجوب کے ہین دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ ابو داؤد مین
روایت ہی ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا امر کیے گئے ہم یہ کہ پڑہین ہم سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو
یعنے نماز مین **ف** دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین امام شوکانی نے لکہا ہے کہ کہا ابن سید الناس

نے اسناد اس حدیث کی صحیح ہے اور راوی اسکے معتبر ہین اور کہا حافظ ابن حجر نے اسناد اسکی صحیح ہے انتہی اور ابن ماجہ مین روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے ہم پڑہتے بیچ نماز ظہر اور عصر کے پیچھے امام کے بیچ دو رکعتوں پہلی کے سورۂ فاتحہ اور سورہ اور بیچ پچھلی دو رکعتوں کے سورہ فاتحہ **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے ہم پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نے قرآن پس بھاری ہوا انپر پڑہنا پس جب پڑہ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہمنے ہان اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنے نہ پڑہا کرو کچھ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین ہوتی نماز اس شخص کی جو نہ پڑہے سورہ فاتحہ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنے اسکے ہین اور بیچ روایت ابو داؤد کے فرمایا اور مین کہتا تہا یعنے اپنے دلمین جب قراءت مجہپر بھاری ہوئی کیا ہے واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہے مجہسے قرآن پس نہ پڑہو کچھ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑہون مگر پڑہو سورۂ فاتحہ کو **ف** کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابو داود اور ترمذی اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے طریق ابن اسحاق سے اور کہا محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک مین اور کہا دارقطنی نے راوی اسکے ثقہ ہین اور اسناد اسکی حسن ہے اور کہا خطابی نے اسناد اسکی جید ہے نہین طعن کیا گیا اس مین اور کہا حاکم نے اسناد اسکی محکم ہے اور کہا بیہقی نے صحیح ہے اور کہا ترمذی نے بیچ اس باب کے روایت ہے ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے اور حدیث عبادہ کی حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے روایت کی عبادہ بن صامت سے انہنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہین نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑہے سورۂ فاتحہ اور یہ حدیث بہت صحیح ہے اور اوپر اسی کے ہے عمل بیچ پڑہنے سورہ فاتحہ کے پیچھے

امام کے نزدیک اکثر اہل علم کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اور یہی کہتے ہین مالک بن
انس اور ابن مبارک اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحقؒ جو کہ اعتقاد رکہتے ہین پڑہنے سورہ فاتحہ کا پیچہے امام
کے اور بلوغ المرام مین اسی حدیث عبادہؓ بن صامت کے ساتھہ یون نقل کی ہے وَفِی رِوَایَۃٍ لِابْنِ
حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِیِّ لَاتُجْزِیْ صَلٰوۃٌ لَایُقْرَاُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی اور ایک روایت
مین ابن حبان کی اور دارقطنی کے یون ہی کہ نہین کفایت کرتی نماز جس مین نہ پڑہی جاوے سورہ فاتحہ
اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بیچ منتقے کے کہ کہا دارقطنی نے
اسناد اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو ابن قطان نے روایت کیا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور
واسطے اسکے ایک شاہد ہے حدیث ابی ہریرہؓ سے ساتہہ اس لفظ کے کہ قبول نہین کی جاتی وہ نماز
کہ نہ پڑہی جاوے بیچ اسکے سورہ فاتحہ اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ روایت
کیا اسحدیث کو اسمعیلی نے ساتہہ سند حدیث باب کے طریق عباس بن ولید ترسی کے ایک شیخون بخاری
مین سے اور کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور ابن حبان نے بہی
انتہے اور یہہ جو بعض حنفیہ کہتے ہین کہ حدیث عبادہؓ بن صامت کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی صحیح نہین ہے
اسلیے کہ اوسکے راویون مین محمد بن اسحاق راوی ضعیف ہے چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب
التہذیب مین کہ محمد بن اسحاق بن یسار ابو بکر مطلبی سچا ہے مدلس اور تہمت دیا گیا ہے ساتہہ
شیعہ ہونیکے اور قدریہ ہونیکے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ کہا بخاری نے اپنے رسالہ
جزء القراءۃ خلف الامام مین کہ مینے دیکہا علی بن عبداللہ کو حجت پکڑتے ابن اسحاق
کی حدیث کے ساتہہ اور کہا علی نے ابن عیینہ سے نقل کرکے کہ اس نے کہا مینے کسی کو نہ دیکہا کہ ابن اسحاق
پر تہمت لگاتا ہو حدیث کی ہم سے محمودؒ نے کہا حدیث کی ہم سے بخاریؒ نے کہا کہ مجہہ سے ابراہیم بن
المنذر نے کہا کہ حدیث کی عمرو بن عثمان نے کہ زہری صاحب مغازی ابن اسحق ہی سے روایت لیا
کرتا تہا جو عاصم بن عمر بن قتادہ کی روایت سے ہوتی اور جو امام مالک سے ابن اسحق کی شان مین لوگ ذکر
کرتے ہین بیان کرنیکے لائق نہین اور اسمعیل بن ابی اویس نے جو ہمارے دیکہنے مین بڑے متبع امام مالک کے
تہے (میرے پاس ابن اسحاق کی کتابین نکالین جو اسنے اپنے باپ سے روایت کی تہی مغازی وغیرہ سے تو ہم
نے بہت سی حدیثین چہانٹ لین۔ اور کہا مجہہ سے ابراہیم بن حمزہ نے کہ ابراہیم بن سعد کے پاس محمد

بن اسحاق کی روایت سی قریب سترہ ہزار حدیث کی ہے احکام مین سوائے مغازی کی اور ابراہیم بن سعد اپنے
زمانے مین مدینے والون سی حدیث زیادہ جانتا تھا اور اگر صحیح ہو مالک کا یہ کہنا ابن اسحاق کو تو کبھی
آدمی کلام کرتا ہے اور اپنے صاحب کو ایک بات مین متہم کرتا ہے اور ساری باتون مین متہم نہین کرتا
اور کہا ابراہیم بن منذر نے محمد بن فلیح سے کہ منع کیا مجھے مالک نے دو شیخون قریش کے اور خود
موطا مین اندونون سی روایت بہت لائی مین اور دونون کی حدیث کو ساتھ حجت پکڑی جاتی ہے اور
نہین بچے بہت لوگ بعضون کے طعن سے جیسا کہ ذکر کیا جاتا ہے کہ ابراہیم نے طعن کیا شعبی پر اور
شعبی نے عکرمہ پر اور ایسا ہی پہلے لوگون پر طعن کیا گیا ہے اور نہین توجہ کی عالمون نے ایسی باتون
مین مگر دلیل واضح اور حجت کے ساتھ اور انکی عدالت ساقط نہین کی مگر دلیل ثابت اور حجت کے ساتھ
اور اس مین کلام طویل ہے اور کہا عبید بن یعیش نے حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا مین نے
سنا شعبہ سے کہتا تھا محمد بن اسحاق امیر المحدثین ہے حفظ کے سبب سے اور اس سے ثوری اور ابن ادریس
اور حماد بن زید اور یزید بن زریع اور ابن علیہ اور عبد الوارث اور ابن المبارک نے روایت کی ہے اور اسی
طرح قبول کیا اسکو احمد اور یحیی بن معین اور ساری اہل علم نے اور کہا مجھ سے علی بن عبد اللہ نے
مین نے دیکھی کتاب ابن اسحاق کی تو مین آزردہ ہوا مگر دو حدیثون پر اور ممکن ہے کہ دونو صحیح ہون انتہی
تمام ہوا مضمون جزء القراءۃ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دوم بڑی شبہ ہے محدثین مثل امام بخاری و
غیرہ کے تو محمد بن اسحاق کو معتبر جانتے ہی ہین لیکن محقق حنفیہ بھی اسکے معتبر ہونیکے قائل ہو گئے ہین
چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر حاشیہ ہدایہ مین کہ معتبر ہونا محمد بن اسحق کا حق ہے اور وہ جو نقل
کیا گیا ہے کلام مالک سے اسکی حقمین نہین ہے ثابت اور اگر صحیح ہو تو نہین قبول کیا اسکو اہل علم نے اور
کیونکر اسکو معتبر نہ سمجھا جاوے حالانکہ تحقیق کہا شعبہ نے اسکے حق مین وہ امیر ہے مومنون کا حدیثمین اور
روایت کیا اس سے مثل ثوری اور ابن ادریس اور حماد بن زید اور یزید بن زریع اور ابن علیہ اور عبد الوارث
اور ابن المبارک نے اور قبول کیا اسکو احمد اور ابن معین نے اور اکثر اہلحدیث نے بخشے اللہ تعالی انکو اور
تحقیق دراز کی کلام بخاری نے اسکی توثیق مین اپنے رسالہ قراءۃ خلف الامام مین اور ذکر کیا اسکا
ابن حبان نے ثقات مین اور تحقیق مالک نے رجوع کی اپنی کلام سے جو کہ کہا تھا اس نے محمد بن اسحق
کے حق مین اور صلح کی ساتھ اسکے اور بھیجا طرف اسکی تحفہ انتہی اور یہ جو کہا مولوی احمد علی مرحوم

سہارنپوری نے اپنے رسالہ **دلیل القوی علے القراءۃ للمقتدی** مین کہ عبادہؓ بن صامت
کی روایت نسائی اور ابوداود کی سند مین نافع بن محمود واقع ہے اور اس کو تقریب التہذیب مین
مستور الحال لکہا ہے یعنے اسکے ثقہ اور غیر ثقہ ہونیکا کچہ علم نہین **جواب** اسکا دو طرح پر ہے۔
اوّل یہ کہ مولوی احمد علی صاحب نے بسبب تعصب اپنے مذہب حنفی کی اتقا سپر عبادہؓ کی حدیث پر چلنیوالے
لوگون کو کمال درجہ کا دہوکا دیا ہے اسلیے کہ عبادہؓ کی حدیث کو ابوداؤد ساتہہ چار طرق کے لایا ہے
اور ان چار طریق مین سے صرف اسکی ایک طریق مین نافع بن محمود راوی مستور الحال ہے اور اسکا وہی
طریق ضعیف ہے یہ نہین کہ اسکے ایک طریق ضعیف ہونیکے سبب سے اسکے باقی طرق بہی ضعیف ہی
سمجہی جاوین پس حدیث عبادہؓ کی بابت نافع بن محمود راوی مستور الحال کا ذکر کرنا اور اسکے باقی تین طرق
کیطرف کہ جنکے سبب سے حدیث عبادہؓ کی صحیح سمجہی جاتی ہے اور راوی مذکور انمین نہین ہے خیال مین
نہ لانا اور ان کا ذکر نہ کرنا بجز تعصب کے نہین اور دہوکا دہی کے اور کچہ بہی سمجہا نہین جاتا **دوم** روایت
مستور الحال کی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مقبول ہے چنانچہ **شرح نخبۃ الفکر** اور اسکے حاشیہ
مین لکہا ہے **وَقَدْ قَبِلَ رِوَايَةَ مَسْتُوْرِ الْحَالِ جَمَاعَةٌ بِغَيْرِ قَيْدٍ ش مِنْهُمْ اَبُوْحَنِيْفَةَؒ**
یعنے اور تحقیق قبول کی ہے روایت مستور الحال کی بدون قید کے ایک جماعت نے کہ ان مین ابوحنیفہؒ
ہے انتہے جسحدیث کی سند مین نافع بن محمود راوی مستور الحال ہے وہ یہ ہے **ابوداؤدؒ** مین روایت ہے
نافع بن محمود بن ربیع الانصاری سے کہ کہا نافع نے دیر کیا عبادہؓ نے صبحکی نماز سے پس تکبیر کہی ابونعیم
مؤذن نے نماز کی پہر نماز پڑہائی ابونعیم نے لوگون کو اور متوجہ ہوا عبادہؓ اور مین ساتہہ اسکے تہا
یہانتک کہ صف باندہی ہمنے پیچہے ابونعیم کے اور ابونعیم پکار کر پڑہتے تہے قرائت پہر پڑہنے لگے
عبادہؓ سورہ فاتحہ پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا مینے واسطے عبادہؓ کے سنا مینے تجہ سے کہ پڑہتا ہے
تو سورہ فاتحہ اور ابونعیم پکار کر پڑہتا ہے قرائت کو کہا عبادہؓ نے ہان نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز مین اسطرح کی کہ پکار کر پڑہتے تہے بیچ اسکے قرائت کو کہا عبادہؓ نے پہر مشتبہ ہوئی
اوپر حضرت کے قرأت پس جب پہرے نماز سے متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتہہ مونہہ مبارک اپنے
کے پہر فرمایا کیا پڑہتے ہو تم میرے پیچہے جسکہ پکار کر پڑہتا ہون مین قرأت کو پس کہا بعضون نے
ہم مین سے کہ بیشک ہم پڑہا کرتے ہین پس فرمایا مت کرو تم ایسا اور مین کہتا تہا یعنے اپنے دل مین کیا ہوا واسطے

ہیے جھگڑتے ہین مجہسے قرآن مین پس مت پڑہو تم کچہ قرآن سے جبکہ پکار کر پڑہون مین قرات مگر پڑہو تم سورہ فاتحہ **ف** اس حدیث او پہلی حدیث کی تائید کرتی ہین یہ حدیثین جو کہ اب آتی ہین **وعن** اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن صَلّیٰ صَلوٰةً لَم يَقرَأ فِيهَا بِاُمِّ القُرآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِاَبِي هُرَيرَةَ اِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الاِمَامِ قَالَ اقرَأ بِهَا فِي نَفسِكَ فَاِنِّي سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ قَسَمتُ الصَّلوٰةَ بَينِي وَبَينَ عَبدِي نِصفَينِ فَلِعَبدِي مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ العَبدُ اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ حَمِدَنِي عَبدِي وَاِذَا قَالَ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اَثنیٰ عَلَيَّ عَبدِي وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَومِ الدِّينِ قَالَ مَجَّدَنِي عَبدِي وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعبُدُ وَاِيَّاكَ نَستَعِينُ قَالَ هٰذَا بَينِي وَبَينَ عَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هٰذَا لِعَبدِي وَلِعَبدِي مَا سَأَلَ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَاَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے کوئی نماز اور نہ پڑہے اس مین سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے فرمایا یہ تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے ابوہریرہؓ کے تحقیق ہوتے ہین ہم پیچہے امام کے یعنے امام کے پیچہے بہی ہم پڑہین کہا ابوہریرہؓ نے پڑہ تو اُسکو بیچ دل اپنے کے یعنی آہستہ اسطرح کہ آپ سنے اسلیے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے فرمایا اللہ تعالی نے کہ تقسیم کی مینے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے آدہون آدہ یعنے حمد و ثنا میرے لیے ہے اور دعا بندے کے لیے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچہ مانگے پس جب کہتا ہے بندہ الحمد للہ رب العلمین فرماتا ہے اللہ تعالی تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہتا ہے بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہے اللہ تعالی تعظیم کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہے اللہ تعالی یہ درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے ہے یعنی عبادت اللہ کے لیے ہے اور مدد مانگنی بندے کے لیے ہے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو مانگے یعنے مدد اسکی کرتا ہون اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ یہ واسطے بندی میرے کے ہی اور واسطے بندی میرے کے جو مانگے روایت کیا احادیث کو مسلم
اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ حدیث موطا امام محمد مین بھی ہے اور ملا علی قاری
نے شرح موطا امام محمد مین اسی حدیث کے نیچے لکھا ہے اور یہ حدیث روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے
حضرت عائشہ رضہ سے اور عمرو بن شعیب سے اور بیہقی نے حضرت علی رضہ سے اور خطیب نے ابی امامہ رضہ سے اور لفظ ان
سب کے یہ ہین ہر نماز کہ نہ پڑہی جاوے بیچ اسکے سورت فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے پس جب یہ حکم عام
تہا ساتہہ ظاہر حدیث کے شامل واسطے مقتدی اور غیر اسکے کے کہا راوی نے کہا مینے ای ابا ہریرہ رضہ
تحقیق ہوتا ہون مین کبہی پیچہے امام کے یعنے مقتدی سات اسکے پس دبایا بازو میرا نکو اور کہا اے
فارسی پڑہ تو سورہ فاتحہ کو بیچ جی اپنے کے یعنی خفیہ کہ نہین جائز قراءت سوای صحیح کرنے حرفون
کے اور سننے جی پڑہنے والے کے آخر حدیث قدسی تک اور حاصل مطلب حدیث قدسی کا کہ تقسیم کی مینے نماز
مراد نماز سے بیان سورہ فاتحہ ہے اور سورہ فاتحہ کی سات آیتین ہین تین خالص اللہ کی تعریف مین
یعنے مالک یوم الدین تک اور ایک آیت یعنے ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہے درمیان بندے
اور خدا کے کہ آدہی آیت مین ایاک نعبد مین اقرار اسکی عبادت کا ہے اور آدہی آیت مین یعنے
ایاک نستعین مین طلب حاجت ہے بندے کی اللہ سے اور تین جو اسکے بعد ہین انمین خاص دعا بندے کی
ہے اللہ تعالیٰ سے **وعن** العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب ان ابا السائب اخبرہ
انہ سمع ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القران فھی خداج غیر تمام فقلت یا ابا ھریرۃ
فانی اکون احیانا وراء الامام فغمز ذراعی وقال یا فارسی اقرأ بھا فی نفسک
رواہ ابن ماجۃ روایت ہے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب سے کہ تحقیق ابی السائب نے خبر دی اسکو
کہ تحقیق اسنے سنا ابا ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز
پڑہے کوئی نماز نہ پڑہے ہمین سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے نہین ہے پوری پس کہا مینے ای ابا ہریرہ رضہ
تحقیق مین ہوتا ہون کبہی پیچہے امام کے پس دبایا بازو میرا نکو اور کہا اے فارسی پڑہ تو اسکو بیچ جی
اپنے کے یعنی آہستہ روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ روایت کیا
اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ساتہ اس لفظ کے حدیث ابو ہریرہ رضہ سے اور ہمین یہ لفظ ہین قلت

وَاِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ یعنی کہا مین نے اگرچہ ہون مین پیچھے امام کے کہا اُسنے پس پکڑا ابوہریرہؓ نے میرا ہاتھہ اور کہا پڑھ تو اسکو بیچ جی اپنے کے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قَالُوْا نَعَمْ اِنَّا لَنَهُذُّ هَذًّا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ الْقِرَاءَةِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے ہو تم پیچھے میرے کہا انہون نے یعنے صحابہ نے ہان تحقیق ہم البتہ جلدی کرتے ہین جلد کرنا فرمایا حضرتؐ نے پس نہ پڑھو تم کچھ مگر سورہ فاتحہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے بیچ جزء القرٲۃ کے **فائدہ** ابوداؤدؒ مین روایت ہے عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مثل حدیث ربیع بن سلیمان کی کہ کہا اونہون نے تھے مکحول پڑھتے بیچ نماز مغرب اور عشا کو اور صبح کے سورہ فاتحہ بیچ ہر رکعت کے آہستہ کہا مکحول نے پڑھ تو اس کو بیچ اس نماز کے جس مین پکار کر پڑھے امام جب پڑھے سورہ فاتحہ اور سکتہ کرے آہستہ یعنی امام کے سکتہ الحمد کے مین تو بھی اپنی الحمد آہستہ پڑھ پس اگر نہ سکتہ کرے امام پڑھ تو الحمد پہلے امام سے اور ساتھہ اسکے اور پیچھے اسکے نہ چھوڑ اسکو کو اوپر کسی حال کے یعنی پڑھنا الحمد کا کسی حال مین بھی نہ چھوڑ جہان موقع پاوے یعنے رکوع مین جانے سے پہلی وہان ہی پڑھ لے اور طبرانیؒ مین ہے مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی جو نماز پڑھے پیچھے امام کے پس چاہیے کہ پڑھے سورہ فاتحہ اور بیہقی مین ہے لَا تَقْرَءُنَّ خَلْفِيْ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی نہ پڑھو پیچھے میرے کچھ مگر سورہ فاتحہ اور بیہقی مین ہے لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِمَامٌ اَوْ غَيْرُ اِمَامٍ یعنے نہین نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ امام ہو یا غیر امام کا اور بیہقیؒ مین ہے لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ اِمَامٍ اَوْ غَيْرِ اِمَامٍ یعنے نہین نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ امام کے پیچھے ہو یا نہ ہو **ف** امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے اور اسپر حکم قراوت فاتحہ کا واجب ہے اور بیشک پڑھنا سورہ فاتحہ کا معین ہے نہین کفایت کرتی نماز بدون سورہ فاتحہ کے مگر جو نہ پڑھ سکے اسکو یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جمہور علما صحابہ اور تابعین کا اور جو پیچھے انکے تھے اور کہا ابوحنیفہ اور جماعت تھوڑی نے نہین واجب ہے سورہ فاتحہ بلکہ واجب ہے کوئی آیت قرآن

سے واسطے فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھ وہ چیز جو آسان ہو اور دلیل جمہور کی قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ سورہ فاتحہ کے پس اگر کہیں مراد اس سے کامل نماز نہیں ہے کہتے ہیں ہم یہ بات مخالف ظاہر لفظ کے ہے اور مخالف حدیث ابوہریرہ رض کے جو کہ تائید کرتی ہے اسکی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی کوئی نماز کہ نہ پڑھے بیچ اسکے سورہ فاتحہ روایت کیا اس حدیث کو ابوبکر بن خزیمہ نے بیچ صحیح اپنی کے ساتھ اسناد صحیح کے اور اسیطرح روایت کیا اسکو ابو حاتم بن حبان نے اور ایہر حدیث پڑھ وہ چیز جو آسان ہو پس یہ حدیث حمل کی گئی ہے اوپر سورہ فاتحہ کے پس تحقیق سورہ فاتحہ آسان کی گئی ہے یا اوپر اسچیز کے جو زیادہ ہو اوپر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ فاتحہ کے یا اس شخص کے جو عاجز ہو پڑھنے سے سورہ فاتحہ سے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ بیچ اسکے دلیل ہے واسطے مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان لوگوں کے جو موافق ہیں امام شافعی رح کے کہ بیشک پڑھنا سورہ فاتحہ کا واجب ہے اوپر امام اور مقتدی اور اکیلے کے اور سورہ فاتحہ کے واجب ہونے پر تائید کرتا ہے قول ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا کہ پڑھ اسکو اپنے جی میں پس معنے اسکے یہ ہیں کہ پڑھ سورہ فاتحہ کو ساتھ اسطرح کے کہ سنے نفس تیرا تمام ہوا کلام نووی کا اور **تفسیر رحمانی** میں سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ کے ناموں میں سے ایک نام اسکا سورہ صلوٰۃ بھی ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا رکن ہے ہر رکعت میں واسطے مقتدی اور امام کے اسلیے کہ روایت کیا اسکو دارقطنی نے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی بیچ نمازوں کہ پکار کر پڑھی جاتی ہے بیچ انکے قرأت پس جبکہ فارغ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے ہمیں ساتھ منہ بزرگ اپنے کے پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے کہ جھگڑتا ہوں میں ساتھ قرآن کے یعنے دشوار ہوتا ہے پڑھنا اسکا مجھ پر نہ پڑھو کچھ قرآن سے جسوقت کہ میں پکار کر پڑھوں مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور **غنیۃ الطالبین** میں لکھا ہے کہ اگر کوئی جانکر رکن نماز کو چھوڑ دے یا بھول جاوے نماز اسکی باطل ہے اور **غنیہ** میں بھی لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا خواہ اکیلے ہو خواہ امام کے پیچھے ہو محبوب ربانی حضرت شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی فرض ہے اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے دلائل بہی کتب فقہ میں بہت ہیں لیکن بسبب خوف طویل ہونے

غنیۃ الطالبین

اس کتاب کے اسی پر اکتفا کیا گیا اور حنفیہ جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہین پڑہتے دلائل انکے یہہ ہین پہلی دلیل حنفیہ کی اللہ تعالی نے کلام اللہ شریف مین فرمایا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے اور جب پڑہا جاوے قرآن پس سنوا سکو اور چپکے رہو تو کہ تم رحم کیے جاؤ جواب اسکا یہ ہے کہ تفسیر رحمانی مین اس آیت کی تفسیر یون لکہی ہے کہ چپکے رہو سوائے قرآن کے پس نہین حجت بیچ اس آیت کے واسطے اس شخص کے جو منع کرے پڑہنے کو ساتہ امام کے بیچ نماز پکار کے پڑہنے والی کے بسبب ہونی اجماع کے اوپر جائز ہونے دو پڑہنے والون کے کے سنے ہر ایک ان دونون مین سے پڑہنا دوسرے کا سوائے نماز کے باوجود اس بات کو کہ تحقیق امام امر کیا گیا ہے ساتہ چپکے رہنے کو وقت پڑہنے مقتدی کے اور تفسیر معالم التنزیل مین اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ لوگ باتین کرتے تہے آپس مین نماز مین و اسطے حاجت اپنی کے پس امر کیے گئے ساتہ سننے قرآن کے اور چپکے رہنے کے باتین کرنے سے اور کہا ایک قوم نے نازل ہوئی یہہ آیت بیچ ترک پکار کر پڑہنے کے پیچھے امام کے اور روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اسنے ابو ہریرہ رضی سے کہا کہ اتری یہ آیت بیچ بلند کرنے آوازون کے بیچ نماز کے جسوقت کہ ہون وہ پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعید بن جبیر اور عطا اور مجاہد نے تحقیق نازل ہوئی یہ آیت بیچ خطبہ کے حکم کیے گئے لوگ ساتہ چپکے رہنے کے امام کے خطبہ پڑہنے کیوقت دن جمعہ کے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قرارت کے پیچھے امام کے نماز مین پس گئی ہے ایک جماعت طرف وجوب ہونی پڑہنے سورہ فاتحہ کے خواہ پکار کر پڑہے امام خواہ آہستہ روایت کی گئی ہے یہ حضرت عمر رضی اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور ابن عباس اور معاذ سے اور یہی ہے مذہب امام اوزاعی اور امام شافعی کا اور تفسیر بیضاوی مین اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ نماز کے تہے باتین کرتے لوگ نماز مین پس امر کیے گئے ساتہ سننے قرارت امام کے اور چپکے رہنے کو اور ظاہر لفظ اسکا چاہتا ہے وجوب ہونے سننے قرارت اور نماز مین باتین کرنیسے چپکے رہنے کو جبکہ پڑہا جاوے قرآن مطلق یعنے نماز مین اور سوای نماز کے اور بہت علمار قائل مستحب ہونیکے ہین باہر نماز کے اور دلیل پکڑی ہے ساتہ اسکے ان لوگون نے جو کہ نہین اعتقاد رکہتے پڑہنے سورہ فاتحہ کا اوپر مقتدی کے اور دلیل ضعیف ہے وَاذْكُرْ رَبَّكَ

فِیْ نَفْسِکَ یعنے اور یاد کر تو پروردگار اپنے کو بیچ دل اپنے کے یہ حکم عام ہے بیچ ذکر کرنے کے قرات
اور دعا اور سوای ان دونون کے یا امر ہے واسطے مقتدی کے ساتھ خفیہ پڑھنے کے پیچھے فارغ ہونے
امام کے پڑھنے اپنے سے جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور بیضاوی کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ حجت پکڑنی
ساتھ اس آیت کے اوپر منع کرنے قرات کے مردود ہے ساتھ اس حدیث صحیحین کے کہ نہین نماز ہوتی اُس
شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور تفسیر جلالین مین اسی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ چپ کرو
یعنے نماز مین باتین کرنے سے اور نازل ہوئی یہ آیت بیچ ترک کرنے کلام کے خطبہ مین اور قسطلانی
شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ ذکر کیا بہت مفسرین نے یہ کہ تحقیق قول اللہ تعالی کا وَاِذَا قُرِیَٔ
الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا خطبہ مین وارد ہوا ہے دوسری حنفیہ کی دلیل عدم وجوب
قرات فاتحہ پر اللہ عزوجل کا قول فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ یعنے قرآن سے جس قدر آسان ہو پڑھو
ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کا فرمانا قرآن سے جسقدر آسان ہو پڑھو قدر کفایت مین نص نہین
پس معارض نہین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو بلکہ حدیث
تفصیل اور تفسیر ہے آیت قرآنی کی کہ ما تیسر سے مراد فاتحہ ہے نہ کچھ اور اسیطرح ہے تفسیر رحمانی وغیرہ
مین اور تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر یون لکھی ہے کہ کہا قیس بن حازم نے نماز
پڑھی مینے پیچھے ابن عباسؓ کے بصرہ مین پس پڑھی بیچ اول رکعت کے سورہ فاتحہ اور اول آیت سورہ
بقرہ سے پھر کھڑے ہوئے بیچ دوسری رکعت کے پس پڑھی سورہ فاتحہ اور آیت دوسری سورہ بقرہ
سے پھر رکوع کیا پھر جب فارغ ہوئے متوجہ ہوئے ہماری پس کہا تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے فاقرءوا
ما تیسر منہ یعنے پڑھو وہ جو آسان ہو قرآن سے اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ حکم ماسوائے سورہ فاتحہ کے
ہے تیسری دلیل حنفیہ کی ترمذی اور موطا امام مالک مین روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ
سے کہ جس نے نماز پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی ہمین سورہ فاتحہ پس نہ پڑھی اسنے نماز لیکن اگر ہو پیچھے
امام کے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول صحابی کا ہے حدیث مرفوع نہین اور قول صحابی کا حجت نہین ہوتا
اور بیان اسکا فصل احکام ماموین اس کتاب مین پہلے گذرا [۵۳] چوتھی دلیل حنفیہ کی ابوداود اور
نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے مقرر ٹھیرایا گیا ہے امام اسلیے تاکہ پیروی کیجاوے اسکی سو جب وہ تکبیر کہے

تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑہے تو تم چپ ہو رہو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا ابو داؤد نے یہ زیادتی
وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا یعنے جو کہ ابو ہریرہ کی اس حدیث مین ہے نہین ہے محفوظ نزدیک ہمارے
وہم ابی خالد کا ہے اور تقریب التہذیب مین لکہا ہے کہ ابو خالد سلیمان بیٹا حیان ازدی
کا مجہول ہے تیسرے طبقہ سے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا ابن سفیان مسلم کے
استاد نے کہ سنایا مینے ابی بکر بن اخت ابی النضر سے کہ کہتا تہا مسلم کو کہ تحقیق اس حدیث مین طعن کیا
گیا ہے اور خلل کیا گیا ہے بیچ صحت اسکی کے پس کہا مسلم نے ابو بکر کو آیا کیا چاہتا ہے تو بڑے حافظے والا اسکو
سلیمان تیمی سے یعنے تحقیق سلیمان بڑے حافظے والا ہے اور بڑا یاد رکہنے والا ہے پس نہ ضرر
دیگی مخالفت اسکی اسکے غیر کو کہا ابو بکر نے حدیث ابو ہریرہؓ کی (یعنے تیرے نزدیک کیسی ہے)
کہا مسلم نے وہ صحیح ہے کہا ابو بکر نے پس کیون نہ رکہا تو نے اس حدیث کو بیچ صحیح اپنی کے (یعنے
اگر یہ حدیث صحیح ہے تو پہر اپنی کتاب مسلم مین با اسناد کس لیے تو نہین لایا) سو کہا مسلم نے
اسکی صحت پر اجماع نہین ہوا لیکن میرے نزدیک صحیح ہے اور مینے اپنی کتاب مسلم مین ایسی کوئی
حدیث درج نہین کی کہ جسکی صحت پر اجماع نہ ہو چکا ہو کہا نووی نے تحقیق یہ زیادتی یعنے وَاِذَا
قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا اس قسم مین سے ہے کہ اختلاف کیا ہے حفاظ حدیث کے نے اسکی صحت مین پس روایت
کیا بیہقی نے سنن کبریٰ مین ابو داود سجستانی سے کہ تحقیق یہ زیادتی نہین ہے محفوظ اور ایسا ہی روایت
کیا بیہقی نے یحیےٰ بن معین اور ابو حاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابی علی نیشاپوری شیخ حاکم
ابی عبد اللہ سے کہا بیہقی نے کہ کہا ابو علی حافظ نے یہ زیادتی نہین ہے محفوظ تحقیق مخالفت کی ہے
سلیمان تیمی نے اس زیادتی مین جمیع اصحاب قتادہ کی اور اجتماع ان حفاظ کا اوپر تضعیف اسی
زیادتی کے مقدم ہے اوپر تصحیح مسلم کے خاص کر کہ اور نہین روایت کیا مسلم نے اس زیادتی کو ساتہ اسناد کے
صحیح اپنی مین انتہے پانچوین حدیث دلیل حنفیہ کی موطا امام مالک اور ابو داؤد اور ترمذی
اور نسائی اور مانند اسکے ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہرے اس نماز سے کہ پکار کر پڑہی اس مین قراءت پس فرمایا
کیا پڑہا ہے ساتہ میرے کسی نے تم مین سے اب پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان اے
رسول اللہ کے فرمایا تحقیق مین کہتا تہا کیا ہے واسطے میرے کہ جہگڑا کیا جاتا ہون قرآن مین

کہا پس بازرہے لوگ پڑہنے سی ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اس نماز کے کہ پکارکر
پڑہتے تہے اس مین قرارت نمازون مین سے اُسوقت کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جواب
اسکا یہ ہے کہ کہا ابوداؤدؒ نے سنا مینے محمد بن یحیے بن فارسی سے کہ کہا پس بازرہے لوگ پڑہنے
سے یہ قول زہری کا ہے اور کہا بخاریؒ نے جزء القرءة مین اور قول اسکا کہ پس بازرہے لوگ کلام
زہری کا ہے اور تحقیق بیان کیا اُسکو واسطے ہمارے حسن بن صباح نے کہا حدیث کی ہم کو مبشر
نے اوزاعی سی کہا زہری نے پس نصیحت پکڑی ساتہہ اسکے مسلمانون نے پس نہین پڑہتے تہے
اسوقت جسوقت کہ پکارکر پڑہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا مالکؒ نے کہ کہا ربیعہ نے واسطے زہری
کے جب کہ حدیث بیان کیا کرے تو اپنی کلام کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کلام سے جدا کردے اور کہا
ملا علی قاریؒ نے **مرقاۃ شرح مشکوۃ** مین یہ قول کہ پس بازرہے لوگ پڑہنے سی کلام زہری کا
ہے نہین ہے مرفوع کہا بخاری اور ذہبی اور ابن فارسی اور ابوداؤد اور ابن حبان اور خطابی
اور سوائے اسکے اور علماء نے اور کہا ترمذیؒ نے کہا بعض اصحاب زہری کے نے پس بازرہی
لوگ پڑہنے سی اسوقت کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہین ہے بیچ اسحدیث کی حجت
اوپر اس شخص کی جو کہ اعتقاد رکھتا ہے پڑہنے کا پیچہے امام کے اسلیے کہ روایت کیا اس حدیث
کو ابوہریرہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور روایت کیا اسحدیث کو بہی ابہریرہؓ نے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز پڑہے کوئی نماز اور نہ پڑہے بیچ اسکے سورہ فاتحہ
پس وہ نماز نقصان والی ہے نہین ہے پوری پس کہا واسطے ابی ہریرہ کے پوچہنے والی اس
حدیث کی نے تحقیق مین ہوتا ہون کبہی پیچہے امام کے کہا ابی ہریرہؓ نے پڑہ تو سورہ فاتحہ کو آہستہ
اور روایت کی ابوعثمان نہدی نے ابوہریرہ سی کہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حکم کیا مجھکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پکارکر کہدون مین کہ نہین ہوتی نماز مگر ساتہہ پڑہنے سورہ فاتحہ کی **چہٹی**
دلیل حنفیہ کی **ابن ماجہؒ** مین روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے
اسکے امام پس قرارت اسکی امام کی اسکے لیے قرارت ہی **جواب** اسکا یہ ہے کہ **قسطلانیؒ شرح**
صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین کہ یہ حدیث ضعیف
ہے نزدیک حفاظ کے اور سراج المنیر **شرح جامع صغیر** مین لکہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے

نزدیک حفاظ کی چنانچہ بیان کیا ہے اسکو دارقطنی وغیرہ نے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین
لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے بیچ تلخیص کے حدیث جابر کی مشہور ہے اور اسکے کئی طرق ہین جماعت صحابہ
سے سوان سب مین علت ہے اور کہا بیچ منتقی الاخبار کے کہ روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے بہت
طرق سے کہ وہ سب کے سب ضعیف ہین اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کہا بیچ نیل الاوطار
کے کہ کہا دارقطنی نے کہ حدیث قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ یعنے قرارت اسکی امام کی اسکے لیے قرارت
ہے سوای ابحنیفہ اور حسن بن عمارہ کے کسینے بہی اسناد اسکی بیان نہین کی اور یہ دونون ضعیف ہین
اور کہا ابن حجر نے فتح الباری مین کہ تحقیق یہ حدیث ضعیف ہے نزدیک تمام حافظون حدیث کی اور
تحقیق ذکر کیا ابن حجر نے اس حدیث کے تمام طریقون کو اور علت بیان کی اسحدیث کی دارقطنی نے
انتہے اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین کہ اسحدیث کی اسناد مین جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے اور
تحقیق کہا ابوحنیفہ رح نے نہین دیکہا مینے کسی کو بڑا جہوٹا (زیادہ) جابر جعفی سے لیکن متابعت کی ہے
اسکی لیث بن ابی سلیم نے اور کہا بیہقی نے نہین متابعت کرتا انکو کوئی مگر وہ شخص کہ بہت ضعیف
ہوا انکو نوسے اور روایت لیث کی نزدیک ابن عدی کے ہے اور کہا محمد بن حسن نے آثار مین خبر دی
ہمکو ابوحنیفہ نے کہا ابوحنیفہ نے حدیث کی ہمکو موسی بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد سے اس نے
جابر سے کہا دارقطنی اور ابن عدی نے نہین مسند کیا اسحدیث کو کسینے سوائے ابی حنیفہ رح
اور متابعت کی ہے اسکی حسن بن عمارہ نے اور یہ دونون ضعیف ہین (یعنے حدیث کے باب مین)
اور روایت کیا اسکو ثوری اور شعبہ اور تمام عشرہ نے موسی سے اور اس نے عبداللہ بن شداد سے
مرسل اور ایسا ہی کہا ابن مبارک نے ابحنیفہ سے مرسل اور تحقیق نکالا دارقطنی اور طبرانی نے طریق
ابو ہے ابن ابی الزبیر سے اسنے جابر سے مثل اسکے لیکن اسکی اسناد مین سہل بن عباس ہے اور وہ
متروک ہے اور روایت کیا دارقطنی نے بیچ غرایب مالک کے اسکو مرفوع اور کہا اکیلا ہوا ہے ساتھہ اسکو
عاصم بن عصام اور وہ مجہول ہے اور جو کہ موطا مین روایت ہے مالک سے اسنے وہب سے اس نے جابر
سے (وہ) موقوف ہے اور نکالا دارقطنی نے سنن مین طریق یحیے بن سلام سے اس نے مالک سے ساتھہ
لفظ دوسرے کے کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ
یعنے ہر نماز کہ نہ پڑہی جاوے اس مین سورہ فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے مگر یہ کہ ہو پیچہے امام کے کہا

دارقطنی نے اس مین یحییٰ ضعیف ہے اور موقوف ہونا اس روایت کا مالک سے اچھی بات ہے (یعنی اس
روایت کو مالک لایا ہے وہ موقوف ہے) پہر نکالا اسکو دارقطنی نے ایسا ہی اور اس باب مین ابن عمرؓ سے
نکالا اسکو دارقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے سالم سے اسنے اپنے باپ سے اور طریقے دوسرے سے اسنے
ایوب سے اسنے نافع سے اور ضعیف کیا اسکو دارقطنی نے اور نکالا اسکو دارقطنی نے دوسرے طریقے سے ایوب سے موقوف اور کہا کہ موقوف
ہونا اسکا اچھا ہے اور ایسا ہی موطا مین ہے نافع سے اور ابی سعیدؓ سے نکالا اسکو طبرانی نے اوسط
مین اور ابن عدی نے اور ضعیف کیا اسکو اور ابی ہریرہؓ سے نکالا اسکو دارقطنی نے اور ضعیف کیا اسکو
اور ابن عباسؓ سے مرفوع ہونا اسکا کفایت کرتی ہے تجہ کو قرارت امام کی آہستہ پڑہے خواہ پکار کر پڑہے
نکالا اسکو دارقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے اور انسؓ سے بہی روایت ہے نکالا اسکو ابن حبان نے ضعفا
مین اور حضرت علیؓ سے کہا ایک مرد نے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑہو مین پیچہے امام کے یا چپکا
رہون فرمایا حضرتؐ نے بلکہ چپکا رہ تو اسلیے کہ کفایت کرتی ہے تجہ کو قرارت امام کی نکالا اسکو دارقطنی
نے ساتھ اسناد ضعیف کے اور حمل کیا بیہقی نے ان احادیث کو اوپر ماسوای سورہ فاتحہ کے اور دلیل پکڑی
ہے ساتھ حدیث عبادہؓ کے اور ساتھ اسی تاویل کے تطبیق ہے درمیان دلائل مثبتہ قرارت کے اور دلائل
نافیہ قرارت کی واللہ اعلم بالصواب تمام ہوا ترجمہ عبارت تخریج ہدایہ کا ساتوین حدیث دلیل حنفیہ کی
موطائے امام محمد مین ہے کہ کہا سعد نے دوست رکہتا ہون مین یہ جو شخص پڑہے پیچہے امام کے اسکے
منہ مین آگ کا کوئلہ ڈالا جاوے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت
اسلیے کہ کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین کہ اسکی اسناد مین ابن بجاد مجہول ہے اور نہین نام لیا گیا اس
کے شیخ کا اور کہا بخاری نے اپنے رسالہ جزء القرءۃ مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابن بجاد جو کہ اسکے
اسناد مین ہے) ایک آدمی ہے اولاد سعد سے اور وہ مجہول ہے اور نہین نام لیا گیا اسکا اور نہین جائز
ہے واسطے کسی کے یہ کہ کہے امام کے پیچہے پڑہنے والے کے منہ مین ہو آگ کا کوئلہ اسلیے کہ کوئلہ آگ کا
عذاب الہی کے سے ہے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت عذاب کرو کسی کو ساتھ عذاب اللہ کے اور نہین
لائق ہے واسطے کسیکے یہ کہ وہم کرے اس بات کا سعد پر باوجود مرسل ہونے اور ضعیف ہونے اسکی روایت
کے آٹہوین حدیث دلیل حنفیہ کی موطائے امام محمد مین ہے کہ کہا محمد بن عجلان نے کہ تحقیق عمر بن خطابؓ نے کہا
کہ مین چاہتا ہون جو شخص کہ پڑہے پیچہے امام کے بہرا جاوے منہ اسکا پتہر سے جواب اسکا دو طرح ہے —

اول یہ کہ یہ روایت بھی موقوف ہے اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی **دوم** روایت نخعی
ہے حضرت عمرؓ کی اس روایت کی کہ جسکو بخاری نے جزء القراءۃ مین روایت کیا ہے یزید بن شریک سے کہا
اسنے پوچھا مینے عمر بن الخطابؓ سے کہ امام کے پیچھے پڑھون کہا حضرت عمرؓ نے ہان مین نے کہا کہ اگر آپ
پڑھتے ہون تو (آپکے پیچھے) بھی کہا حضرت عمرؓ نے مین پڑھتا ہون تو بھی **نوین** حدیث دلیل حنفیہ
کی ابن ابی شیبہ مین روایت ہے حضرت علیؓ سے جو شخص کہ پڑھے پیچھے امام کے اسنے تحقیق خطا کی
اس نے طریقہ اسلام مین **جواب** اسکا دو طرح ہے **اول** یہ کہ یہ روایت بھی موقوف ہے **دوم**
کہا بخاری نے اپنے رسالہ جزء القراءۃ مین کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اسلیے کہ اسکی اسناد مین مختار
بن عبد اللہ بن ابی لیلی ہے اور وہ مجہول ہے اور نہین معلوم ہوتا کہ اسنے اپنے باپ سے سنا ہے یا نہین اور
نہین معلوم ہوتا کہ اسکے باپ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے یا نہین اور نہین حجت پکڑی محدثین
نے اسطرح کی حدیث کو ساتھ اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین کہ کہا ابن حبانؒ نے بیچ ترجمہ عبد اللہ بن
ابی لیلی کے کہ یہ حدیث ضعیف حدیثون مین سے ہے اور یہ باطل ہے **دسوین** حدیث دلیل حنفیہ کی
لائے ہین بخاری اپنے رسالہ جزء القراءۃ مین کہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ جو شخص پڑھے پیچھے
امام کے پس نہین درست ہے نماز اسکی **جواب** اسکا بھی دو طرح پر ہے **اول** کہ یہ روایت بھی موقوف
ہے **دوم** کہا بخاری نے جزء القراءۃ مین نہین پہچانا جاتا ہے سماع اسکی اسناد مین سے بعض کا
بعض سے اور نہین صحیح ہوتی اسطرح کی حدیث اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین لایا ہے اس
حدیث کو ابن حبان ضعفا مین اور ابن جوزی اسی طریقہ سے اور اسکی اسناد مین احمد بن علی بن سلیمان
ہے اور وہ متہم ہے **گیارہوین** حدیث دلیل حنفیہ کی کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین روایت کی
ہے انس نے مرفوعا جو شخص کہ پڑھے پیچھے امام کے بھرا جاوے منہ اسکا ساتھ آگ کے **جواب** اسکا یہ ہے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا ابن حجر نے لایا ہے اس حدیث
کو ابن حبان ضعفا مین اور اسکی اسناد مین محمود بن احمد ہے اور وہ متہم ہے اور جھوٹون مین سے ہے
بارہوین حدیث دلیل حنفیہ کی لایا ہے بخاری اپنے رسالہ جزء القراءۃ مین روایت ہے ابراہیم سے
کہا اس نے کہ کہا عبد اللہ (ابن مسعود) نے دوست رکھتا ہون مین اس بات کو جو شخص کہ پڑھے
پیچھے امام کے بھرا جاوے منہ اسکا ساتھ گندگی کے **جواب** اس کا دو طرح پر ہے

اول یہ کہ یہ موقوف ہے دوم کہا بخاری نے جزء القراءت میں کہ یہ مرسل ہے اور نہین قائم ہوتی
حجت ساتھ اسکے نماز مین آمین کہنے کے بیان مین عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین رواہ ابوداود وائل بن
حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ اس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھے
آپ نے آمین پکار کر کہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف منکرین آمین بالجہر میں سے
ہمارے بعض ہمزمان اسحدیث کی نسبت یون فرماتے ہین کہ اسحدیث کا ایک راوی علی بن صالح
ہے جسکی بنسبت میزان الاعتدال صفحہ ۲۰۴ مین لکھا ہے کہ کہا محمد بن مثنے نے کہ نہین سنا عبدالرحمن
بن مہدی سے علی سے حدیث بیان کرتے ہوئے کوئی شے اور محمد اور عبدالرحمن دونون ثقہ اور علمار
جرح وتعدیل مین سے ہین تو بموجب کلیہ اذا جاء الاحتمال کے حدیث صحیح جرح کے بغیر نہین ہے اس سے
استدلال نہین ہوسکتا جواب یہ ہی کہ علی بن صالح ثقہ ہے توثیق کی اس کی امام احمد بن جنبل اور
یحییے بن معین ونسائی نے ذہبی نے میزان الاعتدال مین کہا علی بن صالح بن حی حسن کے بھائی کی
یحییے بن معین اور نسائی نے توثیق کی اور حافظ ابن حجر نے تقریب مین کہا ہے علی ابن صالح بن حی
ابو محمد کوفی حسن کا بھائی ثقہ عابد ہے اور علامہ صفی الدین نے خلاصۃ تذہیب تہذیب الکمال مین کہا
ہے علی بن صالح بن حے ہمدانی ابو محمد کوفی سلمہ بن کہیل اور سماک او منصور سے روایت کرتا ہے اور اس
سے ابن نمیر اور وکیع اور ابونعیم توثیق کی اسکی احمد اور ابن معین نے ابن المدینی نے کہا اسکے لیے اپنی
حدیثین مین انتہے علاوہ برآن میزان الاعتدال کی عبارت کے یہ معنے نہین ہین کہ محمد بن مثنے
نے کہا کہ عبدالرحمن نے علی بن صالح سے کوی حدیث نہین سنی وہ عبارت یہ ہی وقال محمد بن مثنی
ما سمعت عبدالرحمن بن مهدی یحدث عن علی شیء قلت لا یدل هذا علی قدح اسکے
معنے یہ ہین محمد بن مثنے جو عبدالرحمان کے تلمیذون مین سے ہین کہتے ہین کہ مینے عبدالرحمن کو علی سے
روایت کرتے ہوی نہین سنا اس سے علی بن صالح کا ضعف کہان سے ثابت ہوا محمد بن مثنے تو اپنے
سماع کی نفی کرتے ہین کہ مینے عبدالرحمن سے بروایت علی کوئی حدیث نہین سنی محمد بن مثنے نے یہ تو نہین
کہا کہ عبدالرحمن کے نزدیک علی کے حدیثین ساقط الاحتجاج ہین پس جبکہ عبدالرحمن سے اسکی تضعیف ثابت
نہین ہوی بلکہ ائمہ کبار مثل ابن معین احمد بن جنبل ونسائی سے اسکی توثیق ثابت ہی تو یہ حدیث بہت

صحیح وقوی ٹھیری **عن**[له] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَّلِیْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑہ لیتے تو اتنی پکار کر آمین فرماتی کہ پہلی صف مین سے جو لوگ آپکے متصل ہوتی سُن لیتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** اسحدیث پر منکرین کا یہ شبہ ہی کہ اس مین بشر بن رافع ہے جسکو تقریب صفحہ ۱۵ مین ضعیف الحدیث لکہا ہوا ہے اور میزان الاعتدال صفحہ ۲۵۶ مین لکہا ہی کہ ابوعبد اللہ ابن عم ابوہریرہ سے سوای بشر بن رافع کے کوئی دوسرا روایت نہین کرتا تو اسحدیث کی ضعیف ہونے مین کچہ شبہ نہ رہا **جواب** یہ ہی کہ بشر بن رافع کی نسبت اگرچہ بعض محدثین کو مقال ہے لیکن بعض نے توثیق بہی کی ہے امام حافظ عبد العظیم منذری نے ترغیب و ترہیب مین فرمایا ہے بشر بن رافع ابو الاسباط نجرانی کو احمد وغیرہ نے ضعیف کہا اور ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا اور ابن عدی نے کہا کہ اوسکی حدیث مین کچہ مضائقہ نہین ہینہ اسکی کوئی حدیث منکر نہین دیکہے اور خلاصہ مین ہی بشر بیٹا رافع کا حرثی ابو الاسباط مسجد نجران کا امام یحیے بن ابی کثیر سے روایت کرتا ہے اور اس سے حاتم بن اسمعیل اور عبد الرزاق روایت کرتے ہین ابن معین اور ابن عدی نے اسکو ثقہ کہا ہی اسیلیے کہا شوکانی نے نیل[له] الاوطار مین روایت کیا ہی اسحدیث کو بہی دارقطنی نے اور کہا اسناد اسکی حسن ہے اور روایت کیا حاکم نے اور کہا صحیح ہے اوپر شرط بخاری اور مسلم کے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے اور برتقدیر تسلیم یہ حدیث قابل احتجاج نہ ہوگی لیکن حدیث اول جسکی صحت پوری طور سے ثابت ہو چکی اسکے ساتہہ اور دوسری احادیث صحیحہ کے ساتہہ ملکر اسکا ضعف بالکل زائل ہو جائیگا اور یہ بات تو مسلم ہے کہ مجموعہ چند احادیث ضعیفہ کا بسبب تعدد طرق بعض علماء کے نزدیک حسن کی درجہ تک پہونچ جاتا ہی چہ جائیکہ اکثر طرق قوی اور صحیح ہون تو اب اسحدیث کو بدرجہ اولی تقویت ہوگی کیونکہ آمین بالجہر مین اگرچہ بعض احادیث سند اضعیف ہین لیکن اکثر صحیح و قوی ہین تو پہر اسحدیث کو صحیح ہونے مین کیا کلام رہا **وعنه**[له] قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّاْمِیْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَیَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور اسی سے روایت ہے کہ لوگون نے آمین چہوڑ دی حالانکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرمالیتے فرماتے آمین تو پہلی صف والی سُن لیتے اور مسجد ہلجاتی روایت کیا اسے ابن ماجہ نے **فائدہ** اسحدیث پر بہی منکرین کا وہی اعتراض ہے جو حدیث مرقومہ بالا پر ہے

له یہ حدیث ابوداود چھاپہ اول دہلی مین جو کہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین چھاپا گیا ہے صفحہ ۱۳۴ مین ہے
له یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر جلد دوم کے صفحہ [illegible] مین ہے
له یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ [illegible] مین ہے

اور جواب گذر چکا ہے۔ رہی یہ بات کہ حضرت کی مسجد کی چہت کہجور کے پتون کی تہی اسکا گونجنا چہ معنی دارد
ابو عبد اللہ یا بشر راوی کی گہڑت ہی سوا ایسے الفاظ بیہودہ بیباکانہ زبان پر لانا مناسب نہین ہے
زکس گرنترسی بترس از خدا ٭ بشر بن رافع کو کسی محدث نے وضاعین یا کذابین مین سے نہین گنا ملکہ ابن
معین ابن عدی نے اسکی توثیق کی ہی اور امام احمد اور امام بخاری نے بہی کاذب واضع الحدیث نہین
کہا ہے اس قدر گستاخی منکرین کو نازیبا ہے اور ابو عبد اللہ ابن عم ابو ہریرہؓ اسکے حق مین بعض نے لا یعرف
لکہا ہے مگر ابن حبان نے اسکی توثیق کی ہے حافظ ابن حجر نے تلخیص الحبیر مین لکہا ہے اور ابو ہریرہ کا چچا
زاد بہائی بعض نے کہا معروف نہین ہے لیکن ابن حبان نے اسکو ثقہ کہا ہے اور تقریب مین لکہا ہے
ابو عبد اللہ راوی ابو ہریرہ کا چچا زاد بہائی مقبول ہے اور خلاصہ مین ہے عبد الرحمن ابو ہریرہ کے چچا زاد بہائی
سے روایت کرتا ہے اور اس سے ابو الزبیر توثیق کی اسکی ابن حبان نے اور ارتجاج کے معنے معترضین نے
نہین سمجہے لغت مین کہین ارتجاج کے معنے گونجنے کے نہین لکہے بلکہ معنے ارتجاج کے اضطراب و تحرک کے
ہین یعنے مسجد ہلجاتی تہی بسبب آواز آمین کے اور یہ حقیقت پر محمول نہین ہے بلکہ بطور مبالغہ کہا گیا ہے
اور مراد اس سے اجتماع رفع صوت ہی اور اسطرح کا محاورہ عرب مین بہت شائع و ذائع ہے دیکہو صحیح بخاری
کتاب العیدین مین اور حضرت عمر خیمہ کے اندر منے مین تکبیر کہتے تہے تو مسجد کے لوگ آپکی تکبیر سن لیتے اور وہ
اور بازاری لوگ بہی تکبیرین کہتے تو کہ منے تکبیر کہنے سے ہلجاتا اور مراد ہلجانے سی اجتماع رفع صوت ہے اسیطرح
ہے فتح الباری اور مجمع البحار اور منتہے الارب فی لغات العرب مین **وَعَنْ عَطَاءٍ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ أَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ رَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِآمِيْنَ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ اور عطاء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہا کہ مینے دو سو صحابہ کو پایا
کہ جب امام ولا الضالین کہتا آمین کہتے روایت کیا اسے بیہقی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین **ف**
اس اثر پر منکرین کئی وجہ سے شبہ کرتے ہین اول یہ کہ یہ اسی عطا کا قول ہے جسکا قول تم آمین کے دعا ہونے
مین نہین مانتے (دوم) احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ کے مقابلہ مین عطا کا قول کیا وقعت رکہتا ہے (سوم)
عطا نے باوجود دیکہ بے شمار صحابہ کو دیکہا ان مین سے صرف چند مخصوصون کو آمین پکار کر کہتے دیکہنا صریح
دلیل ہے اس بات پر کہ اور صحابہ پکار کر نہ کہتے تہے جواب وجہ اول یہ ہے کہ عطا کا کہنا کہ مینے دو سو صحابہ کو پایا
صحابہ کے حال کی حکایت ہے یعنے عطا نے جسطور پر صحابہ کو آمین کہتے سنا اسکی حکایت کی اور اجتہاد کو اسمین دخل

نہین بخلاف اس قول عطا کے کہ آمین دعا ہے اس مین اجتہاد کو دخل ہے کیونکہ عطا کی اجتہاد مین آمین کا دعا ہونا راجح ٹہیرا تہا پس حکایت احوال کو امر اجتہادی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے پس ہم کہتے ہین کہ ہم عطا کی اس اجتہاد کو بغیر دلیل کے نہین مانتے بخلاف امر حکایت و اخبار کے کہ اسکے قبول کرنے سے نہ ہمکو چارہ نہ تمکو کیونکہ حکایت کے قبول نہ کرنے سے لازم آتا ہے کہ حاکی کاذب ہے اور جب کہ اس حاکی کی صداقت معلوم ہو چکی ہے تو اس کی حکایت کی ضرور تسلیم کرنا پڑے گی بخلاف اجتہاد کے کہ وہ بغیر برہان ثابت نہین مصرع ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا ۞ اور عطا کی ثقاہت مین کسی کو کلام نہین جسکو شبہ ہو حافظ ذہبی کی میزان اور ملا علی قاری کی شرح مسند امام اعظم اور خلاصہ مین دیکہے اور خود امام صاحب فرماتے ہین کہ مینے کسی سے ملاقات نہین کی کہ وہ افضل ہو عطا سے اور جواب وجہ دوم یہ ہے کہ اول تو یہ عطا کا قول ہی نہین ہے عطا حکایت کرتے ہین فعل صحابہ کی تو صحابہ کے فعل پر گستاخی کرنا اہل ادب کا شیوہ نہین ہے اور بالفرض اگر یہ عطا کا قول ہوتا اور عطا یون کہتے (آمین بالجہر سنت ہے) اور کسی حدیث صحیح مین آمین بالجہر کا ثبوت نہ پایا جاتا اور خلاف ثابت ہوتا تو البتہ عطا کے قول کا تسلیم کرنا محل تردد تہا اور ایسے صورت مین عطا ہی پر کیا موقوف ہر کیسے ہی اہل علم کا قول جو مخالف ہو حدیث صحیح کے مردود ہے اور یہان تو قول عطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مخالف نہین ہے بلکہ احادیث صحیحہ سابقہ کے موافق ہے اور مطابق ہے آیات کے مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُولُ الآیۃ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ الآیۃ جواب وجہ سوم یہ ہے کہ عطا نے چند شخصون کو نہین دیکہا بلکہ دوسو صحابہ کو دیکہا کہ آمین بالجہر کہتے تہے پس اطلاق چند شخصون کا دوسو آدمی پر سوای تعصب اور نفسانیت کے کس چیز پر دلالت کرتا ہے اجی جناب آپ آمین بالسر کو تو دس صحابہ سے بہی ثابت نکر سکین گے بیس پچیس پچاس ستر تو درکنار رہے اگر روایات آپکے پاس ہون تو لایئے بر تقدیر صحت علی الراس والعین ورنہ شرمایئے پہر ایسا نام نہ لیجیے قَالَ عَطَاءٌ آمِیْنَ دُعَاءٌ وَاَمَّنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ وَّرَاءَہٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَکَانَ اَبُوْ ہُرَیْرَةَ یُنَادِی الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِیْ بِاٰمِیْنَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُہٗ وَیَحُضُّہُمْ وَسَمِعْتُ مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ خَبَرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عطا نے کہا آمین دعا ہے اور آمین کہی (عبد اللہ) بن زبیر اور اسکے پیچہے والون نے یہانتک کہ مسجد ہل گئی اور ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ امام کو کہدیتے تہے بلند آواز سے مجہسے آمین کا کہنا فوت نہ کرا اور نافع نے کہا کہ ابن عمر آمین کہنا نہین چہوڑتے تہے اور لوگون کو رغبت دلاتے تہے اور کہا

نافع نے یعنے عبداللہ بن عمر سے) آمین بالجہر کے باب میں ایک حدیث سنی روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ٭

وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُ مِائَتَیْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِاٰمِیْنَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ عطا سے روایت ہے کہ مینے دوسو صحابہ کو پایا اس مسجد مین جب امام ولا الضالین کہتا مین انکا آواز آمین کے ساتھہ سنتا یعنے بلند آواز سے کہتے ف اندونواتر وہ منکرین کا وہی شبہ ہے جو عطا کے پہلے اثر پر تہا اور جواب گذر چکا وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَءَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے یعنے جب پہنچتے ولا الضالین تک کہتے آمین اور بلند کرتے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو روایت کیا اسحدیثکو ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ ابن حجر نے سند اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے اسحدیث پر منکرین کا یہ اعتراض ہے کہ محمد بن کثیر راوی حدیث ہذا کی نسبت تقریب مین کثیر الغلط اور میزان الاعتدال مین لیس بثقة لکہا ہے لہذا یہ حدیث قابل احتجاج نہین ہے جواب یہ ہے کہ معترض فن رجال سے ناآشنا ہے اسلیے اتنی تمیز نہین ہے کہ محمد بن کثیر کونسا ہے آیا محمد بن کثیر بن ابی عطاء الثقفی الصنعانی ہے یا محمد بن کثیر العبدی البصری جس محمد بن کثیر کو تقریب مین پایا اسکو راوی اسحدیثکا قرار دیکر ضعیف لکہدیا ؎ بہر رنگیکہ خواہی جامہ میپوش ٭ من انداز قدت را می شناسم سنو محمد بن کثیر جو راوی سفیان ثوری ہے اسحدیث مین ہے وہ محمد بن کثیر العبدی البصری ہے اور اسکی توثیق کی ہے اور صدوق کہا ہے امام احمد بن حنبل اور ابو حاتم اور حاکم نے اور روایت کیا محمد بن کثیر سے امام بخاری نے اپنی کتاب مین دیکہو کتاب الایمان حدثنا محمد بن کثیر ہو العبدی اخبرنی سفیان ہو الثوری انتہے قسطلانی نے شرح بخاری مین لکہا ہے کہ محمد بن کثیر کاف کی زبر کے ساتھہ عبدی بصری ہے جسکی ابو حاتم نے توثیق کی اور ۲۲۳ھ مین وفات پائی اور سفیان سے اخبار کے لفظ سے روایت کرتا ہے معترض کو اگر شرح دیکہنے کا موقع نہین ملا تہا تو بخاری شریف کے حاشیہ کا مطالعہ فرما لیتے جناب مولوی احمد علی علیہ الرحمة والغفران نے لکہا ہے محمد بن کثیر بفتح کاف وکسر المثلثة العبدی البصری ثقة مات ۲۲۳ھ ہجری وسفیان ہو ابن السعید الثوری اور جو محمد کثیر ثقفی صنعانی ہے اسکی نسبت بیشک حافظ نے کثیر الغلط اور میزان الاعتدال مین لیس بثقة لکہا ہے اور بخاری اور ابوداود نے اسکی تضعیف کی ہے پہر بخاری باوجود ضعیف کہنے

کے کیونکر اپنی صحیح مین لا سکتا ہے اور ابو داؤد باوجود ضعیف کہنے کے کیونکر اس حدیث پر سکوت کر سکتا ہے اور ابو داؤد
نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور جس حدیث پر ابو داؤد سکوت کرتا ہے وہ اسکے نزدیک بلا ضعف ہوتی ہے اب
قطع اسے علاوہ اکہ محمد بن کثیر عبدی بصری ہے ثقہ تقفی صنعانی تو یہ حدیث ضعیف نہوئی بلکہ اول درجہ کی صحیح ہوئی

وَعَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْن فَقَالَ النَّاسُ آمِيْن وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ إِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ

اور نعیم مجمر سے روایت ہے کہا مینے نماز پڑہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے تو ابو ہریرہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی پہر سورہ فاتحہ پڑہی تو جب پہونچے ولا الضالین تک پہر آمین کہی اور لوگون نے بہی آمین کہی اور جب سجدہ کرتے اور تشہد پڑہکر اوٹہتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے فرماتے جسکی ہاتہ مین میری جان ہے مجہی اسکی قسم ہے مین تم مین سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثل نماز پڑہتا ہون روایت کیا اسے نسای اور ابن خزیمہ نے

ف اس حدیث پر منکرین کا یہ شبہ ہے کہ اسمین جہر و عدم جہر کا ذکر نہیں ہے صرف قال آمین ہے اور قول سے جہر ثابت نہین ہوتا ہے ورنہ قولوا التحیات للہ سے التحیات کو پکار کر پڑہنا چاہیے دوم اسکی اسناد مین ابو ہلال ہے جسکو تقریب مین لین الحدیث لکہا ہے سوم یہ حدیث بسم اللہ کے باب مین ہے جو بہت محدثین کا مذہب نہین ہے جواب یہ ہے کہ بسم اللہ کا حدیث مین ذکر ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ حدیث بسم اللہ سے ہی خاص ہے اور کسی مسئلہ کا حکم اس سے مستخرج نہین ہوتا اجی ایک ایک حدیث سے کتنے کتنے مسائل نکلتے مین اور یہ کہنا کہ اس مین جہر و عدم جہر کا ذکر نہین ہے صرف قال آمین ہے دلیل بے سوء فہمی پر کیونکہ نعیم کہتا ہے کہ مینے ابو ہریرہ کے پیچھے نماز پڑہی تو ابو ہریرہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی پہر سورۂ فاتحہ جب ولا الضالین تک پہونچے تو ابو ہریرہ نے آمین کہی اور مقتدیون نے بہی آمین کہی اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور آپکے مقتدیون نے آمین بلند آواز سے کہی ورنہ نعیم نے ابو ہریرہؓ کی آمین اور انکے مقتدیون کی آمین کو کیونکر سنا خیر سے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۞ اور نعیم مجمر سے ابو ہلال روایت نہین کرتا ہے بلکہ سعید بن ابی ہلال روایت کرتا ہے اور جو بعض نسخ نسائی مین ابو ہلال لکہا ہے وہ سہو کاتب ہے مگر معترض ان تحقیقات سے بے بہرہ ہین حافظ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ مین لکہا ہے اس حدیث کو نسائی نے اپنی

سنن مین روایت کیا اور فرمایا کہ ہمکو محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے حدیث بیان کی انسے شعیب نے ان سے لیث بن سعد نے وہ خالد بن یزید سے روایت کرتے ہین اور وہ سعید بن ابی ہلال سے اور وہ نعیم مجمر سے اور سنن دارقطنی مین ہے ہمکو ابو بکر نیشاپوری نے حدیث بیان کی انسے محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے انسے ان کے باپ عبد اللہ اور شعیب بن لیث نے ان دونون نے کہا ہمکو لیث بن سعد نے خبر دی وہ خالد بن یزید سے روایت کرتے ہین وہ سعید بن ابو ہلال سے وہ نعیم مجمر سے اور نسخہ صحیحہ عتیقہ نسائی جو ہمارے شیخ مولانا السید نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس ہے اس مین یہ ہے حدثنا خالد عن ابن ابی ہلال ہے معلوم ہوا کہ لفظ ابن کا کاتب نسخہ مطبوعہ سے سہواً رہگیا ہے واللہ اعلم اور سعید بن ابی ہلال کی محدثین نے توثیق کی ہے جو چاہے میزان الاعتدال خلاصہ ارشاد الساری مین دیکھ لے **وعن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال امین رواہ ابن ماجہ فی باب الجہر بامین حضرت علی رضی سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب ولا الضالین فرماتے کہتے آمین روایت کیا اسے ابن ماجہ نے آمین بالجہر کے باب مین **فائدہ** اس حدیث پر منکرین کا یہ شبہ ہے کہ حمید بن عبد الرحمن اور حجیہ بن عدی دونون کو میزان الاعتدال مین مجہول لکہا ہے لہذا حدیث قابل احتجاج نہین ہے جواب یہ ہے کہ حمید بن عبد الرحمن جو عثمان بن ابی شیبہ کا استاد ہے اسکی ثقاہت مین کچہ شبہ نہین اور یہ راوی صحاح کا ہے خلاصہ مین ہے حمید بن عبد الرحمن بن حمید رواسی راکی پیش کے ساتہہ اور ہمزہ کی زبر کے ساتہہ اسکی کنیت ابو علی کوفی ہے اعمش اور ہشام اور ایک جماعت سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد اور قتیبہ اور ابو بکر اور عثمان ابو شیبہ کے دونون بیٹے روایت کرتے ہین توثیق کی اسکی ابن معین نے اور تقریب مین ہے حمید بن عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن رواسی کوفی ثقہ ہے اور معترض نے جس حمید کی جہالت میزان الاعتدال سے نقل کی ہے وہ دوسرا حمید ہے عبارت میزان کی یہ ہے حمید بن عبد الرحمن عن ابیہ عن جدہ قال ابو بکر الخطیب مجہول انکو اتنی بہی تمیز نہین کہ یہان یہ کون حمید ہے اپنا مفید مطلب پاکر جس حمید کو ضعیف پایا اوسکو راوی حدیث قرار دیدیا نعوذ باللہ عن مثل ہذا الصنیع رہا حجیہ بن عدی وہ بہی ثقہ ہے میزان کی پوری عبارت دیکہو حجیہ بن عدی الکندی عن علی قال ابو حاتم شیخ مجہول لایحتج بہ قلت روی عنہ الحکم وسلمہ بن کہیل وابو اسحاق وہو صدوق انشاء اللہ قد قال فیہ العجلی ثقۃ انتہی مطلب یہ ہے کہ حجیہ بن عدی کندی حضرت علی رضی سے راوی ہے ابو حاتم نے کہا مجہول سا ہے اور محتج بہ نہین ہے (صاحب میزان کہتا ہے) مین کہتا ہون اس سے حکم اور سلمہ بن کہیل اور ابو اسحاق

نے روایت کی ہے اور یہ صدوق ہے انشاء اللہ اور عجلی نے بھی اسکی توثیق کی ہے انتہی انکی دیانتداری تو دیکھو فقط حجیہ بن عدی کی جہالت نقل کردی اور ذہبی نے جو اسکا جواب دیا ہے اس پر سکوت کیا ایسا ثابت ہو گیا کہ حجیہ ثقہ ہے اور جہالت مرتفع ہوگئی تین شخص حکم اور سلمہ اور ابو اسحق اس سے روایت کرتے ہین اور جس سے دو یا تین ثقہ روایت کرین اسکی جہالت زائل ہوجاتی ہے حافظ ابو عمر ابن عبد البر نے استذکار مین فرمایا ہے فمن روی عنہ ثلثۃ وقیل اثنان لیس بمجہول اور ایسا ہی فرمایا امام زیلعی نے نصب الرایہ مین اور حافظ ابن حجر نے ہدی الساری مقدمہ صحیح بخاری مین فالنصف ولا تعسف **وعن** عبد الجبار بن وائل عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین وسمعناھا منہ رواہ ابن ماجۃ فی باب الجہر بآمین عبد الجبار بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ان کے باپ نے مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضالین فرمایا آمین اور ہم سب نے آپکی آمین سنی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے آمین بالجہر کے باب مین **وعن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین رواہ الدارقطنی وحسنہ والحاکم وصححہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فاتحہ پڑھکر فارغ ہوتے بلند آواز سے آمین کہتے روایت کیا اسے دارقطنی نے اور حسن کہا اسے اور روایت کیا حاکم نے اور صحیح کہا اسے **فائدہ** اس حدیث پر منکرین کا یہ شبہ ہے کہ ہمین دارقطنی باوجود سعی کے نہین ملی اگر مستدلین دارقطنی یا حدیث کے راویون کا نام بتاوین تو انکی کیفیت سنکر دعوی سے باز آوین اور حسنہ الحاکم وصححہ کافی نہین حاکم کی تصحیح معلوم ہے جواب یہ ہے کہ دارقطنی دیکھنے کی تو آپکو نوبت آئی ہی نہین رجما بالغیب حکم ضعف بھی لگا دیا خیر اگر آپ دیکھنے سے بے بہرہ ہین اور تحسین اور تصحیح حاکم پر کفایت نہین کرتے تو ہم پوری سند اسکی پیش کرکے علماء ثقات کے اقوال اس حدیث کی صحت پر پیش نظر گذارتے ہین دیکھیے امام حافظ ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی نے سنن مین روایت کیا ثنا محمد بن اسمعیل الفارسی ثنا یحیی بن صالح ثنا اسحاق بن ابراہیم حدثنی عمرو بن الحارث حدثنی عبد اللہ بن سالم عن الزبیدی حدثنی الزہری عن ابی سلمۃ وسعید عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین ھذا اسناد حسن انتہی

حدیث عبد الجبار بن وائل

حدیث ابو ہریرہ

تخریج الحدیث

سند حدیث

اور حافظ ابن حجر نے درایہ تخریج تبین کہا واخرجہ ابن حبان بلفظ اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین
صححہ الحاکم وحسنہ الدارقطنی اور حافظ نے تلخیص الحبیر میں کہا کانہ یشیر الی ما رواہ الدارقطنی والحاکم من طریق الزبیدی
عن الزہری عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃؓ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القرآن
رفع صوتہ وقال آمین قال الدارقطنی اسنادہ حسن وقال الحاکم صحیح علی شرطہما وقال البیہقی حسن صحیح مطلب
ہے گویا وہ اشارہ کرتا ہے اس حدیث کی طرف جسکو دارقطنی نے زبیدی کے طریق سے ابو ہریرۃؓ تک روایت
کیا کہا ابو ہریرۃؓ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فاتحہ پڑھکر فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے دارقطنی
نے کہا اسکی اسناد حسن ہے اور حاکم نے کہا شرط شیخین پر ہے اور بیہقی نے کہا حسن صحیح ہے دیکھو اس حدیث
کی دارقطنی حاکم بیہقی سب نے تصحیح کی اور اس تصحیح پر ابن حجر نے اقرار کیا اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار
مین **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا آپنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھی پھر بلند آواز سے آمین کہی روایت کیا اسکو ترمذی
اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** منکرین اس حدیث مین یون شبہ کرتے ہین کہ اس حدیث کی اسناد
مین بندار ہے اور اسکو میزان الاعتدال کے صفحہ ۱۲۲ مین کذاب لکھا ہے تو یہ حدیث ضعیف ہوئی لائق
حجت نہین **جواب** یہی تا مرد سخن نگفتہ باشد ٭ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ٭ سبحان اللہ آپ کی قابلیت ظاہر
ہوئی اور مبلغ علم معلوم ہوا جس بندار کو آپنے میزان الاعتدال سے نقل کیا ہے وہ بندار بن عمر والرویانی
شیخ الفقیہ المقدسی ہے جسکے حق مین ذہبی نے کہا ہے قال النخشی کذاب اور یہ بندار بن عمر والرویانی راوی
صحاح ستہ کا نہین ہے صحاح ستہ مین تو کہین اس سے روایت نہین بلکہ وہ بندار جو صحاح ستہ کا راوی ہے
وہ محمد بن بشار بندار ہے ائمہ ستہ نے اس سے روایت کیا اسکی ثقاہت مجمع علیہا ہے اور بعض محدثین نے جو
اسپر بلا سبب جرح کی ہے وہ نقاد نے تسلیم نہین کی ہے دیکھو حافظ شمس الدین ذہبی نے میزان مین کہا محمد
بن بشار حافظ بندار ثقہ ہے اور سچا ہے فلاس نے کہا کذاب ہے لیکن اسکے قول کیطرف کسی نے کان نہین
رکھا کیونکہ ان کو یقین ہے کہ بندار سچا امانت دار ہے اور عبداللہ بن الدورقی نے کہا ہم یحیی بن معین کے
پاس تھے اسکے پاس بندار کا ذکر ہوا (عبداللہ نے کہا) مینے یحیی کو دیکھا کہ وہ اس کی پرواہ نہ رکھتا تھا اور

عن وائل بن حجر
بن ابی التفرقہ
فی الصلاۃ کے دیکہ
متعلق علیہ ۱۲

نہ کہتا تہا اور اسکی تضعیف کرتا تہا اور ابن سیار نے کہا وہ ثقہ ہے اور ابو داؤد نے کہا مینے بندار سے پچاس
ہزار حدیث لکہی اگر وہ جہوٹ سے سالم نہ ہوتا تو مین اسکی حدیث چہوڑ دیتا اور ابو حاتم وغیرہ نے کہا سچا ہے (ذہبی
کہتا ہے) مین کہتا ہون کہ بندار علم کے برتنون مین سے ایک برتن ہے اس سے ائمہ ستہ اور ابن خزیمہ اور ابن ساعد اور
اور لوگون نے روایت کیا عجلی نے کہا ثقہ کثیر الحدیث ہے اور کہا ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین حدیث بیان
کی ہے ہم سے ہماری زمانے کی علم والون اور خبر والون کے امام محمد بن بشار بندار نے انتہے ترمذی نے کہا
اس باب مین حضرت علی اور ابو ہریرہ سے بہی مروی ہے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے اکثر
صحابہ تابعین تبع تابعین کا کہ آدمی آواز سے آمین کہے اور اخفا نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی احمد اسحق
کا وَعَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِي
بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نہ پیچہے چہوڑیے مجہے ساتہ آمین کے روایت کیا اسے ابو داود نے **ف** منکرین کا اس حدیث پر شبہ
ہے کہ اسحاق راوی اس حدیث کو تقریب کے صـ۲۷ مین تغیر قبل موتہ و میزان الاعتدال مین صـ۱۳۴ مین اختلط
فے آخر عمرہ لکہا ہے پس راوی حدیث مجروح ہے حدیث قابل حجت نہی **جواب** معترض نے تو قیامت
برپا کر دی انا للہ و انا الیہ راجعون بہلا اگر اسحق بن ابراہیم بن راہویہ کی حدیث ضعیف ٹہریگی تو پہر کس کی حدیث قابل
احتجاج ہوگی ابن راہویہ وہ شخص ہے جسکی شان مین نقادین نے احد الائمۃ الاعلام مجتہد حافظ ثقہ حجۃ تا نون
امام من ائمۃ المسلمین کہا ہے اور یہ سب اعلے درجہ کی تعدیل ہے حافظ ذہبی نے کہا میزان مین اعلے درجہ کی تعدیل
تعبیر رواۃ مقبولین کی شان مین ثبت حجۃ اور ثبت حافظ اور ثقہ متقن پہر ثقہ پہر صدوق ہے ہان البتہ
قبل از وفات چہہ مہینے انکے حافظہ مین کچہ تغیر ہوگیا تہا یہ کچہ معترض کے مفید مطلب نہین ہے کیونکہ ائمہ
خمسہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی اور نسائی کی کتابون مین جتنی احادیث اس سے مروی ہین وہ سب قبل
اختلاط کے ہین دیکہو ابو داودنے خود کہا ہے اسحاق بن راہویہ سے جو روایت ہم نے حالت اختلاط مین
کی ہے اوسکو پہینک دیا ہے جیسا کہ میزان الاعتدال مین ہے ابو عبید آجری نے کہا مینے ابو داؤد سے
سنا کہتے اسحاق بن راہویہ کا حافظہ موت سے پہلے پانچ مہینے متغیر ہوگیا تہا مینے حالت تغیر مین بہی
سنا لیکن اسکو پہینک دیا اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اسحاق بن راہویہ کی جتنی روایتین ابو داؤد مین ہین
وہ سب قبل اختلاط کی ہین اور مراد بلال کی بات کہنے سے کہ آپ مجہے پیچہے نہ چہوڑا کیجیے یہ ہے کہ مجہے سورہ فاتحہ تمام

کر لینے دیا کیجیے تب میں آپکے ساتھ ملکر آمین کہا کرو ان احادیث سے دونوں امر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور آمین پکار کر کہنا ثابت ہو گئے **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی السلام والتامین رواہ ابن ماجۃ فی باب الجہر بآمین اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے یہود تمہارے ساتھ اتنا کسی چیز پر حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر کرتے ہیں **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین رواہ ابن ماجۃ فی باب الجہر بآمین اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود نے تمہارے ساتھ اتنا کسی چیز پر حسد نہیں کیا جتنا آمین کے کہنے پر روایت کیا اسے ابن ماجہ نے آمین بالجہر کے باب میں

فائدہ منکرین کا احادیث پر یہ شبہ ہے کہ راوی حدیث طلحہ بن عمرو کو تقریب میں متروک لکھا ہے پس حدیث ضعیف ٹھیری علاوہ بریں ان دونوں حدیثوں میں کوئی لفظ جہر و رفع صوت نہیں ہے جس سے مستدلین کا مدعا ثابت ہو ان دونو حدیثوں کو دعوی سے کچھ لگاؤ نہیں ہے اور لفظ باب الجہر بالتامین از طرف ابن ماجہ ہے

جواب حدیث صحیح ہے حافظ عبد العظیم منذری نے کتاب ترغیب و ترہیب میں کہا عن عائشۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی السلام والتامین رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح وابن خزیمۃ فی صحیحہ واحمد یعنے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا یہود تمہارے ساتھ اتنا کسی چیز پر حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد سے روایت کیا اور روایت کیا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام احمد نے بھی روایت کیا اور یہ کہنا کہ حدیث میں کوئی لفظ جہر و رفع صوت نہیں جہالت ہے یہ ظاہر اور عقل سلیم کے مطابق ہے کہ جب مسلمان لوگ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے تو یہود لوگ اس سلام اور اتحاد و محبت انکی پر حسد کرتے تھے آیا کوئی عاقل یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ لوگ سلام آہستہ کہتے تھے اسیطرح جب لوگ نماز میں آمین پکار کر کہتے تھے تو یہود اس آمین کی آواز پر جو جماعت کثیرہ کی زبان سے نکلتی تھی حسد کرتے تھے اور یہ آواز انکے کان میں مثل کلنٹے کے چبھتی تھی اور کوئی عاقل یہ نہ سمجھیگا کہ انکی آہستہ آمین کہنے پر یہود حسد کرتے تھے کیونکہ ان کو کیا خبر کہ مسلمانوں نے آمین کہی یا نہیں کہی اور علاوہ اسکے بہت چیزیں نماز میں آہستہ پڑھی جاتی ہیں پھر ان پر کیوں نہیں حسد کرتے تھے اس سے

صاف معلوم ہوا کہ اشخاص متعددہ کی زبان سے جب آواز آمین سنتے تھے تو یہ آواز انکو بری معلوم ہوتی تھی اور وہ غصہ
مین آجاتی اور حسد کرتے و ہذا ظاہر علی من لہ ادنی تامل اور اسیواسطے ابن ماجہ اس حدیث کو باب الجہر بالتامین مین لایا
ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد مین طلحہ بن عمرو ہے اور کلام کی ہے اسمین بہت
سے اہل علم نے لتتھے اور **بیہقی** نے مرفوع روایت کی ہے کہ حسد کیا یہود نے اوپر قبلہ کے وہ قبلہ کہ ہدایت کیگئی ہو
ہم طرف اسکے اور گمراہ کیے گئے یہود قبلہ سے اور حسد کرتے مین یہود اوپر جماعت کے اور حسد کرتے مین یہود اوپر
آمین کہنے ہماری کے پیچھے امام کے اور یہ ایک روایت طبرانی کے یہان ہے تحقیق یہود نہین حسد کرتے مسلمانو
پر اوپر فضل کے تین کامون سے جواب دینا سلام کا اور قائم کرنا صفون کا اور کہنا ان کا پیچھے امام اپنے کو
بیچ نماز فرض کے آمین اور یہ دوسری روایت ہے ابن عدی سے حسد کرتے مین تمپر یہود اوپر کہنے سلام کے اور قائم
کرنے صفون کے اور کہنے آمین کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا اور نماز مین صفون کا
قائم کرنا اور امام کے پیچھے فرض نماز مین آمین کہنا یہ تینون کام افضل ہین اور ان تینون کامون سے یہود حضرت کے
وقت حسد کرتے تھے پس اگر اب بھی کوئی شخص سلام کے دینے کو یا نماز مین صفون کے قائم کرنے کو یا آمین پکار کر
کہنے کو برا جانی تو اس مین اور یہود مین کچھ فرق نہین ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ
فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
فِیْ بَابِ جَهْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِیْنِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا قول (آمین) فرشتون
کے اقوال (آمین) سے موافق ہوا اسکے اگلے گناہ معاف ہوجاتے ہین روایت کیا اسے بخاری نے مقتدی کو آمین
پکار کر کہنے کے باب مین **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
جب کہے امام غیر المغضوب علیہم لا الضالین پس کہو تم آمین اس مین دلیل ظاہر ہے واسطے اسکے جو کہا اصحاب ہمارے
نے اور انکے سوا اور دونے بیشک آمین کہنی مقتدی کی ہو ساتھ آمین کہنے امام کے نہ پیچھے اسکے جب کہے امام و
لا الضالین کہین امام اور مقتدی ملکر آمین **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ حدیث ہے اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ

تمہے آمین کہی اور فرشتے آسمان مین آمین کہین اور ایک تمہاری آمین اور فرشتون کی آمین ایکوقت مین)
سوافق آجاوی اسکے اگلے گناہ سب معاف ہوجاتی ہین **وعنہ ایضاً** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فان الملئکۃ
تقول آمین وان الامام یقول آمین فمن وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ رواہ النسائی فی باب جہر الامام بآمین اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو آمین کہو کیونکہ (اسوقت) فرشتے بھی اور
امام بھی آمین کہتا ہے پھر جسکی آمین فرشتون کی آمین کے سوافق آجاوی (ایک وقت مین) اسکے پہلے گناہ
معاف ہوجاتے ہین روایت کیا اسے نسائی نے امام کے آمین پکار کر کہنے کے باب مین **وعنہ** ایضاً عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن القاری فامنوا فان الملئکۃ تؤمن فمن وافق تامینہ
تامین الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ النسائی فی باب جہر الامام بآمین اور
اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب پڑھنے والا (امام) آمین کہے تو آمین
کہو کیونکہ فرشتے (اسوقت) آمین کہتے ہین تو جسکی آمین فرشتون کی آمین کے سوافق ہوئی اسکے اگلے گناہ
معاف ہوجاتے ہین روایت کیا اسے نسائی نے امام کے آمین پکار کر کہنے کے باب مین **وعنہ** ایضاً ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول آمین رواہ البخاری ومسلم وابوداود
والترمذی والنسائی ومالک اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو آمین کہو
کیونکہ جسکی آمین فرشتون کی آمین کے سوافق ہوجاوی اسکے پہلے گناہ معاف ہوجاتے ہین زہری نے کہا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے روایت کیا اسے بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **ف**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی تین حدیثون کی بابت منکرین کا یہ قول ہے کہ یہ تینون حدیثین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
کی دلیل ہین **جواب** ان تینون حدیثون کا امام کی دلیل ہونا صریح غلط ہے کیونکہ خاص امام ابوحنیفہ کا مذہب
اس باب مین یہ ہے کہ امام اصلا آمین نہ کہے نہ پکار کر نہ چپکے جیسا کہ فرمایا امام محمد نے موطا مین قال محمد وبہذا
ناخذ ینبغی اذا فرغ الامام من ام الکتاب ان یؤمن الامام ویؤمن من خلفہ ولا یجہرون بذلک فاما ابوحنیفۃ فقال
یؤمن من خلف الامام ولا یؤمن الامام امام محمد نے کہا حدیث سے ہم مستدل ہین لائق ہے کہ جب امام فاتحہ سے

فارغ ہو تو امام اور مقتدی دونون آمین کہین اور پکار کر نہ کہین لیکن امام ابو حنیفہ رح نے کہا کہ مقتدی آمین کہین اور امام نہ کہے اب موطا کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک امام مطلقاً آمین نہ کہے اور یہہ جو ابو ہریرہ رض کی باقی دو حدیثون کی بابت یہ کہتے ہین کہ یہہ بھی مستدلین کی مفید مدعا نہین کیونکہ ایک مین یہہ ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اور دوسری مین ہو کہ جب قاری آمین کہے تو تم بھی کہو نہ یہان سے پکار کر کہنا نکلتا ہے نہ آہستہ **جواب** ابو ہریرہ رض کی ان دونون حدیثون اور پہلی تینون حدیثون سے حکم آمین کہنے کا امام اور ماموم کے لیئے نکلا مگر کیفیت آمین کہنے کی مجہول ہی کہ پکار کر کہنا چاہیے یا آہستہ تو کیفیت اسکی خود ابو ہریرہ رض کی دوسری اور دیگر صحابہ مثل وائل بن حجر و علی بن ابیطالب و بلال و عائشہ و ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم کی حدیثون سے جو جہر پر دال ہین معلوم ہوئے کیونکہ الاحادیث یفسر بعضہا بعضا اور یہی احادیث ماسبق ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث (قولوا آمین) وحدیث (اذا امن القاری فامنوا) وحدیث (اذا امن الامام فامنوا) وحدیث (واذا قال احدکم آمین) مطلق ہین اور یہ احادیث جن مین جہر کا ذکر ہے مقید ہین اور مطلق کو مقید پر حمل کرنا چاہیے پس بنا پر اس قاعدہ کے ان احادیث کو جو مطلق ہین جہر پر حمل کر کے انپر بھی جہر کا حکم دیا گیا اور مطلق اسرار پر حمل نہین کیا گیا کیونکہ اسرار مین کوئی حدیث صحت کو نہین پہونچتی بخلاف احادیث جہر کے کہ طرق متعددہ سے مروی ہین اور صحیح ہین اگرچہ بعض طرق مین ضعف ہے اب آمین بالجہر کو نا پسند کیا محدثین اور منکرین آمین بالجہر کے جواب بھی ختم ہوئے اور **حنفیہ** جو نماز مین پکار کر آمین نہین کہتے اس باب مین دلائل انکے یہہ ہین **پہلی حدیث** **روی** شُعبَۃُ عَن سَلَمَۃَ بنِ کُہَیلٍ عَن حُجرٍ اَبِی العَنبَسِ عَن عَلقَمَۃَ بنِ وَائِلٍ عَن اَبِیہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّالِّینَ فَقَالَ اٰمِینَ وَخَفَضَ بِہَا صَوتَہٗ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ روایت کیا شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اس نے حجر باپ عنبس کے سے اوسنے علقمہ بیٹے وائل کے سے اوس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے آواز اپنی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **جواب** اسکا دو طرح سے ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہی ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ ترمذی جو کہ مخرج اس حدیث کا ہے کہا اس نے کہ سنا مینے محمد (بخاری) سے کہ کہتے تہے حدیث سفیان کی یعنے جس حدیث مین مد بہا صوتہ یعنے دراز کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنے کو آیا ہے وہ حدیث بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے اسباب ہین اور خطا کی شعبہ نے اس حدیث مین کئی جگہہ مین **پہلی خطا** شعبہ راوی

کی اسحدیث مین یہ ہے کہا شعبہ نے حجر عنبس کا باپ ہی سویہ اسکی خطا ہے حجر تو عنبس کا بیٹا ہے اور کنیت کیا جاتا ہے ابا سکن **دوسری خطا** شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہ شعبہ نے زیادہ کیا اسحدیث مین علقمہ بن وائل سے اور وہ بیچ اسناد اسحدیث کے نہین **تیسیری خطا** شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور یہ اسکا خطا ہے اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرت نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو۔ اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **مرقاۃ شرح مشکوۃ** مین کہ اس روایت مین شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے اور تحقیق صواب معروف مد بہا صوتہ اور رفع بہا صوتہ ہے اور لفظ مد بہا صوتہ کا ترمذی اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہی اور لفظ رفع بہا صوتہ کا ابو داود نے اور روایت کیا بیہقی اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے عطا سے کہا پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہتے امام ولا الضالین بلند کرتے آوازین اپنی ساتھہ آمین کہنے کے انتہے شعبہ کی حدیث ضعیف ہے نیکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت نہین چنانچہ کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین عَلْقَمَۃُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ بِضَمِّ الْمُهْمَلَۃِ وَسُکُوْنِ الْجِیْمِ الْحَضْرَمِیُّ الْکُوْفِیُّ صَدُوْقٌ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر ساتھہ ضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا ہے اپنے باپ سے انتہی اور وجہ نہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہی کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھہ مہینے پیچھے پیدا ہوا تھا چنانچہ کہا شیخ ابن الہمام حنفی نے **فتح القدیر** مین ذکر الترمذی فی علله الکبیر قال انہ سأل البخاری هل سمع علقمۃ من ابیه فقال انہ ولد بعد موت ابیه بستۃ اشهر یعنے ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتاب اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے چھہ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے **دوم** شعبہ کی روایت مذکور کی مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت کا ثابت ہو چکا ہے چنانچہ **فتح القدیر** مین ہے وَقَدْ رَجَّحَ الدَّارَقُطْنِیُّ وَغَیْرُہٗ رِوَایَۃَ سُفْیَانَ بِاَنَّہٗ اَحْفَظُ وَقَدْ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ عَنْ شُعْبَۃَ فِی الْحَدِیْثِ رَافِعًا صَوْتَہٗ یعنے تحقیق ترجیح دی ہے دارقطنی وغیرہ نے سفیان کی روایت کو (جس مین آمین پکار کر کہنا حضرت کا روایت کیا گیا ہے) تحقیق وہ روایت نگاہ رکھی گئی ہے اور تحقیق بیہقے نے روایت کیا ہے شعبہ سے بیچ حدیث کے (آمین کہنے مین حضرت کا) بلند کرنا آواز کا **سوم** شعبہ کی حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر آمین نہین کی ہے خفیہ اپنے دل مین کہی ہے کیونکہ اس مین خود شعبہ کہتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتہہ اسکے آواز اپنے کو اس سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زور سے آمین پکار کر نہین کہی درمیانہ آواز سے کہی ہو اور اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن ہمام حنفی بہی چنانچہ **فتح القدیر** مین لکہا ہے وَلَوْ کَانَ اِلَیَّ فِیْ ھٰذَا شَیْءٌ لَوَفَّقْتُ بِاَنَّ رِوَایَۃَ الْخَفْضِ یُرَادُ بِھَا عَدَمُ الْقَرْعِ الْعَنِیْفِ یعنی اگر میرے پاس کچہ دلیل ہوتی تو مین یون مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہ ہوا تہے ہمارا بہی یہی عقیدہ ہے کہ امام زور سے چلا کر آمین نکہے اسکو اسیقدر آمین پکار کر کہنی چاہیے کہ جسکو اول صف کے لوگ سن لیوین البتہ مقتدیون کو چلا کر کہنی بہی جائز ہے بلکہ سنت ہے اور حدیثین اس مضمون کی قریب گذرین **دوسری** دلیل حنفیہ کی آمین خفیہ کہنے کے باب مین شیخ عبدالحق حنفے نے **شرح سفر السعادت** مین یہ آثار نقل کیے ہین کہ از امیر المؤمنین عمر بن الخطاب روایت کردہ اند کہ اخفا کند امام چہار چیز را التعوذ و بسم اللہ و آمین و سبحانک اللہم و بحمدک و در بعض روایات بجای سبحانک اللہم ربنا و لک الحمد آمدہ و از ابن مسعود نیز مثل این آمدہ سیوطی در جمع الجوامع از ابی وائل روایت آوردہ کہ گفت بودند عمر و علی کہ جہر نمیکردند بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم و نہ بتعوذ و نہ بآمین رواہ ابن جریر و الطحاوی و ابن شاہین فی السنۃ سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ اثر صحابہ کے ہین مرفوع حدیثین نہین اور مقابلہ مین حدیث مرفوع کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہین ہوسکتا اور دلائل اسکے اس کتاب مین فصل احکام پانی مین پہلے گذرے **دوم** یہ روایتین طبقہ رابعہ کی کتاب کی ہین اور روایت طبقہ رابعہ کی کتاب کی قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے اسلیے نہین ہوتی ہین کہ اس طبقہ کی حدیثین جو اچہی سے اچہی ہین وہ ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مقلوب سخت انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثین ہین ایسطرح لکہا ہے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین اور چوتہے طبقے کی حدیثون کا لائق اعتبار اور قابل حجت نہ ہونیکا بیان اس کتاب مین فصل احکام پانی مین پہلے گذر چکا ہے **سوم** روایت ابن مسعودؓ کی بلا اسناد ہے اسلیے کہ ابراہیم نخعی تک ہی پہونچتی ہے چنانچہ کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین قَوْلُہٗ لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَرْبَعٌ اِلٰی اٰخِرِہٖ الرَّابِعُ التَّحْمِیْدُ وَالْاَرْبَعَۃُ رَوَاھَا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ یعنے یہ قول کہ امام چار چیزون کو خفیہ کہے اعوذ اور بسم اللہ اور آمین اور چوتہی ربنا لک الحمد روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعے سے اور یہ ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جسکی سند مین سقوط و انقطاع ہو

معلق اہمال ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کیجاتی ہے اور بیان اسکا ظفر المبین کے بارہوین مغالطے کے جواب
مین مسئلہ نود و یکم مین ہم نے لکھدیا ہے جو چاہے آمین سے دیکہ لے **چہارم** یہہ جو **ترمذی** اور **ابوداؤد**
اور **دارمی** اور **ابن ماجہ** کی روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ وَمَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ یعنے سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور دراز کیا ساتھہ آمین کہنے
کے آواز اپنی کو کہا **ترمذی** نے بعد اس حدیث کے وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یعنے آمین پکار کر کہنے کے
باب مین حضرت علیؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث آئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ آمین پکار کر کہنے کی حدیث
کے راویون مین سے ہین چنانچہ **ابن ماجہ** مین بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ یعنے سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو ابن جریر اور طحاوی
اور ابن شاہین نے روایت کی ہے کہ حضرت علی آمین پکار کر نہین کہتے تہے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز
نہین اور کہا سبل السلام مین اور دارقطنی نے بیچ سنن کے کہ حضرت علیؓ نماز مین بسم اللہ پکار کر کہنے کے راویون
مین سے ہین اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روایت
ہے کہ حضرت علیؓ نماز مین بسم اللہ پکار کر نہین پڑہتے تہے لغو ہے اور لائق ماننے کے نہین اور نیز یہ جو شیخ عبدالحق
صاحب نقل کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ نماز مین سبحانک اللہم الخ خفیہ پڑہتے تہے سو یہ بھی لغو ہے اور مخالف ہے اس
حدیث کے جو کہ **صحیح مسلم** مین روایت ہے عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ پکار کر پڑہتے
تہے سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُكَ کو غرض کہ نماز
مین آمین خفیہ کہنے کے لیے روایات مذکورہ واہیہ سے حجت پکڑنی بجز تعصب نہ ہیے کے اور کوئی بات نہین کیونکہ
اس امر مین کوئی بھی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی اگر ہوتی تو شیخ ابن ہمام اور عینے وغیرہ بڑے بڑے حنفی اپنے
کتابون مین ضرور ہی لاتے اور چہپا کر نہ رکہتے **تیسری** دلیل امام اعظم کی آمین خفیہ کہنے کے باب مین مقلد
امام اعظمؒ کے یہ پیش کرتے ہین کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری مین ہے قَالَ عَطَآءٌ اٰمِیْنَ دُعَآءٌ یعنے کہا عطا
(تابعی) نے آمین دعا ہے اور دعا کا پکار کر کہنا بحکم آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ
الْمُعْتَدِیْنَ یعنے پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چہپا کر تحقیق وہ دوست نہین رکہتا حد سے نکلجانے

دلائلکو سو جواب اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہہ کہ عطا تابعی کے قول مذکور پر اعتقاد جما کر اس بات کا قائل ہو جانا کہ آمین
دعا ہے ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص آیت قرآن لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ سے یہ سمجھ بیٹھے کہ نماز پڑہنے سے خدا تعالے
نے منع فرمایا ہے اور وَ اَنْتُمْ سُكَارٰى کیطرف دیکھے ہی نہین کیونکہ عطا نے جہان آمین کو دعا کہا ہے وہان
اسکا پکار کر کہنا تو بتلا دیا ہے دیکھ لیجیے وہ پوری حدیث **صحیح بخاری** کی یہ ہے **قَالَ** عَطَاءٌ اٰمِيْن
دُعَاءٌ وَ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ
لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا
یعنے کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہی (عبد اللہ) ابن زبیرؓ نے اور جو پیچھے اسکے تھے یہانتک کہ تحقیق گونج
اوٹھی مسجد اور ابو ہریرہؓ پکار کر کہتے تھے امام کو کہ مت فوت کرا مجہ سے کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے
تھے اسکو (آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمرؓ بلکہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو (آمین کہنے کے لیے) اور مین نے ان سے
اس باب مین ایک حدیث بھی سنی ہے **دوم** معنے آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الآیہ کے آجتک کسی مفسر نے بھی خفیہ آمین
کہنے کے نہین کیے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر
فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکھ لیجیے **سوم** آیۃ اُدْعُوا رَبَّكُمْ الآیہ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہے نہ کہنا آمین آہستہ کہنا آمین
کا اس سے اسوقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے
صرف تابعی کے قول سے ثابت ہے اور وہ لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ بے دلیل بات ہے
اور آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الآیہ مین مراد اخفا سے نہ بہت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا ہے جسکو کوئی بھی نہ سن سکے
کیونکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا یعنے مت بلند
کر آواز ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اوسکے اور ڈہونڈہ درمیان اسکے راہ کہا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ یہ آیت دعا کے باب مین نازل ہوئی ہے چنانچہ **بخاری** مین ہے **عَنْ** هِشَامٍ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ اُنْزِلَ
ذٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ روایت ہے ہشام سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے
اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے کہا حضرت عائشہؓ نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ دعا کے یہی قول ہے نخعی اور مجاہد
اور مکحول کا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ مانگنی چاہیے اور اگر
بطور تنزل مانا بھی جاوے کہ آمین دعا ہے تو اس سے حکم آمین اسیقدر مستفاد ہوگا کہ آمین کو زور سے چلا کر

نہ کہین بلکہ میانہ آواز سے کہین جو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت پست اور حنفیہ کے مفید مدعا نہین ہے ان کا مدعا اور انکا مذہب تو یہ ہے کہ آمین ایسی آہستہ کہی جاوے کہ جسکو پاس والے بہی نہ سنین پس اسکو دعا مانکر بہی کام نہ بنا **چہارم** اگر ہم فرض بہی کرین کہ مراد آیت ادعوا ربکم سے ایسی آہستگی ہے جس مین آواز نہ نکلے تو بہی حکم آمین اس سے مستثنے اور مخصوص ہیگا اسلیے کہ جس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتری اسی نے آمین کو بہی اور کئی اور دعاؤن کو بہی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤن پکار کر کہنے والے کا اس سے مستثنے نہ ہوتا تو آن حضرت آمین وغیرہ دعائین پکار کر کیون کہتے کیا یہ آیت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچہے حنفیون کے امام پر اتری ہے و یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سمجہ مین اسکے معنے نہ آئے و یا دیدہ و دانستہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمانون کی تو یہ شان نہین ہے کہ ان مین سے کوئی بات بہی آنحضرتؐ کے لیے تجویز کرین لیکن یہ حوصلہ امام اعظمؒ ہی کے مقلدون کا ہے اور کسی کا نہین اور امام اعظمؒ کے مقلدون کے زعم مین مخالف آیت ادعوا ربکم الآیۃ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اس باب مین تو اکیس[۲۱] حدیثین قریب بیان ہو چکی ہین لیکن سوای آمین پکار کر کہنے کے اور اور دعائین جو حضرتؐ نے پکار کر کہی ہین اور امام اعظم کے مقلد ان کو نہین مانتے ہین معرض نقل مین لاتا ہون دیکہیے **پہلی دعا** مسلمؒ مین روایت ہی عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وفی روایۃ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار وقال حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت یعنے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکہی مینے دعا پڑہنے حضرتؐ کی کہ وہ فرماتے تہے یا الہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے (تقصیرات اسکی) اور بہتر کر مہمانی اس کی (جنت مین) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنے پاک کر گناہون سے ساتہہ طرح طرح مغفرتون کے) اور پاک کر اوسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلہ دے اسکو گہر (اس عالم مین)

بہتر گھر اسکے سے اور اہل یعنے خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اوسکو
جنت مین اور پناہ دے اوسکو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے
کہ بچا اوس کو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اس میت کے لیے سنی تو رشک کیے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا مین یہ میت (تو کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے یہ دعا کرتے) **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ اس
حدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑہنے دعا کے جنازے کی نماز مین **دوسری دعا** ابوداؤد اور
ابن ماجہ مین روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللہم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل
جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اہل الوفاء والحق اللہم اغفر لہ وارحمہ
انک انت الغفور الرحیم یعنے نماز پڑہی ساتہہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے
پس سنا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے یا الٰہی فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے
(اسلیے کہ ایمان رکہتا تہا تجہہ پر اور چنگل مارنے والا ہے ساتہہ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے) پس بچا
اسکو فتنہ قبر کے سے (عذاب اسکے سے) اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ
بندون کے ساتہہ کیا ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے (کہ جو کچہہ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی
بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اوسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے **تیسری دعا** بخاری مین روایت
ہے موسی بن عقبہ سے کہا موسی بن عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجہہ سے بنت خالد بن سعید بن عاص نے انہا
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتعوذ من عذاب القبر یعنے تحقیق اس نے سنا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ وہ پناہ مانگتے تہے قبر کے عذاب سے **چوتہی دعا** مسلم مین روایت ہے عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت نماز پڑہتے تہے نزدیک خانہ کعبہ کے جب گئے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سجدے مین تو مشرکین لگے نے حضرت کے سر مبارک پر اونٹنی کی اوجہڑی وغیرہ ڈالدی اور
ہنسنے لگے جب حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آئین تو اونہون نے اٹہائی فلما قضی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا
ثم قال اللہم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتہ ذہب عنہم الضحک و

خَافُوْا دَعْوَتَهٗ یعنے جب پڑہ چکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی بلند کی آواز اپنی پہر بد دعا کی انپر اور تہے جب دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے تین بار پہر فرمایا یا اللہ سخت پکڑ قریش کو فرمایا یہ تین بار پس جب سنی ان لوگون نے آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چلی گئی انکی ہنسی اور ڈر گئے بد دعا اُن کی سے **پانچوین دعا بخاری اور مسلم** میں روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اِنَّ یَهُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا اوسنے قبر کے عذاب کا پس کہا اس عورت نے حضرت عائشہؓ کو پناہ مین رکہے تم کو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچہا حضرت عائشہؓ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہؓ نے پس نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پیچہے اس پوچہنے کے کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہ اللہ کے عذاب قبر کے سے **چہٹی دعا مسلم** مین روایت ہی برا بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِهٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ یعنے تہے ہم جب نماز پڑہتے پیچہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دوست رکہتے تہے ہم یہ کہ ہون داہنے حضرتؐ کے تو کہ متوجہ ہون ہمپر ساتہ مونہہ اپنے کے (یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف ہون) کہا براءؓ نے پس سنا مینے حضرتؐ کو فرماتے تہے (بعد سلام کے) ای رب میری بچا مجہ کو عذاب اپنے سے اسدن کہ اوٹہاویگا تو یا جمع کریگا بندون اپنے کو **فائدہ** لفظ سمعتہ کا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤن کو پکار کر کہا ہے اور اس باب مین چہہ حدیثین تو یہ ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئین اور سوا انکے اور بہی بہت حدیثین ہین کہ جنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعاؤن کا پکار کر کہنا ثابت ہے لیکن امام اعظمؒ کے مقلد بدلیل آیت ادعوا ربکم الآیۃ کے جو ان کو نہین مانتے ہین تو وجہ اسکی یہ ہے کہ انکے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور اس آیت کے معنے نہین سمجہے ہین ورنہ دیدہ و دانستہ پیغمبر کی مخالفت کبہی نہ کرتے اور آمین اور دعاؤن مذکورین کے پکار کر کہنے سے برا کبہی نہ مانتے **چہارم** بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الآیۃ

کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہین اور جن دعاؤن کا پکار کر کہنا پیغمبر کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے
ان کو بھی آپ نہین مانتے ہین تو پھر الحمد للہ کو اور سوای الحمد کے اور دعاؤن کو کہ قرآن مین ہین آپ نماز مغرب اور
عشا اور فجر مین کیون پکار کر پڑھا کرتے ہین کیا آپکے امام پر اس باب مین کوئی علاحدہ آیت نازل ہوئی ہے جسپر
آپ عمل کرتے ہین پیچھے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مقلد اگر نماز مین آمین پکار کر اسلئے نہین کہتے ہین کہ آیت ادعوا ربکم
الآیۃ کہ جس سے تمسک پکڑتے ہین قطعی ہے اور حدیثین آمین پکار کر کہنے کی ظنی ہین اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی
پر عمل جائز نہین ہے تو **جواب** یہ ہے کہ آیت ادعوا ربکم الآیۃ کا یہ مطلب ہرگز نہین کہ آمین پکار کر نہ کہنا چاہیے بلکہ
مطلب اسکا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنے چاہیے لیکن دعا ہی ہان آہستہ مانگنی چاہیے جہان پیغمبر خدا نے آہستہ مانگی ہے اور جہان
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر مانگی ہے وہان پکار کر ہی مانگنی چاہیے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ
كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی
اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے کہدے کہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہیے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے
گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
یعنے جسنے کہا مانا رسول کا پس اوسنے کہا مانا اللہ کا اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام
نہین کرتے تھے اور بعض دعاؤن اور نماز مین آمین کا پکار کر کہنا اگر ادعوا ربکم الآیۃ کے خلاف اور خدا تعالی کی
مرضی کے موافق نہ ہوتا تو اسیوقت وحی نازل ہوتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آمین پکار کر کہنے سے منع
کیا جاتا غرضکہ امام اعظمؒ کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیث لانے سے جب مجبور اور عاجز ہو چکے ہین تو ناچار
معنے اس آیت کے خلاف قول و فعل پیغمبر اور انکے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبر کے
نماز مین آمین خفیہ کہنے کے کرنے لگ گئے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ انکے دلون مین اور انکی آنکھون پر تقلید کی پٹی
لگ رہی ہے اسلیے اپنے امام کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک و
فعل شریف کی کچھ بھی اصل نہین جانتے ہین اور صاف صاف انکار کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آیۃ
قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین حالانکہ اپنے اس قاعدے
کے پابند نہین ہین اور بہت سی جگھون مین اس قاعدے کے خلاف عمل مین لاتے ہین چنانچہ واسطے

تصدیق اپنے دعوی کے اب مین چند مسائل اس قسم کے نقل کرتا ہون دیکہہ لیجیے **پہلا مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکہی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی **ظاہر** اس آیت سے یہی سمجہا جاتا ہے کہ پانچون نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑہنی چاہیین لیکن سفر مین بلکہ لوگون کے دفع حرج کے لیے بعض اوقات اپنے گہر مین بہی حضرت نے جمع کرکے نماز پڑہی ہے اور بیان اسکا اسی کتاب مین انشاء اللہ تعالی آگے آویگا اور مزدلفہ مین جمع کرکے پڑہنے کے قائل تو امام اعظم اور انکے مقلد بہی ہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **بخاری اور مسلم اور ابوداود اور نسائی** مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کین درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز پڑہی فجر کی اوس دن قبل وقت اپنے کے پس اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اٹہا کرلے گیا **دوسرا مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا ہے حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ وَعَمّٰتُکُمْ وَخٰلٰتُکُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّھٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّھٰتُ نِسَآئِکُمْ وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ یعنے حرام کی گئین اوپر تمہارے مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پہوپہیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بہائیون کی اور بیٹیان بہنون کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودہ پلایا تمکو اور بہنین تمہاری دودہ سے اور مائین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جورون تمہاری کی جو بیچ گودیون تمہاری کے ہین بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی تمنے ساتہ انکے پس اگر نہین صحبت کی تم نے ساتہ انکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے اور جوروین بیٹون تمہارے کہ جو صلب تمہاری سے ہین اور یہ کہ اکٹہا کرو تم درمیان دو بہنون کے مگر جو کچہ کہ گذر گیا تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر جنکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتہہ تمہارے لکہہ دیا اللہ نے اوپر تمہارے اور حلال

کیا گیا ہے واسطے تمہارے جو کچہ سوائے اسکے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے مالون اپنے کے **فائدہ** ان آیتون سے
ایک تو ظاہر مین یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوائے ان عورتون کے جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے اور کوئی بہی عورت حرام
نہین اور حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی پہوپہی اور اپنی بی بی کی خالہ بہی حرام ہے چنانچہ بخاری اور
مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے
اور پہوپہی اوسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اوسکی کے اور اسی کے قائل مین امام اعظم بہی اور
انکے مقلد بہی پس اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت
قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹہا کرلے گیا
تیسرا مسئلہ آیت اُمَّھٰتُکُمُ الّٰتِیْ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَۃِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ظاہر یہ سمجہا
جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور دودہ کی بہن ہی حرام ہے سوا انکے اور سب حلال ہین اور حدیث مین ہے کہ جو چیز
بسبب نسب کی حرام ہے وہ ہی بسبب دودہ پینے کے بہی حرام ہے چنانچہ مسلم مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپ کو بیٹے چچا اپنے کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان
عورتون قریش کی مین پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہے دودہ شریک
اور تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی بسبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کی اور اسی کے قائل ہین امام اعظم
بہی اور انکے مقلد بہی پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت
قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدہ کو کون اوٹہا کرلے گیا **چوتھا**
مسئلہ فرمایا اللہ تعالی نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ
ذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعے کے پس شتابی کرو
طرف یاد خدا کی اور چہوڑ دو سودا کرنا ظاہر اس آیت سے یہی سمجہا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہے لیکن حدیثون مین ہے
کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہین اور حدیثین اس مضمون کی بہت ہین پہلی حدیث روایت
ہے طارق بن شہاب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہے واجب ہے اوپر ہر
مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر (کہ کسی کے ملک مین ہو) اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کیا اس
حدیث کو ابوداود نے اور کہا نہین سنا طارق نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت
سے طارق مذکور کے اس نے نقل کے ابوموسے سے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا

مصنف (ابن حجر) نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اسحدیث کو بہتون نے اور روایت کیا اس کو شرح السنۃ مین ساتھہ دوسرے
لفظ کی ایک شخص قوم بنی وائل کے سے اور نہین نام لیا گیا اوس شخص کا اور مراد مصنف (ابن حجر) کی یہ ہے کہ
حدیث ساتھہ اسوجہ کے موصول ہوئی اور عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث
اوپر شرط بخاری اور مسلم کے ہے اور یہ حدیث حجت ہے دوسری حدیث روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اوسپر نماز
جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر (فرض نہین) پس جو کوئی بے پرواہ ہو
نماز جمعے سے ساتھہ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ تعالی اس سے اور اللہ بے پرواہ ہے
تعریف کیا گیا روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے **فائدہ** یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کے راویون مین ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا معاذ بن محمد انصاری ہے
اور یہ دونو راوی ضعیف ہین اور اسی کو قائل ہین امام اعظم بھی اور انکے مقلد بھی بلکہ امام اعظمؒ کے نزدیک
اندھے پر مطلق جمعہ واجب نہین اور حدیثون مین اندھے پر جمعہ کے واجب نہ ہونیکا ذکر تک بھی نہین ہے پس تعجب
ہے کہ یہان تو ظنی سے بھی استدلال نہ کیا اپنی رائے سے ہے کام چلا دیا اور اندھے پر جمعہ کا واجب نہ ہونا بنا
لیا پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے
اور حدیث ظنی کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور اپنی ہی رائے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سے بھی مقدم کیا پھر
بتلایے تو یہان آپکے اس قاعدے کو کون اوٹھا کرلے گیا **پانچوان مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا ہے یَآاَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْہَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ
وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ یعنے ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھو و مونھون
اپنون کو اور ہاتھون اپنون کو کہنیون تک اور مسح کرو سرون اپنون اور پاؤن اپنون کو ٹخنون تک ظاہر
اس آیت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازون کیواسطے نیا وضو کرنا چاہیے اور حضرتؐ نے ایک وضو سے بھی پانچون
نمازون کو پڑھا ہے چنانچہ مسلم مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھہ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے حضرتؐ کے
حضرت عمرؓ نے تحقیق کی آپ نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اوسکو پس فرمایا قصدًا کیا مینے اس کو
اے عمرؓ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب تک اون کا وضو نہ ٹوٹتا تب

تک نیا وضو نہ کرتے تھے چنانچہ دارمی مین[۵] روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے اور تھا ایک ہم مین سے کہ کفایت کرتا اوسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل[۵۲] الاوطار مین کہ روایت کیا سب حدیث کو ایک جماعت نے مگر مسلم نے انتہے ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا پھر منسوخ ہوا چنانچہ حدیثین اس مضمون کی اسی کتاب مین ایک وضو سے کئی نمازین پڑہنے کے بیان مین پہلے گذرین ہین لیکن حضرت عنؓ عزیمت جانکر ہر نماز کے لیے نیا وضو کر لیا کرتے تھے اور مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہے کہ جبتک وضو ٹوٹ نہیں تب تک نماز پڑہنی اس سے جائز ہے اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدہ کو کون اوٹھا کر لے گیا غرضنکہ حنفیہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ پلٹ کر دیا ہے اور صحیح صحیح حدیثون کو اکثر مسائل مین بالکل ترک کر دیا ہے میرے خیال مین بھی مطابق لکھنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جنکی عبارت قریب آتی ہے حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہے کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجھے ہین ویسے پیغمبر نے بھی نہین سمجھے تھے لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلیے اپنے امام کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیحدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف اصول مقررہ محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لے آتے ہین اور اگر بڑا زور مارتے ہین تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کرتے ہین اور کہین بمقابلہ حدیث صحیح مرفوعہ کے کسی صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑ کر حدیث صحیح مرفوع کو ترک کر دیتے ہین اور کہین حدیث صحیح مرفوع کے مقابلہ مین آیت قرآن لا دہرتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن مجید کی آیت کے ہوتے ہوئے حدیث پر چلنا جائز نہین ایسے لوگون کے حق مین جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے کہ سبھی حنفی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح مانکر قدح و جرح سے سالم جانکر اوسکے مقابلہ مین قرآن کی آیت پڑہتے ہین بیشک یہی اعتقاد رکہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے معنے نہین سمجھے ہین ورنہ حدیث کی مقابلے مین کبھی قرآن نہ پڑہین بلکہ دونو کو باہم موافق کرین لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلیے وہ ایک ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلتے ہین اور اس بری اعتقاد کو اس قاعدے کے ضمن مین ظاہر کرتے ہین کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین ہے مگر

[۵] یعنی سنن دارمی [illegible]
[۵۲] [illegible] الاوطار [illegible]

چونکہ وہ اس قاعدے کے پابند نہین رہتے اور جہان اسپر چلنے سے مذہب امام کی پیروی چھوٹتی ہے وہان اس قاعدے کو بالائے طاق رکھدیتے ہین اور بمقابلہ آیت قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ رائے فقیہ سے تمسک کرتے ہین تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ اُن کا محض انکار عمل بالحدیث کے لیے آڑ ہے اور در حقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہین اور انکے فہم کو آنحضرت ؐ کے فہم سے اچھا جانتے ہین اب مین واسطے تصدیق اپنے دعوی کے ایک مثال جس سے یہ ثابت ہو کہ قاعدہ انکا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت مین وہ انکے پابند نہین ذکر کرتا ہون مسئلہ جمعہ کا قرآن مین یون ناطق ہے إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے اور چھوڑ دو سودا کرنا۔ دیکھو یہ صریح ہے اس مین کہ جمعہ کے واسطے بادشاہ یا شہر یا بازار ہونے کی کچھ شرط نہین پر حنفیہ اس آیت کو نہین مانتے ہین اور اسکو بمقابلہ ایک قول صحابی کے (گو وہ بھی صحیح نہین ضعیف ہے) بلکہ بقول ایک عالم مذہب حنفی کے کہ جسکا قول بالاتفاق حجت نہین ترک کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ جہان شہر نہین حاکم امیر نہین بازار و کوچہ نہین وہان جمعہ صحیح نہین اب غور کر کے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور اس قاعدے کو کون اوٹھا کر لے گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابند قاعدے کے نہین ہین بلکہ پابند تقلید اپنے امام کے ہین پس اگر اسکی محافظت قرآن کے اخذ کرنے مین دیکھتے ہین تو اس کو ہاتھ مارتے ہین اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے تو اسکی طرف دوڑتے ہین انتہے

نماز مین **قرارت پڑھنے کے بیان مین** **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى وَيَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے ہمکو پس پڑہتے ظہر اور عصر کی اگلی دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ اور دو سورتین اور سناتے ہمکو کبھی آیت اور دراز کرتے پہلی رکعت کو اور پڑہتے پچھلی دو مین سورہ فاتحہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پچھلی دو رکعتون مین سورۃ پڑہنا واجب نہین **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنْ مُفَصَّلٍ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہ

نقل کی انہے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ کہا اوس نے نہین سنی مفصل سے کوئی سورت چھوٹی اور نہ بڑی مگر
اور تحقیق سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تہے سا تہہ اوسکے لوگون کی بیچ نماز فرض
کے روایت کیا اسحدیث کو امام مالک نے موطا مین **فائدہ** نسائی مین روایت ہے سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ
سے کہ فلانا طول کرتا تہا دو انگلیون کو ظہر کی اور تخفیف کرتا تہا عصر کو اور پڑہتا تہا مغرب مین قصار مفصل
اور عشا مین وسط مفصل اور صبح مین طوال مفصل پس کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز پڑہی مینے
پیچھے کسی کے جو زیادہ مشابہ ہو نماز مین سا تہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس شخص سے اور اسناد اسکی
کی صحیح ہے **فائدہ** مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کے سورتین اخیر کی ہین سورہ حجرات سے آخر تک اور مفصل
انکو اسلیے کہتے ہین کہ معنے فصل کے ہین جدا ہونا اور یہان سے سورتین چھوٹی ایک دوسرے سے جدا جدا آئی
ہین بسبب درمیان مین ہونے بسم اللہ کے اور سورتین اس مین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹی
پس حجرات سی بروج تک جو سورتین ہین انکو طوال مفصل کہتے ہین یعنے دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن
تک اوساط مفصل یعنے بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل اور مسلم اور ابوداود اور نسائی
اور ترمذی اور موطا مین روایت ہے شقیق بن سلمہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف ابن مسعود رضی
اللہ تعالی عنہ کے پس کہا تحقیق مین پڑہتا ہون مفصل کو بیچ ایک رکعت کی پس کہا ابن مسعود نے یہ جلدی کرنا قرأت
کا ہے اور پہینکنا مانند پہینکنے گٹھلیونکے لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے پڑہتے نظائر دو سورتین بیچ ایک رکعت
کے سورہ الرحمن والنجم بیچ ایک رکعت کے اور اقتربت الساعۃ اور الحاقہ بیچ ایک رکعت کے اور والطور اور والذاریات
بیچ ایک رکعت کے اور سال سائل اور والنازعات بیچ ایک رکعت کے اور ویل للمطففین اور عبس بیچ ایک رکعت کے
اور مدثر اور مزمل بیچ ایک رکعت کے اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیامۃ بیچ ایک رکعت کے اور عم یتساءلون اور و
المرسلات بیچ ایک رکعت کے اور دخان اور اذا الشمس کورت بیچ ایک رکعت کی اور بخاری اور مسلم اور نسائی
مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک شخصکو سریہ مین اور تہا پڑہتا
واسطے اصحاب اپنے کے بیچ نماز انکی کے یعنے امامت کرتا تہا اپنی قوم کی پس ختم کرتا تہا ساتہ قل ہو اللہ احد کو پس جبکہ ذکر
کیا یہ نزدیک رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے پوچھو اس سے کہ کسلیے کرتا ہے ایسا پس پوچھا لوگون
نے اس سے پس کہا اسواسطے کہ وہ صفت ہے رحمن کی پس مین دوست رکہتا ہون اسبات کو کہ پڑہون مین اسکو
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہے اسکو اور مسلم مین روایت ہے

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہے کہ اس مین دراز ہو قیام اور ابوداؤد
مین روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قرارت کے حرف حرف جدا جدا پڑہتے تہے اور ابوداؤد
مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مد کرتے مد کرنا یعنے اخیر کلمہ کو کہینچتے تہے اور ترمذی
مین روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتے قرارت اپنی کو پڑہتے
الحمد للہ رب العلمین پہر وقف کرتے پہر پڑہتے الرحمن الرحیم پہر وقف کرتے اور ابوداؤد مین روایت ہے براء بن عازب
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ یعنے زینت دو قرآن سے اپنے
آوازون کو ف اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہین کہ قرآن کو زینت دو اپنے آوازون سے مگر خطابی نے کہا مراد یہ ہے
کہ آوازون کو زینت دو قرآن سے ایسے ہی تفسیر کی ہے بہت ائمہ حدیث نے اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت مین یون
ہے زينوا اصواتكم بالقرآن یعنے زینت دو قرآن سے اپنے آوازون کو ابوداؤد مین سعید بن ابی سعید سے روایت ہے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہے وہ ہم مین سے نہین ہے **فائدہ**
امام ابن قیم رح اغاثة اللهفان فی مصائد الشیطان مین فرماتے ہین اور اسی مین سے ہے حروف کی مخارج مین وسوسہ اور
مبالغہ کرنا ابو محمد بن قتیبہ مشکل القرآن مین فرماتے ہین کہ پہلے لوگ اپنی زبانون مین پڑہا کرتے تہے پہر انکے بعد ایک
قوم شہر والون اور عجم کی اولاد مین سے آئی جنکے سرشت اس زبان کی نہ تہی پس اونہون نے بہت سی حرفون مین
لغزش اور بہک کی اور بگاڑا اونہین مین سے وہ شخص ہے کہ عوام کے نزدیک اللہ تعالی نے اوسپر نیکی کا پردہ ڈالا اور
دلون کے عندیہ مین دین کا ساتہی کیا مگر مینے اس سے زیادہ غلط کرنیوالا کوئی نہ دیکہا کہ ایک حرف مین جس بات
کو استعمال کرتا ہے اوسکی نظیر مین اسکو چہوڑ دیتا ہے اور ایک اصل قرار دیتا ہے اور بلا وجہ اسکی مخالفت کرتا ہے اور
مد اور ہمزہ اور اشباع اور اضجاع اور ادغام مین زیادتی کرتا ہے اور سیکہنے والون سے سختی اٹہواتا ہے اور جو بات
خدا تعالی نے آسان کی ہے امت پر اسکو مشکل کرتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ لوگون کو یہ اختلافات پڑہاتا ہے
اور نماز انسے مکروہ جانتا ہے تو اگر انسے نماز ہی جائز نہین تو پہر کس جگہہ اس قرارت کو استعمال کیا جاوے گا اور ابن
عیینہ کے نزدیک جو شخص اس جیسی قرارت پڑہے اوسکی اقتدا درست نہین اور ابن عیینہ کی رای کے موافق بہت
سے صلحا ہین مگر عوام اور بازاری اس قرارت کو اچہا جانتے ہین اس نظر سے کہ جب اونہون نے اسکو مشکل اور دشوار دیکہا
کی آمد و رفت قاری کے پاس بہت پائی تو ان کو وہم اونکی فضیلت کا ہوگیا اور جب انکے عندیہ مین یہ بات جم
گئی اور قرارت کے وقت قاری کی باچہین ترچہی گردن کی رگین پہولی پیشانی پسینے سے تر دیکہی تو جان لیا

کہ یہ بات فضیلت ہی کی وجہ سے ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت ایسی نہ تھی اور نہ کسی سلف
نیک بختون کی تھی اور ابن مبارک نے اس شخص کی سے قرات سے منع فرمایا ہے فضل بن زیاد کہتے ہین کہ ایک شخص
نے ابو عبداللہ سے کہا کہ اوسکی قرات مین سے مین کیا چھوڑ دون اونھون نے کہا ادغام اور کسرہ جو عرب کی زبانون
سے کسی مین نہین معلوم ہوتا اور انکے لڑکے عبداللہ نے جو انسے پوچھا تو کہا کہ سخت کسرہ اور حرف کو لٹا دینا چاہیے
اور دوسری جگہہ مین کہا کہ ادغام نہ کیا جاوے اور ویسا اضجاع نہ کرے تو مضائقہ نہین اور امام احمد رحمہ اللہ علیہ
سے مروی ہے کہ اونھون نے فرمایا کہ یہ قرات نئی نکلی ہے اسپر کسینے نہین پڑہا اور اسکو برا جانا ہے یہ معنی ہین اسکے
جو ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے **نماز فجر مین سورتین پڑہنے کے بیان مین عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا
وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز فجر مین سورہ ق والقرآن المجید اور مانند اسکے اور آپ کی باقی کی نمازین ہلکی ہوتی تھین
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** یعنے نماز فجر مین قرارت دراز پڑہتے اور اور نمازون مین اس سے
کم اسلیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے اور مسلم مین روایت ہے عمرو بن حریث رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ تحقیق اونھون نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنے اذا الشمس کورت
اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے وقت فجر کے مکہ مین یعنے بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورہ مومنون یعنے قد افلح المومنون یہانتک
کہ آیا ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا یا ذکر حضرت عیسے علیہ السلام در پیش آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
کھانسی پس رکوع کیا **فائدہ** ذکر حضرت عیسیٰ اور حضرت ہارون کا اس آیت مین ہے ثم ارسلنا موسی و اخاہ
ہارون اور ذکر حضرت عیسٰی کا اس آیت مین وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور **صحیح بخاری اور صحیح مسلم** مین
روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز فجر مین دن جمعہ کے
الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری مین ہل اتے علی الانسان اور طبرانی کے لیے حدیث ہے ابن مسعود
کے ہمیشہ کرتے تھے یہ اور مسلم مین روایت ہے اسی سے رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پڑہتے تھے بیچ دو رکعتون سنت فجر کے قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور مسلم مین روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے بیچ دونون رکعتون

سنت فجر کے قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا کہ سورہ بقرہ مین ہے اور وہ آیت کہ آل عمران مین ہے
قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ **فائدہ** پہلی آیت ساری یون ہے
قُوْلُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَ
الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ اور دوسری آیت آل عمران کی یون ہے قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی
کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور **احمد** اور **ابوداود** اور
نسائی مین روایت ہی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہا مین کہینچتا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے اونٹنی اونکی سفر مین پس فرمایا واسطے میرے ای عقبہ نہ سکہلاون مین تجہکو بہتر سورتین کہ پڑہی گئین
پس سکہلا مجہکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہین دیکہا حضرت نے مجہکو کہ خوش
کیا گیا مین ساتہ ان دونون کی بہت پس جب اوتری واسطے نماز صبح کے پڑہی ساتہہ ان دونون کے نماز صبح کی
واسطے لوگون کے پس جب فارغ ہوئے پہری طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکہا تونے اور **ابوداود**
مین روایت ہی معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا جہینہ مین کا کہ خبر دی اسنے معاذ کو یہ کہ اسنے
سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہی نماز صبح مین سورہ اذا زلزلت دونون رکعتون مین پس نہین جانا مین
کہ بہول گئی یا پڑہی یہ قصدًا اور **موطا** امام مالک مین روایت ہی عروہ سی اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نی نماز پڑہی صبح کی پس پڑہی دونون رکعتون مین سورہ بقرہ اور **موطا** امام مالک مین
روایت ہی فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہ نہین سیکہی مینے سورہ یوسف مگر پڑہنے حضرت عثمان بن عفان رضی
اللہ تعالی عنہ کے سے اسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنے انکے کی اسکو اور **موطا** امام مالک مین روایت ہے
عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے صبح کی پس پڑہی اس
مین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہنا ٹہیر ٹہیر کر کہا گیا واسطے عامر کے اسوقت البتہ کہڑے ہوتی ہونگے حضرت
عمر وقت طلوع فجر کے یعنی اول وقت کہڑے ہوتے ہونگے کہ اسقدر پڑہتے تہے کہا کہ ہان اور **مسلم** مین روایت ہے
ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے پڑہتے بیچ نماز فجر کے ساٹہہ آیت سی
سو آیت تک اور **نسائی** مین روایت ہے ایک مرد صحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہ تحقیق حضرت صلی

الله علیہ وسلم نے نماز پڑھائی فجر کی پس پڑھا سورہ روم کو نماز ظہر اور عصر میں سورتیں پڑھنے کے
بیان میں عن جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرء
فی الظهر باللیل اذا یغشی وفی روایة بسبح اسم ربک الاعلی وفی العصر نحو ذلک وفی الصبح
اطول من ذلک رواه مسلم روایت ہے جابر بن سمرہ رضی الله تعالیٰ عنہ سے کہا تھے نبی صلے الله علیہ وسلم پڑھتے
نماز ظہر میں والیل اذا یغشے اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلے اور نماز عصر میں مانند اسکے
اور صبح میں دراز اس سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** نسائی میں روایت میں اسی سے کہ تھے
نبی صلے الله علیہ وآلہ وسلم تھے پڑھتے بیچ نماز ظہر کے اور عصر کے والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور
مانند اسکے اور نسائی میں روایت ہے براء رضے الله تعالیٰ عنہ سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے الله
علیہ وآلہ وسلم کے ظہر کی پس سنتے ہم حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے آیت کو پیچھے آیات کے سورہ لقمان اور
ذاریات سے اور نسائی میں روایت ہے ابی سعید خدری رضی الله تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق تھی قائم کی جاتی
نماز ظہر کی پس جاتا جانے والا طرف بقیع کی پس پوری کرتا حاجت اپنی پھر وضو کرتا پھر آتا اور رسول خدا صلی
الله علیہ وسلم تھے بیچ رکعت پہلی کے دراز کرتے تھے یعنے ابھی پہلی رکعت میں ہوتے اور مسلم میں روایت ہے اسی سے
کہا تھے اندازہ کرتے ہم کھڑے ہونے رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کا ظہر اور عصر میں پس اندازہ کیا ہم نے
انکے کھڑے ہونے کا بیچ دو رکعتوں پہلی کے ظہر سے بقدار پڑھنے الم تنزیل سجدہ کے اور ایک روایت میں یوں
ہے کہ پڑھتے ہر رکعت بقدر تیس آیتوں کے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کا پچھلی
دو رکعتوں میں مقدار آدھے کے اس سے اور اندازہ کیا ہمنے کھڑے رہنے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کا بیچ پہلی
دو رکعتوں کے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے ان کے کے پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کے اور بیچ پہلی دو
رکعتوں کے عصر سے اوپر مقدار آدھے اسکے کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پچھلی دو رکعتوں میں
بھی سورہ کا پڑھنا امام اور اکیلے کے لیے رخصت ہے اور تائید کرتا ہے اسکی فعل حضرت عمر رضی الله تعالی
عنہ کا جو کہ موطاء امام مالک میں روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر رضے الله تعالے عنہما تھے جس وقت
کہ نماز پڑھتے اکیلے پڑھتے بیچ چاروں رکعت کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت قرآن مجید سے
اور تھے پڑھتے کبھی کبھی دو دو سورتیں اور کبھی تین بیچ ایک رکعت کے نماز فرض میں اور پڑھتے بیچ
دو رکعتوں مغرب کے اسی طرح ساتھ سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورہ کے نماز مغرب میں سورتیں

پڑہنے کے بیان مین عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہی بیچ نماز مغرب کے سورہ طور روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** بخاری اور مسلم مین روایت ہے ام فضل حارث کی بیٹی رضے اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے بیچ نماز مغرب کے سورہ والمرسلات عرفًا اور نسائی مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مغرب کی ساتہ سورہ اعراف کے متفرق پڑہا اس سورہ کو دونو رکعتون مین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اگرچہ اس حدیث مین ضعف ہے لیکن متابعت کی ہے اسکی ابو حیوہ نے اور وہ ثقہ ہے اور تحقیق روایت کی ہے مثل اسحدیث کے ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین ابو ایوب سے ساتہ اس لفظ کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی مغرب مین اعراف تمام دو رکعت مین اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز مغرب مین قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری مین کہ ظاہر اسناد اسحدیث کی صحیح ہے لیکن تحقیق یہ معلول ہے کہا دارقطنی نے خطا کی بعضے راوی اسحدیث کے نے اسکی اسناد مین اور ترمذی مین یہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کہ کسقدر سُنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے قُلْ یَاأَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچہے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہین اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مگر اُس نے نہین ذکر کیا پیچہے مغرب کے اور نسائی مین روایت ہے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے بطریق ارسال کے کہ کہا پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مغرب مین حم دخان

نماز عشا مین سورتین پڑہنے کے بیان مین

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَأْتِيْ قَوْمَهُ فَصَلّٰی لَیْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰی قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ أَنَافَقْتَ یَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰی مَعَكَ

العشاء ثم اتى قومه فافتتح بسورة البقرة فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على معاذ وقال
يا معاذ افتان انت اقرأ والشمس وضحها والضحى والليل اذا يغشى وسبح اسم ربك الاعلى متفق
عليه روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہے معاذ بن جبل نماز پڑہتے ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر آتے
پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑہی معاذ نے ایک رات ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشا کی پہر آئے اپنی قوم مین
پس امام ہوئے انکی پہر شروع کی سورہ البقرہ پس پہرا ایک شخص پس سلام پہیرا پس نماز پڑہی اکیلے اور چلا گیا پس
کہا لوگون نے اسکو کیا منافق ہو گیا تو اے فلانے یعنے یہ فعل منافقون کا سا کیا تو نے اے فلانے کہ جماعت
سے نکلا اور کاہل وجودی کی نماز سے کہا اسنے نہین منافق ہوا ہون قسم ہے اللہ کی اور البتہ جاؤنگا مین رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دونگا مین انکو پس آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے
رسول خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کہینچتے ہین ساتہ انکے یعنے درختون اور کہیتون مین دیتے ہین
محنت کرتے ہین ہم دن کو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑہی ساتہ آپکے عشا کی پہر آئے اپنی قوم کے پاس پس شروع
کی سورہ بقرہ یعنے مجہے اس مین رنج ہوا کہ دن کا تہکا ہوا تہا پس متوجہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف
معاذ کی پس فرمایا اے معاذ کیا فتنے مین ڈالنیوالا ہے تو یعنے لوگون سے جماعت چہوڑا کر دین مین خلل ڈلواتا ہے
تو پڑہ والشمس وضحیہا اور والضحی اور واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربک الاعلی روایت کیا اس حدیث کو بخاری ومسلم نے **فائدہ** امام
نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل پڑہنے والے کے پیچہے فرض پڑہنے درست
ہین اسلیے کہ معاذ فرض ادا کرتے تہے ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر امامت کرتے دوسری بار اپنی قوم
کی اور یہ ہوتے نفل معاذ کے اور ادا ہو جاتے فرض انکی قوم کے اور یہ حدیث ساتہ تصریح اس مضمون کے مسلم کے
سوا اور کتابون مین موجود ہے اور فرض پڑہنے پیچہے نفل والے کے جائز ہین امام شافعی اور دوسرے لوگون کے
نزدیک اور نہین جائز پیچہے نفل پڑہنے والے کے فرض پڑہنے نزدیک ربیعہ کے اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور
کوفیون کے اور تاویل کرتے ہین معاذ کی حدیث کی کہ نفل پڑہتے تہے معاذ ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور
بعضے ان مین سے یہ تاویل کرتے ہین کہ معاذ فرض نماز اپنی جو آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پیچہے پڑہتے
تہے اور پہر نفلون مین قوم کی امامت کرواتے تہے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہین تہا اور بعضے
کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تہا پہر منسوخ ہو گیا اور سب کی سب تاویلین ان کی بے دلیل ہین پس نہ چہوڑنا چاہیے ساتہ کہنے
ان کے ظاہر حدیث کو انتہے اور بخاری نے اس حدیث پر ایک جگہہ یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے جبکہ نماز پڑہے

یعنے فرض پہر امامت کرائی قوم کی اور بخاری نے دوسری جگہہ اسحدیث پر یون باب باندہا ہے کہ جب ارادہ دراز پڑہے امام اور ہو واسطے آدمی کے حاجت پس چھوڑ دے اقتدا امام کا اور نماز پڑہے اکیلا اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے بیچ نماز عشا کے والشمس وضحیہا اور مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے عشا مین والتین والزیتون اور نہین سنا مینے کسی کو زیادہ خوش آواز حضرت سے

نماز جمعہ اور عیدین مین سورتین پڑہنے کے بیان عن عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑہتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان اور عید فطر مین پس کہا پڑہتے تہے ان دونون مین سورہ ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے دونون عیدون مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتے عید اور جمعہ ایک دن مین پڑہتے یہ دونون سورتین دونو نمازون مین وعن عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُولٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑہائی ہم کو ابوہریرہ نے جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری مین سورہ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے یہ دونو سورتین دن جمعہ کے یعنی نماز جمعہ مین روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

جواب دینے آیتون کے بیان مین عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ

ابو داود والترمذی الی قولہ وانا علی ذلک من الشاہدین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تم مین سے سورہ والتین والزیتون پس پہونچے الیس اللہ باحکم الحاکمین تک یعنے کیا نہین ہے اللہ احکم سب حاکمون کا پس چاہیئے کہ کہے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے ہان اور مین اسپر شاہدون مین سے ہون اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیامۃ پس پہونچے اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنے کیا نہین یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردون کو پس چاہیئے کہ کہے بلی یعنے ہان قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہونچے فبای حدیث بعدہ یومنون یعنے پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے پس چاہیئے کہ کہے امنا باللہ یعنے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے روایت کیا احمد نے اسکو ابو داود نے اور روایت کی ترمذی نے اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے والتین کی آیت کے جواب تک **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے جو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتا ہے اور اسکا نام نہین لیا گیا اور **تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن** مین لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو جابر نے مرفوعا اذا قرأت التین فقرأت الیس اللہ الایۃ فقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین روایت کیا اسکو ابن مردویہ نے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق وہ جب پڑھتے اس آیت کو کہتے سبحانک اللہم فبلی الخ روایت کیا ہے اسکو ابن جریر اور ابن منذر نے **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابوداود اور روایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روایت کیا یہ حدیث کو احمد اور ابوداود نے **فائدہ** یعنے سورت کے سرے کے یہ ہین کہ پاکی بیان کر پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے اور **تفسیر فتح البیان** مین لکھا ہے کہ روایت کیا یہ حدیث کو احمد اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اور کہا ابو داود نے مخالفت کیا گیا ہے اسمین وکیع پس روایت کیا اس کو شعبہ نے ابی اسحاق سے اس نے سعید سے اوس نے ابن عباس سے موقوف اور روایت کیا اسکو بھی عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے موقوف اور روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہون نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلی پس کہا سبحان ربی الاعلی اور وہ نماز مین تھے پس کہا گیا ان کے واسطے آیا زیادہ کرتے ہو تم قرآن مین کہا نہین مگر امر کیے گئے ہم ساتھ اس چیز کے

کہا مینے اسکو اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اونہون نے ٹرہا جمعہ مین سبح اسم ربک
الاعلے پس کہا سبحان ربی الاعلی اور روایت ہی سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اونہون نے
سنا مینے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ ٹرہا اونہون نے سبح اسم ربک الاعلی پس کہا سبحان ربی الاعلی
اور ایسا ہی ہے قرات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ہین اور روایت ہی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ تحقیق وہ جب ٹرہتے تہے سبح اسم ربک الاعلی پس کہتے سبحان ربی الاعلی اور روایت
ہے ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اونہون نی ٹرہا سبح اسم ربک الاعلے پس کہا سبحان ربے
الاعلی اور وہ نماز مین تہے اور ترمذی مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نکلے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب پر پس ٹرہی اونپر سورہ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے پہر فرمایا
حضرت نے تحقیق ٹرہی تہی مینے یہ سورت جنون پر اس رات کہ جمع ہوئے تہے جن یعنے ایمان لانے کے لیے
اور قرآن سننے کے لیے پس تہے وہ اچہے جواب دینے مین تم سے تہا مین جبکہ پہونچتا اوپر کہنے اس آیت
کے فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یعنے پس کونسی نعمت رب اپنے کی جہٹلاتے ہو اے جن وانس تو کہتے
جواب مین لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنے نہین کوئی چیز نعمتون تیری سے اے
رب ہمارے جہٹلاتے ہین پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے جن
نمازون مین قرات پکار کر ٹرہی جاتی ہے ان مین سے جو رکعت امام کے ساتہ
نہ ٹرہی جاوے اس مین قرات پکار کر ٹرہنے کے بیان مین عَنْ نَافِعٍ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا فَاتَہٗ شَیْءٌ مِّنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ
اَنَّہٗ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَقَرَأَ لِنَفْسِہٖ فِیْمَا یَقْضِیْ وَجَھَرَ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت
ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر جب فوت ہو جاتے کچہ نماز ان کے ساتہ امام کے جس مین امام نے پکار کر
قرات کی تہی تو جب سلام پہیرتا اوٹہتے عبد اللہ بن عمر اور ٹرہتے جو رہ گئی تہی نماز پکار کر روایت کیا اس
حدیث کو مالک نے نماز مین رفع یدین کرنیکے بیان مین عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ
وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمر

رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھوں کے
جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونو
ہاتھ اسی طرح سے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یعنے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسنے اسکی اے
رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے یہ بیچ سجدون کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری
اور مسلم نے **وعن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ
وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ
وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے نافع سے کہ تحقیق
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز مین تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جس
وقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جب اوٹھتے دو رکعتون سے اوٹھاتے دونو ہاتھ
اپنے اور مرفوع کیا اسحدیث کو ابن عمرؓ نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یعنی روایت کیا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح نماز پڑھی روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وعنہ** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ
بِہِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے
انکو اپنے کانون کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکی اور بیچ
ایک روایت کے یون آیا ہے یہانتک کہ برابر کرتے دونو ہاتھون کو اوپر کی جانب کانون اپنے کے روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ
یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَہُمَا وَکَبَّرَ فَرَکَعَ
فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اوسنے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اٹھاتے دونو ہاتھ
اپنے اسوقت جب داخل ہوے نماز مین تکبیر کہی پھر ڈھانک لیے ہاتھ اپنے کپڑے مین پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین

ہاتھہ پہر پہر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالے دونون ہاتہ اپنے کپڑے سے پہر اوٹھایا ان کو اور تکبیر کہی پہر رکوع
کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہائے اپنے دونو ہاتھ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونو ہاتھون
اپنے کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّہٗ رَاٰی مَالِكَ ابْنَ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ
اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا صَلّٰی كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ
رَفَعَ یَدَیْہِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ ھٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت
ہے ابو قلابہ سے تحقیق اسنے دیکہا مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالی عنہ کو جب نماز پڑہتا تکبیر کہتا اور اوٹہاتا
ہاتھون اپنے کو اور جب ارادہ کرتا رکوع کا اوٹہاتا اپنے دونو ہاتہہ اور جب اوٹہاتا سر اپنا (یعنے رکوع سے)
اوٹہاتا اپنے دونو ہاتھون کو اور حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَیْہِ ثُمَّ كَبَّرَ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ
فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا یَفْعَلُہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ
السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب کہڑے ہوتے واسطے نماز کے اوٹہاتے دونو ہاتہہ یہانتک کہ ہوتے دونو ہاتہہ برابر دونو مونڈہون
کے پہر تکبیر کہتے پہر جب ارادہ کرتے رکوع کا کرتے اسی طرح اور جب سر اوٹہاتے رکوع سے کرتے
اسیطرح اور نہ کرتے اسکو وقت اوٹہانے سر کے سجدہ سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
فائدہ دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکہا ہے کہ اسحدیث مین زیادہ کیا بیہقی نے ان
لفظون کو فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی لَقِیَ اللہَ تَعَالٰی یعنے پس ہمیشہ تہی یہ نماز حضرت کی (یعنے
ہمیشہ نماز مین رفعیدین کرتے رہے) یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے (یعنے فوت ہونے تک
رفع یدین کرتے رہے) **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَكْتُوْبَۃِ كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ
مَنْكِبَیْہِ وَیَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰی قِرَاءَتَہٗ وَاَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ وَیَصْنَعُہٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ
مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ وَھُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ
رَفَعَ یَدَیْہِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہے حضرت علی بن

ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اونہون نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت تھے جب کھڑے ہوتے طرف نماز فرض کے تکبیر کہتے اور اوٹہاتے دونو ہاتھ اپنے کو برابر دونون کندہون اپنے کے اور کرتے اسی طرح جسوقت کہ ادا کرتے قرارت اپنی کو اور ارادہ کرتے رکوع کا اور کرتے اسکو جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور نہ اوٹھاتے ہاتھوں اپنے کو کسی چیز مین نماز اپنی مین بیچ حالت بیٹھنے کے اور جسوقت کھڑے ہوتے دونون سجدون سے اوٹھاتے دونو ہاتھ ویسے ہی اور تکبیر کہتے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **فائدہ** مراد سجدتین سے دو رکعتین ہین ......

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَیَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْھَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا بیچ دس شخصون کے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ مین خوب جانتا ہون تم سے نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابہ نے پس بیان کر کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اوٹھاتے دونو ہاتھ

اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو مونڈہون اپنے کے پہر تکبیر کہتے پہر قرآن پڑہتے پہر تکبیر کہتے اور اٹہاتے دونو ہاتہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اندونون کو مونڈہون اپنے کے پہر رکوع کرتے اور رکہتے دونون ہتہیلیان اپنی اپنے گہٹنون پر پہر سیدہی کرتے پیٹہ پس نہ جہکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے (پیٹہ) اور سر ہموار رکہتے اور پہر اوٹہاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پہر اوٹہاتے دونو ہاتہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو دونو مونڈہون اپنے کے درحالیکہ سیدہے کہڑے ہوتے پہر کہتے اللہ اکبر پہر جہکتے طرف زمین کی سجدہ کے لیے پس دور رکہتے دونون ہاتہ اپنے دونو پہلوؤن اپنے سے اور موڑتے انگلیان پاؤن اپنے کی (یعنے اسطرح کہ انگلیان حضرتؐ کی قبلہ کیطرف ہوتین) پہر اوٹہاتے سر اپنا سجدہ سے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا (یعنے بچہاتے) پس بیٹہتے اوسپر پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانے اپنے کی پہر سجدہ کرتے پہر کہتے اللہ اکبر اور اٹہتے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا پہر بیٹہتے اسپر (یعنے جلسہ استراحت کے لیے) پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹہکانے اپنے پر پہر کہڑے ہوتے پہر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے پہر جس وقت کہ کہڑے ہوتے دو رکعت پڑہکر (یعنے بعد تشہد کے) اللہ اکبر کہتے اور اوٹہاتے دونو ہاتہ اپنے مونڈہون تک جیسے کہ تکبیر کہی تہی نزدیک شروع کرنے نماز کے پہر کرتے اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہے اسکے ہے سلام نکالتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹہتے کولے پر اوپر بائین جانب اپنی کے پہر سلام پہیرتے کہا ان دس صحابیوں نے کہ سچ کہا تونے اسیطرح تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے معنی اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هٰكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الْأُذُنَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے کہ کہا خبر دی مجہکو میرے باپ نے یہ کہ نماز پڑہی مینے پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیکہا حضرتؐ کو ہاتہ اوٹہاتے جب شروع کرتے نماز کو اور جب رکوع کرتے اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ہاتہ اٹہاتے اسیطرح اور اشارہ کیا قیس نے (یعنے جو کہ راوی اسحدیث کا ہے) کہ لیجاتے ہاتہون کو قریب دونو کانون کے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

ف ۱ یہ حدیث نسائی کی چہاپہ ... کے ۲۱۹

ف ۲ ... یہ حدیث نسائی کی چہاپہ ... ۱۶۲

قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ
يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے محمد بن عمرو بن عطا سے اوسنے روایت کی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا محمد نے سنا مینے ابی حمید کو بیان
کرتے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں
ہاتھ اپنے یہانتک کیجاتے ان کو برابر دونوں مونڈھون اپنے کے جیسا کیا تھا وقت شروع کرنے نماز
کے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ
مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سالم
سے اوسنے روایت کی عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کو جب کھڑے ہوتی بیچ نماز کے اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے یہانتک کہ ہوتے برابر کندھون کے اور تھی
کرتے یہ جب اللہ اکبر کہتے واسطے رکوع مین جانے کے اور کرتے یہ جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور
کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور نہ کرتے یہ بیچ سجدے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وَعَنْ**
اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا
دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَاِذَا رَكَعَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے جب داخل ہوتے نماز مین اور جب رکوع کرتے
روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ
اِذَا رَاٰى رَجُلًا لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَمَاهُ بِالْحَصٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي جُزْءِ
رَفْعِ الْيَدَيْنِ اور روایت ہی نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب دیکھتے کسی کو کہ رفعیدین نہین کرتا
نہ رکوع جانے کی وقت اور نہ رکوع سے سر اوٹھانیکے وقت کنکریان پھینک کر مارتے اسکو روایت کیا اسحدیث
کو بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین مین **فائدہ** کہا بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین مین کہ روایت ہے سترہ صحابیون سے کہ
وہ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اوٹھانیکے وقت اور وہ یہ ہین ۔ ابو قتادۃ الانصاری
اور ابو سعید الساعدی البدری اور محمد بن مسلمۃ البدری اور سہیل بن سعد الساعدی اور عبد اللہ بن عباس

بن عبد المطلب الہاشمی اور انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو ہریرۃ الدوسی اور عبد اللہ بن
عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن الزبیر بن العوام القرشی اور وائل بن حجر الحضرمی اور مالک بن الحویرث اور ابو موسے
الاشعری اور ابو حمید الساعدی راضی ہو اللہ تعالی ان سے اور کہا بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین مین
اور اسیطرح روایت رفع یدین کی کئی عالمون سے مکہ اور حجاز اور عراق اور شام اور بصرہ اور یمن اور چند خراسان
والون کی ہے کہ ان مین سے ہین سعید بن جبیر اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب اور عمر بن عبد العزیز اور نعمان بن ابی عیاش اور حسن اور ابن سیرین اور طاؤس اور مکحول
اور عبد اللہ بن دینار اور نافع مولی عبد اللہ بن عمر اور حسن بن مسلم اور قیس بن سعد اور بہت سے لوگ ہین انتہے
اور کہا مولوی محمد اسمعیل شہید نے تنویر العینین مین کہ تحقیق آئی ہین رفع یدین کے باب مین اتنی روایتیں
کہ گنجایش نہین رکھتا انکی ذکر کی یہ مقام اور کہا مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس نے سفر السعادت
مین کہ تین جگہون مین اوٹھانا ہاتھون کا ثابت ہوا اور کثرت راویون کے سبب یہ بات تواتر کو پہونچی چار
سو خبر اور اثر اس باب مین صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے کہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون ہی
نماز پڑھتے یہانتک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی اور سوا اسکے کچھ ثابت نہ ہوا اور ترمذی مین لکھا ہے
کہ رفع یدین کے راوی اور قائل اسکے صحابہ سے حضرت عمر اور حضرت علی اور وائل بن حجر اور مالک بن الحویرث
اور انس اور ابوہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابو موسی
الاشعری اور جابر اور عمیر اللیثی اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر اور سوای انکے اور بھی ہین اور
تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر اور سوای
ان کی اور بھی اور اسی کے قائل ہین عبد اللہ بن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا عبد اللہ
بن مبارک نے بیشک صحت کو پہونچ چکی حدیث رفعیدین کی اور ذکر کی حدیث زہری کی جو روایت ہے سالم سے
اس نے روایت کی اپنے باپ سے اور تنویر العینین مین لکھا ہے کہ امام محی السنۃ نے تابعین مین سے ابن سیرین
اور قتادہ اور قاسم بن محمد اور مکحول اور فقیہون مین سے امام اوزاعی اور امام مالک کو شمار کیا ہے اور جامع
الاصول مین علقمہ اور براء اور وہب بن کیسان اور ابو قلابہ اور سلیمان بن یسار کو بھی منجملہ رفع یدین
کے مثبتون کے راویون مین صحابہ سے شمار کیا ہے اور تنویر العینین مین لکھا ہے کہ کہا حاکم نے نہین کوئی سنت
اور سنتون سے کہ جسکو روایت کیا ہو عشرہ مبشرہ نے سوای رفعیدین کی سنت کے کہ انہین مین سے وہ ذات صحابہ مین

کہ روایت کیا ابوحمید ساعدی نے انکی مجلس مین اسلیے کہ روایت کیا گیا کہ انھون نے سنکر ساعدی سے کہا کہ ہان امنین سے
حسن بن علی او سہل اور زید او عقبہ اور ابومسعود او عبداللہ بن عمر اور سلیمان اور ابوموسی ور ابی سعید اور حضرت عائشہ
اور بریدہ اور عمار اور ام الدرداؓ ہین اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا نصر مروزی نے
کہ رفع یدین کرنے پر اجماع کیا ہے علما ر زمانیکے نے مگر اہل کوفہ نے اور کہا ابن جوزی نے بیچ کتاب نزہت الناظر
للمقیم والمسافر کے نقل کرکے مزنی سے کہ تحقیق کہا اوس نے سنا مینے امام شافعی سے کہ تہے کہتے نہین ہے حلال
واسطے کسی شخص کے کہ سنے حدیث رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعیدین کے باب مین بیچ شروع کرنے نماز کو
اور وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اوٹہانیکے اس سے یہ کہ چھوڑ دے اقتدا کرنا حضرتؐ کے فعل کا اور یہ بات ظاہر
ہے کہ اقتدا کرنا انحضرتؐ کے فعل کا واجب ہے اور لایا ہے بخاری حسن او حمید بن ہلال سے کہ تحقیق صحابہ رفع
یدین کرتے تہے اور کہا امام بخاری نے نہین استثنا کیا حسن نے کسیکو یعنے حسن نے یہ نہین کہا کہ کسی صحابی نے
رفعیدین نہین بہی کیا) اور کہا امام شافعی نے روایت کیا ہے رفع یدین کی حدیثون کو ایک جماعت نے صحابہؓ
سے اور شاید کہ روایت نہین کی گئی ہے کوئی حدیث بیچ گنتی کے زیادہ رفع یدین کیحدیثون سے اور کہا ابن
المنذر نے کہ نہین اختلاف کیا اہل علم یعنے صحابہ نے انحضرتؐ کے رفعیدین کرنیکے باب مین اور کہا امام بخاری
نے بیچ جزو رفع یدین کے کہ روہت کیا رفع یدین کیحدیثون کو انیس صحابہ نے اور بیان کیا بیہقی نے کہ سنا مینے
حاکم سے کہ کہتا تہا اتفاق کیا ہے اوپر روایت اس سنت معتبرہ کے عشرہ مبشرہ نے اور جو بعد انکے ہین بڑے
بڑے صحابہ نے اور کہا بیہقی نے یہ بات ایسطرح سے ہے جسطرح کہ کہا حاکم نے اور ابن عساکر تاریخ اپنی مین طریق
ابی سلمہ اعرج سے لایا ہے کہ کہا ابی سلمہ نے پایا مینے تمام لوگون کو کہ رفع یدین کرتے تہے وقت جانے رکوع کے
اور وقت سر اوٹہانیکے اس سے اور روہت کیا امام احمد نے ساتہ سند اپنی کے نافع سے اس نے روایت کی ابن عمرؓ سے
کہ ابن عمرؓ جب دیکہتے تہے کسی نمازیکو کہ رفع نہین کرتا تہا کنکر مارتے تہے اوسکو اور تہے اور حنفیہ
جو نماز مین وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اوٹہانیکے اس سے اور وقت ہاتہ باندہنے کی تیسری رکعت کے بیچ رفع
یدین کرنا سنت نہین جانتے دلائل انکے اس باب مین یہ ہین پہلی حدیث دلیل حنفیہ کی ترمذیؒ اور ابوداؤد
اور نسائی کی مین روایت ہے علقمہ سے کہ کہا واسطے ہمارے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا نہ پڑہاؤن مین
تمکو نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی اور نہ اوٹہائے دونو ہاتہ اپنے مگر ایک بار ساتہ تکبیر شروع
کرنے نماز کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ ترمذی مین لکہا ہے کہ کہا عبداللہ بن مبارک نے نہین ثابت ہوئی حدیث

ابن مسعودؓ کی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین رفعیدین کیا مگر پہلی بار اور امام شوکانی نے فوائد المجموعہ
فی الاحادیث الموضوعہ مین لکہا ہے اور بیشک ضعیف کہا ہے اسحدیث کو ابن مبارک اور امام احمد اور بخاری
نے اور کہا امام نووی نے خلاصہ مین کہ اتفاق کیا ہے محدثین نے اوپر ضعیف کہنے اس حدیث کے اور مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا ابن حبان نے یہ خوب حدیث ہے کہ روایت کیا اسکو اہل کوفہ نے نہ رفع یدین
کرنے مین بیچ نماز کے وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اوٹھانیکے اس سے اور حال یہ ہے کہ یہ بہت ضعیف حدیث ہے
جبکہ غور سے دیکہا جاوے طرف اسکے اسلیے کہ اسحدیث مین بہت علتین ہین کہ باطل کرتی ہین اسکو اور بہت سے ائمہ
نے طعن کیا ہے اس مین بیچ طریق عاصم بن کلیب کے یعنے اسحدیث کے راویون مین عاصم بن کلیب جو ضعیف راوی
ہے اسلیے ائمہ نے اسحدیث مین طعن کیا ہے انتہی اور شیخ ابو الحسن سندہی نے بیچ شرح مسند امام ابو حنیفہؒ کے
نیچے حدیث ابن مسعود کے لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعودؓ نے فراموش کیا قرآن سے اسچیز کو کہ نہین اختلاف
کیا ہے بیچ اسکے مسلمانون نے اور وہ دو سورتین ہین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور بہلا دیا
اُس نے اسچیز کو کہ اتفاق کیا ہے اسپر تمام علماؤن نے منسوخ ہونے تطبیق کے سے رکوع مین اور نہ پکڑنا ہاتہون
سے گہٹنون کو اور بہلا دیا اوس نے حال دو آدمیون کے کہڑے ہونیکا پیچہے امام کے اور بہلا دیا اُسنے اسچیز کو
کہ نہین اختلاف کیا اس مین علماؤن نے کہ نماز پڑہی آنحضرتؐ نے صبح کی دن نحر کے بیچ وقت اپنے کے اور بہلا دیا
اس نے اسچیز کو کہ مختلف نہین ہوئے اسمین اہل علم رکہنے کہنی اور کلائی کے سے اوپر زمین کے بیچ حالت سجدے کے
اور جبکہ بہول انکی ان باتون مین ہوئی تو جائز ہے کہ بہول انکی رفعیدین مین بہی ہوئی ہو دوسری حدیث دلیل
حنفیہ کی ابو داؤدؒ مین روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم تہے جسوقت کہ شروع کرتے نماز کو اوٹہاتے دونو ہاتہ اپنے کانون تک پہر نہ دہراتے اور بیچ ایک روایت کے اوٹہاتے
دونو ہاتہ اپنے اسوقت کہ شروع کیا نماز کو پہر نہ اوٹہایا انکو یہانتک کہ پہرے (یعنے نماز سے) جواب اسکا یہ ہے
کہ ابو داؤد جو مخرج اسحدیث کا ہے کہا اس نے کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اور تنویر العینین مین مولوی اسمعیل نے لکہا
ہے کہ مردود کہا اسحدیث کو ابن مدینی اور امام احمد اور دار قطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے بیچ دوسری
کتاب کے کہ سوائے صحیح بخاری کے ہے بنا بر اسکے کہ نقل کیا اسکو فاضل الہ آبادی نے اور کہا ابو داؤدؒ نے روایت کیا
اسحدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے نہین ذکر کیا اونہون نے یہ کلمہ پہر نہ دوہراتے اور حکایت کی گئی
ہے سفیان بن عیینہ سے کہ یزید نے بیان کیا ان تینون سے اسحدیث کو پہلے کوفی کو جانے کے سو نہ ذکر کیا اس دفعہ

اس کلمے کا کہ پہر نہ دوہراتے تہے جب پہر کر آیا کوفے سے زیادہ کیا اس مین یہ کلمہ محمول ہوتی ہے یہ زیادتی اسکی غلطی اور بہولنے پر کیونکہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا حمیدی وغیرہ نے کہ برا ہوگیا اور غلط ملط ہوگیا حفظ یزید بن ابی زیاد کا اخیر عمر مین اور سوای اسکے براء بن عازب جو کہ راوی اسحدیث کا ہے رفع یدین کے حدیث والون کے راویون مین سے ہے جیسا کہ پہلے گذرا اور کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ کہا عثمان الدارمی نے نقل کر کے احمد بن حنبل سے کہ فقرا ثم لم یعد صحیح نہین ہے اور ایسا ہی ضعیف کہا اسکو بخاری اور احمد اور یحییے اور دارمی اور حمیدی وغیرہ نے اور کہا یحییے بن محمد بن یحییے نے کہ مینے سنا احمد بن حنبل سے کہتے تہے کہ یہ حدیث واہی ہے اور کہا بیہقی نے روایت کیا اسکو محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلے نے اور اختلاف کیا گیا ہے اسکی اسناد مین اور کہا بزار نے نہین صحیح قول اسکا اسحدیث مین ثم لا یعود اور روایت کیا دارقطنی نے اسحدیث کو طریق علی بن عاصم سے اس نے محمد عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اور اس نے یزید بن ابی زیاد سے کہا علی بن عاصم نے کہ آیا مین کوفہ مین پس ملاقات کی مینے یزید بن ابی زیاد کی پس بیان کی اس نے یہ حدیث اور نہ بیان کیا اسمین یہ لفظ یعنے ثم لا یعود پس کہا مین نے اسکو کہ ابن ابی لیلے حدیث بیان کرتا ہے تجہ سے اور اس مین یہ لفظ ہے کہا اس نے کہ مجہکو یاد نہین ہے اور کہا ابن حزم نے کہ یہ حدیث یزید کی اگر صحیح بہی ہو تو بہی معارض نہین ہے کیونکہ حضرتؐ کا یہ فعل واسطے بیان جواز کے ہو پس معارض نہ ہوگی حدیث ابن عمرؓ وغیرہ کو انتہے مختصرًا تیسری حدیث دلیل حنفیہ کی مسلم مین روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے کہ دیکہتا ہون مین تمکو اٹہانیوالے ہو تم ہاتہون اپنے کو گویا کہ تمہارے ہاتہہ سرکش گہوڑون کی دمین ہین ٹہرو بیچ نماز کے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث سلام کے باب مین ہے صحابہ جس وقت کہ سلام پہیرنے لگتے اسوقت ہاتہہ سے اشارہ کرتے ہوئے زبان سے کہتے السلام علیکم السلام علیکم جیسا کہ مسلم مین اسحدیث کو ساتہہ والی صریح دو حدیثین آیندہ جابر بن سمرہؓ کی روایت سے ہین پہلی حدیث کہا جابر بن سمرہؓ نے کہ نماز پڑہی مینے ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس تہے ہم جسوقت سلام پہیرتے کہتے ہم ساتہہ ہاتہون اپنے کے السلام علیکم السلام علیکم پس دیکہا طرف ہماری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کیا حال ہے تمہارا کہ اشارہ کرتے ہو تم ساتہہ ہاتہون اپنے کے گویا کہ ہاتہہ تمہارے سرکش گہوڑون کی دمین ہین جسوقت کہ سلام پہیرے ایک تمہارا پس منہ کرے طرف ساتہہ والے اپنے کے اور نہ اشارہ کرے ساتہہ ہاتہون اپنے کے دوسری حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتہون سے گویا کہ تمہارے ہاتہہ سرکش گہوڑونکی دمین ہین سوای اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے ایک تمہارا یکو کہ رکہے اپنے ہاتہہ کو ران پر پہر اپنے مسلمان بہائی کو سلام کرے جو اسکے دائین

اور بائین ہو پس اسلیے کہا بخاری رحمہ اللہ نے جو شخص کہ حجت پکڑے ساتھ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے اوپر منع کرنے رفع یدین کے پس نہین واسطے اسکے کچھ حصہ علم سے یہ بات مشہور ہے نہین ہے خلاف بیچ اسکے سوائی اسکے نہین کہ تھی یہ بات حالت تشہد مین اور اگر ویسے ہی ہے جیسا کہ مستدل نے کہا تو اول تکبیر کا رفع یدین اور عید کی تکبیرون کی رفع یدین منع ہو جائینگی کیونکہ خاص نہین کیا کسی رفع یدین کو کسی رفع یدین سے استثنے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ بیچ سبل کے کہا ہے کہ یہ حدیث صریح ہے اس باب مین کہ تحقیق تھا یہ امر بیچ اشارہ کرنے انگلی کے ساتھ ہاتھون اپنے کے وقت سلام کے اور وقت باہر آنیکے نماز سے انتہی **چوتھی حدیث** دلیل حنفیہ کی موطا امام محمد مین روایت ہے عاصم بن کلیب جرمی سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ ہاتھ نہین اوٹھاتے تھی مگر بیچ تکبیر اولے کے **جواب** اسکا دو طرح ہے **اول** کہ **تنویر العینین** مین لکھا ہے کہ یہ روایت مروی ہے عاصم بن کلیب سے اور وہ راوی ضعیف ہے اگرچہ روایت کیا اس سے علما نے تحقیق ضعیف کہا اسکو ابن حبان نے اسطور پر کہ کہا ابن حبان نے بیچ روایت عاصم بن کلیب کے شک ہے اور نیز یہ روایت مخالف ہے اس بات کی کہ کہا امام محی السنۃ اور ترمذی اور ابوداؤد اور امام احمد وغیرہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قائل ہین رفع یدین کے جیسا کہ ابوداؤد مین روایت ہے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے انہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تھے حضرت جب کھڑے ہوتے طرف نماز فرض کے تکبیر کہتے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے برابر کندہون کے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے جب تمام کرتے قرات اور ارادہ کرتے رکوع کا اور اٹھاتے ہاتھ اپنے جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور نہ اوٹھاتے ہاتھ اپنے اور کہین اپنے نماز مین جبتک کہ بیٹھے رہتے پھر جب اٹھتے دو رکعت پڑھکر اٹھاتے ہاتھ اپنے ویسے ہی اور نیز ذکر کیا حاکم نے رفع یدین کرنا فعل عشرہ مبشرہ کا جیسا کہ پہلے گذر چکا اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور روایت موطا محمد کی مروی ہے عاصم بن کلیب سے اور یہ مخالف ہے عاصم بن کلیب کے اس روایت کی جو کہ نسائی مین روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ کہا عاصم نے بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ تحقیق وائل بن حجر نے خبر دی اسکو کہا وائل نے کہا مینے اپنے دل مین البتہ اپنی آنکھ سے دیکھونگا مین نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ کیونکر پڑھتے ہین پس دیکھا مینے طرف حضرت صلعم کے پس کھڑے ہوئے پس تکبیر کہی اور اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر آئے دونو کانون کے پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ اپنے کے بند دست اور ساعد کی پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین اٹھائے دونو ہاتھ اپنے ویسے ہی کہا وائل نے اور رکھی دونو ہاتھ اپنے

دونوگھٹنونپر پہر جب اوٹھایا سر اپنا اوٹھائے دونون ہاتھ اپنے ویسے ہی **دوم** کہا بخاری نے اپنے رسالہ رفعیدین
مین کہ حدیث عبید اللہ بن ابی رافع کی علیؓ بن ابیطالب سے شاہد ہے اور جیسے ایک کرین دو آدمی ایک محدث سے اور
ایک کہی ہیئے دیکھا کہ اوسنے کیا اور دوسرا کہے کہ ہینے نہین دیکھا اسکو تو جسنے کہا کہ دیکھا ہینے اوسکو کام اس
نے کیا وہی شاہد ہے اور جسنے کہا کہ نہین کیا وہ شاہد نہین کیونکہ اسنے فعل کو یاد نہ رکھا اور ایسے ہی کہا عبد اللہ
بن الزبیرؓ نے جیسے دو گواہون نے گواہی دی کہ فلانے کو فلانے پر ہزار درہم مین باقرار معتبر اور ایک اور آدمی نے
گواہی دی کہ اسنے اقرار کسی شے کا نہین کیا عمل اوپر قول دونون گواہون کے ہوگا اور انکے مخالف کی قول کا
اعتبار نہ ہوگا اور ایسا ہی بلالؓ نے کہا کہ پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہی کعبہ کے اندر اور کہا فضل بن
عباسؓ نے نہین نماز پڑہی تو لوگون نے قول بلالؓ کو اختیار کیا کیونکہ وہ شاہد ہے اور اسکے قول کیطرف التفات
نہ کیا جسنے کہا کہ نہیں نماز پڑہی جبکہ اسنے یاد نہ رکھا کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ذکر کی ہینے ثوری سے حدیث
نہشلی کی عاصم بن کلیب سے تو اسنے اسکا انکار کیا **پانچوین** حدیث دلیل حنفیہ کیؒ **موطا** امام محمد مین روایت ہے
عبد العزیز بن حکیم سے کہا کہ دیکھا مین نے عبد اللہ بن عمرؓ کو کہ نہ اوٹھاتے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین **جواب** اس کا
دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت موقوف ہے لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب مین فصل
احکام بابی مین پہلے گذرا **دوم** یہ روایت مخالف ہے عمرؓ ہی کے فعل کے جیسا کہ دو حدیثون آئندہ مین ہے **پہلی حدیث**
موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما تھے جسوقت کہ شروع کرتے نماز
کو اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے برابر دو کندھون کی اور جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اوٹھاتے دونو ہاتھ کو کم اس سے **دوسری**
حدیث بخاریؒ اور ابوداود مین روایت ہے اسی سے کہ تحقیق ابن عمرؓ تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز مین تکبیر
کہتے اور اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اوٹھاتے
دونو ہاتھ اپنے اور جب اوٹھتے دو رکعتون سے اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ و
سلم تک پس ثابت ہوا کہ روایت موقوف موطا محمد کی برخلاف روایت موطا امام مالک اور بخاری اور ابوداود کی صحیح
روایتون کی کہ بسبب نہادی سند جنکی ابن عمرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک دلیل عدم رفع کی ہرگز نہین ہوسکتی اور
جس حالت مین ابن عمرؓ نماز مین رفع یدین نہ کرنیوالے کو کنکر مارا کرتے تھے تو بھلا پہر وہ خود کسطرح سے اسکو ترک
کرتے ہونگے اور رفع یدین نہ کرنیوالے کو ابن عمرؓ کے کنکر مارنے کی حدیث قریب گذری علاوہ اسکے موطا امام محمد
کی روایت خلاف ہے اتنی مرفوع روایتون اور آثار صحابہ کے کہ جنکا شمار نہین **چھٹی حدیث** لایا ہے

بیہقی خلافیات میں حدیث ابن عباس رضی سے کہ کہا اونہوں نے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھاتے دونو ہاتھ
جس وقت کہ رکوع کرتے اور اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے بعد اسکے نہیں سے طرف تکبیر شروع کرنے نماز کے اور چھوڑ دیا سوا
اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو ابن جوزی اور کہا کہ اسکی کچھ
اصل نہیں ہے اور نہ میں پہچانتا ہون کہ کس شخص نے اسکو روایت کیا ہے اور صحیح ہوا ہے ابن عباس رض سے خلاف
اسکا ساتوین حدیث لایا ہے بیہقی خلافیات میں بھی مثل اس حدیث کے یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ابن الزبیر رض
سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا ابن جوزی نے نہیں ہے اصل اسکا اور نہ
مین پہچانتا ہون کہ کس نے روایت کیا ہے اسکو اور صحیح ہوا ہے ابن الزبیر رض سے خلاف اسکا اور جو شخص کہ محبت
رکہتا ہے ساتھ ان حدیثوں کی اس سے زیادہ تر احمق کوئی نہیں ہے انتہے اب رہی وہ روایتین جو کہ کتب طبقہ
رابعہ اور ہدایہ اور نہایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں مین جو کہ بعضے موضوع اور بعضے کا نشان بہی حدیث کی صحیح
کتابوں مین پایا نہین جاتا سو انکا جواب لکہنا ضروریات سے نہین **رکوع مین امام کے ساتھ مقتدی کے**
ملنے سے اس رکعت کے شمار ہونیکے بیان مین **عَنْ** اَبِی بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّہٗ انْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ
لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ فَرَکَعَ
دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق وہ پہونچا طرف نبی صلے اللہ علیہ
وسلم اس حال مین کہ حضرت صلعم رکوع مین تہے پس رکوع کیا اس نے پہلے اسکے کہ پہونچے صف کو یعنے حضرت اور صحابہ کو
حالت رکوع مین دیکہکر صف کے پیچہے رکوع مین اکیلا چلا گیا) پہر ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے پس فرمایا حضرت نے زیادہ کرے اللہ تعالی تجہ کو حرص (نیکی کی) اور پہر ایسا مت کر روایت کیا اسکو بخاری
نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے پس رکوع کیا ورے صف کے پہر چلے گئے طرف صف کی **فائدہ** محلے شرح موطا
امام مالک مین لکہا ہے مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ سَجْدَۃً یعنے جس شخص نے کہ پایا رکوع ساتہ امام
کے پس تحقیق پائی اُسنے رکعت کامل اگرچہ فوت ہوا اس سے قیام اور قراءت اور یہی مذہب ہے جمہور علما
کا اور دلیل انکی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے (کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے) واسطے
ابی بکرہ رض کے جس وقت کہ رکوع کیا ابی بکرہ رض نے ورے صف کے زیادہ کرے تجہ کو اللہ حرص (نیکی کی)
پہر ایسا مت کر اور نہین حکم کیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے دوہرانے اس رکعت کے

١ یہ حدیث نیل الاوطار کی جلد دوسری کے صفحہ ... میں ہے
٢ یہ مضمون نیل الاوطار کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے
٣ یہ حدیث ... جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے
٤ یہ مضمون نیل الاوطار کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے
ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے ۱۲
٥ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۰۹ میں ہے اور ابوداؤد میں جو کہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں دہلی میں چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۹۰ میں ہے ۱۲

اور کہا بعضوں نے جو شخص کہ پاوے رکوع نہ حساب مین ہوگی واسطے اسکے وہ رکعت اسلیے کہ تحقیق فوت ہوا اس
قیام اور قرارت اور دلیل پکڑتے ہین ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا کے اور یہی قول ہے ابو ہریرہؓ
اور ساتھ جماعت کا اختیار کیا ہے اسکو ابن خزیمہ وغیرہ نے اور قوی کیا ہے اسکو سبکی نے بلکہ حکایت کیا ہے اسکو
بخاری نے پہر اس شخص کیطرف سے کہ گیا ہے طرف وجوب ہونے قرارت کے اوپر مقتدی کے انتہیٰ اور کہا عینی مین اور
نقل کیا ہے بعض انکے نے کہ تحقیق جو لوگ کہ تہے بعد صحابہ کے اجماع کیا ہے انہون نے بعد صحابہ کے اوپر پانے
رکعت کے ساتھ پانے رکوع کے اور جائز ہے منعقد ہونا اجماع کا اوپر ایک قول کے دو قولون مین سے واسطے ان کے
کہ پہلے انکے تہے اسیطرح لکھا ہے فتح الباری مین انتہیٰ اس سے معلوم ہوا کہ ترجیح اسی بات کو ہے کہ امام کے
ساتھ رکوع مین ملنے سے وہ رکعت پائی جاتی ہے اور یہ جو بعضے لوگ کہتے ہین کہ حضرتؐ نے ابی بکرہؓ کو اگر اس
رکعت کے دوہرانیکا حکم نہین فرمایا تو یہ بھی اسکو نہین فرمایا کہ تیری یہ رکعت ادا ہوگئی تو اسکا **جواب تین طرح**
پر ہے **اول** یہ کہ جس حالت مین کہ نزدیک حضرتؐ کے ابی بکرہؓ کی وہ رکعت کامل اور ادا ہوگئی تہی تو پہر کیا
ضرورت تہی کہ ابی بکرہؓ کو فرماتے کہ تیری نماز ادا ہوئی ہان اگر اسکی وہ رکعت ادا نہ ہوتی تو بیشک اسکو اس
رکعت کے پہر کر پڑہنے کا ارشاد فرماتے جیسا کہ **بخاری اور مسلم** کی حدیث مین ابو ہریرہؓ کی روایت سے اس کتاب مین
صفت نماز کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے کہ ایک شخص رکوع سجود اور قومہ جلسہ اچہی طرح سے نہین کرتا تہا اس کو
حضرتؐ نے تین بار پہیر پہیر کر نماز پڑہنے کا ارشاد فرمایا اور نیز **احمد اور ابو داود اور ترمذی** مین آیا
ہے وابصہؓ بن معبد سے کہ حضرتؐ نے دیکہا ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تہا پیچہے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو کہ پہر پڑہے
نماز پس ان دونو حدیثون نے دلالت کی اس بات پر کہ عادت شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تہی کہ جسکی نماز
کامل اور ادا نہ دیکہتے اسکو اسکے دوہرانیکا حکم فرماتے اور جسکی نماز کامل اور ادا جانتے اسکو نہ کہتے **دوم**
بحالت رکوع صف مین آداخل ہونا حالانکہ مبطل نماز بہی نہ تہا مگر بسبب اچہی نہ ہونے اس فعل کے ابو بکرہؓ کو
حضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ یعنے زیادہ کرے اللہ تجہکو حرص نیکی کی
اور پہر مت کر اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اسکی وہ رکعت شمار مین نہ ہوتی تو اسکو اس رکعت کے دُہرانے
کا بہی اسیوقت ارشاد فرماتے **سوم** ابو بکرہؓ کی اگر وہ رکعت شمار مین نہ ہوتی تو اسکو کیا ضرورت تہی کہ اپنے پر
اسقدر تکلیف اوٹہاتا یعنے بحالت رکوع جہکے جہکے صف جا داخل ہوتا انتہیٰ اب سنیے وہ حدیثین اور جو کہ
صریح اور صاف دلیل ہین اس بات پر کہ رکوع مین امام کے ساتھ ملجانے سے وہ رکعت کامل اور ادا ہو

حاتی ہے **پہلی حدیث** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ
الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور ہین سجدہ مین ہون پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین کہو اسکو کچھ اور جس نے پایا
رکوع یعنے ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اوسنے رکعت **فائدہ** مجمع البحارین لکھا ہے وَمَنْ اَدْرَکَ
رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ یعنے جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی اس نے رکعت یعنی جو شخص امام کے
ساتھ رکوع مین جا ملا اسکی وہ رکعت ادا ہوگئی **دوسری حدیث** وَعَنْہُ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ مَنْ اَدْرَکَ
رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ یُّقِیْمَ الْاِمَامُ صُلْبَہٗ فَقَدْ اَدْرَکَھَا رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ اور روایت
ہے انہین سے مرفوعًا ساتھ اس عبارت کے جو شخص کہ پاوے رکوع نماز سے پہلے اوٹھانے امام کے پیٹھ اپنی کو
پس تحقیق پایا اس شخص نے اس رکعت کو یعنے اسکی وہ رکعت ادا ہوگئی **تیسری حدیث** قَالَ ابْنُ
حَجَرٍ وَرَوَی ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَہٗ بِلَفْظِ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ یُّقِیْمَ الْاِمَامُ صُلْبَہٗ
فَقَدْ اَدْرَکَھَا کہا ابن حجر نے اور روایت کی ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو ساتھ اس عبارت کے جو شخص
کہ پاوی رکوع نماز سے پہلی اسکے کہ اوٹھاوی امام پیٹھ اپنی کو پس تحقیق پایا اس نے اسکو یعنے اس رکعت کو
چوتھی حدیث عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ
اَدْرَکَ السَّجْدَۃَ وَمَنْ فَاتَتْہُ قِرَاءَۃُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَہٗ خَیْرٌ کَثِیْرٌ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہی ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع تحقیق پائی اسنے رکعت اور جسکی رہ گئی
پڑھنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہگیا اس سے ثواب بہت روایت کیا اس حدیث کو مالک نے **پانچوین حدیث**
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ کَانَا یَقُوْلَانِ مَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ اَدْرَکَ السَّجْدَۃَ
رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہی عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے کہ تھے وہ دونو کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع
پس تحقیق پائی اسنے رکعت **فائدہ** مجمع البحارین لکھا ہے وَمَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ اَدْرَکَ
السَّجْدَۃَ یعنے جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی اس نے رکعت اور لایا ہے بیہقی سنن کبری مین عبداللہ
بن مسعود رض سے جو شخص کہ نہ پاوے امام کو رکوع کرنے والا نہ پاویگا اس رکعت کو اور لایا ہے بیہقی سنن
کبری مین ابی الاحوص اور مسیرہ سے اونہون نے نقل کی عبداللہ سے کہ کہا عبداللہ رض نے جو شخص کہ نہ پاوے

رکوع کو پس شمار کرے ساتھ رکعت کے اور لایا ہے بیہقی سنن کبری مین ابن عمرؓ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے جو شخص کہ پاوے امام کو رکوع کرنیوالا پس رکوع کرے پہلے اسکے کہ اٹھاوے امام سر اپنا رکوع سے پس تحقیق پایا اسنے رکعت کو اور لایا ہے بیہقی سنن کبری مین عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے کہ تحقیق ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت داخل ہوئے مسجد مین حالانکہ امام رکوع کرنیوالا تہا پس رکوع کیا ان دونون نے پہر آہستہ چلا اور وہ دونون رکوع کرنیوالے تہے یہانتک کہ ملے صف مین اور لایا ہے بیہقی سنن کبری مین زید بن وہب سے کہ کہا نکلا مین ساتھ عبد اللہؓ (یعنی ابن مسعودؓ) کے گہر اپنے سے طرف مسجد کے پس جسوقت کہ آئے ہم مسجد مین رکوع کیا ہمنے ساتھ اسکے پہر چلے ہم رکوع کرنیوالے یہانتک کہ پہونچے ہم طرف صف کے جسوقت کہ اوٹھائی قوم نے سر اپنے پس جسوقت کہ ادا کی امام نے نماز کہڑا ہوا مین (یعنے واسطے پڑہنے اس رکعت کے) اور مین گمان کرتا تہا کہ تحقیق نہین پایا مینے رکوع (پس پکڑا عبد اللہ نے میرے ہاتہ کو پس بٹہلایا مجہ کو پہر کہا تحقیق تونے تحقیق پایا ہے تو نے رکوع) اور روایت کیے گئے ہم بیچ اسکے عبد اللہ بن زبیرؓ سے یعنے مثل اسکے **فائدہ** کہا بیہقی نے سنن کبری مین کہ بیچ اسکے دلیل ہے اوپر پانے رکعت کے اور اگر نہ ہوتی یہ بات البتہ نہ تکلیف کرتے وہ اسکی (یعنے اگر امام کے ساتھ رکوع مین ملنے سے وہ رکعت شمار مین نہ ہوتی تو صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم بحالت رکوع جہکے جہکے صف مین نہ جاملا کرتے) انتہے اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار باب من صلے خلف الصف وحدہ مین ساتھ اسناد کے زید بن وہب سے کہ کہا اسنے داخل ہوا مین مسجد مین اور ابن مسعودؓ پس پایا ہمنے امام کو رکوع مین پس رکوع کیا ہمنے پہر چلے ہم یہانتک کہ جاملے ہم صف مین پس جب ادا کیا امام نے نماز کو پس کہڑا ہوا مین تاکہ پڑہون مین باقی نماز پس کہا ابن مسعودؓ نے تحقیق پایا تمنے نماز کو اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار مین طارق سے کہا طارق نے کہ تہے ہم بیٹہے ہوئے پس آئی آواز تکبیر کی پس کہڑا ہوا وہ اور کہڑے ہوئے ہم پس داخل ہوئے ہم مسجد مین پس دیکہا ہمنے لوگون کو رکوع مین بیچ پہلی رکعت کے پس رکوع کیا اسنے اور چلا وہ پس کیا ہمنے مثل اسکی کہ کیا اسنے **فائدہ** مراد کہڑا ہوا وہ سے ابن مسعودؓ یا کوئی اور صحابی ہین اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار مین ابی امامہ سے کہا ابی امامہؓ نے دیکہا مینے زید بن ثابتؓ کو کہ داخل ہوئے مسجد مین اور لوگ رکوع مین تہے پس چلا تاکہ پہونچے صف مین اور وہ حالت رکوع مین تہا پس چلا حالت رکوع مین یہانتک کہ جاملا صف مین اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار مین خارجہ بن زید بن ثابت سے کہ تحقیق زید تہا رکوع کرتا جو کہ ہٹ مسجد مین اور تہا سنہ اسکا طرف قبلے کی پہر جاملتا تہا صف مین اور اعتبار کرتا تہا اس رکعت کا خواہ

صف مین جاملتا یا نہ ملتا اور لایا ہے موطا مین امام مالک سے نقل کی اسنے نافع سے اسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ تحقیق کہا ابی ہریرہ رضؓ نے کہ جسوقت فوت ہو تجہ سے رکوع فوت ہوگی تجہ سے رکعت اور لایا ہے حلبی غنیۃ المستملی مین قول حضرت عمر رضؓ کا کہ جسوقت پاے تو امام کو رکوع مین پس رکوع کرے تو پہلے اٹھانے سر امام کے رکوع سے پس تحقیق پایا تو نے رکعت کو پس اگر او ٹھایا امام نے سر اپنا پہلے رکوع کرنے تیری کے پس تحقیق فوت ہوگئی تجہ سے رکعت **فائدہ** یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام ابی حنیفہ رضؓ اور انکے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی اور ابی ثور اور امام احمد اور اسحاق کا اب ١ بنیں وہ حدیثین جو کہ دلیل ہین ان لوگون کی جو کہ رکوع مین ملنے سے اس رکعت شمار ہونیکے قائل نہین **پہلی حدیث** اس کتاب مین سورہ فاتحہ پڑہنے کے بیان مین گذرچکی ہے لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی نہین ہوتی نماز اس شخص کی جو کہ نہ پڑہے سورہ فاتحہ **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث جس حال مین کہ معارض ہے ساتہ ان حدیثون اور آثار صحابہ کے جو اوپر مذکور ہوئے تو تطبیق انکی یون ہو دیجاویگی کہ جب تک امام رکوع مین نہ چلا گیا ہو تب تک تو پڑہنا سورہ فاتحہ کا مقتدی پر واجب ہے اور جسوقت امام رکوع مین چلا گیا اسوقت پڑہنا سورہ فاتحہ کا مقتدی سے ساقط ہوجاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر بسبب کسی عذر کے نماز مین سے کوئی فرض ترک ہوجاوے تو نماز مین کسیطرح کا بہی نقصان عائد نہین ہوتا اور دلیل اسکی یہ دو حدیثین ہین **حدیث** اول مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا مین طاقت نہین رکہتا سیکہنے کی قرآن سے پس سکہلا دیجے مجہ کو جو کفایت کرے مجہکو فرمایا کہہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ آخر حدیث تک صحیح کہا اسکو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **حدیث دوم** بخاری مین روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا مجہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہ کہڑا ہو کر پس اگر کہڑا نہ ہوسکے پس بیٹہکر پڑہ پس اگر تو بیٹہکر نہ پڑہ سکے تو کروٹ سے پڑہ اور اگر نہین تو اشارہ سے پڑہ **فائدہ** جسطرح سے بسبب عذر کے نماز مین پڑہنا قرآن کا اور قیام کرنا اور رکوع اور سجود وغیرہ فرض بدلیل ان دونو حدیثون کے ساقط ہوجاتے ہین اسی طرح سے امام کے ساتہہ رکوع مین ملنے سے پڑہنا سورہ فاتحہ کا بہی بدلیل ان حدیثون اور آثار صحابہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئے ساقط ہوتا ہے اور اسی بات کے قائل ہین شافعیہ بہی حالانکہ انکے نزدیک پڑہنا سورہ فاتحہ کا خواہ اکیلے ہو خواہ امام کے پیچہے ہو فرض ہے اور یہی ہے مذہب جمہور علماء کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ تحقیق پڑہنا سورہ فاتحہ

١ [illegible]

٢ [illegible]

٣ [illegible]

کا ساقط ہوجاتا ہے مسبوق سے جسوقت کہ پاوے امام کو رکوع کرنیوالا اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے
کہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفے مین کہ بغوی نے کہا ہے کہ جس نے نپای ساتھ امام کے ایک رکعت اور داخل
نہوا نماز مین مگر بعد اسکے کہ سر اوٹھایا امام نے رکوع سے رکعت دوسری مین سے پس فوت ہوا اس سے جمعہ اور چاہیے
کہ پڑھے اس نماز کو چار رکعت اسلیے کہ وہ اسکی نماز ظہر کی ہے **دوسری** حدیث بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے
نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ چلتے اور لازم ہے تمہین آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس
پورا کرو یعنے بعد فراغ امام کے اوٹھکر ادا کرو سو **جواب** اسکا چار طرح ہے **اول** یہ کہ اس حدیث سے ہرگز
نہین پایا جاتا کہ امام کے ساتھ رکوع مین ملنے سے وہ رکعت ادا نہین ہوتی **دوم** یہ حدیث ایک تو ابی بکرہ کی
حدیث کی جو کہ قریب گذری اور تینون ان حدیثون مرفوع کے مخالف ہے جو اوپر گذرین **سوم** یہ سبب ہونے
دلیل کے بعد صحابہ کے اوپر پانے رکعت کے ساتہ پانے رکوع کے اجماع ہوچکا ہے جیسا کہ محلی کی عبارت مین قریب گزرا
چہارم جو لوگ کہ امام کے ساتھہ رکوع مین ملنے سے اس رکعت کے شمار ہونیکے قائل نہین انکو چاہیے کہ جمعے کی نماز
کے بیچ جب التحیات مین جا ملین اسوقت بھی وہی دو رکعت پڑہین چار نہ پڑہین ورنہ اس حدیث کی صاف
مخالفت لازم آوے گی کیونکہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہے کہ جس قدر نماز امام کے ساتھہ نہین پائی گئی اوسکو
اوٹھکر ادا کر لو اور جمعے کی دو ہی رکعت ہوتی ہین چار نہین ہوتی ہین اور اگر کوئی اسکے جواب مین یہ کہے
کہ اس باب مین اس حدیث صحیح صریح سے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اس نے نماز ثابت
ہوتا ہے کہ جسکو امام کے ساتھہ جمعہ کی نماز کی ایک رکعت ملجاوے اسکے جمعے کی نماز ادا ہے اور جسکو ایک رکعت
نہ ملے اسکی جمعے کی نماز ادا نہین ہوتی ہے وہ ظہر کی چار رکعتین پڑہے اور اس باب مین یہ حدیث صریح ہے
اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات تو عین ہمارے ہی مدعا کے
موافق و مطابق ہے اسلیے کہ امام کے ساتھہ رکوع مین ملنے سے اس رکعت کے شمار مین ہونیکے باب مین ایک حدیث
تو ابی بکرہ کی اور تین حدیثین ابی ہریرہ کی جو کہ اوپر مذکور ہوئین صریح دلیل ہین اسپر کہ امام کے ساتھہ رکوع مین
ملنے سے وہ رکعت ادا ہوجاتی ہے اور حدیث ما فاتکم فاتموا یعنے جو پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو اس سے ہرگز
نہین پایا جاتا کہ امام کے ساتھہ رکوع مین ملنے سے وہ رکعت ادا نہین ہوتی **دوسری** حدیث لایا ہے بخاری سے

[illegible]
۲ یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے اور صحیح مسلم مین جو شرح نووی چہاپہ ... کے جلد اول کے صفحہ ۲۲۳ مین ہے
۳ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ... والصلوٰۃ مین ہے
۴ یہ حدیث ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے

جزو قرارت خلف امام کے حدیث ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق اسنے کہا اگر پاوے تو قوم کو رکوع کرنیوالی نہ شمار کرتو ساتھہ اس رکعت کے سو

جواب اسکا تین طرح ہے اول یہ کہ یہ موقوف ہے چنانچہ کہا حافظ **ابن حجر** نے اور یہ مشہور ہے ابی ہریرہؓ سے موقوف

اور اسپر مرفوع پس نہین ہے اصل واسطے اسکے اور حدیث موقوف لائق حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا اس

کتاب مین فصل احکام باقی مین پہلے گذرچکا ہے **دوم** ثابت ہوچکا ہے اسی ابوہریرہؓ سے خلاف اسکا جیسا کہ جارحدیثون

مین قریب گذرچکا ہے **سوم** معارض ہین اسکے بہت ہی آثار صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے اور وہ بھی اوپر گذری پس

معلوم ہوا کہ امام کے ساتھہ رکوع مین ملجانے سے وہ رکعت ادا ہوجاتی ہے اس مین کچہ بھی شبہ نہین ہے **ارکان**

نماز کے بیان مین عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهُ

وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت

ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہا رکوع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ انکا اور بیٹہنا انکا درمیان دو سجدون کے

اور جسوقت کہ اٹہتے رکوع سے سوا کہڑے ہونے اور بیٹہنے کے قریب برابر کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف**

یعنے قیام کہ اس مین قرارت پڑہتے تہے البتہ دراز ہوتا تہا باقی ارکان یعنے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ چارون

قریب برابر کے ہوتے تہے **اور مسلم** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ

کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کہڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتے اور بیٹہتے درمیان دونو

سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ **اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ**

اور دارمی مین روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

نہین کفایت کرتی نماز آدمی کی یعنے نہین قبول ہوتی یہانتک کہ سیدہی کرے پیٹہہ اپنی رکوع مین اور سجدہ مین

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **اور مسند امام احمد** مین روایت ہے طلق بن علی حنفی رضی اللہ تعالی عنہ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکہتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اس بندہ کے کہ نہین

سیدہی کرتا اس مین پیٹہ اپنی وقت رکوع کے اور سجدہ کے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ رکوع اور سجود مین اتنا

ٹہیرنا کہ سب اعضا اپنے ٹہکانے پر آجاوین فرض ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد اور امام شافعی اور امام مالک کا اور **غنیۃ**

الطالبین مین لکہا ہے کہ ارکان نماز کے پندرہ ہین قیام تکبیر تحریمہ اور پڑہنا سورہ فاتحہ کا اور رکوع کرنا اور

آرام کرنا رکوع مین اور سیدہا کہڑا ہونا رکوع سے اور سجدہ کرنا اور آرام کرنا سجدہ مین اور بیٹہنا درمیان دونو

سجدون کے اور آرام کرنا بیٹہنے مین اور تشہد اخیر اور بیٹہنا بیچ اسکے اور درود بہیجنا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور سلام کہنا اور غنیہ میں یہی کہا ہے کہ اگر کوئی جانکر رکن نماز کو چھوڑ دے یا بھولجاوے نماز اسکی باطل ہے رکوع اور سجود مین دعاؤن پڑہنے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوا اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہتا ہے امام سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہے پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاتے ہیں گناہ اسکے جو پہلے گذرے ہیں روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَھْرَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے فرماتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بہر اور زمینون بہر اور بقدر بہنے اسچیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے فرماتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانون بہر اور زمین بہر اور بقدر بہنے اسچیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانون اور زمین کے اے لائق تعریف اور بزرگی کے تو لائق ہے اسچیز سے کہ کہا بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں یا الٰہی نہین کوئی روکنے والا اسچیز کو کہ دے تو نے اور نہین کوئی دینے والا اسچیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہین نفع دیتی دولتمند کو تیرے عذاب سے دولتمندی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے رکوع اپنے مین اور سجدہ اپنے مین پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجھکو عمل کرتے تھے موافق

زان کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یعنے قرآن مین جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ یعنے پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے اس امر کو بجا لاتی تھے کہ رکوع اور
سجود مین تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اسلیے کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع اور خشوع کے ہین **وعنہا**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھین سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہتے رکوع اپنے مین اور سجدے اپنے مین بہت پاک
ہے نہایت پاک ہے پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنے جبرئیل کا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وعن** حُذَيْفَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ
اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاَعْلٰى
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ انہون نے نماز پڑہی ساتھ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت کہتے رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ یعنے پاک ہے پروردگار میرا بڑا اور سجدے
اپنے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى یعنے پاک ہے پروردگار میرا بلند اور نہین آتے تھے کسی آیت رحمت پر مگر کہ ٹھیرتے
اور مانگتے دعا اور نہین آتے تھے کسی آیت عذاب پر مگر کہ ٹھیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی
اور ابوداود اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول انکے الاعلی تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
فِي سُجُودِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے مین یاالہی بخش میرے
لیے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **رکوع اور
سجود مین ٹھیرنے کی مقدار کے بیان مین** **عن** ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوعَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَسُجُودَهُ عَشْرَ
تَسْبِيحَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابن جبیر سے کہ کہا سنا مینے انس بن مالک سے کہ کہتے تھے نہین پڑہی
مینے نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتھ نماز رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم کے اس نوجوان سے یعنے عمرو بن عبد العزیز سے کہا راوی نے کہا ابن جبیر نے پس اندازہ کیا ہم نے عمر بن عبد العزیز کی رکوع کا دس تسبیحین اور سجدے کا دس تسبیحین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین راوی اسکی اسناد کی ثقہ ہین مگر عبد اللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان ابو یزید الصنعانی کہا ابو حاتم نے صالح الحدیث ہے اور کہا نسائی نے نہین خوف ساتھ اسکے اور ابو داؤد اور نسائی مین اس راوی سے یہی ایک حدیث مروی ہے اور **ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ** مین روایت ہے عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے نقل کی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکوع کرے ایک تمہارا پس کہے رکوع لینے مین سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اسکا اور یہی ادنی درجہ ہے اسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس کہے سجدہ اپنے مین سبحان ربی الاعلی تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہ ادنی درجہ اسکا ہے اور کہا ترمذی نے نہین سند اسکی متصل اسواسطے کہ تحقیق عون نے نہین ملاقات کی ابن مسعودؓ سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ذکر کیا اسحدیث کا بخاری نے اپنی تاریخ کبیر مین اور کہا مرسل ہے اور **نسائی اور ابو داؤد** مین روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی مینے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک رات پس جبکہ رکوع کیا ٹھیرے بقدر سورہ بقرہ کے اور کہتے تھے رکوع اپنے مین سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ یعنے پاک ہے صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو ترمذی اور راوی اسکی اسناد کی ثقہ ہین **قومہ مین دعا پڑھنے کی بیانمین عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے ہم ایک دن نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھایا سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت پاک یعنے آمیزش شرک و ریا سے برکت کی گئی اس مین پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا ابھی یعنے ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے اور تیس فرشتے ہین کہ جلدی کرتے ہین کونسا ان مین سے لکھے ثواب ان کلمون کا پہلے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

فصل سجدہ مین سجدہ کی کیفیت کے بیان مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ
بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ
کہ سجدہ کرون سات ہڈیون پر پیشانی پر اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ناک اپنے کی اور دونون ہاتھون پر
اور گہٹنون پر اور پنجون پر دونو قدمون کے اور نہ اکٹھا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یعنے سجدے کے وقت یہ سب زمین پر رکھو اور اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ نماز مین
کپڑون کو اور بالون کو سمیٹنا منع ہے اور مسلم مین روایت ہے ان ہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہ کہ پڑہون مین قرآن رکوع کی حالت مین یا سجدہ کی حالت مین پس لیکن
رکوع جو ہے پس بڑائی بیان کرو اس مین رب کی اور سجدہ جو ہے پس کوشش کرو دعا مانگنے مین پس لائق ہے یہ کہ
قبول کیجاوے تمہاری لیے اور حاکم مین روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ و
سلم تھے جب رکوع کرتے پس کہلی رکہتی انگلیان اپنی اور جب سجدہ کرتے سمیٹ لیتے انگلیان اپنی **فائدہ**
مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ یہ حدیث ابن خزیمہ اور ابن حبان مین بہی ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو نماز پڑہتے چارزانو روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور صحیح ٹہیرایا اسکو ابن خزیمہ نے **فائدہ**
مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم مین بہی ہے اور چارزانو بیٹھکر
نماز پڑہنا آنحضرت صلعم کا حالت مرض مین تہا کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ گر پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑے پر سے
اور زخمی ہوئے آپکے قدم پس نماز پڑہی چارزانو بیٹھکر **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس رکہہ زمین پر دونو
ہاتہ اپنے اور بلند کر دونو کہنیان اپنی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** سجدہ مین ہاتہ زمین پر کانون کے سامنے
رکہنا اور کہنیان بلند کرنا مردون کے لیے ہے اور عورتون کے لیے بہی یہی حکم ہے کچہ مردون کے لیے تخصیص اسمین نہین کیونکہ حدیث

ابوداؤد کی جو کہ روایت ہی یزید بن حبیب سے کہ گزرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر دو عورتون کے کہ نماز پڑہ رہی
تہین پس فرمایا جب سجدہ کرو تم دونو ملا کر رکہو بعض گوشت طرف زمین کے اسلیے کہ عورت اس کام مین مثل مرد کے نہین
ہے یہ حدیث مرسل ہے اور لایا ہے ابوداؤد اس حدیث کو بیچ مراسیل اپنی کے یعنی بسبب مرسل ہونے اسکے کہ اور کہا بیہقی نے
یہ حدیث مرسل ہے پس حجت قائم نہین ہو سکتی ساتہ حدیث مرسل کے جیسا کہ صحیح مسلم کے مقدمہ مین کہا امام نووی نے مذہب
شافعی کا جمہور محدثین اور جماعت فقیہون کا یہی ہی کہ بیشک نہین حجت قائم ہوتی ساتہ حدیث مرسل کے اور بخاری
اور مسلم مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹہیرو تم سجدہ مین اور نہ بچہاوے ایک
تمہارا دونو ہاتہ اپنے مانند بچہانے کتے کی اور مسلم مین روایت ہے میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم جسوقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا درمیان ہاتہ انکے کی البتہ گذر جاتا اور بخاری اور مسلم مین روایت
ہے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سجدہ کرتے کہولتے ہاتہ اپنے
یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلون انکی کی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی مین روایت ہے عبدالرحمن بن
شبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہونگ مارنے کوے کے سے اور بچہانے درندے کے سی اور
یہ کہ جگہہ مقرر کر رکہے آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ **ف** یعنی سجدے سی سر جلدی نہ اوٹہا لیا کرین جیسے کوا دانہ
اوٹہانیکے وقت جلدی سی چونچ زمین پر مار کر دانہ اوٹہا لیتا ہے اور سجدے کیوقت پہونچے زمین پر نہ بچہاوے جیسے کہ درندے
جانور پہونچے بچہا کر بیٹہتے ہین مثل کتے بہیڑیے وغیرہ کے اور مسجد مین نماز کے لیے ایک جگہہ نہ مقرر کرے کیونکہ مسجد
جگہہ سب مسلمانون کی ہے اپنے لیے اسمین ایک مکان خاص مقرر کرنا تاکہ اور کوئی وہان نہ بیٹہے بہت برا ہے اس سی معلوم
ہوا کہ جو لوگ مسلمانون کو اپنی مسجدون مین نماز پڑہنے سی منع کرتے ہین وہ لوگ بڑے ہی ظالم ہین اور کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ راوی اس حدیث کا عبدالرحمان بن شبل سی تمیم بن محمود ہے اور کہا بخاری نے اسکی حدیث مین نظر
ہے **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا
یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ
بیٹہے جیسا کہ بیٹہتا ہے اونٹ اور چاہیے کہ رکہے دونو ہاتہ اپنے پہلے زانوؤن اپنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد
اور نسائی اور دارمی نے **فائدہ** مجمع البحار مین لکہا ہے کہ کہا کرمانی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور سفر السعادت
مین لکہا ہے کہ جب سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ بیٹہے جیسا بیٹہتا ہے اونٹ اور رکہے ہاتہ اپنے پہلے گہٹنون سے بیشک

وہم ہے بعضی راویون کا اسواسطے کہ پہلی عبارت مخالف آخر کے ہے اسلیے کہ اگر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا کیونکہ اونٹ بیٹھنے کیوقت پہلے ہاتھ رکھتا ہے اور کہا سلیمانؒ خطابی نے حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہے اسحدیث سے اور کہا امام نووی نے نہین معلوم ہوتی ترجیح ایک مذہب کی دوسری پر لیکن اہل اسمذہب کے ترجیح دیتے ہین وائل بن حجر کی حدیثکو اور کہتے ہین کہ حدیث ابہریرہؓ کی مضطرب ہے کیونکہ مروی ہین اسحدیث سے دونو امر اور وائل ابن حجر کیحدیث یہ ہے **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جسوقت ارادہ کرتے سجدہ کرنیکا رکھتے دونو گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں اپنے سے اور جسوقت کہ ارادہ اوٹھنے کا کرتے اوٹھاتے ہاتھ اپنے پہلے گھٹنوں اپنے سے روایت کیا اسحدیثکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مذہب امام شافعی اور امام اعظم اور امام احمد کا یہی ہے کہ رکھے دونو گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں کے اور دلیل ان کی حدیث ترمذی کی ہے یعنی یہی وائل بن حجر کی حدیث ہے اور **سفر السعادت** مین لکھا ہے کہ صحیح مین ابن خزیمہ کے آیا ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ بَدَاَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ یعنے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے شروع کرتے رکھنا دونو گھٹنوں کا پہلے ہاتھوں سے اور بہت علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک اور اوزاعی اور بعضے اماموں حدیث کا یہ مذہب نہین یعنے انکا مذہب گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا ہے **جلسہ استراحت** مین جو عاثر ہے ہے اسکے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْهِ وَعَافِنِيْ مَكَانَ اُجْبُرْنِيْ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے درمیان دونو سجدوں کے یا الہی بخش مجھکو اور رحم کر اور درست کر حال میرا اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے لیکن تحقیق کہا ابوداؤد نے بیچ جگہہ اجبرنی کے عافنی یعنے اور عافیت سے رکھ مجھکو **ف** کہا ترمذیؒ نے کہ یہی کہتے ہین امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور اعتقاد انکا یہ ہے کہ یہ جائز ہے بیچ نماز فرض اور نفلوں کے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کو ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی بھی لایا ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور جمع کیا ہے ابن ماجہ نے درمیان لفظ ارحمنی اور اجبرنی کے اور زیادہ کیا ہے لفظ ارفعنی کا اور نہین کہا اہدنی اور نہ عافنی اور حاکم نے کل لفظونکو جمع کر دیا ہے

لیکن نہین کہا اسنے وعافنی اور اسحدیث کی اسناد مین کامل ابو العلاء التیمی السعدی الکوفی ہے اور توثیق کی ہے اسکی یحیی بن معین نے اور کلام کی ہے اس مین اور لوگون نے ﴿۱﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان دونو سجدون کے اے رب بخش مجکو اے رب بخش مجکو روایت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے بعد دونو سجدون کے دو تر رکعتون مین بیٹھکر کھڑے ہونیکا بیان نہین

عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق اونہون نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتے تہے پس جسوقت ہوتی بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہانتک کہ سیدہے بیٹھتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے فائدہ یعنے پہلی رکعت اور تیسری رکعت مین بعد سر اٹھانیکے سجدہ دوسرے سے جبتک سیدہے نہ بیٹھ لیتے کھڑے نہین ہوتے تہے اور اسکو جلسہ استراحت کہتے ہین اور یہی مضمون ایک جگہہ اس کتاب کے فصل صفت نماز کے بیان مین بخاری اور مسلم کی حدیث مین ابی حمید ساعدی کی روایت سے پہلے گذر چکا ہے اور تیسری جگہ نماز مین زمین پر ہاتھہ ٹیک کر اوٹھنے کے بیان مین بخاری کی حدیث مین ابی ایوب کی روایت سے یہی مضمون قریب آویگا اور مذہب امام شافعی کا بھی یہی ہے اور کہا ترمذی نے پیچھے حدیث مالک بن حویرث کی اسیپر عمل ہے بعض اہلعلم کا یعنے صحابہ کا اور یہی کہتے ہین اصحاب ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اوٹھانیکے سجدہ دوسرے سے بیٹھکر اوٹھنا سنت نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوتے بیچ نماز کے اوپر کناری قدمون اپنے کے اور کہا ترمذی نے اسیپر عمل ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے خالد بن ایاس سے اور کہا ترمذی نے خالد بن ایاس ضعیف ہے اہلحدیث کے نزدیک دلیل دوسری انلوگون کی جو کہ قائل اس جلسہ کے نہین کہتے ہین کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے کہ وہ اٹھتے تہے نماز مین اوپر کناری قدمون کے اور نہین بیٹھتے تہے اور تائید اسکی حضرت علی سے اور اسیطرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمر سے بھی پائی جاتی ہے سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوع حدیث کے مقابلہ مین صحابی کا قول یا فعل حجت نہین ہوسکتا اور دلائل اسکے اس کتاب مین فصل احکام پانی مین پہلے گذری دوسرا جواب اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتابین طبقہ ثالثہ کی ہین اور حدیث طبقہ ثالثہ کی قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان

اسکا بہی فصل احکام بابی مین پہلے گزرا اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے حدیثین کہ بیچ ترک اس جلسے کے آئی ہین ضعیف ہین جیسا کہ پہچانا تونے اور جو حدیثین کہ بیچ اثبات اس جلسے کے وارد ہوئین صحیح ہین پس معارض نہ ہونگی حدیث صحیح کے اور جبکہ اس جگہہ حدیث معارض حدیث کے نہ ہوسکے تو پہر اثر صحابہ کی کب معارض ہوسکتی ہین خصوصًا اس باب مین حدیث صحیح بخاری کی اکیلی ہے بیچ اثبات اس جلسہ کے کافی ہے **نماز مین زمین پر ہاتہہ ٹیک کر اٹہنے کی بیان مین**

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَصَلّٰى بِنَا فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِكُمْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ اَيُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ اَيُّوْبُ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ایوب سے اسنے نقل کی ابی قلابہ سے کہا کہ آئی ہمارے پاس مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس نماز پڑہائی بیچ مسجد ہماری کو کہ یہ ہے پس کہا تحقیق مین نماز پڑہاتا ہون تمکو اور نہین ارادہ کرتا مین نماز کا لیکن ارادہ کرتا ہون یہ کہ دکہلاؤن تمکو جسطرح دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے کہا ایوب نے پس کہا مینے واسطے ابی قلابہ کے اور کسطرح تہی نماز اسکی کہا ابو قلابہ نے مثل نماز اس شیخ ہمارے کی یعنے عمرو بن سلمہ کے کہا ایوب نے اور تہا یہ شیخ پورا کرتا تکبیر کو اور جسوقت اوٹہاتا سر اپنا سجدہ دوسرے سے بیٹہتا اور ٹیکتا یعنے ہاتہہ اپنے اوپر زمین کے پہر کہڑا ہوتا روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** یعنے بعد سجدے دوسرے کے جلسہ استراحت کا کرکے جب اوٹہے تو زمین پر ہاتہہ ٹیک کر اُٹہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حنفیہ کہتے ہین کہ ہاتہہ ٹیک کر اوٹہنا منع ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح سے اٹہنا محمول ہے بڑہاپے کی حالت پر کیونکہ **مسند احمد اور ابوداؤد** مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹہے آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اپنے ہاتہہ پر اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے یون ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ٹیک لگاوے آدمی اپنے ہاتہون پر جسوقت کہ اٹہے نماز مین **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بعد دونو سجدون کے زمین پر ہاتہہ ٹیک کر اوٹہنے سے منع کے باب مین نہین جلوس کیحالت مین ہاتہہ ٹیکنے کے باب مین ہے جیسا کہ **ابوداؤد** مین ہے کہ کہا امام احمد بن حنبل نے کہ یہ نہی ہاتہہ ٹیکنے کی نماز کے اندر حالت جلوس مین ہے اور ابن شبویہ اور ابن رافع نے بہی اسیطرح سے کہا ہے اور یہ تینون اس حدیث کے راوی ہین اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ بعد دونو سجدونکے ہاتہہ ٹیک کر اوٹہنے کی حدیث محمول ہے بڑہاپے کیحالت پر سو اسکا جواب یہ ہے کہ اس باب مین دلیل چاہیے بدون دلیل کے اپنی رای سے حکم لگا دینا

١ یعنی بیان ابن سلام
ترجمہ بلوغ المرام مطبوعہ
مطبع نظامی کے حاشیہ پر
سے صفحہ ۲۰۳ سطر ۱۵ پر
٢ یعنی حدیث صحیحہ
بخاری احادیث اور احمدی
بہ باب صفحہ ۵۵ سطر ۶
٣ یعنی حدیث
بین باب التشہد
باب فصل ہین ۶
٤ یعنی بلوغ المرام
دیکہو کتاب ابوداؤد
باب اعتماد علی الید
جواب ۵۴ سطر ۶
بہ باب اسکے صفحہ ۱۴۱
سطر ۱۲

قابل حجت کی نہین ہوسکتا **فصل** تشہد مین **تشہد مین انگلی اٹھانیکے بیان مین عن** ابن عمر رضی
الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قعد في التشهد وضع يده اليسرى على
ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى وعقد ثلثا وخمسين واشار بالسبابة رواه مسلم
وفي رواية له وقبض اصابعه كلها واشار بالتي تلي الابهام روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہ
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین گھٹنے کے اور رکھتے
داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنے گھٹنے اپنے کے اور گرہ باندھتے ترپن کی اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی سبابہ کے روایت کیا
اس حدیث کو مسلم نے اور ایک روایت مین اسکے اور بند کرتے ساری انگلیان اپنی اور اشارہ کرتے اس سے جو نزدیک
ہے انگوٹھے کے **ف** مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ بیٹھتے یعنے نماز مین تشہد پڑھنے کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کے اور بایان ہاتھ اپنا اوپر بائین
ران اپنی کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے اور رکھتے انگوٹھا اپنا اوپر بیچ کی انگلی اپنی کے اور
پکڑتے بائین ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا اور مسند امام احمد مین روایت ہے نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جسوقت
بیٹھتے نماز مین رکھتے دونو ہاتھ اپنے اوپر دونون گھٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے
رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہت سخت ہے شیطان پر لوہے سے یعنے اشارہ کرنا شہادت
کی انگلی سے سخت تر ہے شیطان پر نیزہ وغیرہ مارنے سے اور ابوداؤد مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا کہ گزرے اوپر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین اشارہ کرتا تھا ساتھ دو انگلیون اپنی کے پس فرمایا ایک
سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اشارہ کیا ساتھ انگلی سبابہ کے یعنے جو انگلی کہ انگوٹھے کے پاس والی ہے **وعن**
عبد الله بن الزبير رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يشير باصبعه اذا دعا
ولا يحركها رواه ابوداود والنسائي وزاد ابوداود ولا يجاوز بصره اشارته اور روایت ہے عبد اللہ بن
زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جسوقت کہ دعا کرتے اور نہ ہلاتے تھے
اسکو روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہین تجاوز کرتی تھی نظر انکی اشارہ
انکے سے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو احمد اور نسائی اور ابن حبان نے
بیچ صحیح اپنی کے اور حنفیہ کے نزدیک بموجب اس حدیث کے انگلی کو ہلانا جائز نہین اور امام مالک کے نزدیک ہلانا
سنت ہے اور دلیل امام مالک کی یہہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد اور دارمی مین روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ

تعالی عنہ سے اس نے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ پھر بیٹھے حضرت پس بچھایا پایان پاؤن اپنا اور رکھا بایاں
ہاتھ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور رکھا کنارہ کہنی دہنی اوپر داہنے ران اپنی کے یعنے کہنی پہلو سے ملائی نہین
اور بند رکھی دونو انگلیاں یعنے چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنے بیچ کی انگلی اور انگوٹھے
سے پھر اوٹھائی انگلی اپنی اور دیکھا مینے اسکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا مانگتے اور ابن خزیمہ مین روایت ہے انہین سے
کہ اوٹھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی اپنی کو پس دیکھا مینے کہ ہلاتے تھے اوسکو اور دعا کرتے تھے اس سے ف

فائدہ نماز مین تشہد پڑہنے کیوقت انگلی اوٹھانیکے باب مین اور بھی بہت حدیثین ہین لیکن صرف انہین حدیثون
پر اسلیے اکتفا کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ مین سب کا اتفاق ہے صرف کیدانی والا اسکے مخالف ہے سو کہا ملا علی حنفی
نے اپنے رسالہ تزیین العبارت لتحسین الاشارت مین کہ یہ کہنا اسکا کہ اشارہ کرنا ساتھ سبابہ کے مانند اہلحدیث کے
حرام ہے ایسکا بڑا خطا ہے اور بڑا گناہ ہے سبب اس کا جہل ہے اگر یہ ہوتا نیک ظن ساتھ اسکے البتہ ہوتا کفر اُس
کا ظاہر اور مرتد ہونا اسکا صحیح **نماز مین التحیات پڑہنے کے بیان مین** عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ قال التفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا صلی احدکم
فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ ثم لیتخیر من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعو متفق علیہ واللفظ للبخاری روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ متوجہ ہوے ہماری طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جب نماز پڑھے
کوئی تم مین کا پس کہے سب تعظیمین اللہ کو ہین اور دعائین اور پاک چیزین سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اس کی سلام اوپر ہمارے اور اللہ کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے
اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا جو پسند ہووے
اسکو پھر دعا کرے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کا ہے **وعن** ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا
السورۃ من القرآن فکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ
الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی

عنہما سے تحقیق اس نے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہم کو تشہد جیسا کہ سکھاتے ہم کو سورۂ قرآن سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتین مونہہ سے کہنے کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کے لیے ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اس کی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندون اللہ کی کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلے اللہ تعالی علیہ و سلم رسول اللہ کے ہین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہی سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندی اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سی بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے دوزخ سے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى يَعْنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ وہ کہتے تھے سکھلایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھ میرا حضرت کے ہاتھون مین تھا تشہد کو جیسا کہ سکھلاتے تھے مجھکو سورہ قرآن سے کہ بندگی مونہہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہی سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی

سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہہ کہ
محمد بندے اسکے اور بہیجے ہوئے اسکے ہین اور وہ درمیان ہمارے تہے پس جسوقت کہ وفات پائی کہتے تہے ہم السلام علے النبی
سلام ہے اوپر یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر روایت کیا اسحدیثکو بخاری نے **ف** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے
کہ روایت کیا اسحدیث کو ابو عوانہ نے بیچ صحیح اپنی کے اور سراج اور جوزقی اور ابو نعیم صبہانی اور بیہقی نے طرق متعددہ
سے اور پہونچائی اس نے سند اسحدیث کی ابو نعیم شیخ بخاری تک بیچ اسکے ساتھ لفظ فلما قبض قلنا السلام علی النبی بدون
حرف یعنی کے کہا سبکی نے بیچ شرح منہاج کے پیچہے ذکر کرنے اس روایت کے نقل کرکے ابی عوانہ سے اگر صحیح ہو یہ بات صحابہ
سے دلالت کرتی ہے اوپر اس بات کے کہ تحقیق خطاب بیچ سلام کے پیچہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واجب نہین پس کہا جاوے
السلام علے النبی انتہی کہا ابن حجر نے فتح الباری مین تحقیق صحیح ہوا السلام علی النبی بغیر شک کے اور تحقیق پائی مین نے
اس باب مین حدیث قوی کہا عبد الرزاق نے حدیث کی ہمکو ابن جریج نے کہا اسنے حدیث کی مجہکو عطا نے تحقیق صحابہ تہے
کہتے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تہے السلام علیک ایہا النبی پس جب وفات پائی حضرت نے کہتے تہے صحابہ السلام علی
النبی اور یہ اسناد صحیح ہے اور عینی نے شرح صحیح بخاری مین اسحدیث کی شرح مین لکہا ہے کہ ظاہر اسحدیث سے یہ معلوم ہوا ہے کہ صحابہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ کا ف خطاب سے کہا کرتے تہے اور جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم وفات فرما گئے تو خطاب چہوڑ دیا اور غیبت کے لفظ سے ذکر کرتے اور السلام علی النبی کہنے لگے **وعن**
نافعٍ اَنَّ عبدَ اللّٰہِ بن عُمَرَ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما کانَ یَتَشَہَّدُ فیقولُ بِسمِ اللّٰہِ التَّحِیّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰاتُ
لِلّٰہِ الزّاکِیاتُ لِلّٰہِ السَّلامُ علی النَّبِیِّ وَرَحمۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ السَّلامُ عَلَینا وَعَلیٰ عِبادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِینَ شَہِدتُّ
اَن لّا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ شَہِدتُّ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰہِ یَقُولُ ھٰذا فِی الرَّکعَتَینِ الاُولَیَینِ وَیَدعُو اِذا
قَضیٰ تَشَہُّدَہٗ بِما بَدا لَہٗ فَاِذا جَلَسَ فِی اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ تَشَہَّدَ کَذٰلِکَ اَیضاً اِلّا اَنَّہٗ یُقَدِّمُ التَّشَہُّدَ
ثُمَّ یَدعُو بِما بَدا لَہٗ فَاِذا قَضیٰ تَشَہُّدَہٗ وَاَرادَ اَن یُّسَلِّمَ قالَ السَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ
السَّلامُ عَلَینا وَعَلیٰ عِبادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِینَ السَّلامُ عَلَیکُم عَن یَّمِینِہٖ ثُمَّ یَرُدُّ عَلَی الاِمامِ فَاِن سَلَّمَ
عَلَیہِ اَحَدٌ عَن یَّسارِہٖ رَدَّ عَلَیہِ رَواہُ مالِکٌ زادَ رَزِینٌ وَقالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِکَ
اور روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تہے التحیات پڑہتے پس کہتے شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے
عبادتین زبان سے کہنے کی اللہ کے لیے ہین اور عبادتین بدن کی اللہ کے لیے ہین اور عمل نیک اللہ کے لیے ہین سلام ہووے اوپر نبی
کے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر نیک بخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی

لائق بندگی کے مگر اللہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں کہتے بیچ دو رکعتوں پہلی کی اور دعا مانگتے جب
پوری کرتے تشہد اپنی جسطرح سے کہ چاہتے واسطے اسکے پس جب بیٹھتے بیچ اخیر رکعت اپنی کے پڑھتے تشہد اسیطرح مگر یہ کہ مقدم
کرتے تشہد کو پھر دعا مانگتے جسطرح سے کہ چاہتے واسطے اسکے پس جب پورا کرتے تشہد اپنے کو اور ارادہ کرتے سلام پھیرنیکا کہتے
السلام علی النبی یعنی سلام ہے اوپر نبی کے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندوں نیک بخت اللہ کے سلام
ہوا اوپر پھیرنے والے اپنے پھر لوٹتے اوپر امام کے پس اگر سلام کرتا کوئی بائیں طرف سے لوٹتے اوسپر بھی روایت کیا اسحدیثکو مالک نے
زیادہ کیا رزین نے اور کہا تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسکو ساتھ اسکے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ حَتّٰی یَقُوْمَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب
بیٹھتے بیچ دو رکعتوں پہلی کے یعنے پہلے قعدہ میں تشہد کیلیے گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے ہوتے یہانتک کہ کھڑے
ہوتے روایت کیا اسحدیثکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** مراد یہ ہے کہ پہلے قعدہ میں کم بیٹھتے تھے درود دعا نہ پڑھتے
تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھکر کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ بیٹھ نہیں سکتا **وَعَنْهُ** کَانَ یَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ
اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انہیں سے
کہ کہا سنت سے ہے آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کیا اسحدیثکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن غریب ہے

نماز میں بعد پڑھنے التحیات کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اسکی فضیلت کی بیان میں

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ
نُصَلِّیَ عَلَیْكَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی
الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ ابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْهِ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ
عَلَیْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْكَ فِیْ صَلٰوتِنَا روایت ہے ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا پوچھا بشیر بن سعد نے
یا رسول اللہ امر کیا ہمیں اللہ نے درود بھیجنے کا تمپر پس کسطرح درود بھیجیں ہم تمپر پس چپ ہو رہے پھر کہا کہو اے اللہ رحمت بھیج
اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے اوپر آل ابراہیم کے اور برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے
برکت بھیجی تو نے اوپر آل ابراہیم کے بیچ جہان کے بیشک تو خوبی والا بزرگ ہے اور سلام جیسا تحقیق تمنے جانا
روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور زیادہ کیا ابن خزیمہ نے بیچ اسکے پس کسطرح درود بھیجیں ہم تمپر جب درود

بھیجین ہم تم پر بھیج نماز اپنی کے وعن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال قالوا یا رسول اللہ
کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ و
ذریاتہ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریاتہ کما بارکت علی ابراھیم
انک حمید مجید متفق علیہ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا صحابہ نے ای
رسول اللہ کس طرح درود بھیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور انکی
بی بیون پر اور انکی اولاد پر جیسے رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور انکی بیبیون پر اور انکی
اولاد پر جیسے برکت بھیجی تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری
اور مسلم نے وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ
ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل اللھم صل علی محمد النبی
الامی وازواجہ امھات المؤمنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی آل ابراھیم انک
حمید مجید رواہ ابوداود اور روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت
سا ملے جسوقت کہ بھیجے درود ہمپر پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر کہ نبی امی ہین اور انکی بی بیون پر کہ مائین
مسلمانون کی ہین اور انکی اولاد پر اور انکے اہل بیت پر جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اوپر اولاد ابراہیم کے تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت
کیا ہے اسحدیث سے ابوداود اور منذری نے اور اسکی اسناد مین ابی جعفر محمد بن علی ہے اور اسپر اختلاف کیا
گیا ہے وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ
سمعتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھدھا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم
علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر علی ابراھیم فی الموضعین اور روایت
ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجون مین واسطے

تیری ایک تحفہ کہ سنا ئینے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا مینے ہان پس تحفہ دو وہ میرے لیے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے کس طرح درود بھیجین ہم آپ پر اے اہل بیت نبوت کے پس
تحقیق اللہ تعالی نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل
محمد کے جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آل
محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری
اور مسلم نے مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علے ابراہیم کو دونو جگہہ **ف** کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر حاصل اسکا یہہ کہ اللہ
تعالی نے ہمکو جو حکم فرمایا ہے آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی ہے یہہ آپ نے التحیات میں سکھلائی
السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجین اور یہ جو کہا کہ اللہ نے سکھلائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہہ ہے کہ
حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اسکو تعلیم اللہ تعالی کی اسلیے کہا کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالے ہی کی تعلیم ہے کیونکہ وہ
احکام نہین بیان کرتے تہے مگر ساتہہ وحی کے اور آل محمد پر آل یعنے اہل و عیال کے ہے اور اسکے معنی تابعدار
کے بہی آئے ہیں اور اس مین ذکر حضرت ابراہیم کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلیے کہ جد امجد حضرت کے ہین اور حکم کیے گئے ہین
ساتہہ متابعت انکی کے اصول دین مین اور برکت بھیج یعنے ہمیشہ رکہہ انکے لیے جو بزرگی کہ دی ہے تو نے انکو مگر مسلم نے
نہین ذکر کیا علے ابراہیم کو دونو جگہہ مین یعنے نہ پہلے درود مین نہ دوسرے مین الفاظ اسکے یون ہین کما صلیت علی
ال ابراہیم اور کما بارکت علی ال ابراہیم **وعن** موسى بن طلحة عن ابيه ان رجلا اتى النبى
صلى الله عليه وسلم فقال نصلى كيف عليك يا نبى الله قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد
كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم
انك حميد مجيد رواه النسائى اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق ایک مرد
آیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر اے نبی اللہ کے فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد
کے اور اوپر آل محمد کے جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد
پر جیسیکہ برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے **ف** مسلم مین روایت
ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے گا مجہپر ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ تعالی
اسپر دس بار **ف** دس رحمتین بحکم اس آیت کے ہوتی ہین من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنے جو کوئی کرتا ہے
ایک نیکی پس اسکے لیے دس برابر اسکے ہین اور نسائی مین حدیث ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو کوئی بہیجے مجہپر درود ایک بار رحمت بہیجیگا اللہ اسپر دس رحمتین اور بخشے جاوینگے اس سے دس گناہ
اور بلند کیے جاوینگے اسکے لیے دس درجے یعنے بیچ قرب حق کے) اور مسند امام احمد مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا جسنے
درود بہیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایکبار رحمت بہیجتا ہے اللہ اسپر اور فرشتے اسکے ستر رحمتین اور نسائی اور
دارمی مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے
کتنے فرشتے ہین پہرنے والے زمین مین پہونچاتے ہین مجہکو میری امت کی طرف سے سلام اور نسائی مین روایت ہے
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہ ٹہیراؤ گہرون کو مانند قبرون کے
اور مت ٹہیراؤ قبر میری کو عید اور درود بہیجو مجہپر پس تحقیق درود تمہارا پہونچتا ہے مجہکو جہان ہو تم اور ترمذی
مین روایت ہے اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک
اسکے پس نہ بہیجا درود مجہپر اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ آیا اسپر رمضان پہر گذر گیا پہلے اس سے کہ بخشیجاوے
واسطے اسکے یعنے عبادت اور حق اسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخشش اسکے کے ہوتے اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ
پایا نزدیک اسکے ماباپ اسکے نے بڑہاپے کو یا ایکنے ان مین سے پس نہ داخل کیا انہون نے اوسکو بہشت مین **فائدہ**
خاک آلودہ ہو یعنے خوار اور ہلاک ہووہ شخص جو کہ حضرت کا نام سنکر حضرت پر درود نہ بہیجے اور خوار اور ہلاک ہووہ شخص
جسکے ماں باپ بوڑہے ہوجاوین اور وہ انکے ساتہہ نیکی نہ کرے کہ سبب داخل ہونیکا بہشت مین ہے اور مسند امام
احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی مرد کو دعا کرتے بیچ نماز اپنی کے نہ تعریف کی اللہ کی اور نہ درود بہیجا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم پر پس فرمایا جلدی کی اس نے پہر بلایا اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا جب دعا کرے کوئی تم مین سے پس
شروع کرے تعریف اپنے رب کی اور ثنا اوسپر پہر درود بہیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے جو چاہے اور صحیح کہا اس حدیث
کو ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اور ترمذی مین روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹہیر
رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑہتی اس مین سے کچہ یہانتک کہ درود بہیجے تو اوپر نبی کے اور ترمذی مین
روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور مسند امام احمد مین حسین بن علی رضے اللہ تعالی عنہما کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا مین یعنے نام لیا گیا میرا نزدیک اسکے پس نہ درود بہیجا مجہپر اور
کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **تشہد مین دعاؤن پڑہنے کے بیانمین** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ
فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز مین یعنی بعد التحیات اور درود پڑہنے کے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیرے فتنہ کانے دجال سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے آپ کے ایک کہنے والے نے آپ قرض سے کسقدر
پناہ مانگتے ہین پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جہوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا
ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے سکہلاتے صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے سکہلاتے سورہ قرآن
کی فرماتے کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ یعنی یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتا ہون ساتہ
تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے
فتنہ زندگانی اور مرنیکے سے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہان کہ مین تمکو دجال کی وہ بات بتاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ
باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتہ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہے گا وہ حقیقت مین آگ ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح
نے اپنی قوم کو ڈرایا **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ
دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا مینے لے رسول خدا کے سکہلاؤ مجہ کو دعا کہ دعا مانگون مین ساتہہ
اسکے اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد اور درود کے فرمایا کہو یا الٰہی تحقیق ظلم کیا مینے نفس اپنے پر ظلم بہت اور نہین بخشتا
گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجہ کو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور رحم کر مجہ پر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ

شُکرَ نِعمَتِکَ وَحُسنَ عِبَادَتِکَ وَاَسأَلُکَ قَلباً سَلِیماً وَلِسَاناً صَادِقاً وَاَسأَلُکَ مِن خَیرِ مَا تَعلَمُ وَاَعُوذُ بِکَ مِن شَرِّ مَا تَعلَمُ وَاَستَغفِرُکَ لِمَا تَعلَمُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَرَوَی اَحمَدُ نَحوَہٗ اور روایت ہی شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے نماز اپنی مین یعنے بعد تشہد اور درود کی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہ سی ثابت رہنا دین کے مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پہ اور مانگتا ہون تجہ سی شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہون تجہ سے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجہ سے بہلائی جو کہ جانتا ہے تو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیرے برائی اسچیز کی سے کہ جانتا ہے تو اور بخشش مانگتا ہون تجہ سے واسطے ان گناہون کے کہ جانتا ہے تو روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور روایت کی احمد نے مانند اسکے **سلام پہیرنیکے بیان مین** عَن عَبدِ اللہِ بنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ عَن یَمِینِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الاَیمَنِ وَعَن یَسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الاَیسَرِ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَلَم یَذکُرِ التِّرمِذِیُّ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الاَیسَرِ وَرَوَاہُ ابنُ مَاجَۃَ عَن عَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے سلام پہیرتے داہنے اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنے سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہانتک کہ دکہلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارہ آپکی اور سلام پہیرتے بائین جانب کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ دکہلائی دیتی سفیدی بائین رخسارہ آپکے کی روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہین ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ الایسر اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے عامر بن سعد سی اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تہا مین دیکہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہیرتے داہنے اور بائین اپنے یہانتک کہ دیکہتا مین سفیدی رخسارہ آپکی کی **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ دونو طرف سلام پہیرنے کی حدیثکو پندرہ آدمیون نے صحابہ سی روایت کیا ہے ساتہ احادیث مختلفہ کے ان مین صحیح اور حسن اور ضعیف اور متروک سب ہین اور مذہب امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا بہی یہی ہے اور امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ ترمذی مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتے نماز مین ایک سلام سامنے منہ اپنے کے پہر جہکتے طرف داہنی جانب کی تہوڑا سا **فائدہ** یعنے ابتدائے سلام کی قبلہ رخ کرتے پہر درمیان سلام مین کچہ داہنی طرف مائل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی

جیسا کہ اوپر گذرا اور ابوداؤد میں روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نیت کریں ہم وقت سلام پھیرنیکے جواب سلام امام کی اور یہ کہ محبت کریں ہم آپس میں اور یہ کہ سلام کرے بعضے ہم میں کا بعضکو **وعن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے انہنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا نماز پڑہی میں نے ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے سلام پھیرتے حضرت دہنی طرف اپنے سلام تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی اور بائیں طرف اپنے سلام تمپر اور رحمت اللہ کی روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **ف** بلوغ المرام میں لکہا ہے کہ سند اسحدیث کی صحیح ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ زیادہ کیا ابوداؤد نے لفظ وبرکاتہ کا حدیث وائل سے اور یہی لایا ہے اس زیادتی کو ابن حبان اپنی صحیح میں حدیث ابن مسعود سے اور ایسا ہی ابن ماجہ اسکی حدیث سے کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص میں تعجب ہے ابن الصلاح سے کہ کہتا ہے کہ یہ زیادتی نہیں ہے کسی چیز میں کتب حدیث سے مگر بیچ روایت وائل بن حجر کے اور تحقیق ذکر کیا اس زیادتی کو حافظ نے ساتہ طرق کثیرہ کے تنقیح الافکار تخریج الاذکار میں جبکہ کہا نووی نے کہ زیادتی وبرکاتہ کی روایت اکیلی ہے پہر کہا حافظ نے بعد بیان کرنے ان طرق کے کہ ثابت ہوتی ہے یہ زیادتی ان طرق کثیرہ سے خلاف کلام شیخ نووی کے کہ کہتا ہے کہ یہ روایت اکیلی ہے اور تحقیق صحیح کہا ہے بلوغ المرام میں بہی حدیث وائل کو جو مشتمل ہے اوپر اس زیادتی کے

بعد سلام کے مقتدیوں کیطرف منہ کرکے بیٹھنے کے بیان میں **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑہ چکتے متوجہ ہوتے ہمپر ساتہ منہ مبارک اپنے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** مسلم میں روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہرتے داہنے اپنے سے اور **بخاری اور مسلم** میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہے اسپر یہ کہ نہ پہرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پہرتے تہے بائیں طرف اپنی اور مسلم میں روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اوٹہتے تہے مصلی اپنے سے کہ نماز پڑہتے اسمیں صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹہتے اور تہے صحابہ باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کے (یعنی بطریق مذمت کے) اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بعد نماز کے ذکر اور دعاؤں پڑہنے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللھم انت
السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والاکرام وفی روایة ابن نمیر یا ذا الجلال والاکرام
رواہ مسلم ۱ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پھیرتے نہ
بیٹھتے مگر مقدار اس چیز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہے سالم یعنے عیبوں سے اور تجھ سے ہے سلامتی یعنے بندوں کی سب آفتوں
سے بابرکت ہے تو صاحب بزرگی اور بخشش کے اور یہ ایک روایت ابن نمیر کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے روایت
کیا اسحدیث کو مسلم نے وعن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف
من صلوته استغفر ثلاثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال و
الاکرام رواہ مسلم ۲ اور روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
پھیرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو صاحب
بزرگی اور بخشش کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** صحیح مسلم میں اسحدیث کے نیچے لکھا ہے کہ کہا ولید نے
پس کہا میں نے واسطے اوزاعی کے کس طرح کرے استغفار کہا کہے استغفر اللہ استغفر اللہ وعن المغیرۃ بن شعبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوۃ مکتوبة لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی
لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد متفق علیہ ۳ وقال الترمذی وروی انہ کان یقول
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اور روایت
ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا
نہیں کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی نہیں
کوئی مانع واسطے اس چیز کے کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہیں
فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور کہا ترمذی نے اور روایت
کی گئی ہے کہ تحقیق حضرت تھے کہتے پاکی بیان کر پروردگار اپنے کی پروردگار عزت والے کی اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں اور
سلامتی ہے اوپر پیغمبروں کے اور سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جو صاحب ہے سارے جہان کا وعن عبد اللہ بن
الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوته یقول بصوته
الاعلی لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمة ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ

حہ ۱ [illegible]

حہ ۲ [illegible]

حہ ۳ [illegible]

حہ ۴ [illegible]

مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكَافِرُوۡنَ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سی کہتے ساتھہ آواز بلند کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اسی کو لیے ہی بادشاہت اور اسی کو لیے ہی سب تعریف اور ہر چیز پر قادر ہے نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھہ اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتے ہم مگر اسی کی اسیکے لیے ہے نعمت یعنی سب نعمتین اسی کیطرف سی ہین اور اسی کے لیے ہی بزرگی اور اسی کو لیے ہے تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنے والی ہین ہم واسطے اسکے بندگی کو اگرچہ بکرہ جانین کافر روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنۡ** مُصۡعَبٍ عَنۡ اَبِيۡهِ قَالَ تَعَوَّذُوۡا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡجُبۡنِ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡبُخۡلِ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ اَنۡ اُرَدَّ اِلٰى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ الدُّنۡيَا وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ اور روایت ہے مصعب سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا پناہ پکڑو ساتھہ ان کلمون کے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے ساتھہ ان کلمات کے یا الہی مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری پھیرے جانی سے بری عمر کی طرف اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور عذاب قبر کے سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **وَعَنۡ** اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيۡنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيۡنَ وَكَبَّرَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيۡنَ فَتِلۡكَ تِسۡعَةٌ وَّتِسۡعُوۡنَ وَقَالَ تَمَامَ الۡمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهُ لَا شَرِيۡكَ لَهُ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ غُفِرَتۡ خَطَايَاهُ وَاِنۡ كَانَتۡ مِثۡلَ زَبَدِ الۡبَحۡرِ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اوس نے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس ننانوے ہوے پس کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کے یہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اسی کو لیے ہی بادشاہت اور اسی کو لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوین گے گناہ اسکے اگرچہ ہوین مانند جھاگ دریا کے (یعنے بہت) روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کیا کوئی تم سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سی ہزار نیکیان کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین گی

ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا ثواب دس گنا مقرر کیا ہے تو

ایک سو کی ایک ہزار نیکی ہوئی اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے اور بخاری اور مسلم
مین روایت ہے انہین سے کہ تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا انہون نے تحقیق لے
گئے دولت والے درجے بلند یعنے ثواب اور قرب اور رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنی انہون
نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتون کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کیا سبب ہے عرض کیا فقرا نے کہ نماز پڑھتے ہین وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہین اور اللہ کی راہ مین
دیتے ہین وہ اور ہم نہین دے سکتے اور وہ آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے یعنے بسبب افلاس کے پس
انکا ثواب انہین کو حاصل ہے اور ہم محروم ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤن مین تمکو ایسی چیز
کہ پہونچ جاؤ بسبب اسکے درجے ان شخصون کے کہ بڑھ گئے ہین تم سے یعنے جو پہلے تمہارے اسلام لائے ہین اور بڑھ
جاؤ تم بسبب اسکے ان لوگون پر کہ پیچھے تمہارے ہین یعنے ایمان لانے مین اور پیدا ہونے مین اور نہ ہوگا کوئی یعنے اغنیا
مین سے بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اس چیز کی کہ کرو تم یعنے مگر جو غنی کہ تسبیح پڑھیگا اوس سے تم بہتر نہین ہونگے
بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا برابر تمہارے ہوگا کہا انہون نے بہتر فرمایئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سبحان اللہ پڑھو
اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقرا مہاجرین کے طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا انہون نے کہ سنا بھائیون ہمارے نے کہ مالدار ہین اس چیز کو جو کیا ہم نے پس کیا
انہون نے مانند اسکی یعنے پھر افضل ہی ہوئے وہ ہمسے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے
وہ جس کو چاہتا ہے اور نہین قول ابو صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور بیچ ایک روایت بخاری کے یہ ہے
کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے۔
فائدہ مسند امام احمد اور نسائی اور دارمی مین زید بن ثابت کی روایت سے پڑھنا ان تینون کلمات کا پچیس ۲۵
پچیس ۲۵ بار اور لا الہ الا اللہ پچیس بار بھی آیا ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے
ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم اور مسلم مین روایت ہے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان مین تجھ کو بتاتا ہون خدا کی بہت پیاری کلام کہا مین نے اے رسول خدا کے خبر دو مجھ کو واسطے
بہت پیاری کلام اللہ کے نزدیک اسکے پس فرمایا تحقیق بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے اور

مسند امام احمدؒ مین روایت ہے عبد الرحمان بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے جو شخص کہے پہلے پہرنے کی جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پاؤن اپنے کے نماز مغرب و صبح سے یہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہے بادشاہت اور اسی کو لیے ہے تعریف اسی کے ہاتھہ مین ہے بہلائی وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار لکھی جاتی مین واسطے اسکے ساتھہ ہر ایک کے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین واسطے اسکے دس درجے اور ہوتی ہین یہ کلمات واسطے اسکے امان ہر بری چیز سے اور پناہ شیطان راندے ہوے سے اور نہین پہونچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اسکو مگر شرک یعنے اگر شرک کرے گا تو نہین بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگون کا از روے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اس سے یعنے زیادہ کہے اس چیز سے کہ کہا اسنے روایت کیا اسکو ترمذی نے مانند اسکے ابوذرؓ سے قول اسکے مگر شرک تک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے بخاریؒ اور مسلم مین روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعنے نہین ہے جنے کے لائق کوئی مگر اللہ اکیلا ہے نہین شریک اسکا کوئی دس دفعہ ہوگا وہ ایسا کہ آزاد کیا اسنے چار جان کو اولاد سے اسمعیل کے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ عَنْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ قَوِيٍّ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وصیت کرتا ہون تجھکو اے معاذؓ نہ چھوڑ تو پیچھے ہر نماز کے اے اللہ تو مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ساتھہ سند قوی کے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَزَادَ فِيْهِ الطَّبَرَانِيُّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز فرض کے نہ روکے گی اسکو کوئی چیز بہشت مین جانے سے مگر موت یعنی مرتے ہی جنت کو چلا جائیگا روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور زیادہ کیا اس مین طبرانی نے اور قل

ہو الله احد **وعن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال کان اکثر دعاء النبی صلی الله علیه وسلم اللّٰهم
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار رواه البخاری اور روایت ہے
انس رضی الله تعالیٰ عنه سے کہا کہ تھی اکثر دعا نبی صلی الله علیه وسلم کی یا الٰہی اے رب ہمارے دی ہمکو بیچ دنیا کے نیکی
اور بیچ آخرت کے نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **وعن** ابی سعید
الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الباقیات الصالحات لا اله
الا الله وسبحان الله والله اکبر والحمد لله ولا حول ولا قوة الا بالله رواه النسائی وصححه
ابن حبان والحاکم اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی الله تعالیٰ عنه سے کہ کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم نے باقی رہنے والیاں نیک باتیں نہیں کوئی پوجنے کے لائق مگر الله اور پاک ہے الله اور الله بڑا ہے
اور سب خوبیاں الله ہی ہیں ہیں اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت کی مگر ساتھ مدد الله کے روایت
کیا اس حدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور حاکم نے **ف** بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابو موسیٰ
اشعری رضی الله تعالیٰ عنه سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اے عبد الله قیس کے بیٹے کیا بتاؤں میں تجھ
کو خزانہ خزانوں سے جنت کے کہ وہ ہے لا حول ولا قوة الا بالله یعنی نہیں بچنا گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت
کی مگر ساتھ مدد الله کے **وعن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم سید الاستغفار ان یقول العبد اللّٰهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک
وانا علی عهدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی
وابوء عندک بذنبی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت رواه البخاری اور روایت ہے شداد
بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سردار استغفار کا یہ ہے کہ کہے بندہ یا الٰہی تو میرا
رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجھ کو اور میں بندہ ہوں تیرا اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں موافق
مقدور کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری اسکی بدی سے جو کیا میں نے اقرار کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں اور
قائل ہوا میں تیرے پاس اپنے گناہ کا پس بخشدے مجھے کہ نہیں بخش سکتا گناہوں کو کوئی سوائے تیرے روایت کیا اس
حدیث کو بخاری نے **وعن** ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال لم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یدع هؤلاء
الکلمات حین یمسی ویصبح اللّٰهم انی اسالک العافیة فی دینی ودنیای واهلی ومالی اللّٰهم
استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن

وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُبِكَ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ
اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نہین چھوڑتی تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمون کو جب شام ہوتی
اور صبح ہوتی یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسی برقراری دین مین اور دنیا مین اپنے اور گھر کے لوگون مین اور مال مین
اپنے یا الٰہی چھپا میری عیبون کو اور امن دی ڈرون سی مجھے اور حفاظت کر میری سامنے سی اور میری پیچھے سی اور
میری داہنے اور بائین سی اور میری اوپر سی اور پناہ مانگتا ہون مین تیری حفاظت سی کہ گر پڑون نیچے روایت کیا اس
حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا اسکو حاکم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ
وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون تجھسی زوال سی تیری نعمت کے اور پھیرنے سی تیری عافیت کے اور یکایک آنے سے تیرے عذاب کے
اور ساری ناخوشیون سی تیری روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلَ
اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ اور روایت ہی بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سی کہا سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہتا یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسی اسلام کی برکت کے سبب سے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تو ہی ہے اللہ نہین
کوئی معبود مگر تو اکیلا ہے بے پرواہ جو نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہے اسکے برابر کا کوئی پس فرمایا حضرت نے مانگا اللہ سے
ایسے نام سے کہ جب مانگو اسکے ساتھ تو دیوے اور جب دعا کرے اسکے ساتھ تو قبول کرے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نی **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سی کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مین فرماتے
اے اللہ بخشدی مجھے گناہ میرے اور زیادتی میری میری کام مین اور جو تو خوب جانتا ہو مجھ سی یا الٰہی بخش واسطے میرے میرے ہٹ کو اور

میری بیہودہ گوئی کو اور میرے گناہ کو اور جو قصد سے ہوا اور سب اس قسم کے گناہ میرے پاس موجود ہین یا الٰہی بخش واسطے میرے جو آگے
بھیج چکا مین اور جو پیچھے اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا مینے اور جو تو خوب جانتا ہے مجھ سے اور تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی
سب سے پیچھے اور تو ہر چیز پر قابو رکھتا ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور مسلم نے **وعن** عائشة رضي الله
تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم علمها هذا الدعاء اللهم اني اسألك من الخير كله عاجله
واجله ما علمت منه وما لم اعلم واعوذ بك من الشر كله عاجله واجله ما علمت منه وما لم
اعلم اللهم اني اسألك من خير ما سألك عبدك ونبيك واعوذ بك من شر ما عاذ به عبدك
ونبيك اللهم اني اسألك الجنة وما قرب اليها من قول او عمل واعوذ بك من النار وما قرب
اليها من قول او عمل واسألك ان تجعل كل قضاء قضيته لي خيرا رواه ابن ماجة وصححه
ابن حبان والحاكم اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی
انکو یہ دعا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی ہر طرح کی جلدی اور دیر کی اور جو تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور
پناہ مانگتا ہون مین تیری ہر طرح کی برائیون سے جلدی کی اور دیر کی اور جو تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا یا الٰہی
مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی جو مانگا تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے اور پناہ مانگتا ہون تجھ سے برائی اس چیز کی سے کہ پناہ مانگی
اس سے تیرے بندے اور نبی نے یا الٰہی مانگتا ہون تجھ سے بہشت اور وہ چیز جو نزدیک کرے بہشت کے قول اور عمل سے
اور پناہ مانگتا ہون دوزخ سے اور اس چیز سے جو نزدیک کرے دوزخ کے قول اور عمل سے اور مانگتا ہون تجھ سے یہ کہ
کردے تو ہر تقدیر کو جو کہ حکم کیا تو نے اسکا واسطے میرے بہتری یعنے دنیا اور آخرت مین روایت کیا اس حدیث کو ابن
ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے **انگلیون پر تہلیل اور تسبیح و تقدیس پڑھنے کے بیان**
مین عن يسيرة رضي الله تعالى عنها وكانت من المهاجرات قالت قال لنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم عليكن بالتهليل والتسبيح والتقديس ولا تغفلن فتنسين الرحمة واعقدن بالانامل
فانهن مسئولات مستنطقات رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے یسیرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے اور تھین وہ عورتون ہجرت کرنیوالیون مین سے کہا اوس نے کہ فرمایا ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لازم پکڑو تم تہلیل اور تسبیح اور تقدیس کو اور نہ غافل ہو تم پس بھلائی جاؤگی رحمت سے اور شمار کرو تم پورون
انگلیون پر ان کلمات کو پس تحقیق یہ پوری پوچھے جاوینگی قیامت کے دن اور باتین کرینگی **ف** مراد تہلیل سے لا الٰہ الا اللہ اور
تسبیح سے سبحان اللہ اور تقدیس سے سبحان الملک القدوس ہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ لایا ہے اس

حدیث کو حاکم بہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہین ہم اسکو مگر حدیث ہانی بن عثمان سے اور تحقیق صحیح
کہا ہے سیوطی نے اس حدیث کی اسناد کو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مشروعیت عقد انامل کے ساتھ تسبیح کے اور تحقیق
لایا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور کہا ترمذی نے حسن ہے اور لایا ہے اسکو نسائی اور حاکم ابن عمر سے اور صحیح کہا اسکو کہ تحقیق
کہا ابن عمر نے دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کرتے تہے تسبیح کو یعنے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے تہے اپنے داہنے
ہاتہ سے وجہ بیان کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شمار کرنے ان کلمات کی اسطرح پر کہ تحقیق پوری انگلیون کے گواہی دینگے
ساتہ اسکے کہ یہ شخص سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا تہا ساتہ ہمارے اور یہی باعث ہے کہ کنکریون پر شمار کرنے سے انگلیون کے
پورون پر شمار کرنا بہتر ہے انتہے ؞ اور مولوی رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے رسالہ **عقد الانامل** مین اسکی
تشریح یون کی ہے کہ ای تسبیح اور تہلیل پڑہنے والے ضَع فِي بطنِ الكفِّ لِلواحدِ الخنصرَ یعنے رکہدے اپنے ہاتہ کی
ہتہیلی مین چہنگلیا کا سر ایک کے لیے وَلِلاثنينِ البنصرَ اور دو کے لیے اسکے پاس والی انگلی اسیطرح اسکے پاس و
لِلثلاثةِ الوُسطى اور تین کے واسطے بیچ کی انگلی اسی وضع پر کہ آدمی گنتے وقت اکثر چیزون کے ایسا کرتے ہین **توضیح**
چاہیے کہ سر انگلیونکو اپنی جڑون کے پاس رہین وَلِلاربعةِ اَقِمِ الخنصرَ اور چار کیواسطے چہوٹی انگلی کہڑی کر وَلِلخمسةِ
البنصرَ اور پانچ کے لیے اسکے پاس کی انگلی وَلِلستةِ ضَعِ البنصرَ وَاَقِمْهُمَا اور چہہ کیواسطے صرف چہنگلیا کے
پاس والی انگلی گرا اسطرح کہ سر اسکا ہتہیلی کے بیچ کی لکیر پر ہے اور چہنگلیا اور بیچ کی انگلی کہڑی کر ثُمَّ ضَع علی اعلی
الكفِّ لِلسبعةِ الخنصرَ پہر سات کے لیے رکہہ صرف چہنگلیا کا سر ہتہیلی پر پہونچے کی طرف مائل **اضافہ** اور اسکے
پاس کی انگلی کہڑی کرو وَلِلثمانيةِ البنصرَ اور آٹہہ کے لیے اسکے پاس کی انگلی اسیطرح گرا وَلِلتسعةِ الوُسطى
اور نو کے لیے بیچ کی انگلی اسیطرح پر **توضیح** ان تینون گنتیون مین سر تینون انگلیون کا جو پہونچے کیطرف مائل
رہے تاکہ پہلی تین گنتیون سے مل نہ جائین وَلِلعشرةِ رأسَ السبّابةِ علی خطِّ وسطِ الابهامِ وَافتحِ البواقيَ اور
دس کیواسطے سر کلمے کی انگلی کا انگوٹہے کے پہلے پورے کے جوڑ پر رکہہ کہ شکل گول حلقے کی بنجاوے اور سب انگلیون کو
کہولدے وَلِلعشرينَ تمامَ ظُفُرِه بينَ اصلَيِ السبّابةِ وَالوُسطى اندر کیطرف ۱۲ اور بیس کے لیے سارا ناخن انگوٹہے کا رکہہ گہائی
مین جو کلمے اور بیچ کی انگلی کے بیچ مین ہے **توضیح** دیکہنے والا جانے کہ پہلی پور انگوٹہے کی گہائی مین دبی ہے اور بیس
کی گنتی مین بیچ کی انگلی کو کچہ دخل نہین صرف ملنا انگوٹہے کے ناخن کا کلمے کی انگلی کے نیچے والی پوری سے بیس
کی گنتی کو کافی ہے وَلِلثلاثينَ رأسَ الابهامِ علی رأسِها اور تیس کے واسطے سر انگوٹہے کا کلمے کی انگلی کے سر پر
توضیح اس تشکیل کی صورت کمان کی چلے سمیت بنجاوے وَلِلاربعينَ علی ظهرِ الاسفلِ منها اور چالیس کے لیے

سر انگوٹھی کا کلمے کی انگلی کے نیچے والی گرہ کی پیٹھ پر **توضیح** اس صورت میں کہ انگوٹھے اور ہتھیلی کے کنارے میں جگہ خالی نہ رہے
وَلِلْخَمْسِيْنَ عَلَى الْخَطِّ بَيْنَهُمَا فِيْ جَانِبِ الْكَفِّ اور پچاس کیواسطے سارا انگوٹھا ٹیڑھا کر کے سر اسکا لکیر پر جو ہتھیلی
کے کنارے اور کلمے کی انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں ہے **توضیح** کلمے کی اونگلی کھڑی اور انگوٹھا سارا ٹیڑھا محاذی کلمے
کی انگلی کی اس لکیر پر ہے وَلِلسِّتِّيْنَ عَلَى الْأَوْسَطِ مِنْهَا اور ساٹھ کے لیے انگوٹھا ٹیڑھا کر کے اسکے ناخون کی پیٹھ کلمے کی انگلی کی دوسری لکیر کی پیٹھ
پر رکھ **توضیح** جیسا تیر لگانے میں صورت بنتی ہے وَلِلسَّبْعِيْنَ عَلَى الْأَعْلٰى مِنْهَا اور ستر کیواسطے انگوٹھی کھڑی کا ناخن کا کنارہ پیٹ پر پہلی یا دوسری
لکیر کلمے کی انگلی کی رکھ **توضیح** انگوٹھی کی ناخن کی پیٹھ ساری کھلی رہے وَلِلثَّمَانِيْنَ رَأْسُهَا عَلَى ظَهْرِ الْمَفْصِلِ الْأَعْلٰى مِنْهُ اور اسی کیواسطے سر کلمے
کی انگلی کا انگوٹھا کھڑا کر کے اسکی سر کی جوڑ کی پیٹھ پر رکھ وَلِلتِّسْعِيْنَ عَلَى الْأَدْنٰى مِنْهُ اور نوی کیواسطے کلمے کی انگلی کے ناخن کا سرا دوسرے جوڑ پر انگوٹھی
کے رکھ **توضیح** جیسے دس کے لیے انگوٹھی کے پہلے پور کی جوڑ پر رکھا تھا هٰذِهٖ فِي الْيُمْنٰى یہ جو بیان کیا ہے نوی ملکہ نا نوی تک شکلیں ہم نے بتائیں
داہنے ہاتھ کی تھیں وَكَذٰلِكَ فِي الْيُسْرٰى اور اسیطرح کی صورتیں بائیں ہاتھ میں بھی ہیں اِلَّا اَنَّ اٰحَادَهَا مِاٰتٌ
مگر فرق اتنا ہے کہ اکائیاں داہنے ہاتھ کی سیکڑے ہیں بائیں ہاتھ کے **توضیح** مثلاً چھنگلیا کا سرا ہتھیلی میں جڑ کے
پاس ایک کے لیے ہے داہنے ہاتھ میں جیسا کہ معلوم ہو چکا اور سو کیواسطے بائیں ہاتھ میں اور اسکے پاس کی انگلی اسی
طرح اسکے پاس رکھنا دو کیواسطے داہنے ہاتھ میں اور دو سو کیواسطے بائیں ہاتھ میں اسیطرح جو شکل داہنے ہاتھ میں
تین کے لیے گذری تین سو کیواسطے بائیں ہاتھ میں ہے اور جو چار کے لیے داہنے ہاتھ میں چار سو کیواسطے ہے بائیں ہاتھ میں
علی ہذا القیاس جو نو کے واسطے ہے داہنے ہاتھ میں نو سو کیواسطے ہے بائیں ہاتھ میں وَعَشَرَاتُهَا الْوُفٌ اور دہائیاں
داہنے ہاتھ کی ہزار ہیں بائیں ہاتھ کے **توضیح** مثلاً سر کلمے کی انگلی کا انگوٹھے کی پہلے پور کے جوڑ پر رکھنا اس
شکل پر کہ صورت گول حلقے کی بنجاوے اور سب انگلیوں کو کھولدینا داہنے ہاتھ میں دس کیواسطے اور بائیں میں ہزار
کے لیے اور سارا ناخن انگوٹھے کا گھائی میں جو کلمے اور بیچ کی بیچ میں ہے رکھنا داہنے ہاتھ میں بیس کے لیے اور بائیں
ہاتھ میں دو ہزار کے لیے علی ہذا القیاس جو شکل وہاں تیس کے لیے ہے یہاں تین ہزار کے لیے ہے اور جو وہاں چالیس
کیواسطے ہے یہاں چار ہزار کیلیے ہے اسیطرح نو ہزار تک وَمَا بَيْنَ الْعُقُوْدِ بِتَرْكِيْبِ مَا تَحْتَهَا يَبْلُغُ تِسْعَةَ
اٰلَافٍ اور جو درمیان میں عقود کے ہے لینے نیچے کی شکل ہے جو گنتی کے لیے مقرر ہو چکی ملکر نو ہزار کو پہونچیگا **توضیح**
مثلاً ایک ہزار ایک سے اکیس کے واسطے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور سارا ناخن انگوٹھے کا گھائی بیچ
جو کلمے اور بیچ کی اونگلی کے بیچ میں ہے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور کلمے کی انگلی کا سر انگوٹھے کے
پہلے پور کے جوڑ پر رکھنا اسطرح کہ گول حلقہ بنجاوے اور تین ہزار تین سو تینتیس کے لیے داہنی چھنگلیا اور اس کے

پاس اور بیچ کی انگلی کے سر ہتھیلی مین جڑون کی پاس اور سر انگوٹھے کا کلمے کی انگلی کے سر پر رکھنا کہ بشکل کمان حلقہ سمیت بنے اور بائین ہاتہ کی اونگلیون کی بہی یہی شکل تینتیس کے لیے بنانا اور اسی قیاس پر ہی اور شکلین اور گنتیون کی کہ پہلے اور گنتیون کو باہم کر ملانی سے حاصل ہوتی ہین خلاصہ یہ کہ یہ اٹھارہ شکلین ہین نو ایک سی نو تک شکلون کے واسطے اور نو دس سے نوی تک کے واسطے داہنے ہاتہ مین جب انکا دونو ہاتہ کی انگلیونمین لحاظ کیا جائی ایک سی نو ہزار نوسو ننانوین تک گنتی کو کافی ہین خاتمہ دس ہزار کیواسطے انگوٹھے کو سر کا کنارہ کلمے کی اونگلی کے سرے کے کنارے سے ملانا کہ دونو کے ناخن کا سر ابرابر رہی اور بعضی اس شکل کو ساٹھہ کے واسطے گمان کرتے ہین **اوقات قبولیت دعا اور اسکی فضیلت کی بیانمین** **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا گیا اے رسول خدا کے کونسے وقت بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے اور پیچھے فرض نمازونکے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے **فائدہ** نسائی وغیرہ مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا درمیان اذان اور تکبیر کے رد نہین ہوتی ہے اور صحیح کہا اوسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دعا عبادت ہے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور اسی کی روایت حدیث سے انس کے اس لفظ سی کہ دعا مغز ہے عبادت کا اور اسی کی روایت حدیث سی ابہریرہ کے رفع ہونا اسکا نہین کوئی چیز بزرگ اللہ کے نزدیک دعا سی اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترتا ہے رب ہمارا کہ بابرکت اور بلند ہے ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنے نیچے کی اسوقت کہ باقی رہتی ہے پچھلی تہائی رات کی فرماتا ہے کون ہے کہ پکارے مجہکو پس قبول کرونمین واسطے اسکے کون ہے کہ مانگے پس دون مین اسکو کون ہے کہ بخشش چاہے مجہسے پس بخشون مین اسکو اور مسلم کی ایک روایت مین یہ ہے کہ پہر کہولتا ہے دونو ہاتہ اپنے فرماتا ہے کون ہے کہ قرض دی اللہ کو کہ نہ فقیر ہے اور نہ ظلم کرنیوالا ہے صبح تک یہی فرماتا رہتا ہے **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت ہی مقبول ہے اسوقت کی دعا مستجاب ہے اور مسلم مین روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بہائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہے اور مسلم میں روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بددعا کرو اپنی جانو نپر اور نہ بددعا کرو اپنی اولاد پر

اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنے غلام و لونڈیون پر اور نہ جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اس ساعت کو کہ مانگی جاوے
اس مین کوئی چیز پس قبول کرے واسطے تمہارے **فائدہ** یعنے بعضے اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونیکے ایسا نہو
کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کر دو اپنے پر یا اپنی اولاد یا مال پر پہر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو دعا
مانگنے کیوقت ہاتہون کو اٹہانے اور انکو منہ پر پہیرنے کا بیان **عن** الفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ
رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا
وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے فضل
بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت ہے التحیات ہے بیچ ہر دو رکعت
کے اور خشوع ہے اور عاجزی ہے اور ظاہر کرنا غریبی کا ہے پہر اوٹہا تو دونو ہاتہ اپنے کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ
تم تقنع یدیک کے یہ کہتے تہے حضرت اور مراد رکہتے تہے سے قول سے کہ بلند کرے تو انکو طرف پروردگار اپنے کی
سامنے کرنیوالا ہو ہتہیلیان دونو ہاتہون کی منہ اپنے کی اور کہہ تو اے رب میرے اے رب میرے اور جس شخص نے
نہ کیا یہ یعنے جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ مانگی اسطرح پہر وہ شخص یا وہ نماز اسکی ایسی اور ایسی ہے یعنے ناقص ہے
روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور **ابوداؤد** اور **ترمذی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے سلمان رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رب تمہارا بڑی شرم کرم والا ہے شرم کرتا ہے اپنے بندے سے جب اٹہاتا
ہے ہاتہ اپنے کہ پہیرے انکو خالی اور صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور **ترمذی**
مین روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اٹہاتے ہاتہ
اپنے دعا مین نہ لوٹاتے انکو جب تک کہ نہ ملتے ساتہ ان دونون کے منہ اپنے کو اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور **ابوداؤد**
مین روایت ہے مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو
اس سے ساتہ اندر کیجانب ہاتہون اپنے کے پس جسوقت فارغ ہو تم یعنے دعا سے پس پہیرو ہاتہون کو اپنے منہ پر **فائدہ**
منہ پر ہاتہ پہیرنے کی وجہ یہ ہے کہ برکت جو ہاتہون پر اوتری ہے منہ پر پہنچتی ہے اور دعا مانگنے مین اندر کا
رخ ہاتہون کا سامنے منہ کو رہے جیسے کہ معمول ہے اور حالت استسقا مین جو الٹے ہاتہ کر کر دعا مانگنا آیا ہے
وہ اس سے مستثنے ہے اس مین الٹے ہاتہون سے دعا مانگنی آئی ہے اور بہی ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بعد نماز
کے دعا مانگنے کیوقت ہاتہون کو اوٹہانا اور انکو منہ پر پہیرنا سنت ہے اور جو حدیث کہ **بخاری** اور **مسلم**

مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہین اوٹہاتی تہے ہاتہون اپنے کو کسی چیز مین اپنی دعا
مین بجز بیچ دعا استسقا کی یہانتک کہ دیکہے جاتی سفیدی بغلون آپکی کی سو جواب اسکا یہ ہی کہ کہا امام نووی نی شرح
صحیح مسلم مین نیچے اس حدیث کی کہ تحقیق ثابت ہوا ہاتہ اٹہانا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا دعا مین اتنی جگہون مین سوای
استسقا کی کہ جنکا شمار نہین اور تحقیق جمع کی مینے اس باب مین تیس حدیثین صحیحین سے یا ایک سے ان دونون مین سے اور
بیان کیا مینے انکو شرح مہذب مین بیچ آخر باب صفۃ الصلوۃ کے اور تاویل کی گئی ہے بیچ اس روایت کو کہ تحقیق
انحضرت نی نہین اوٹہایا ہاتہونکو اوٹہانا بہت ساتہ اس طرح کی جسطرح کہ اٹہایا نماز استسقا مین یعنی جسقدر استسقا
مین آنحضرت نی ہاتہون کو زیادہ اوٹہایا اور کسی موقع پر اتنا زیادہ نہین اٹہایا یا مراد اس سے یہ ہے کہ کہا راوی نے
نہین دیکہا مینے انحضرت کو ہاتہ اوٹہاتی سوای استسقا کی اور تحقیق دیکہا حضرت کے ہاتہ اٹہانیکو دوسرون نے پس مقدم
کیے جاوینگے وہ لوگ کہ جن سے ثابت ہی اوٹہانا ہاتہونکا دعا مین اور وہ جماعتین ہین بہت انتہی اب رہی یہ بات کہ نماز
کے فرضون کی بعد اوٹہانا ہاتہونکا ثابت ہی یا نہین سو کہا سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے اپنے رسالہ حل سوالات
مشکلہ مین کہ اوٹہانا ہاتہون کا دعا مین انحضرت کے قول سے بہی اور فعل سے بہی ثابت ہے لیکن مطلقا بدون قید وقت
نماز کی کہ اس مین نہ منع ہے نہ ثبوت پس عام اور مطلق دلیلین شامل نماز فرض کو بہی ہونگی جبتک کہ کوئی دلیل اسکی
خصوصیت پر قائم ہو اور فتوی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکہنوی اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا
جو کہ جامع الصغیر کے اخیر مین چہپا ہوا ہے اس باب مین صریح ہے کہ بعد نماز فرض کے اوٹہانا ہاتہون کا دعا مین ثابت
ہے اور دلیل انکی یہ ہی کہ روایت کیا ابی بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین اسود العامری سے اس نے اپنے باپ سے
کہ کہا نماز پڑہی مینے ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فجر کی پس جب سلام پہیرا پہیرے اور اٹہائے ہاتہ اپنے اور دعا
کی آخر حدیث تک اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو سفر السعادت مین لکہا ہی کہ یہ دعا کہ ائمہ بعد سلام کے کرتے ہین
عادت سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ تہی اور اس باب مین کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی اور بدعت حسنہ ہی لائق
قبول کے نہین اسلیے کہ قول صاحب سفر السعادت کا مخالف ہی ان احادیث صحیحہ کے کہ جن سے صاف ثابت ہے
کہ بعد فرض نماز کے حضرت یہ دعائین پڑہا کرتے تہے چنانچہ اس باب مین ایک حدیث تو بخاری اور مسلم کی مغیرہ بن شعبہ
کی روایت سے اور دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی کی معاذ بن جبل کی روایت سے اور تیسری
حدیث نسائی کی ابو امامہ کی روایت سے اس کتاب مین بعد نماز کے ذکر اور دعاؤن پڑہنے کے بیان مین قریب گذر چکی ہین

فصل نماز مین جائز اور ناجائز چیزونکے بیان مین عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش آوے اوسکو کچھ نماز مین پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوای اسکے نہین کہ دستک
زنی واسطے عورتون کے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے مردون کے اور دستک زنی واسطے عورتون کے
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** درپیش آوے کچھ یعنے جیسے کوئی نماز گھر مین پڑھ رہا ہے اسکو کسی نے
پکارا اور وہ جانتا نہین کہ یہ نماز مین ہے تو اس صورت مین مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجاوے
اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی مین مانند اوسکے روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا اوپر بند پس مین آتی اور
کھلواتی پس چلتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھولدیتے میرے لیے پھر پھرتے طرف نماز کی جگہہ اپنی کے اور ذکر کیا حضرت
عائشہ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلے کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے معیقیب
رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اس نے حال نفس اپنے کا
کہ مین برابر کرتا ہون یعنی نماز مین مٹی کو سجدہ کی جگہہ فرمایا یعنے اسکے جواب مین اگر ہے تو کرنیوالا ضرور پس کر ایک بار
اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ پوچھا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ادہر اودہر دیکھنے سے نماز مین پس فرمایا کہ وہ اچک لیتا ہے اسکو شیطان نماز بندے کی سے اور مسلم مین
روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا
نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جہانتک کہ ہوسکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہے یعنی موندہ مین اور بیچ روایت بخاری کی ابوہریرہ
سے ہے کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جہانتک کہ ہوسکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنی
جیسے جمائی کیوقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منہ سے نکلجاتا ہے سوای اسکے نہین کہ شیطان ہنستا ہے اس سے وہ **ف**
ترمذی مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی نماز مین شیطان سے ہے
پس جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے اسکو جہانتک کہ ہوسکے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کے
یہ ہے پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی اور ابوداؤد اور
نسائی مین روایت ہے رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس چھینکا مینے پس کہا مینے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا

وَیَرۡضٰی یعنے سب تعریف ہے واسطے اللہ پاک کے تعریف بہت پاکیزہ یعنے خالص بابرکت اور برکت کی گئی اسپر جیسیکہ دوست رکہتا ہو رب ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنی تعریف پس جب نماز پڑہ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر پس فرمایا کون ہے کلام کرنیوالا نماز مین پس نہ بولا کوئی یعنے اس ڈر سے کہ غصہ نکرین پہر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پہر فرمائی تیسری بار پس کہا رفاعہؓ نے مین ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتہ مین ہے البتہ تحقیق جلدی کرتے تہے اس کلمہ کے لیجانے کے لیے کتنے اور تیس فرشتے کہ کونسا انمین سے لیجاوے اسکو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے حمد کرنی نماز مین واسطے چہینکنے والے کے لیکن سننے والیکو نماز مین اسکا جواب دینا یعنے یرحمک اللہ کہنا منع ہے کیونکہ صحیح مسلمؒ مین روایت ہے معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے کہا اس وقت کہ مین نماز پڑہتا تہا ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان چہینکا ایک شخص نے قوم مین پس کہا مینے یرحمک اللہ پس گہورا مجکو قوم نے ساتہ آنکہون اپنی کے یعنی اسلیے کہ نماز مین ہوکر جواب چہینک کا دیتا ہے پس کہا مین نے گم کیجیو مجہ کو مان تیری کیا حال ہے تمہارا کہ دیکہتے ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نے کہ مارتی تہے ہاتہ اپنے رانون پر یعنے واسطے چپ کرانے اور تعجب کرنیکو پس جب دیکہا مینے انکو چپ کراتے ہین لیکن چپ رہا مین پس جب نماز پڑہ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا انپر اور مان میری نہین دیکہا مینے کسی سکہلانیوالے کو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پیچہے حضرتؐ کے کہ بہت اچہا ہو سکہلانی مین آنحضرتؐ سے پس قسم ہے اللہ کی نہ ڈانٹا مجہ کو اور نہ مارا مجہ کو اور نہ برا کہا مجہ کو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہے اس مین کوئی چیز باتون آدمیون کی سے سوائے اسکے نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہے اور پڑہنا قرآن کا ہے اور ترمذیؒ مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادہر اودہر دیکہنے سے نماز مین اسلیے کہ ادہر اودہر دیکہنا نماز مین سبب ہلاکی کا ہے پس اگر ہو ضرور ادہر اودہر دیکہنے والا تو نفلون مین نہ فرضون مین اور کہا یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** ادہر اودہر دیکہنا گردن پہیر کر منع ہے اور بدون پہیرے گردن کے اگر کسی ضرورت کے لیے ادہر اودہر دیکہ لے تو نماز نہین ٹوٹتی کیونکہ ترمذیؒ اور نسائیؒ مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے کنکہیون سے دیکہتے نماز مین داہنے اور بائین اور نہ پہیرتے گردن اپنی پیچہے پیٹہ اپنی کے **فائدہ** کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق مخالفت کی ہے وکیع کی فضل بن موسی نے اس روایت مین اور اسکی حدیث مین ہے کہ تہے حضرتؐ دیکہتے نماز مین ساتہ گوشے آنکہون کے بیہقیؒ نے سنن کبری مین بطریق حسن کے روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ لگا تو نگاہ اپنی

جس جگہ سجدہ کرتا ہے تو اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھڑا ہووے ایک تمھارا طرف نماز کی پس دور کرے ہاتھ سے کنکریان پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہے اسکے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین ابی الاحوص ہے اور کہا منذری نے نہین پہچانا جاتا ہے نام اسکا اور نہین کی روایت اسنے سوای زہری کے یعنے کسی نے بھی اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان وغیرہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ترمذی نے بین روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اوسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پھونک مارتا یعنے زمین پر تا سنہ گرد مین نہ بھری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای افلح خاک آلودہ کر منہ اپنے کو **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیہم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوۃ قال کان یشیر بیدہ رواہ الترمذی وفی روایۃ النسائی نحوہ وعوض بلال صھیب اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا کہا مین نے واسطے بلال کے کسطرح تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب دیتے صحابہ کو جسوقت کہ سلام کرتے اون پر اور وہ ہوتے نماز مین کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کیا اس حدیثکو ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کے مانند اسکے اور بدلی بلال کے صہیب ہے یعنے ترمذی کی روایت مین ہے کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت مین ہے کہ صہیب سے پوچھا **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ راوی اسکے صحیح کے ہین اور موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما گذرے ایک شخص پر اس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا تھا پس سلام کیا اوسپر پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بول کر پس پھری طرف اسکی عبداللہ بن عمر پھر کہا واسطے اسکے جسوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کی اس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو پس نہ بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے **ف** ابوداود مین ہے کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اسطرح سے کہ پنجہ ہاتھ کا کھولکر ہتھیلی زمین کیطرف کرتے اور کبھی اکتفا کرتے ساتھ اشارہ انگلی کے

فصل سجدہ سہو کے بیان مین

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس متفق علیہ روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑہتا ہے آتا ہے اسکو

شیطان اسپر شبہ ڈالتا ہے اوسپر یہانتک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمہارا اسکو چاہیے کہ کرے دو سجدے اسحالت مین کہ وہ بیٹھا ہو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے عطا بن یسار سے لسنے نقل کی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا انماز اپنی مین پس نہ جانے کہ کتنی نماز پڑہی ہے تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیے کہ دور کرے شک اور بنا کرے اسچیز پر کہ یقین کرتا ہے پہر کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پہیرے پس اگر نماز پڑہی اسنے پانچ رکعت جفت کر دینگے وہ دو سجدے واسطے اسکے نماز اسکی کو اور اگر نماز پڑہی اسنے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کا واسطے شیطان کے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی صحابہ کو ظہر کی پس کہڑے ہوے پہلی دو رکعتوں مین نہین بیٹھے یعنی قعدہ اولی کے لیے پس کہڑے ہوے لوگ ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ جب پڑہ چکے نماز اور منتظر ہوئے لوگ سلام پہیرنیکے تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحالت مین کہ وہ بیٹھے تہے پس کیے دو سجدے پہلے سلام پہیرنے سے پہر سلام پہیرا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاۤءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی عصر کی اور سلام پہیرا تین رکعتوں مین پہر داخل ہوے اپنے گہر مین پس کہڑا ہوا طرف انکے ایک شخص کہ کہا جاتا تہا واسطے اسکے خرباق اور تہی اسکے ہاتہوں مین درازی پس کہا اسنے اے رسول اللہ کے پس ذکر کیا واسطے انکے کام انکا یعنے سلام پہیرنا تین رکعت مین پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ مین کہینچتے ہوئے چادر اپنی یہانتک کہ پہونچے طرف لوگون کی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہان پڑہی آپ نے ایک رکعت پہر سلام پہیرا پہر سجدے کیے دو سجدے پہر سلام پہیرا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وعن** ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابن سیرین سے کہا اُسنے نقل کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوہریرہؓ نے نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تیسرے پہر کی دو نماز ونمین یعنے ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کا ابوہریرہؓ نے ولیکن بہول گیا مین کہا ابوہریرہؓ نے پس نماز پڑہی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پہر سلام پہیرا یعنے تیسری رکعت کے لیئے اٹھے پہر کھڑے ہوے طرف لکڑی کی کہ عرض مین تہی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اسپر گویا کہ غصہ مین تہے اور رکہا دہنا ہاتھ اپنا بائین پر اور انگلیاں اونگلیون مین ڈالین اور رکہا رخسارہ اپنا دہنا اوپر پشت بائین ہاتھ اپنے کے اور نکلے جلد باز لوگون مین سے دروازے مسجد مین سے پس کہا صحابہ نے کیا کم ہوگئی نماز یعنے چار رکعت کی دو رکعت ہوگئین اور صحابہ میز یعنے جو کہ مسجد مین باقی رہے تہے ابوبکرؓ اور عمرؓ بہی تہے پس ڈرے دونو حضرتؐ سے یہ کہ کلام کرین انسے اور صحابہ مین تہا ایک شخص بیچ ہاتہ اسکے کی تہی درازی کہا جاتا تہا اوسکو ذوالیدین کہا اُسنے اے رسول اللہ کے کیا بہول گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرتؐ نے نہین بہولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پہر فرمایا یعنے صحابہؓ سے کیا تم بہی کہتے ہو جیسا کہتا ہی ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہان یون ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑہے حضرتؐ پہر نماز پڑہی وہ کہ چہوڑ دی تہی پہر سلام پہیرا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے اپنے کے کہ نماز مین کیا تہا یا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنے کے یا دراز پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نے ابن سیرین سے پہر سلام پہیرا پس کہتے تہے ابن سیرین خبر دیا گیا ہون مین یہ کہ عمران بن حصین نے کہا پہر سلام پہیرا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس فرمایا کیا سبب عرض کیا صحابہ نے پڑہی آپنے پانچ رکعت پس سجدے کیے حضرت نے دو سجدے بعد سلام پہیرنیکے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہاری بہولتا ہون جیسے تم بہولتے ہو پس جسوقت بہولون مین پس یاد دلاؤ مجہکو اور جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا اپنی نماز مین پس چاہیے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیے کہ پورا کرے اسپر پہر سلام پہیرے پہر سجدے کرے دو سجدے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** بخاری کی ایک روایت مین یون ہے پہر تمام کرے پہر سلام پہیرے پہر سجدہ کرے اور مسلم کی روایت مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیے دو سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام کے اور احمد اور ابو داود اور نسائی کی روایت مین حدیث ہے عبد اللہ بن جعفر کے حالانکہ مرفوع ہے جس نے شک کیا اپنے نماز مین تو کرے دو سجدے بعد سلام کے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ترمذی مین روایت ہے ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت نے فرمایا جب شک کرے ایک تمہارا بیچ ایک رکعت کے اور دو رکعت کے پس گردانے اسکو ایک اور جب شک کرے دو مین اور تین مین پس گردانے انکو دو اور سجدے کرے اس حالت مین دو سجدے پہلے اسکے کہ سلام پہیرے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور اسپر عمل ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دار قطنی مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شک کرے کوئی تم مین سے پس کہڑا ہو دو رکعتون مین پہر پورا کہڑا ہو کر گذر جاوے کرے دو سجدے اور اگر پورا کہڑا نہو تو بیٹہہ جاوے اور اسپر سہو نہین اور لفظ دار قطنی کے ہین اور سند اسکی ضعیف ہے اور ترمذی اور بیہقی مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین اسپر سہو جو پیچہے امام کے ہے پس اگر بہولے امام تو اسپر بہی اور مقتدی پر بہی ہے سجدہ سہو کا ہے اور سند اسحدیث کی ضعیف ہے اور ترمذی مین روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی لوگون کو پہر بہول گئے پہر سجدہ کیے دو سجدے پہر التحیات پڑہی پہر سلام پہیرا اور

کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا جمہور نے کہ اگر سہو کرے دو سہو سے پس اکثر
کفایت کرتے ہیں اسکو دو سجدے واسطے تمام کے اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور امام
احمد اور جمہور تابعین اور **سفر السعادت** میں لکھا ہے کہ پانچ موضع مروی ہیں کہ سہو کیا حضرت نے نماز میں تمام
عمر میں اور سوا اسکے ثابت نہیں ہوا اور بعضی موقع میں سجدہ سہو پہلے سلام سے کیا اور بعضوں میں بعد سلام
امام شافعی تمام کو پہلے سلام کے کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ تمام کو بعد سلام کے کرتے ہیں اور امام مالک جو سہو کہ
نقصان ہے سجدہ پہلے سلام کے کرتے ہیں اور جو سہو کہ سبب زیادتی ہے نماز میں بعد سلام کے اور اگر دو سہو جمع ہو جاویں
ایک زائد اور ایک ناقص دو تو سجدوں کو پہلے سلام سے کرنا چاہیے اور امام احمد کہتے ہیں جس جگہہ کہ پیغمبر صلعم نے سجدہ
سہو پہلے سلام کے کیا وہاں پہلے ہی چاہیے اور جس جگہہ کہ بعد سلام کے کیا وہاں بعد سلام کے ہی چاہیے اور سوا ان
اقسام سہو کی پہلے سلام سے کرے اور داؤد ظاہری کہتے ہیں سجدہ سہو نہ کرے کوئی مگر ان پانچ جگہوں میں کہ
پیغمبر خدا صلعم نے سجدہ کیا اور ان جگہوں کے سوا اگر سہو ہو جاوے سجدہ سہو نہ کرے اور کہا **امام شوکانی** نے کہ یہاں
دلالت ہے اوپر جواز ہر دو صورت کے ولیکن بسبب وارد ہونے نصوں کے لائق یہ ہے کہ عمل کرے ساتھ حکم شارع کے
پس جس جگہہ کہ حضرت نے سجدہ سہو قبل سلام کے کیا وہاں قبل سلام کے کرے اور جس جگہہ کہ بعد سلام کے کیا وہاں
بعد سلام کے کرے اور بیچ سوا اسکے کے مختار ہے اور ہر طرح سنت ہے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ
اور روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر سہو کے واسطے دو سجدے ہیں بعد
سلام پھیرنے کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ساتھ سند ضعیف کے **فائدہ** بسندٍ ضعیفٍ یعنی کہا
یہ ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور نیز کہا **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے

فصل سجدوں تلاوت کے بیان میں **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ فِيْهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ شَيْءٌ الْاَعْرَافُ وَالرَّعْدُ وَالنَّحْلُ
وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَمَرْيَمُ وَالْحَجُّ وَسَجْدَةُ الْفُرْقَانِ وَسُلَيْمَانُ وَسُوْرَةُ النَّمْلِ وَالسَّجْدَةُ وَفِيْ صٓ وَسَجْدَةُ
الْحَوَامِيْمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سجدہ کیا میں نے ساتھ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے گیارہ سجدے نہیں بیچ انکے مفصل سے کچھ اعراف میں (اخیر سورہ پر) اور رعد میں (بعد اٰصال کے)
اور نحل میں (بعد یؤمرون کے) اور بنی اسرائیل میں (بعد خشوعا کے) اور مریم میں (بعد بکیا کے) اور حج میں (بعد یشاء

۱ یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم سے نقل کی گئی ہے مطبع انصاری دہلی کے جلد ۱ صفحہ ۲۱۱ میں ہے
۲ یہ عبارت امام شوکانی کی سبل السلام سے ... مطبع نظامی کے جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ میں ہے
۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب سجود السہو وغیرہ میں ہے
۴ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں ہے مطبع انصاری کے جلد ۱ صفحہ ۲۱۱ میں ہے
۵ یہ حدیث ابن ماجہ مطبع ... کے صفحہ ۷۶ میں ہے

کے) اور فرقان مین (بعد نفورا کے) اور نحل مین (بعد العظیم کے) اور بعضون نے کہا ہے بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ
مین (بعد یستکبرون کے) اور ص مین (بعد اناب کے) اور فصلت مین (بعد یسئمون کے) اور بعضون نے کہا ہے تعبدون
پر روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ابوداود نے جو کہ روایت کی گئی ہے ابی الدرداء سے کہ اس نے نقل کیا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گیارہ سجدے کی اسناد اسکی واہی ہے یعنے ضعیف ہے اور مفصل کہتے ہین چھوٹی سورتون کو
اور وہ سورہ حجرات سے آخر تک ہین اور سجدے کی سورتین انمین تین ہین ایک النجم اور دوسری انشقت اور تیسری
اقرء کہا **امام مالک** نے کہ سجدے قرآن مین گیارہ ہین ساقط کیا ہے اونہون نے تینون سجدہ مفصل کے کو اور سجدہ ص
کو اور دلیل انکی مفصل مین سجدہ نکرنیکی باب مین ایک تو یہی حدیث ابی الدرداء کی ہے اور دوسری یہ حدیث ہے
جو کہ **ابوداود** مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین سجدہ کیا بیچ
کسی سورت کے مفصل مین سے جب سے کہ پھیرے طرف مدینہ کی سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین
لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویون مین ابو قدامہ حارث بن عبید اور مطر وراق یہ دونون راوی ضعیف ہین اور کہا **امام**
نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف ہے اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم
ربک مین اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنے مدینہ کے ساتوین سال ہجری مین ہے اس سے معلوم ہوا کہ اخیر حکم حضرت کا یہی
ہے اور جو حدیث کہ **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا پڑہی مینے روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سورہ والنجم پس نہ سجدہ کیا اس مین سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا امام **نووی** نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ محمول ہے اس پر
کہ سجدہ تلاوت قرآن کا واجب نہین سنت ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ حدیث مخالف ہے اس حدیث کی جو کہ **بخاری اور مسلم**
مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم مین اور سورہ ص
مین سجدہ نہ کرنیکے باب مین بدلیل اس حدیث کے جو کہ **نسائی** مین روایت ہے انہین سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے سجدہ کیا ص مین اور فرمایا کہ کیا سجدہ ص کا داود علیہ السلام نے یعنے بیچ قصہ کے کہ سورہ ص مین انکے مذکور ہے
واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ انکی کے کہتے ہین کہ یہ سجدہ درحقیقت سنت
نہین ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ اس مین سجدہ کرنا ہمارا آنحضرت کی متابعت اور انبیا کی پیروی کی ہے کہ جنکی اقتدا
کا آنحضرت کو حکم ہے اور حقیقت مین سب عبادتین کیا فرض کیا واجب شکر نعمت کے لیے اور آنحضرت کی اتباع اور
حکم ماننے کے لیے ہین اسیطرح لکھا ہے شیخ نے ترجمہ مین اور کہا امام **شافعی** نے کہ سجدہ قرآن مین چودہ ہین ساقط کیا ہے

اونہون نے سجدہ ص کو دلیل انکی وہی ہے جو دلیل کہ امام مالک کی ہے اور جواب اسکا ابہی گذرا اور کہا امام ابوحنیفہ رح
نے کہ چودہ اسطرح ہین کہ سورہ حج مین ایک سجدہ ہے اور باقی بدستور اور دلیل انکی حدیث ابی الدرداء کی ہے سو جواب
اسکا یہ ہے کہ حدیث ابی الدرداء مین صرف سورہ حج مین سجدہ کرنیکا ذکر آیا ہے ایک سجدے یا دو سجدے کا ذکر نہین اور حدیث عمرو
بن العاص کی جو آگے آتی ہے اس باب مین صریح اور صاف ہے کہ سورہ حج مین دو سجدے ہین اور کہا امام احمد نے کہ پندرہ
ہین یعنے گیارہ تو وہ ہین جو حدیث ابی الدرداء مین گذرے اور سورہ حج مین دو ہین (ایک بعد یشاء کے) اور دوسرا بعد
تفلحون کے) اور تین مفصل مین یعنے ایک نجم مین (اخیر سورہ پر) اور ایک انشقت مین (بعد لا یسجدون کے) اور ایک اقرء مین
(اخیر سورہ پر) جیساکہ **ابوداود اور ابن ماجہ** مین روایت ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا پڑہائے اسکو
یعنے عمرو کو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین ان مین سے تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو
سجدے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم بہی اور حسن کہا اسکو منذری
اور نووی نے اور ضعیف کہا اسکو عبدالحق اور ابن قطان نے اور اسکی اسناد مین عبداللہ بن منین الکلابی ہے اور وہ مجہول
ہے اور راوی اس سے حارث بن سعید العتقی المصری ہے اور وہ بہی مجہول ہے اسیطرح کہا ہے حافظ ابن حجر نے اور کہا
ابن ماکولا نے کہ اس حدیث کے سوا اسکی اور کوئی حدیث بہی نہین ہے انتہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سجدے
قرآن مین پندرہ ہین اور یہی پسندیدہ ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ سجدہ تلاوت قرآن کا واجب ہے
یا سنت سو جمہور کہتے ہین کہ سنت ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ واجب ہے اور حق یہ ہے کہ واجب نہین ہے سنت ہی ہے
کیونکہ **بخاری** مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اے لوگو ہم گذرتے ہین سجدونپر پس جسنے سجدہ
کیا پس تحقیق اچہا کیا اوسنے اور جسنے سجدہ نہ کیا تو اوسپر گناہ نہین اور موطا مین ہے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہین
فرض کیے مگر یہ کہ وہ چاہے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَءُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِسَجْدَةٍ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِسَنَدٍ فِيْهِ لِيْنٌ اور
روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اوپر ہمارے قرآن پس جب پہونچتے تہے سجدے
کی آیت پر تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتہہ انکے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے ساتہہ ایسی اسناد کے
کہ اس مین نرمی ہے **ف** سبل السلام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ اس حدیث کے راویون مین عبداللہ بن بکر عمری ہے
اور وہ ضعیف ہے اور کہا شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین کہ وضو شرط ہے سجدہ تلاوت مین اور خلاف اسکا
کسی سے بہی منقول نہین ہوا لیکن ایک روایت مین ابن عمر سے ہے کہ وہ بدون وضو بہی سجدہ تلاوت کا کر لیتے تہے

اور کسی علما نے اسحکم مین انکی موافقت نہین کی مگر شعبی نے اور کہتے ہین کہ شعبی کبہی بیت الخلا مین جاتے ہوے اشارہ کرکے ساتہ
بہی سجدہ کرلیتے تہے اور بغیر جہتہ قبلہ کے بیوضو سجدہ کرلیتے تہے اسیطرح ہے کہا اپنے شیخ ابن الہمام نے انتہی ہم کہتے ہین
کہ روایت ابن عمرؓ کی صحت کو پہونچ چکی ہے اور عدم موافقت علماء کی اسکے ساتہ دعوی بیدلیل ہے اسلیے کہ اصل اس مین
نہ شرط ہونا وضو کا ہے اور ابن حزم اور دوسرے علماء بڑے بڑے اسپر ہوئے اور رستے ابن عمرؓ کے ساتہ اسبات مین متفق ہوے ہین
اور یہی اصح اور ارجح ہے جیسا کہ پہلے گذرا اور شرط وضو پر بہی کو چاہیے کہ صریح دلیل لاوے تمام ہوا ترجمہ عبارت مسک
الختام کا اور ابوداؤدؒ اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے بیچ سجود قرآن کرات کو سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ
وَقُوَّتِهِ یعنے سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اس ذات کے کہ پیدا کیا اسکو اور بنائے کان اسکے اور آنکہین اسکی ساتہ قدرت
اور قوت اپنی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤدؒ مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
کہ انہون نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی سال فتح مکہ کے آیت سجدہ کی پس سجدہ کیا سب لوگون
نے بعضے سجدہ کرنے والے سوار تہے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہ اپنے
کے سجدہ شکر کے بیان مین عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے
ابی بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے جب پیش آتا انکو کوئی کام کہ خوش کرے انکو گر پڑتے سجدے
مین واسطے اللہ کی روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار
مین کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد مین بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرہ ہے اور وہ ضعیف ہے نزدیک
عقیلی وغیرہ کے اور کہا ابن معین نے تحقیق یہ صالح الحدیث ہے اور مسند امام احمدؒ مین روایت ہے عبد الرحمن بن
عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس دراز کیا سجدے کو پہر اوٹہایا سر اپنا اور کہا کہ آیا
میرے پاس جبریل اور خوشخبری دی مجہے پس سجدہ کیا مینے اللہ کو شکر کا اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور بیہقیؒ نے روایت
کی ہے براء ابن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے بہیجا حضرت
علی رضے اللہ تعالے عنہ کو یمن کی طرف پس ذکر کیا ساری حدیث کو پس لکہا حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے انکو اسلام لانیکا حال پس جب پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کو گر پڑے سجدہ مین اور اصل اس حدیث کی بخاری
مین ہے **فصل جماعت کی ساتہ نماز پڑہنے اور اسکی فضیلت کے بیان مین** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة
متفق عليه روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی
ہے یعنے ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے روایت کیا یہ حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** بعضی روایت
مین پچیس درجے آیا ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اوپر نماز اسکی کے کہ گھر مین پڑھے ہے اور پوری یہ حدیث بیان
مین ان مسجدون کے جہان نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے اس کتاب مین پہلے گذر چکی ہے پس تطبیق اسمین یہ ہے کہ پہلے
پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اسکے از راہ فضل اور انعام کے زیادتی کی گئی اور بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ
مین ہے البتہ قصد کیا مین نے یہ کہ حکم کرون مین ساتھ جمع کرنے لکڑیون کے پس جمع کیجاوین لکڑیان پھر حکم کرون مین
ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لیے پس اذان دیجاوے اسکے لیے پھر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کرے لوگون کی
پھر جاؤن مین طرف ان لوگون کی کہ حاضر نہین ہوتے نماز کے لیے یعنے بغیر عذر کے تا پکڑون مین ان کو اچانک اور ایک
روایت مین ہے کہ جاؤن مین طرف ان لوگون کی کہ نہین حاضر ہوتے نماز مین پس جلادون مین اوپر گھر انکے اور قسم ہے
اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے اگر جانے ایک انکا یعنے جو کہ نہین حاضر ہوتے جماعت مین یہ کہ پاوے
یعنے مسجد مین ہڈی گوشت کی فربہ بلکہ دو کھر گائے یا بکری کے اچھے البتہ حاضر ہون نماز عشا مین اور مسند امام
احمد اور ابوداود اور نسائی مین روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے ان مین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے
اوپر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سوا اسکے نہین کہ کہاتا ہے بھیڑیا اس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے **ف**
یہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد
اور ابوثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن حبان کا اور اسی کے قائل ہین ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا ہے
کہ بدون جماعت نماز ہوتی ہی نہین ہے اور طیبی نے کہا ہے کہ ظاہر نصوص امام شافعی کے دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ فرض
کفایہ ہے اور مصفی مین کہا ہے کہ اقوی قول یہی ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور جمہور متقدمین شافعیہ اور اکثر حنفیہ اور مالکیہ
اور امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا یہ مذہب ہے کہ سنت موکدہ ہے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین اور دلیل جماعت
سنت موکدہ کہنے والون کی ایک تو یہ حدیث جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہے یعنے ثواب مین نماز اکیلے کی سے ستائیس درجہ اور اسسے صاف نکلتا ہے
کہ نماز اکیلے کی درست ہوجاتی ہے لیکن ثواب ستائیس نمازون کا بدون جماعت کے حاصل نہین ہوتا اور حدیث بھی
فصل مین پہلے گذرچکی ہے اور دوسری حدیث جابرؓ کی بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ ایک شخص عشا کی نماز مین
معاذؓ بن جبل کے پیچھے اقتدا کیا معاذؓ نے سورہ بقرہ پڑہنی شروع کی اس شخص نے نماز توڑکر اپنی نماز اکیلے پڑہ لی اور چلا گیا
پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سارا ماجرا سنا اور اسکو اس نماز کے دوہرانے کا ارشاد نہ فرمایا آپؐ سے یہی معلوم ہوا کہ اکیلے کی
نماز جائز ہے اور یہ حدیث نماز عشا مین سورتین پڑہنے کے بیان مین اس کتاب مین پہلے گذری اور تیسری حدیث ابوداؤد
اور نسائی مین روایت ہین ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی مرد
کے ساتھ بہتر ہے اسکی تنہا نماز سے اور نماز اسکی دو مرد کے ساتھ بہتر ہے ایک مرد کے ساتھ کی نماز سے اور جو ہو زیادہ
تو وہ زیادہ پسند ہے اللہ بزرگ عظمت والی کو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نی اور یہ بھی صریح دلیل ہے اسپر کہ نماز اکیلے کی درست
ہے اور صحیح ہے اور دلالت کرتی ہین اسبات پر اور حدیثین بھی پس معلوم ہوا کہ پکی بات یہی ہے کہ جماعت سنت موکدہ
ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ
عَلَی الْمُنٰفِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہاری نماز منافقون پر نماز عشا
کی ہے اور نماز فجر کی اور اگر ان کو خبر ہوتی کہ کیا خوبی ہے ان مین تو آتے ان دونون مین گہٹنون پر روایت کیا اس
حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** صحیح مسلم مین روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے نماز عشا کی جماعت مین پس گویا قیام کیا آدہی رات اور جس نے نماز پڑہی صبح کی
جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات اور **ابوداؤد** مین روایت ہی ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ ان کا ذمہ لیا ہے اللہ تعالی نے یعنے وجب کیا ہے اپنے پر یہہ کہ محفوظ
رکہیگا انکو ضررون دنیا اور آخرت کی سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کے لیے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہے اللہ کے
یہانتک کہ وفات دی اسکو اللہ تعالی پس داخل کرے اسکو بہشت مین یا پہیرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ پہونچے اسکو
ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورت مین سعادت دین کی حاصل ہوئی اور تیسری صورت مین سعادت دنیا کی
غرضکہ ہر طرح فائدہ دین و دنیا کا ہوا اور دوسرا شخص وہ ہے کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے یعنی از روی رحمت کے
واجب کیا ہے اوپر اپنے کہ کوشش اور ثواب اسکا ضایع نہین کرے گا اور تیسرا وہ شخص ہے کہ داخل ہوا گھر اپنے مین ساتھ سلام

کے پس وہ ذمہ پالنے کے ہے اور ترمذی میں روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جسنے نماز پڑہی خدا کے لیے چالیس دن جماعت مین اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولی لکہی جاتی ہین واسطے اسکے دو خلاصیان
ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے **فائدہ** پاوے تکبیر اولی یعنے وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہہ
بہی تکبیر کہے اور خلاصی نفاق سے یہ ہے کہ امن مین کہتا ہے اللہ اسکو دنیا مین اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنے یا
اوکسل نماز مین اور جہوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیر ذلک اور توفیق دیتا ہے اسے اہل اخلاص کے عملون کی اور
آخرت مین امن دیگا اس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتہہ اسکے منافق اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت
ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچہا وضو کیا اپنا یعنی
ساتہہ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کے پہر گیا یعنے مسجد مین پس پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑہ چکے ہین دیتا
ہے اسکو اللہ تعالی مانند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑہی اور حاضر ہوا جماعت مین کم نہین کرتا یہ ثواب دینا اوس کو
ثوابون انکے سے کچہہ **فائدہ** یعنے اسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کے ثواب مین سے کم ہوکر نہین ملا کہ انکے ثواب مین کمی
ہوجاوے بلکہ انہون نے اجر اپنے فعل کا پایا اور اُس نے ثواب بسبب نیت کی اور حسرت کرنیکے اور یہ ثواب جب
پاویگا کہ قصدًا حاضر ہونے مین قصور نہ کیا ہوگا بلکہ اتفاقًا کسی عذر سے رہگیا اور اگر قصدًا نہ آیا اور پہر جماعت کے
بعد آیا تو یہ ثواب نہین پاویگا اور ترمذی اور ابوداؤد مین روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا حضرتؐ نے کیا نہین کوئی شخص کہ
لینہ دے اسکو پس نماز پڑہے ساتہہ اسکے پس کہڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتہہ اسکے **ف** مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ یہ حدیث ابن حبان اور حاکم اور بیہقی مین بہی ہے اور سنن بیہقی مین آیا ہے کہ وہ شخص یعنے
جسنے نماز پڑہی ساتہہ اسکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تہے انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت
اول ہوچکی ہو تو بعد اسکے دوسری جماعت کرنی درست ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ کسی کو اچہی راہ بتانے سے
اور باعث ہونے سے اسپر ثواب صدقہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور اسکا نام صدقہ اسلیے رکہا کہ تصدق کرتا ہے اسپر
چہبیس حصہ ثواب اسلیے کہ اگر اکیلے نماز پڑہتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور سبب جماعت کے ستائیس
نمازون کا ثواب ملتا ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم
ہے تمہین آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتہہ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتہہ امام کے پس پورا کرو یعنے بعد فراغ

امام کے اوٹھکر ادا کرو اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون آیا ہے پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہے طرف نماز کی پس وہ نماز مین ہے یعنے حکما اور ثواباً **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اس بات کے کہ امام کے ساتھ تھوڑی سی نماز پانے سے بھی فضیلت جماعت کی حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ ایک رکعت سے بھی کم ہو اور یہی قول جمہور کا ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا امام شافعی نے اور جمہور علما سلف اور خلف نے جو کچھ کہ پاوے اسکو مسبوق ساتھ امام کے وہ نماز پہلی اسکی ہے اور جو کچھ کہ ادا کرے اسکو بعد سلام امام کے وہ نماز آخر اسکی ہے اور عکس کیا ہے اسکا ابو حنیفہ رضؓ اور ایک جماعت نے اور امام مالک اور صحابون اسکے سے دو روایتین ہین مانند دونو مذہبون کے **عذر سے جماعت کو ترک کرنے کے بیان مین** **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يَأْتِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاِسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ لٰكِنْ رَجَّحَ بَعْضُهُمْ وَقْفَهٗ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسنے سنی اذان پھر نہ آیا تو نہین نماز اسکی مگر کسی عذر سے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم نے اور اسناد اسکی مسلم کی شرط پر ہے لیکن ترجیح دی بعضون نے اسکے موقوف ہونیکو **فائدہ** یعنے جو شخص اذان سنکر بدون کسی عذر کے جماعت مین حاضر نہ ہو اور پرواہ نہ رکھے اسے بھی اسکی نماز کی پرواہ نہین کرتا اور قبول نہین کرتا اور عذر سے جماعت ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ یہ حدیث اور حدیثین آیندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہین اور **ابوداؤد** اور **دارقطنی** مین روایت ہے انہین سے کہ کہا صحابہ نے کیا ہے عذر کہا ابن عباس نے ڈر یا دشمن سے یا بیماری اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ اونہون نے اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کے کہ سردی تہی اور ہوا تہی پہر کہا یعنے بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو گہرون اپنے مین پہر کہا کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے فرماتے موذن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہ کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو اپنے گہرون مین اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ رکہا جاوے کہانا عشا کیوقت کا ایک تمہارے کا اور قائم کیجاوے نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہو اس سے اور تہے ابن عمرؓ رکہا جاتا واسطے انکے کہانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتے نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتے اس سے اور تحقیق وہ سنتے قراءۃ امام کی اور **ترمذی** مین اور مانند اسکے **موطا** امام مالک اور **ابوداؤد** اور **نسائی** مین روایت ہے عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم

سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ قائم کی جاوے نماز اور پاوے ایک تمہارا حاجت پاخانہ کی پس چاہیے کہ ابتدا کرے ساتھ پاخانے
کے یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق انہوں نے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ نہیں پوری نماز ہوتی روبرو کھانے کے اور نہ اس حالت میں کہ دفع کریں
اسکو یعنے حضور نماز اسکی کو دو نون خبیث یعنی حاجت ہو بول اور براز کی اور مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہ کہا آیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص اندھا یعنے عبد اللہ بن ام مکتوم پس کہا اس نے ای رسول خدا
کے تحقیق نہیں ہے میرے لیے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچ لے جاوے طرف مسجد کی پس پوچھا اُس نے حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دین واسطے اوسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر مین پس رخصت دی حضرت نے واسطے اسکے
پس جب کہ پیٹھ پھیر کر چلا بولایا اوسکو اور فرمایا کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی کہا اوس نے ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین
فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اندھا ہے کا گھر مسجد سے اتنا قریب ہو کہ وہ آواز اذان کی سن لیتا ہو تو اسکو گھر
مین نماز پڑھنی منع ہے اور اگر اوسکا گھر مسجد سے اتنا دور ہو کہ اذان کی آواز وہانتک نہ پہونچتی ہو تو اسکو گھر مین نماز
پڑھ لینے کیلیے رخصت ہے **جماعت کے ساتھ عورتون کی نماز پڑھنے کے بیان مین** **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَ
بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون سے اور گھر انکے بہتر ہین واسطے انکے یعنی نماز کے لیے روایت کیا اس
حدیث کو ابو داؤد نے **فائدہ** ابو داؤد مین اور مانند اسکے احمد اور نسائی مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا تحقیق سنا مین نے محبوب اپنے سے کہ وہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے تھے نہین قبول کیجاتی نماز اس عورت
کی کہ خوشبو لگا دیوے واسطے جانے مسجد کے یہانتک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے اور ترمذی اور ابو داود
اور نسائی مین مانند اسکے روایت ہے ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہر آنکھ ہے زنا کرنیوالی ہے یعنی جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف نظر بیگانہ کی وہ زنا کرنیوالی ہے اسلیے کہ زنا
اسکا دیکھنا ہے اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جس وقت کہ خوشبو لگاتی ہے پھر گذرتی ہے کسی مجلس مین اور چاہے کہ اپنے
تئین انکو دکھاوے پس وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زنا کرنیوالی ہے **فائدہ** یعنے اپنی خوشبو سے لوگونکو رغبت ولائی کہ اسکو
لوگون نے دیکھا پس انکو زنا آنکھونکا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اسکی ہوئی گویا اسنے زنا کیا اور ابو داؤد مین روایت ہے
ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اپنے گھر مین یعنے دالان مین بہتر

ہے نماز اس کی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اوسکی کوٹھری مین بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کے **ف** یعنی عورت
جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑہے بہتر ہے اور الست ہے اسلیے کہ باہر کا اوسکے کی پردہ ہے **فضل امامت کے بیان**
مین **عن** اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوا
ثَلَاثَۃً فَلیَؤُمَّھُم اَحَدُھُم وَاَحَقُّھُم بِالاِمَامَۃِ اَقرَءُھُم رَوَاہُ مُسلِمٌ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو انکا ایک انمین کا اور بہت حق
دار ہے انکا ساتھ امامت کے اچھا پڑہا ہوا انکا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** مسلم مین روایت ہے ابی مسعود
انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو ان مین اچھا پڑہتا ہو کتاب
اللہ کو یعنے خوب بتجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے یعنے اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ
جانتا ہو پس اگر ہون پڑہنے مین برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا انکا سنت کو پس اگر ہو سنت کے
جاننے مین (اور قرارت مین برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہو انکا ہجرت مین (یعنے جو کہ پہلے ہجرت کرکے مدینہ مین
آیا ہو پس اگر ہون (علم اور قرارۃ اور) ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا انکا عمر مین اور نہ امامت کرے کوئی کسی
کی بیچ جگہہ حکومت اسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اسکے کی مسند اسکے پر مگر ساتھ اذن اسکے کے اور ابن ماجہ مین روایت
ہے ابی موسے اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ ان سے
جماعت ہے **ف** یعنی اگر دو آدمی ہون ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے اور **ابو داؤد** مین
روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ خلیفہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت
کرین لوگون کی اور تہے وہ اندہے اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطے انکے نماز انکی اوپر سرونکے ایک بالشت بہر یعنے قبول نہین
ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے ناخوش ہون اور دوسرے وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اسکا اوسپر
خفا ہو اور تیسرے وہ کہ دو بہائی ہون آپس مین ناخوش **ف** ہون آپس مین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنے
سلام وغیرہ ترک کرڈالا ہو زیادہ تین روز سے اور **بخاری** اور **ابوداود** مین روایت ہے عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جب آوے وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے ایک تمہارا اور امام ہو تم
مین سے زیادہ جاننے والا تمہارا قرآن کو پس دیکہا قوم نے پس نہ تہا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کا مجہ سے اسلیے
کہ تہا مین سیکہتا قرآن قافلہ والون سے پس امام کیا انہون نے مجکو آگے انکے اور مین تہا چہہ برس کا یا سات برس کا

اور تہی مجہپر ایک چادر تہا جسوقت مین سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میری بدن سی یعنے اور کہل جاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نی قوم
مین سے کیا نہین ڈہانکتے تم ہم سے شرمگاہ امام اپنے کی پس خرید کیا قوم نے کپڑا پس بنایا میرے لیے کرتا پس نہ خوش ہوا مین
ساتہہ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتہہ اس کرتے کے اور لفظ اسکے بخاری کے ہین ابوداود مین روایت ہے عطا خراسانی
سے اسنے نقل کی مغیرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑہے امام اسجگہہ کہ نماز پڑہ چکا ہے یہانتک کہ سرک
جاوے اور کہا کہ عطا خراسانی نے نہین ملاقات کی مغیرہؓ سے پس یہ حدیث منقطع ہے **ف** یعنی امام نے جسجگہہ فرض پڑہے
ہون وہان سنت وغیرہ نہ پڑہے بلکہ جگہہ بدلکر اور جا پڑہے **عورت کو عورتون کی امامت کرنیکے بیان مین**
عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ روایت ہے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسکو
کہ امامت کرے اپنے گہر والیون کی روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے **ف** کہا شیخ ابن
ابن ہمام نے فتح القدیر مین کہ کہا منذری نے کہ اس حدیث کی اسناد مین ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خلاد انصاری ہے
مین ابن قطان نے کہا ہے کہ حال انکا مجہہ کو معلوم نہین اور ذکر کیا ہے انکا ابن حبان نے ثقات مین ایسے ہی لکہا ہے
عینی شرح ہدایہ مین بہی اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ امامت
عورت کی اپنے گہر والیون کے لیے جائز ہے اگرچہ گہر مین مرد بہی ہون کیونکہ موذن ام ورقہ کا ایک مرد بوڑہا تہا اور ظاہر
یہہ ہے کہ وہ اس بوڑہے کی اور غلام اور لونڈی اپنی کی امامت کرتی تہی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ بوڑہے مرد اور غلام
کو عورت کے پیچہے نماز پڑہ لینا منع نہین اور یہی مذہب ہے ابو ثور اور مزنی اور طبری کا مخالف جمہور علما کے اور یہ جو
یہ حدیث ہے جو کہ ابن ماجہ مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نہ امامت کرے عورت مرد کی اور نہ جنگل کا رہنیوالا مہاجر
کی اور نہ فاجر متقی کی سو جواب اسکا یہہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا ابن حجر
نے بلوغ المرام مین اسناد اسکی واہی ہے (یعنے ضعیف) ہے **اور عبدالرزاق اور دارقطنی اور بیہقی اور
ابن ابی شیبہ اور حاکم** نے روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اَنَّهَا اَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ وَسْطَ
الصَّفِّ یعنی تحقیق انہون نے امامت کی عورتون کی اور کہڑی ہوئین درمیان صف کے اور **ابن ابی شیبہ** نے روایت
کی ہے کہ حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمار دہنی سے اس نے روایت کی ایک عورت اپنی قوم کی سے کہ نام اسکا حجیرہ
تہا کہ کہا اس نے اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ قَائِمَةً وَسْطَ النِّسَاءِ یعنے امامت کی ہماری ام سلمہ نے کہڑی ہوئین درمیان عورتون
کے **ف** کہا شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ یہ حدیث مسند امام شافعی اور مسند عبدالرزاق

اور دارقطنی مین بہی ہے اور یہ دونون حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ عورتون کی امامت کرنیوالی عورت درمیان صف کے کہڑی ہوکر عورتون کو نماز پڑہاوے مردون کیطرح آگے کہڑے ہوکر نماز نہ پڑہاوی اور بیہقیؒ نے ساتھہ سند اپنی کے روایت کی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا خَیْرَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ فِي صَلٰوةٍ اَوْ جَنَازَةٍ یعنے بہتری نہین ہے عورتون کی جماعۃ مین (یعنے عورتون کا اکٹھا ہونا اچہا نہین ہے) مگر بیچ نماز کے (یعنے نماز پنجوقتی کے لیے انکا اکٹھا ہونا یا نماز جنازہ کے لیے) انکا اکٹھا ہونا منع نہین ہے ✽

نماز مین امام کو بتلانے کے بیان مین **عَنْ** مِسْوَرِ بْنِ يَزِيدَ الْمَالِكِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيٰى وَرُبَمَا قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَاْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَكْتَ اٰيَةَ كَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا ذَكَّرْتَنِيْهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ كُنْتُ اُرَاهَا نُسِخَتْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی مسور بن یزید مالکی رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا یحییے نے مینے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپنے پڑہنے مین کچہ آیتین چہوڑ دین (بہولے سی) ایک شخص بعد نماز کی بولا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان آیت چہوڑ دی آپنے فرمایا تونے مجہے یاد کیون نہ دلادی وہ شخص بولا مین یہ سمجہا شاید انکا پڑہنا منسوخ ہوگیا روایت کیا اسحدیث کو ابوداودنے **فائدہ** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین یحییے بن کثیر کاہلی ہے اور کہا ابوحاتم نے کبہی نہین سوال کیا گیا اس سی شیخ اسکا اور کہا ابن حجر نے **تلخیص** مین کہ تحقیق صحیح ہوا ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہ کہا اُسنے کہ کہا علی نے جسوقت کہ طلب طعام کی کرے تجہ سے امام پس دے تو اُس کو یعنے اگر امام نماز مین قرآن پڑہتا پڑہتا بہول جاوی تو اسکو لقمہ دیدے اور اسکو بتادی مذہب امام ابوحنیفہ اور زید بن علی کا ہے کہ امام کو نماز مین بتانا مکروہ ہی اور دلیل انکی یہ دو حدیثین ہین **پہلی حدیث** ابوداودؒ مین روایت ہے ابو اسحاق سی اونہون نے سُنا حارث سی اونہون نے امیر المومنین حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی رت بتا امام کو نماز مین **جواب** اس کا دو طرحپر ہے **اول** یہ کہ کہا ابوداودنی ابو اسحاق نے حارث سے نہین سُنین مگر چار حدیثین اور یہ حدیث ان مین سے نہین پس یہ حدیث منقطع ٹہیری **دوم** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ حارث اعور جہوٹا ہے (یعنے اہلحدیث کے نزدیک) اور کہا ابن حجر نے **تلخیص** مین کہ اعور ضعیف ہے انتہے پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین ہے **دوسری حدیث** لایا ہے عبد الرزاق اپنی

مصنفؒ مین کہ تحقیق روایت کی گئی ہے حدیث حارث کی حضرت علیؓ سے مرفوعًا کہ نہ کہول تو اوپر امام کے یعنے امام کو لقمہ نہ دی اسحالت مین کہ تو نماز مین ہو جواب اسکا یہ ہے کہ اسحدیث کی اسناد مین بہی وہی حارث ہے کہ جس کو اوپر کیحدیث مین شوکانی نے جہوٹا کہا ہے اور ابن حجر نے ضعیف کہا ہی امام کو بلند جگہہ پر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے کی ممانعت کے بیان مین عن ہمامٍ اَنَّ حُذَیْفَۃَ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلٰی دُکَّانٍ فَاَخَذَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ بِقَمِیْصِہٖ فَجَبَذَہٗ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُنْھَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلٰی قَدْ ذَکَرْتُ حِیْنَ مَدَدْتَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ہمام سے روایت ہی حذیفہؓ نے امامت کی لوگون کی مدائن مین (کہ ایک شہر تہا کوفے کے پاس) ایک دکان پر کہڑے ہوکر اور لوگ نیچے تہے) ابو مسعودؓ نے انکا کرتہ پکڑکر ان کو گہسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تم کو معلوم نہین کہ لوگ اس امر سے منع کیے جاتے تہے اونہون نے کہا ہان مجہے بہی یاد آیا جب تمنے پکڑکر مجہے گہسیٹا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور حاکم کی ایک روایت مین تصریح ہے ساتہہ مرفوع ہونے اسحدیث کی اور **ابوداؤد** مین روایت ہے عدی بن ثابت سے کہ کہا اس نے حدیث بیان کی مجہسے ایک مرد نے کہ تحقیق تہا وہ ساتہہ عمار بن یاسر کے مدائن مین نماز کہڑی ہوئی عمار آگے بڑہے اور ایک دکان پر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے اور لوگ نیچے تہے حذیفہؓ آگے بڑہے اور عمارؓ کے دونون ہاتہہ پکڑے عمارؓ نے پیچہے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دکان سے اتار دیا ان کو حذیفہؓ نے پہر جب نماز سے فارغ ہوئے حذیفہؓ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تہے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کی تو ان سے بلند مکان مین کہڑا نہ ہو یا کچہ ایسا ہی فرمایا عمارؓ نے کہا اسیواسطے مین پیچہے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتہہ پکڑے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **ف** کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص مین حدیث عمارؓ کی مرفوع ہے لیکن اس مین جہالت ہی اور حدیث ہمام کی جو اس حدیث کے اوپر ہے وہ بہت قوی ہی اور تایید کرتی ہے اسحدیث کی وہ حدیث کہ جس کو روایت کیا ہی دارقطنی نے اور وجہ سے یعنے ہمام سے اسنے ابی مسعودؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہڑا ہووے امام اوپر کسی چیز کے اور لوگ پیچہے اسکے نیچے ہون اس سے لنتہے اب اگر کوئی کہے کہ یہ حدیثین معارض ہین ساتہہ اسحدیث کی جو کہ **بخاریؒ اور مسلم** مین روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے اوپر منبر کے ابتدا اس دن مین کہ رکہا گیا تہا پس تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ اوپر منبر کے تہے پہر رکوع کیا پہر نیچے اترے

پچھلی ایڑیون پر پس سجدہ کیا لوگون نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر لوٹے یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے پس جب ہوے کہا اے لوگو سوا اسکے نہین کہ کیا مینے یہ فعل تاکہ پیروی کرو تم میری اور تاکہ سیکھو تم نماز میری **جواب** یہ ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے امام کے بلند جگہ پر کھڑے ہوکر نماز پڑہنے کی جواز پر اور حدیث کہ اوپر کی حدیثین دلالت کرتی ہین بلند جگہہ پر نماز پڑہنے کی ترک اولی پر پس نہی تنزیہی ہوئی نہ تحریمی

جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے اس کو ان کی امامت کرنے کی ممانعت کے بیان مین

عن اَبِیْ عَطِیَّةَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّةَ فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْكُمْ یُصَلِّیْ بِكُمْ وَسَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمُّهُمْ وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ روایت ہے ابی عطیہ عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ تابعی سے کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری ملاقات کے لیے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنے حدیثین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا اور اور باتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایک دن کہا ابوعطیہ نے پس کہا ہمنے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑہا کہا مالک نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے مین سے کہ نماز پڑہاوے تمکو اور خبر دون گا مین تم کو کہ کیون نہین نماز پڑہاتا مین تمکو سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس نہ امامت کرے انکی اور چاہیے کہ امامت کرے انکی کوئی شخص انہین مین سے روایت کی یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر کہ نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ترمذی نے حدیث مالک بن حویرث کی حدیث حسن ہے اور اس کی اسناد مین ابو عطیہ ہے کہا ابوحاتم نے ابوعطیہ مجہول ہے اور نہین نام لیا گیا اسکا اور شاہد ہے اسکے لیے حدیث ابن مسعود کی کہ طبرانی مین ہے ساتھ اسناد صحیح کے اور شاہد ہے حدیث اثرم کی ساتھ ان لفظون کے سنت سے ہے کہ امامت کیلیے آگے ہو صاحب گھر کا انتہے جو شخص کسیکی ملاقات کو جاوے اگر اس جگہہ کا امام نماز پڑہانے کے لیے خود اجازت دیدے تو اس کو نماز پڑہانی منع نہین ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ مسلم مین روایت ہے ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ امامت نکرے کوئی کسی کی بیچ جگہہ حکومت اسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اسکے کے مسند اسکی پر مگر ساتھ حکم اسکے کے **امام کو مقتدیون کی رعایت**

کرنیکے بیان مین عن ابی قتادة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انی لادخل فی الصلوة وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من
شدة وجد امه من بکائه رواه البخاری روایت ہی ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین اور مین ارادہ کیا کرتا ہون دراز کرنے نماز کا
پہر سنتا ہون مین رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کے بسبب اسچیز کے کہ جانتا ہون مین شدت
فکر مان اسکی کا سبب رونی لڑکے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہے
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہاوی ایک تمہارا لوگون کو
پس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلیے کہ ان مین بیمار بہی ہوتا ہے اور ضعیف اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہے ایک
تمہارا واسطے اپنے یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کرے جسقدر چاہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی انہین
سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امامت کرے کوئی تم مین لوگون کی تو ہلکی پڑہے کیونکہ انمین لڑکے
اور بوڑہے اور ضعیف اور حاجت والی ہین پہر جب پڑہے اکیلا تو پڑہے جیسی چاہے اور بخاری مین روایت ہی
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہاوینگے امام واسطے تمہاری پس اگر
اچہی طرح نماز پڑہائی پس واسطے فائدے تمہاری کے ہے یعنے اور انکے لیے بہی فائدہ ہے اور اگر خطا کی یعنے
بےطرح پڑہائی پس تمہارے لیے ثواب ہے اور ان پر وبال ہے **مقتدیون کو امام کی متابعت کرنیکے**
بیان مین عن انس رضی الله تعالی عنه قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات
یوم فلما قضی الصلوة اقبل علینا بوجهه فقال ایها الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع
ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اریکم امامی ومن خلفی رواه مسلم روایت ہی
انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن پس جبکہ پڑہ چکے نماز
اپنی متوجہ ہوئی ہمپر ساتہ منہ مبارک اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق مین امام تمہارا ہون پس سبقت کرو
مجہ سے ساتہ رکوع کے اور نہ سجدی کے اور نہ ساتہ کہڑے ہونیکی اور نہ ساتہ پہرنے کے نماز سی پس تحقیق مین
دیکہتا ہون تمکو آگے اپنے سے اور پیچہے اپنے سی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوٹہاتا ہے
سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالی سر اسکا سر گدہے کا سا اور موطا امام مالک مین روایت ہی نہین

سے کہ کہا جو شخص کہ اٹھاوے سر اپنے کو اور جھکاوے اسکو پہلے امام کے پس سوائے اسکے نہین کہ پیشانی اسکی
بیچ ہاتھ شیطان کے ہے وعن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ
اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ
فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ
التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ
لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ
الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمرو بن عوف مین صلح کرنے کو گئے نماز کا وقت آیا
پس آیا موذن یعنے بلال طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پس کہا کیا آپ لوگون کو نماز
پڑہاوینگے تو مین اقامت کہون کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہ ہان یعنے مین نماز پڑہا دونگا پس نماز شروع کی ابوبکر نے پہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز
پڑہ رہے تہے پس جا پہونچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ کہڑے ہوئے بیچ صف کے
پس لوگون نے تالیان بجائین یعنے تاکہ ابوبکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے خبردار ہوجاوین اور
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ عادت تہی کہ نماز مین کسیطرف نہ دیکہتے تہے پس جب بہت لوگون نے
تالیان بجائین تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نگاہ کی تو دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اشارہ
کیا طرف ابوبکرؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہین ٹہیرے رہو یعنے امامت کیے جاؤ پس ابوبکرؓ نے دونون ہاتہ
اٹہا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ کو امامت کرنے کو فرمایا پہر پیچہے ہٹے ابوبکرؓ یہانتک کہ صف
مین برابر کہڑے ہوگئے اور آگے بڑہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑہائی پس جب حضرت پڑہ چکے نماز فرمایا

اے ابابکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا کہا ابوبکرؓ نے کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لائق نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے امام بنے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے کہ مینے تمکو دیکھا کہ تم نے بہت تالی بجائین جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنے ضرورت جس مین امام کو خبردار کرنا پڑے پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے اسلیے کہ جب اُس نے سبحان اللہ کہا تو اسکی طرف التفات کیا جائیگا یعنے امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا اور سوای اسکے نہین تالی بجانا واسطے عورتون کے ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف** قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نماز مین کسی شخصکو امام بننا پھر اسکو اسی نماز مین مقتدی بنجانا دونون باتین جائز ہین انتہے اس سے نکلتا ہے کہ مسبوق کے پیچھے بھی اقتدا کرنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مسلم مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اونہون نے جہاد کیا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس پہونچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے (یعنے نماز صبح کے) اور نماز پڑھاتے تھے انکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھا چکے تھے انکو ایک رکعت پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا (یعنے تا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت کرین) پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف انکی کہ یون ہی کھڑا رہے پس پائی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دو رکعتون مین سے ساتھ انکے پس جب سلام پھیرا عبدالرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کھڑا ہوا مین ساتھ انکے پس پڑھی ہمنے وہ رکعت کہ رہگئی تھی ہم سے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اعلے کو ادنی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کے ساتھ پڑھنی رہجاوے تو وہ اسکے ادا کے لیے تب اٹھے کہ جب امام سلام پھیر چکے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قِصَّةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَهُوَ مَرِيْضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَاَبُوْبَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے قصہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے لوگون کے ساتھ بیماری کے حال مین بولی پس آئے یہانتک کہ بیٹھے بائین ابی بکرؓ کے اور نماز پڑھتے تھے لوگون کو ساتھ بیٹھے ہوئے اور ابوبکرؓ کھڑے ہوی اقتدا کرتے تھے ابوبکرؓ ساتھ نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اقتدا کرتے تھے لوگ ساتھ نماز ابی بکرؓ کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

فائدہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جمہور سلف نے امام اگر بیٹھکر نماز پڑہے تو جو مقتدی کہ کھڑا ہوکر نماز پڑہنے پر قادر ہے اسکو اسکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑہنی جائز نہین مگر یہ کہ پڑہے کھڑا ہوکر اور دلیل انکی یہہ حدیث ہے اور ایک جماعت قائل ہوی ہے اس بات کی کہ امام اگر بیٹھکر نماز پڑہے تو مقتدی بہی اسکے پیچھے بیٹھکر پڑہین اور اس جماعت مین سے ہین امام احمد بن حنبل اور امام اوزاعی اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری مین روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوے گھوڑے پر پس گرائے گئے اسے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی پہر نماز پڑہی ایک نماز نمازون مین سے یعنے فرض اور تھے بیٹھے پس نماز پڑہی ہم نے پیچھے آپکے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوای اسکے نہین کہ مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اسکا پس جب نماز پڑہے کھڑا ہوکر پس تم بہی نماز پڑہو کھڑے ہوکر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اوٹھے رکوع سے پس اوٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑہے بیٹھکر پس نماز پڑہو بیٹھکر سب مقتدی **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا ابو عبد اللہ یعنے بخاری نے پیچھے اس حدیث کے کہ کہا حمیدی نے فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جس وقت کہ نماز پڑہے امام بیٹھکر پس تم بہی نماز پڑہو بیٹھکر یہ حکم تہا حضرت کا پہلے مرض مین پہر نماز پڑہی پیچھے اسکے یعنی مرض الموت مین ایکدن پہلے انتقال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر اور نماز پڑہی لوگون نے پیچھے انکے کھڑے ہوکر نہین حکم کیا انکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوای اسکے نہین کہ عمل کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جو آخر ہو ناسخ ہوتا ہے پہلے فعل کا **امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کیجگہ کے بیان مین** **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فجئت حتی قمت عن یسارہ فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ رواہ مسلم روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کھڑے ہوے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ نماز پڑہین پس آیا مین یہانتک کہ کھڑا ہوا مین بائین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑا ہاتھ میرا پہر پہیرا مجھکو یہانتک کہ کھڑا کیا مجھکو داہنی طرف اپنے یعنے ہاتھ پکڑکر پیٹھ کے پیچھے کھینچکر داہنی طرف کھڑا کیا پہر آیا جبار بن صخر پس کھڑا ہوا بائین طرف جناب رسول مقبول سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتھ ہمارے

لیکے پہر ہٹا یا ہمکو یہانتک کہ کہڑا کیا ہم کو پیچہے اپنے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ
مقتدی اگر ایک ہو تو امام کے ساتہہ داہنے طرف کہڑا ہووی اور اگر دوسرا بہی آجاوی تو پہلا پیچہے ہٹ جاوے
یا جو پیچہے آوی وہ پہلے کو پیچہے کہینچ لے اور اگر دونون امام کے ساتہہ ہی داہنے بائین کہڑے ہوجائین تو امام کو
چاہیے کہ اپنے ہاتہہ سے دونون کو پیچہے ہٹاوے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور کوفیون کا یہ ہے کہ اگر ایک امام
اور دو مقتدی ہون تو دونون مقتدی امام کے ساتہہ ہی داہنے بائین کہڑے ہوجائین پیچہے ہٹ کر کہڑے
نہون اور دلیل انکی اس باب مین یہہ حدیث ہے جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہی عبدالرحمان بن الاسود سی
کہ علقمہ اور اسود نی اجازت چاہی اندر آنیکی عبداللہ بن مسعود کے گہر اور وہ دیر تک بیٹہے رہے انکے دروازے
پر اتنے مین ایک لونڈی نکلی اور اس نے اطلاع کی اونہون نے اجازت دی پہر عبداللہ بن مسعود رض نے نماز پڑہی
بیچ مین علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کہڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ مین کہڑے
ہوئے) بعد اسکے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے ایسا ہی کیا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ
حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد
مین ہارون بن عنترہ ہے اور تحقیق کلام کی ہے اس مین بعض اہلحدیث نے کہا ابوعمر و نے مرفوع ہونا اسحدیث
کا نہین ہے صحیح اور انکے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہی ابن مسعود رض پر اتنے اور تحقیق لایا ہے اسکو مسلم اپنی
صحیح مین اور ترمذی موقوف ابن مسعود پر اور تحقیق ذکر کیا ہے ایک جماعت نے اہل علم سے کہ جن مین سی امام
شافعی ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسلیے کہ تحقیق جانی گئی ہے یہ نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسحال مین کہ
آپ مکہ مین تہے اور اس مین تطبیق اور احکام اور ہین کہ اسوقت وہ متروک ہین اور یہ حکم انہین مین سی ہے
پس جب آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین چہوڑ دیا اسکو اور اوپر نہ معلوم ہونے علم تاریخ کے نہین حجت
ہوتی ہے یہ حدیث واسطے معارض ہونے پہلی حدیثون کے کہ اس باب مین ہین انتہے تمام ہوا ترجمہ عبارت شوکانی
کا اور مسلم مین روایت ہی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا نماز پڑہی مینے اور یتیم نے بیچ گہر اپنے
کے پیچہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچہے ہمارے تہی **ف** ام سلیم نام ہے انس کی مان کا اور
یتیم انکے بہائی تہے اور بعضے کہتے ہین کہ نام انکا ضمیرہ تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مردون کی صف آگے ہو عورتون
کی صف کے اور مسلم مین روایت ہی انہین سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی ساتہہ انکے اور مان اور کی
کے یعنی ام سلیم کے یا کہا خالہ اسکی کے کہا انس نے پس کہڑا کیا مجہ کو داہنے اپنے اور کہڑا کیا عورتکو یعنے انکی مان

یا خالہ کو پیچھے ہمارے **فصل صفون کے برابر کرنے کے بیان مین** عن انس رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم فانی اراکم من وراء ظہری وکان احدنا
یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ رواہ البخاری روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے
نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے برابر کرو اپنی صفون کو پس تحقیق مین دیکھتا ہون تم کو پیچھے پیٹھہ
اپنی کے اور تھا ایک ہمارا ملاتا مونڈہے اپنے کو ساتھہ مونڈہے پاس والے اپنے کے اور قدم اپنا ساتھہ قدم اسکے
کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف** قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ مراد ملانے سے مونڈہا
ساتھہ مونڈہے کے اور قدم ساتھہ قدم کے مبالغہ ہے بیچ برابر کرنے صف کے اور **ابوداؤد** مین روایت ہے انس
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے داہنے طرف اپنے سیدہے کہڑے رہو اور برابر
رکھو صفین اپنی اور بائین طرف فرماتے سیدہے کہڑے رہو اور برابر رکھو صفین اپنی اور **مسلم** مین روایت ہے
ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکہتے ہاتہہ اپنے ہمارے مونڈہون پر
نماز مین یعنے جسوقت ارادہ کرتے نماز پڑہنے کا اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل
تمہارے چاہیے کہ متصل ہون میرے تم مین سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پہر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکے کہا
ابو مسعود نے تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو اور **ابوداؤد** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہارے وہ ہین کہ بہت نرم ہون مونڈہے انکے نماز مین اور **ابوداؤد**
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ مین کہڑا امام کو یعنے
ایسا کرو کہ صف مین امام کے ایک طرف تو آدمی زیادہ کہڑے ہون اور ایک طرف کم کہڑے ہون اور بند کرو
شگافون کو **مسجد کے ستونون کے بیچ مین صف کرنے کی ممانعت کے بیان مین** عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا
وتاخرنا فقال انس کنا نتقی ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ احمد و
ابوداؤد والترمذی والنسائی روایت ہے عبد الحمید بن محمود سے کہ ہمنے انس بن مالک کے ساتھہ جمعہ پڑہا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونون مین ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہوگئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین اس سے بچتے تھے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **فائدہ** کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ کہا ترمذی نے حدیث انس کی حسن ہے اور عبد الحمید جو کہ اسکی اسناد مین ہے کہا ابو حاتم

نے وہ شیخ ہے اور کہا دارقطنی نے کہ وہ کوفی ہے ثقہ حجت پکڑی جاتی ہے ساتھ حدیث اسکی کے اور ضعیف کہا ابو محمد
عبد الحق نے اس حدیث کو بسبب عبد الحمید بن محمود مذکور کے اور کہا وہ نہیں ہے ان لوگون مین سے کہ حجت پکڑی جاوے
ساتھ حدیث اسکی کے کہا ابو الحسن بن قطان نے اعتراض کرکے اوپر اسکے کہ نہین جانتا ہون کہ کسنے خبر دی اسکو
ساتھ حدیث کے ساتھ اور نہین دیکہا مینے کسی کو جو تصنیف کیا ہو رسالہ ضعفا کا مگر اسکا ذکر اُسنے اس مین کرہی دیا ہے
یعنے عبد الحمید بن محمود کو ضعیف کہہ ہی دیا ہے اور کہا ابو عبد الرحمن نسائی نے کہ وہ ثقہ ہے انتہی مختصرًا **ف**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اسکی اسنا مین یحیے بن بشیر بن خلاد ہے اسنے نقل کی اپنی مان سے اور نام اسکی
مان کا امۃ الواحد ہے اور وہ مجہول ہے اور یحیے مستور الحال ہے **اول صف مین کہڑے ہونیکی فضیلت**
کے بیان مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ یَّسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا وَلَوْ
یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْآ اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے آدمی کہ کیا کچہ ثواب ہے اذان
دینے مین اور کہڑے ہونے صف پہلی مین پہر نہ پاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اسپر البتہ قرعہ
ڈالین یعنے فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ نزاع کرین آپس مین اذان دینے پر اور صف اول کے
کہڑے ہونے پر آپس مین قرعہ ڈالین تا کہ کس کے نام پڑے تو بجا ہے) اور اگر جانین کیا کچہ ثواب ہے بیچ سویرے جانے
کے واسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کرین طرف اسکی اور اگر جانین کہ کیا کچہ ثواب ہے بیچ نماز عشا کے اور صبح کی البتہ
آوین اُن نمازون مین اگرچہ چلین لپٹے سرین پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت
ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صف مردون کی پہلی صف ہے اور بدترین صف مردون کی
پچہلی صف اور بہترین صف عورتون کی پچہلی صف اور بدترین صف عورتون کی پہلی صف ہے **ف** مراد بہتر سے کثرت
ثواب کی ہے یعنے پہلی صف والی بہت ثواب پاتے ہین اور مردون کی پہلی صف بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے
قریب ہوتی ہین اور عورتون سے دور اور اخیر کی بری اسلیے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتے ہین اور عورتون سے
نزدیک اور عورتون کی اول صف بری اسلیے ہوتی ہے کہ مردون سے نزدیک ہوتی ہین اور اخیر کی صف عورتون
کی بہتر اسلیے ہوتی ہے کہ مردون سے دور رہتی ہین پس مردون کو اول صف کی رغبت کرنی چاہیے اور عورتون
کو پچہلی صف کی اور **ابوداؤد** مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اوس کے رحمت بھیجتے ہین اوپر داہنی طرف والی صفون کو اور ابن ماجہ
مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جب مسجد کی بائین طرف خالی رہنے لگی اسوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ مسجد کی بائین طرف خالی نہین چھوڑتے انکو دوگنا اجر ملتا ہے **فائدہ** جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے دائین طرف کھڑے ہونیکی فضیلت بیان فرمائی لوگون نے بائین طرف کھڑا ہونا بالکل چھوڑ دیا تب
ارشاد فرمایا دائین طرف کھڑے ہونیمین فضیلت تب ہے جب امام کے دونو طرف لوگ برابر ہون لیکن جسصورت
مین امام کی دائین بائین طرف سی لوگ زیادہ ہون اسوقت بائین طرف کھڑے ہونیمین دوگنا اجر ہے مقصود اصلی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ امام کو درمیان کھڑا کیا جاوے **پیچھے صف کے اکیلے نماز پڑھنے کے بیانمین**

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي
خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ
وَصَحَّحَهٗ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهٗ عَنْ طَلْقٍ لَاصَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَزَادَ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيْثِ وَابِصَةَ
اَلَّا دَخَلْتَ مَعَهُمْ اَوِاجْتَرَرْتَ رَجُلًا روایت ہی وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ نماز پڑھتا ہے پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو کہ پھر پڑھے نماز روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور حسن کہا اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور اسکی حدیث
مین ہے طلق کی روایت سے نماز نہین ہوتی اکیلے کی پیچھے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے وابصہ کی حدیث مین کہ کیون
نہ داخل ہوا تو ساتھ انکے صف مین یا کھینچ لیا ہوتا کسی مرد کو **ف** جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے امام
احمد کے نزدیک نماز اسکی نہین ہوتی اور دلیل انکی یہی حدیث ہی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک نماز ہوجاتی ہے اور دلیل ان تینون امامون کی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری مین روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ
عنہ سے کہ تحقیق وہ پہونچا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ حضرت رکوع مین تھے پس رکوع کیا اسنے پہلے
اسکے کہ پہونچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے زیادہ کرے
اللہ تعالیٰ تجھکو حرص نیکی کی اور پھر مت کر اور زیادہ کیا ابوداود نے اس مین پس رکوع کیا اور صف کے پھر چلے گئے طرف
صف کے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہی ابوداود کی روایت مین ہے کہ پھر چلے گئے طرف صف کے اس سی صاف معلوم
ہوا کہ ابی بکرہ بحالت رکوع صف مین جا ملے تھے اکیلے صف کے پیچھے نماز نہین پڑھتے رہے تھے پس حدیث ابی بکرہ کی ہرگز
حجت نہین ہوسکتی اس بات پر کہ صف کے پیچھے بہی اکیلے نماز پڑھنی جائز ہے **بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز**

نہ جائز ہونیکے بیان مین عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام
ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیہا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا متفق علیہ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے یعنے مانند حرم مکہ کے ہی جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی
کرنی حرام ہین) درمیان عیر کے ثور تلک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب
وسنت کے) یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کریگا
اللہ اس سے دن قیامت کی فرض اور نہ نفل روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر
کہ امامت بدعتی کی جائز نہین اسلیے کہ اسکی اپنی ہی نماز نہین ہوتی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ بدعت ایک چیز مذموم عند الشرع
ہے پہر جو شخص بدعتی ہو وہ بھی مذموم عند الشرع ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد
یعنے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اس مین سے سو وہ مردود ہی پس امامت ایک امر اشرف
واعظم فی الشریعت ہے نہین لائق ہے ولایت اسکی مگر بہتر کو جیسا کہ دارقطنی مین روایت ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما
بینکم وبین ربکم یعنے گردانو امام اپنے بہتر اپنے پس تحقیق وہ قاصد ہین درمیان تمہارے جو کہ درمیان
تمہارے اور درمیان رب تمہارے کے ہے اور حاکم نے روایت کی ہے ترجمہ مرثد غنوی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم یعنے اگر
خوش لگی تم کو یہ کہ قبول کیجاوے نماز تمہاری پس چاہیے کہ امامت کراوین تمہین بہتر تمہاری پس تحقیق وہ قاصد ہین
درمیان اسچیز کے کہ درمیان تمہاری اور درمیان رب تمہارے کے ہی ف یہ دونو حدیثین بھی دلالت کرتی ہین اس بات
پر کہ فاسق اور بدعتی کو امام نہ بنایا جاوے اور یہی مذہب ہے مالکیہ کا اور کہا ابن ابزہ مالکی نے کہ اگر پڑھی جاوے نماز پیچھے
کبیرہ گناہ کرنیوالے کے تو دہرائی جاوے اسیطرح لکھا ہے قسطلانی شرح صحیح بخاری مین کہ اگر کوئی کہے کہ یہ
کوئی نہین کہتا کہ اپنے سے بہتر کو امام نہ بنایا جاوے لیکن فاسق وغیرہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنا ان حدیثون سے کہان ثابت
ہوتا ہے تو جواب یہ کہ جب انہی سے بہتر کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم حدیثون سے ثابت ہی تو فاسق وغیرہ کے پیچھے پڑھنے
کی نفی خود ہی انہین حدیثون سے پائی گئی اور جو حدیث ابو داود کی روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے
ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمانپر نیک ہو یا بد اگرچہ کرے کبیرہ سو جواب اسکا یہ ہے
کہ سفر السعادة میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہوئی ہے اور نیز شیخ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ سخاوی مقاصد حسنہ میں لایا ہے
کہ اس حدیث کو اور بھی کئی طرق ہیں لیکن سب کے سب واہی یعنی ضعیف ہیں اور حدیث ضعیف لائق حجت کے نہیں ہوتی اگر کوئی
کہے کہ جو حدیث کہ طرق متعددہ سے مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہونچ جاتی ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ جو حدیث ضعیف کثرت طرق سے
درجہ حسن کو پہنچے وہ حسن لغیرہ ہوتی ہے نہ حسن لذاتہ اور اصول حدیث نخبۃ الفکر وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ حسن لغیرہ حجت نہیں
ہوتی اور جو حدیث بخاریؒ کی روایت ہے عبد اللہ بن عدی بن خیار سے یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ پر اور وہ
تھے کہرے یعنی لیے ہوئے مقام میں جن ایام میں کہ شہید ہوئے ہیں پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کے اور پہونچی ہے تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو یعنی
بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہے ہمیں امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہیں ہم یعنی اسکے پیچھے نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہے
اس چیز کی کہ عمل کرتے ہیں لوگ پس جسوقت کہ نیکی کریں لوگ پس نیکی کر ساتھ انکے اور جب برائی کریں بچ برائی انکی سے
سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث موقوف ہے اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کی نہیں ہوتی اور بیان
اسکا فصل الحکام پالی میں اس کتاب میں پہلے گذرا دوم یہ حدیث معارض ہے ساتھ قول ابن عمرؓ کے جو کہ ابو داؤد اور
ترمذی میں روایت ہے مجاہد سے کہ کہا اوس نے تہا میں ساتھ عبد اللہ بن عمرؓ کے پس تثویب کہی ایک مرد نے بیچ وقت نماز ظہر یا عصر کے
یعنے اذان میں الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْم کہا پس کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے نکل تو ساتھ ہمارے یعنے اس مسجد سے تحقیق یہ بدعت
ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرؓ بدعتی کے پیچھے نماز پڑہنا درست نہیں جانتے تھے ورنہ مسجد کے اندر سے
اذان سنکر کبہی نہ چلے جاتے کیونکہ مسجد کے اندر سے اذان سنکر چلے جانا بڑا گناہ ہے جیسا کہ ترمذیؒ اور ابو داود میں
روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا تھے ہم ساتھ ابو ہریرہؓ کے بیچ مسجد کے پس نکلا اسوقت ایک مرد کہ اذان دی ہو واسطے نماز
عصر کے پس کہا ابو ہریرہؓ نے اسپر یہ مرد پس تحقیق نافرمان ہوا ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
جو نماز پڑہنا صحابہ کا خلف ائمہ جور مثل ولید اور حجاج وغیرہما کے وارد ہے وہ بہی لائق حجت کے نہیں ہے دو طرح سے **اول**
یہ کہ وہ موقوف ہے اور دوم یہ کہ حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرما دیا کہ امام اونکے ظالم نماز کو
وقتوں سے ٹال دیوینگے تم اپنی نماز اونسے پہلے پڑہ لیجو پہر اگر انکی جماعت پاؤ تو انکے ساتھ ملجاؤ اس مضمون کی ایک حدیث تو
صحیح مسلم کی ابو ذرؓ کی روایت سے اور دوسری حدیث **ابو داود** کی عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے فصل وقتوں نماز کے بیان میں
اس کتاب میں پہلے گذر چکی ہیں پس معلوم ہوا کہ نماز پڑہنا صحابہ کا پیچھے ائمہ جور مثل ولید اور حجاج وغیرہما کے ایک تو ہم حجت سے تہا

کہ فتنہ نہ برپا ہوا اور دوسرا اس جہت سے تہا کہ ولید اور حجاج وغیرہ ائمہ بدعتی اور فاسق تہی مشرک نہین تہے اور اس ملک مین جنکو اب
بدعتی کہا جاتا ہے انہین تینون خصلتین موجود مین بدعتی بہی ہین اور فاسق بہی ہین اور مشرک بہی ہین اور یہ بات مخفی نہین
ہے کہ شرک ایسی بری بلا ہے کہ عوام تو کس گنتی اور شمار مین ہین اگر کوئی پیغمبر بہی شرک کرتا تو اسکے عمل حبط ہو جاتی چنانچہ
بڑے بڑے پیغمبرون کے حق مین اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے لَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنے اگر
وہ شریک کرتے البتہ کہوئی جاتے انسے جو کچہ کہ وہ کرتے اور خاص ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا لَئِنْ اَشْرَکْتَ
لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ یعنے اگر شریک لاویگا تو البتہ کہوئی جاوینگی عمل تیرے اور البتہ ہوگا تو ٹوٹا پانے
والون سے اور یہی ظاہر ہے کہ شرک نہین بخشا جائیگا ہمیشہ آگ دوزخ مین جلتا رہیگا کیونکہ اللہ تعالی نے اوسپر بہشت حرام کردی
ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ
افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا یعنے تحقیق اللہ تعالی نہین بخشتا اس گناہ کو کہ اسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اسکے نیچے جسکو چاہے اور
جسنے شریک ٹہیرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندہا اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنے جو کوئی شریک لاوے ساتہ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اسپر
بہشت حاصل یہ کہ جب شرک کی اپنی نماز وغیرہ عبادت اللہ کے نزدیک باطل اور نامقبول ہوئی تو پہر وہ شخص جو اسکے پیچہے
نماز پڑہ لیوے اسکی نماز کا کیا ٹہکانا اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ بدعتی اور فاسق کے پیچہے نماز اپنی درست نہین کیونکہ اس ملک کے بدعتی اور فاسق لوگ ان
کو شرک کرنیکے باب مین اول درجہ کا پاس حاصل ہے یعنے جیسیکہ بدعتین اور فسق کرنیسے خوش ہوتے ہین شرک کرنیسے اس سے زیادہ خوش ہوتے ہین پس ایسے
کے پیچہے نماز پڑہ لینا گویا کہ اپنی نماز کو عمدا برباد کرنا ہے اور جن باتون کے کرنیسے شرک لازم آتا ہے انکا بیان کتاب
تقویۃ الایمان مولفہ مولوی اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ والغفران وغیرہ مین مفصل موجود ہے یہان حاجت بیان کی نہین

فصل اُن وقتون کے بیان مین جنمین نماز پڑہنی منع ہے عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰنَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْھِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْھِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ
بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّھِیْرَۃِ حَتّٰی تَمِیْلَ الشَّمْسُ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی
تَغْرُبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تین وقت تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہم
کو کہ نماز پڑہین ہم انمین یا دفن کرین ہم انمین مردون اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو اور سوقت کہ کہڑا ہو سایہ
دوپہر کا یعنے ٹہیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈہلے آفتاب اور اسوقت کہ میل کرے آفتاب یعنے اسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے روایت کیا اسحدیث
کو مسلم نے ف امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہا بعضون نے تحقیق مراد ساتہ قبر کے نماز جنازہ ہے اور یہ ضعیف ہے اسلیے

کہ نماز جنازہ کی نہین مکروہ ہی اسوقت مین ساتھ اجماع کے پس نہین جائز ہے تفسیر حدیث کی ساتھ اسکے کہ مخالف ہو اجماع کے بلکہ صواب یہہ ہے کہ تحقیق معنے اسکے یہہ ہین کہ جانکر تاخیر کرے دفن کرنے مین ان وقتون تک جیسا کہ مکروہ ہی جانکر تاخیر کرنی عصر کی نماز کی زرد ہونے آفتاب تک بغیر عذر کے اور یہ نماز منافقون کی ہی جیسا کہ ثابت ہوا ہی حدیث صحیح کہ اور کہڑا ہوتا ہے اور ٹہونگین مارتا ہی چار پس ایسے جب واقع ہو دفن ان وقتون مین بغیر قصد کے پس نہین ہے مکروہ انتہے اور وقت نکلنے آفتاب اور وقت ڈوبنے آفتاب کے سجدہ کرنے کی وجہ یہہ ہی کہ ان وقتون مین کافر یعنے آفتاب پرست سورج کو سجدہ کرتے ہین اور ٹہیک وہہ کیوقت جہونکی جاتی ہی دوزخ اور یہ حدیث عمرو بن عبسہ کی روایت سی صحیح مسلم مین ہی **وَعَنْ** اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچہے نماز صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچہے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ۞

فائدہ کہا ترمذی نے اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو اور معاذ بن عفراء اور حضرت عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سی اور کہا ترمذی نے اور یہ قول اکثر فقہاء کا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سی اور جو پیچہے اونکے تہی تحقیق وہ مکروہ جانتے تہے نماز پڑہنے کو بعد نماز صبح کی یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اور بعد نماز عصر کے یہانتک کہ غروب ہو آفتاب اور ایسی نماز فوت ہوئی ہوئی پس نہین ہے خوف یہ کہ ادا کیجاوی بعد نماز عصر کے اور بعد نماز فجر کے انتہے اور کہا امام **نووی** نے شرح صحیح مسلم مین کہ اجماع کیا ہے امت نے اوپر کراہت اس نماز کے کہ نہین ہی سبب واسطے اسکے ان وقتون مین اگر کوئی کہے کہ یہ مخالف ہے اس حدیث کے جو کہ **بخاری** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا قسم ہے اس خدا کی کہ لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عالم سے ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سی سو **جواب** اسکا یہہ ہی کہ **سفر السعادت** مین لکہا ہی کہ یہ خاصہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہی جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے ذکوان مولی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے خبر دی اسکو کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے بعد عصر کے اور منع کرتے اس سی اور وصال کرتے اور منع کرتے وصال سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین عمرو بن عطاء ہی اور اس مین مقال ہے انتہے لیکن مکہ مین نماز پڑہنی ہر وقت جائز ہے جیسا کہ مسند امام **احمد** اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای اولاد عبد مناف کی منع نکرو کسیکو کہ طواف کرے

اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہے جسوقت کہ چاہے رات کو یا دن کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے **فائدہ** عبد مناف کے بیٹون کو خانہ کعبہ کی کاروبار کی خدمت مقرر تھی انکو حضرت نے یہ ارشاد فرمایا اور **مسند امام احمد اور رزین** مین روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اونہون نے اسحالت مین کہ چڑہے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجہ کو یعنے نام میرا پس تحقیق پہچانا مجہ کو اور جس نے کہ نہین پہچانا مجہ کو پس مین ہون جندب سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے نہین نماز بعد نماز صبح کی یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین **فصل سنتون نماز مین ظہر کی سنتون کے بیان مین عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم چہوڑتے نتہے چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پہلے صبح کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے احوال نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفلون انکے کا پس کہا حضرت عائشہ نے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے میرے گہر مین پہلے ظہر کے چار رکعتین پہر نکلتے پس نماز پڑہتے ساتہ لوگون کے یعنے فرض ظہر کے پہر داخل ہوتے یعنے گہر مین پس نماز پڑہتے دو رکعتین اور تہے نماز پڑہتے ساتہ لوگون کے نماز مغرب کی پہر داخل ہوتے یعنے گہر مین پہر نماز پڑہتے دو رکعتین پہر نماز پڑہتے ساتہ لوگون کے عشا کی اور داخل ہوتے گہر میرے مین پس نماز پڑہتے دو رکعتین اور **مسند امام احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ محافظت کرے یعنے مداومت کرے اوپر چار رکعتون کے پہلے ظہر کے اور چار کے پیچہے ظہر کے حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالی آگ پر یعنے دوزخ کی آگ اوسپر حرام ہوگی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور **مسلم** مین روایت ہے ام حبیبہ بی بی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے تحقیق انہون نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوای فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ اسکے لیے گہر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہے اسکے لیے گہر بہشت مین اور **ترمذی** مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے جب نہ پڑہتے چار رکعت پہلے ظہر کے پڑہتے انکو بعد انکے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور **ترمذی** مین روایت ہے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پہلے ظہر کے چار رکعتین اور بعد اوسکے دو رکعتین اور کہا یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** کہا ترمذی نے کہ ہے اسپر عمل ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اسحاق اور انہی حنفیہ چار رکعتون کو ایک سلام سے

پڑہتے ہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ **ابوداؤد** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہی ابی ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین پہلے ظہر کے ہین نہین ہی ان مین سلام پیہر نا کہولی جاتے ہین انکے لیے دروازے آسمان کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبل ظہر چار رکعتین بہی آئی ہین مگر دو سلام سے اور دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ **ترمذی** مین روایت ہی عاصم بن ضمرہ سے کہا کہ پوچہا ہمنے حال نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دن کا پس کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پہلے ظہر کے چار رکعتین اور بعد اوسکے دو رکعتین اور پہلے عصر کے چار رکعتین فصل کرتے درمیان ہر دو رکعتون کے ساتہہ سلام کہنے کے فرشتون مقربین پر اور نبیون پر اور مرسلین پر اور انکے تابعدارون پر مومنون اور مسلمانون سے اور کہا یہ حدیث حسن ہی **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پہلے ظہر کے چار رکعتین سنت پڑہنی چاہیے کیونکہ اس باب مین حدیثین بکثرت ہین اور اکثر صحابہ کا عمل بہی اسی پر تہا لیکن دو بہی جائز ہین جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا نماز پڑہی ہینے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین پہلے ظہر کے اور دو رکعتین پیچہے اوس کے اور دو رکعتین پیچہے مغرب کے بیچ گہر حضرت کے یعنے حضرت حفصہ کے حجرہ مین کہ بہن حضرت ابن عمر کی تہین اور دو رکعتین پیچہے عشا کے بیچ گہر انکے کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجہ کو حفصہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے دو رکعتین ہلکی جس وقت کہ نکلتی فجر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ترمذی نے بیچ اس باب کے حضرت علی حضرت عائشہ سے بہی روایت ہے اور یہ دلیل ہے امام شافعی اور امام احمد کی کہ پہلے ظہر کے دو ہی رکعتین ہین **عصر کی سنتون کے بیان مین عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس شخص کو کہ پڑہے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **فائدہ** لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہے اوپر مستحب ہونے اس نماز کے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ صحیح کہا اسکو ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اور اسکی اسناد مین

محمد بن مہران ہی اور اس مین مقال ہے لیکن تحقیق توثیق کی اسکی ابن حبان اور ابن عدی نے اور ترمذی مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پہلے عصر کے چار رکعتین فرق کرتے درمیان انکے ساتہہ سلام کرنے کے اوپر فرشتون مقربین کے اور لوگ تابع انکے ہین مسلمانون اور مومنون سی اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کی ہی طبرانی نے اوسط مین انہین سے مثل اسکی اور طبرانی نے کبیر اور اوسط مین روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعًا ساتہہ ان لفظون کے جس شخص نے پڑہین چار رکعتین پہلے نماز عصر کے نہ چہوئیگی اسکو آگ اور طبرانی نے کبیر مین روایت کی ہی ام سلمہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے چار رکعتین پہلے عصر کے حرام کیا اللہ تعالی نے اوسکے بدن پر آگ کو اور ابوداؤد مین روایت ہے انہین سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتین **فائدہ** عصر کی سنتون کی دو روایتین آئی ہین دو کی بہی اور چار کی بہی مصلی کو اختیار ہے چاہے دو پڑہے چاہے چار

مغرب کی سنتون کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ کَرَاہِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَہَا النَّاسُ سُنَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ حِبَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ کُنَّا نُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرَانَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْہَنَا روایت ہی عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نماز پڑہو پہلے مغرب کے نماز پڑہو پہلے مغرب کے پہر فرمایا تیسری بار اسکے لیے جو چاہے برا جانکر اس بات کو کہ ٹہیراوین اسکو لوگ سنت روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور بیچ ایک روایت ابن حبان کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پہلے مغرب کے دو رکعت اور مسلم کی روایت مین انس سے ہم پڑہتے تہے دو رکعت بعد ڈوبنے آفتاب کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے پس نہ حکم کرتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہم کو **فائدہ** یعنی دو بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑہو پہلے فرض مغرب کے اور تیسری بار مین یہ بہی فرمایا کہ جو چاہے پڑہے اس سی معلوم ہوا کہ یہ نماز سنت موکدہ نہین مستحب ہے اور مسلم مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا تہے ہم مدینہ مین پس جس وقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنے صحابہ طرف ستونون کی پس پڑہتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکے بسبب کثرت ان

لوگون کے کہ پڑہتے ان دو رکعتون کو اور بخاری میں روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا آیا مین عقبہ بن عامر جہنی کے پاس پس کہا مینے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تم کو فعل ابی تمیم کے سے کہ پڑہتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تہے ہم یعنے صحابہ پڑہتے تہے یہ نماز بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مینے کس چیز نے منع کیا تجہہ کو اب کہا شغل دنیا نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلىٰ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے مغرب کی پہر آتے طرف گہر میرے کی پس نماز پڑہتے دو رکعتین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث اور وہ حدیث جو کہ عبداللہ بن شقیق کی روایت سے اس کتاب مین قریب گذری ہے اور سوای اسکے اور بہت سے حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتین گہر مین پڑہنی مستحب ہین اور سفر السعادت مین لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنتین اپنے گہر مین ادا کرتے تہے حضور مگر دو رکعت سنت بعد مغرب کے کہ کبہی مسجد مین دگذارین اور اسی سبب سے علما کا اسجگہہ اختلاف ہے کہ اگر کوئی دو رکعت سنت مغرب کی مسجد مین ادا کرے یہ ادا کرنا کفایت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین نہین اور امام مروزی کہتا ہے جو پڑہے دو رکعت نماز بعد مغرب کے مسجد مین ہوگا گنہگار اور ابو ثور کہتا ہے وہ گنہگار ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد مین روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم آئے مسجد بنی عبد الاشہل کی مین پس پڑہی اس مین مغرب پس جب پڑہ چکے نماز اپنی دیکہا لوگون کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہتے ہین نفل یعنے سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا یہ نماز گہر مین پڑہنے کی ہے لیکن راقم کے نزدیک اگر کوئی مسجد مین بہی پڑہ لے تو مضائقہ نہین جیسا کہ ابوداؤد مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قرارت کو دونون رکعتون مین پیچہے مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد **ف** مغرب کی دونون سنتون مین چہوٹی سورتون کا پڑہنا بہی آیا ہے جیسا کہ ترمذی مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کہ کسقدر سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچہے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہین اور کہا یہ حدیث غریب ہے **فائدہ** سفر السعادت مین لکہا ہے کہ مغرب کی سنت مین دو چیز سنت ہے ایک سنت یہ ہے کہ گہر مین ادا کرے جیسا کہ قریب گذرا اور دوسری یہ کہ درمیان سنت اور فرض کے بات نکرے

جیسا کہ رزینؒ نے روایت کی ہی مکحول تابعی سے بطریق ارسال کے کہ پہونچاتا ہے اسحدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم تک یعنی روایت کی ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز پڑہے پیچہے مغرب کے پہلے بولنے
کے یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند کیجاتی ہے نماز اسکی علیین
مین اور رزینؒ نے روایت کی ہے حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا یہ تہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جلدی پڑہو دو رکعتین پیچہے مغرب کے اسلیے کہ تحقیق وہ دونو اٹہائی جاتی ہین ساتہ
فرضون کی اور روایت کیا اسکو بیہقی نے زیادتی حذیفہؓ سے مانند اس کی شعب الایمان مین اور ترمذی
مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے پیچہے
مغرب کے چہہ رکعتین کہ نہ بولے درمیان اُن کے ساتہ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اسکے ساتہ
عبادت بارہ برس کے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن
ابی خثعم کی سے اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہ کہتے تہے کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور ضعیف
کیا بخاری نے اس کو بہت اور ترمذیؒ مین روایت ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اسکے لیے
گھر بہشت مین **فائدہ** شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے اسحدیث کو بطریق
تعلیقؒ روایت کیا ہے اور محدثین نے اسکا ضعف بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بیچ اسناد اسحدیث کے
یعقوب بن ولید ہے اور وہ کذاب اور وضاع ہے جیسا کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے انتہی **عشا کی سنتون
کے بیان مین** عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنْ
صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ
قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی شریح بن ہانی
سے اسنے نقل کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نہین
نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی کبہی پہر آتے ہون نزدیک میرے مگر نماز پڑہتے چار رکعتین
یا چہہ رکعتین روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے **ف** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین کہ راوی
اسکی اسناد کے ثقہ ہین اور اسکی اسناد مین مقاتل بن بشیر العجلی ہے تحقیق توثیق کی ہے اوسکی ابن حبان
نے انتہی اور عشا کی فرضون کے بعد صحیح حدیثون سے سنت دو ہی رکعت ثابت ہے چنانچہ ایک حدیث تو صحیح مسلم

کی عبداللہ بن شقیق کی روایت سی اور دوسری حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن عمر کی روایت سو یہ دونون حدیثیں
اس کتاب مین ظہر کی سنتون کی بیان مین قریب گذرین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشا کے فرضون کے بعد چار رکعتین
بہی اور چہہ بہی پڑہنی جائز ہین **فجر کی سنتون کے بیان مین عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ نہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی
نفل کے بہت کوشش کرتی جیسے کہ کوشش کرتے دو رکعتون سنت فجر پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
فائدہ مسلم مین روایت ہے انہین سی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین
دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے انہین سی کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہلکی پڑہتے دو رکعتین جو پہلے نماز صبح کی ہین یہانتک کہ تحقیق مین کہتی اپنے دل مین کیا پڑہی حضرت نے
سورۂ فاتحہ اور مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی بیچ دو
رکعتون فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد **فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنے
کے بیان مین عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَاِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑہ چکتے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین پس اگر ہوتی
مین جاگتی بات کرتے مجہ سے اور اگر مین ہوتی سوتی لیٹ رہتے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** دارمی
مین روایت ہے انہین سے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین پہلے فجر کے پس اگر ہوتی کوئی
واسطے انکے حاجت بات کرتے مجہ سے ساتہہ اس حاجت کے اور اگر نہ ہوتی حاجت نکلتے طرف نماز کی **ف** کہا امام نووی
نے شرح صحیح مسلم مین کہ اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنی مباح ہے اور یہی ہے مذہب
ہمارا اور مذہب جمہور علما کا انتہے پس جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کر دیتا ہے
نماز کو یا اسکے ثواب کو سو قول اسکا باطل ہے **فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنے
کے بیان مین عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا
کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

ف مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم نے جب پڑہے کوئی تم مین سے دو رکعتین پہلی نماز صبح سے سنتین فجر کی تو لیٹے داہنی کروٹ پر **ف** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور کہا امام **نووی** رح نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور **سفر السعادت**
مین لکھا ہے کہ کہا ابن حزم نے بعد سنتون فجر کے داہنے کروٹ پر لیٹنا فرض ہے جو شخص سنت و فرض کے درمیان لیٹنا
ترک کریگا نماز اسکی باطل ہوجائیگی اور دلیل اسکی یہی دونو حدیثین ہین اور بعض علما نے اسکی تائید مین ایک بڑی
جلد تصنیف کی ہے شیخ ابن عربی صاحب فتوحات اور سوا اسکے اور مشائخ طریقت کا یہی مذہب ہے انتہی امام
نووی رح نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا قاضی عیاض نے کہ مذہب امام مالک اور جمہور علما اور ایک جماعت صحابہ کا یہ ہے
کہ یہ بدعت ہے اور دلیل بدعت کہنے والون کی یہ حدیث ہے جو کہ **جامع الاصول** مین روایت ہے نافع سے کہ کہا دیکھا ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک شخص کو کہ پڑہی دو رکعت فجر کی (یعنے سنت) پہر لیٹا کہا ابن عمر نے کیا سبب ہے تیرے
لیٹنے کا اے مرد کہا اس شخص نے چاہا مینے کہ فصل کرون مین درمیان سنت اور فرض کے کہا ابن عمر نے کونسا فصل
سلام سے بڑہکر ہے کہا اس شخص نے پس تحقیق یہ سنت ہے کہا ابن عمر نے بلکہ یہ بدعت ہے **ف** جامع الاصول مین ہمنے
اس حدیث کو دیکھا مگر اس مین اس حدیث کی مخرج کا نام چھوٹا ہوا پایا اور جواب اسکا یہ ہے کہ **مسند امام احمد اور ترمذی**
اور ابوداؤد مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے
ایک تمہارا دو رکعتین پہلے صبح کے پس چاہیے کہ لیٹے داہنے کروٹ پر پس کہا واسطے ابوہریرہ کے مروان بن الحکم نے
کیا نہین کفایت کرتا ایک ہمارے کو چلنا اسکا طرف مسجد کے یہانتک کہ لیٹے داہنے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے بیچ حدیث اپنی
کے کہ کہا ابوہریرہ نے نہین کہا عبید اللہ نے پس پہونچی یہ بات ابن عمر کو پس کہا ابن عمر نے بہت کیا ابوہریرہ نے اوپر نفس
اپنے کہ کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطے ابن عمر کے کیا انکار کرتا ہے تو کسی چیز سے جو کہ کہتا ہے ابوہریرہ کہا ابن عمر نے
نہین و لیکن وہ دلیری کرتا ہے روایت کرنے پر اور ہم دلیری نہین کرتے کہا عبید اللہ نے پس پہونچی یہ بات ابوہریرہ کو
پس کہا ابوہریرہ نے نہین ہے گناہ میرا اگر تہا مین یاد کرتا (یعنے حضرت کے اقوال و افعال کو) اور بہلا دیتے وہ اس سے
معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنا سنت ہے **ف** کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار مین کہ
راوی اسکی اسناد کے راوی صحیح کے ہین اور کہا ترمذی رح نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یہی قول **نووی** رح کا ہے اور حق
یہی ہے کہ اسکو بدعت کہنا حضرت کے قول اور فعل دونو کے خلاف ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین ہے ہان بعد نماز تہجد قبل
پڑہنے سنتون فجر کے اگر کوئی لیٹے تو بہی کفایت کرتا ہے جیسا کہ مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے رات کو گیارہ رکعتین وتر کرتے ان مین سے ساتھ ایک کے پس جب فارغ
ہوتے اس سے پیٹتے داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا انکے پاس موذن پس نماز پڑھتے دو رکعتین ہلکی **سنتین فجر کی اگر پہلے**
فرض نماز کے نہ پڑہی جائین تو بعد اسکے پڑہنے کے بیان مین عن مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى
التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ روایت ہی محمد ابراہیم سی اُسنے نقل کی قیس بن عمرو سے کہ کہا دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فرض صبح کے دو رکعتین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی دو رکعتین ہین پس کہا
اس شخص نے تحقیق مینے نہ پڑہی تہین دو رکعتین یعنے سنت کہ پہلی دو رکعتین صبح کی ہین پس پڑہتا ہون انکو اب
پس چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند
اسکی **فائدہ** اس شخص نے جو بعد نماز فرض صبح کے سنتین پڑہین تو وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ شخص بعد تکبیر کہنے موذن
کے آیا ہوگا اور بدون پڑہنے سنتون کی بموجب حکم اسحدیث کی جو کہ مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہ
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ یعنے جسوقت کہ کہڑی کی
جاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرض کے جماعت مین شامل ہوگیا ہوگا اسلیے اس نے
بعد فرضون کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتین پڑہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اور چپ
رہے سو جاننا چاہیے کہ محدثین کی اصطلاح مین اسکو تقریر کہتے ہین کہ ایک کام حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسپر
سکوت فرمایا گویا راضی ہوئے پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلے فرضون سے سبب کہڑے ہوجانے جماعت کے نہ
پڑہی جاوین تو بعد اسکے اسی وقت پڑہ لینی چاہیے لیکن اگر کوئی کہے کہ بیہقی مین یہی حدیث اسطرح سے آئی ہے اِذَا
اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ اِلَّا رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ یعنے جسوقت کہ کہڑی کیجاوی نماز یعنے تکبیر ہو فرضون
کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرضون کے مگر دو رکعتین صبح کی سو جواب اس زیادتی کا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے
الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین کہا بیہقی نے یہ زیادتی نہین ہے اصل اسکا اسلیے کہ اسحدیث مین حجاج بن
نصیر اور عباد بن کثیر یہ دونو راوی ضعیف ہین انتہی اب رہی یہ بات کہ کہا ترمذی نے اسناد اسحدیث کی نہین ہے
متصل اسلیے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سنا قیس بن عمرو سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ابن خزیمہ کے ساتھ

سند متصل کے مروی ہی جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ تخریج احادیث رافعی کی جو مشہور ہے ساتھ تلخیص ابن حجر کے اوسپر
تصریح کی ہی اور تایید کری ہے اسکی یہ حدیث بہی جو کہ اب آتی ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ
بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ بِأَنْطَاكِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ
صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ التَّقَاسِيمِ وَالْأَنْوَاعِ یعنے حدیث کی ہم کو محمد بن اسحق
بن خزیمہ اور وصیف بن عبد اللہ حافظ نے بیچ انطاکیہ کے کہا ان دونو نے حدیث کی ہمکو ربیع بن سلیمان نے کہا اسنے حدیث کی ہمکو
یحیے بن سعید نے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا قیس بن قہد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اسنے نماز پڑہی ساتہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑہی تہین اسنے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین پس جب سلام پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہڑا ہوا پس پڑہی دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے طرف اسکی پس نہ انکار کیا
اوسپر روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے کہ نام اسکا تقاسیم والانواع ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ تحقیق لایا ہے اس حدیث کو بہی طبرانی کبیر مین طریق دوسرے سے متصل پس کہا حدیث بیان کی ہمسے ابراہیم
بن متویہ الاصبہانی نے کہ کہا اوسنے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن ولید بن برد الانصاری نے کہا اسنے حدیث بیان
کی ہم سے ایوب بن سوید نے اسنے ابن جریج سے اسنے عطا سے کہ تحقیق قیس بن سہل نے حدیث بیان کی اسکو کہ تحقیق داخل ہوا وہ
مسجد مین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور نہ پڑہی تہین اوسنے (یعنے قیس بن سہل نے) دو رکعتین (یعنے سنتین
فجر کی) پس نماز پڑہی اسنے ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر جب پڑہ چکا نماز پس کہڑا ہوا پس پڑہی اوسنے دو رکعتین اور
لایا ہے اس حدیث کو ابن حزم محلی مین سے روایت حسن بن ذکوان سے اوسنے عطا بن ابی رباح سے اسنے ایک مرد انصاری سے کہا
اسنے کہ دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ پڑہتا تہا بعد نماز فجر کے (یعنے سنتین) پس کہا اسنے یا رسول اللہ یعنے
نہین پڑہی تہین دو رکعت فجر کی پس پڑہا مینے ان دونو کو اب پس کچہ نہ کہا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عراقی نے اور
اسناد اسکی حسن ہے تمام ہوی عبارت شوکانی کی اور میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ قول امام شافعی اور امام احمد کا
یہ ہی کہ جسکی فوت ہو کوئی چیز سنتون رواتب مین سے چاہیئے کہ ادا کرے انکو اور اگرچہ ہون مکروہ وقتون مین انتہے اب
رہی یہ حدیث جو کہ ترمذی مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑہے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین پس چاہیے کہ پڑہے ان دونون کو بعد اسکے کہ بلند ہو آفتاب ہو جواب اسکا یہ ہے

کہا ترمذی نے نہیں ہے اسحدیث کے کہ یہ حدیث نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے یعنی حدیث احاد ہوئی لیکن جونکہ اس
روایت مین اور کسی طرحکا خلل نہین ہے اسلیے ہم یہ نہین کہتے کہ بعد نکلنے آفتاب کے فجر کی سنتین پڑہنی جائز ہی نہین
بلکہ مراد ہماری یہ ہے کہ جو چاہے بعد فرض صبح کے اسیوقت پڑہ لے اور جو چاہے بعد نکلنے آفتاب کے پڑہے اندونو وقتون مین
منع کرنا کسیکا کسیکو بہی نہین پہونچتا **فصل** نماز تہجد مین **تہجد کی نماز پڑہنے کے بیان مین عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ منہا الوتر
ورکعتا الفجر رواہ مسلم روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے
رات کو تیرہ رکعتین ان مین وتر بہی ہوتی اور دو رکعتین سنت فجر کی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** بخاری
مین روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
رات کی نماز کا پس کہا کبہی سات رکعتین تہین اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوائے سنت فجر کے اور مسلم مین روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جاگے حضرت اور مسواک
کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتے تہے یہ آیت ان فی خلق السموات والارض یعنے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون
کے اور زمین کے یہانتک کہ ختم کی سورت پہر کہڑے ہوئے پس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا بیچ انکے کہڑے رہنا اور
رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہرے اور سوئے یہانتک کہ خراٹے لیے پہر کیا یہ (یعنے جو مذکور ہوا) تین بار چہہ رکعتوں مین
پہر بار ان تین بار مین سے مسواک بہی کرتے اور وضو بہی کرتے اور پڑہتے یہ آیتین پہر وتر پڑہے تین رکعتین اور
مسلم مین روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ انہونے کہا البتہ دیکہتا رہونگا مین نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی کو آج کی رات پس پڑہی دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لنبی لنبی لنبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہ دو کم
تہین ان دونو رکعتون سے کہ پہلے ان سے تہین پہر پڑہی دو رکعتین اور یہ دو کم تہین اون دونون سے کہ پہلے ان سے
تہین پہر پڑہی دو رکعتین اور یہ دونو کم تہین اندونو سے کہ پہلے ان سے تہین پہر پڑہی دو رکعتین اور یہ دونو کم تہین ان
دونون سے کہ پہلے ان سے تہین پہر وتر پڑہے پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین **ف** حدیث ابن عباس کی جو پہلے اس سے گذری
اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رات کی نماز مین پہلے دراز دو رکعتین پڑہتے اور اس حدیث اور حضرت عائشہ
کی حدیث اور ابو ہریرہ کی حدیث سے جو کہ یہ دونون بہی مشکوٰۃ مین ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پہلے دو رکعتین ہلکی
پڑہتے سو جواب اسکا سفر السعادت مین دو طور سے لکہا ہے ایک یہ کہ کبہی شروع کی دو رکعت ہلکی پڑہتے اور
کبہی لنبی دوسرا یہ کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا حال حضرت کی رات کی نماز کا خوب جانتی تہین شاید جو کچہہ

کہ حضرت عائشہؓ نے بار بار کہا ابن عباسؓ سے جا تا رہا اور مسلمؒ مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اخیر عمر مین نماز پڑہتے بیٹہے ہوئے پس پڑہتے قرآن بیٹہے ہوئے یعنے بسبب قرائت طویل کے پس جسوقت کہ باقی رہتا قرآن سے قدر تیس آیت کی یا چالیس آیت کی کہڑے ہوتے اور پڑہتے کہڑے پہر رکوع کرتے پہر سجدہ کرتے پہر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکی اور ابوداؤدؒ مین روایت ہے ابیہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی پست

تہجد کی نماز کی فضیلت کے بیان مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابیہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** ابوداؤدؒ مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتہ دس آیتون کے نہین لکہا جاتا غافلین سے (یعنے نہین لکہا جاتا نام اسکا صحیفہ غافلین مین) اور جو کوئی قیام کرے ساتہ سو آیتون کے لکہا جاتا ہے فرمانبرداری کرنیوالون مین سے اور جو کوئی قیام کرے ساتہ ہزار آیتون کی لکہا جاتا ہے بہت ثواب لینیوالون سے اور بخاریؒ اور مسلمؒ مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عبد اللہ مت ہو تو مثل فلانے کی اٹہتا تہا وہ رات کو سو چہوڑ دیا اس نے اٹہنا رات کا اور ابوداؤدؒ اور نسائیؒ مین روایت ہے ابیہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالی اس شخصکو کہ اٹہا رات سے پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑہی اس عورت نے بہی پہر اگر عورت نہ جاگی چہینٹے دیے اس نے منہ اسکے پر پانی کے رحمت کرے اللہ تعالی اس عورت پر کہ اٹہی رات سے پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند کو پس پڑہی نماز خاوند اسکے نے بہی پہر اگر نہ جاگا خاوند چہینٹے دیے منہ اسکے پر پانی کے **فائدہ** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ کسی کو نیک کام کے لیے جبر کرنا جائز ہے اور ابوداؤدؒ مین روایت ہے شریق ہوزنی سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس پس پوچہا مینے انسے کہ ساتہ کس چیز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تہے جبکہ اٹہتے تہے رات کو سو کہا حضرت عائشہؓ نے پوچہی تو نے مجہسے ایک چیز کہ نہین پوچہی وہ چیز مجہسے کسینے پہلے تیرے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹہتے رات کو کہتے اَللّٰهُ اَکْبَرُ دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے دس بار پہر کہتے دس بار اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یعنے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے

تنگی یعنے سختیون دنیا کی سے اور سختی دن قیامت کی سے بہر شروع کرتے نماز تہجد **فصل** نماز وتر مین وتر سنت ہونیکو

بیان مین عن عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَیْسَ الْوِتْرُ بِحَتْمٍ کَھَیْئَةِ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ

سُنَّةٌ سَنَّھَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ روایت

ہے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا وتر واجب نہین کیا گیا فرض کی طرح ولیکن سنت ہے کہ مقرر کیا

اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اسکو نسائی اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا حاکم

نے صحیح ہے **فائدہ** ابن حبان مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم

نے قیام کیا رمضان کے مہینے مین پہر منتظر رہے لوگ انکے اگلی رات کو پس نہ نکلے اور فرمایا تحقیق مین ڈرا کہ فرض کیا

جاوے تم پر اور بخاری اور مسلم مین ہے الا ان تطوع یعنے نہین مگر یہ کہ نفل پڑہے تو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص

کے جواب مین فرمایا کہ جس نے عرض کیا تہا کہ مجہ پر کوئی نماز اور بہی ہے سوای پانچ نماز دن کے کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم

مین نیچ اس حدیث کے کہ اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ وتر واجب نہین ہین اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب

جمہور علما کا یہ ہے کہ وتر واجب نہین ہین سنت ہین اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ وتر واجب ہین اور کہا ابن المنذر نے

کہ اس بات مین ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت کسینے بہی نہین کی تہے ابو یوسف اور محمد اور ابو حنیفہ کے شاگردون اور

اکثر ائمہ کا بہی یہی مذہب ہے کہ وتر سنت ہین یا اسطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین اور حنفیہ جو قائل وتر واجب

ہونیکے ہین دلائل انکے یہ ہین پہلی دلیل ابو داؤد مین روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا یعنے وتر حق ہے پس جو نہ پڑہے وتر پس نہین

ہم مین سے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین سند اس حدیث کی نرم ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور اسکا شاہد

ضعیف ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک **دوسری دلیل ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ مین**

روایت ہے ابی ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ

مُسْلِمٍ یعنے وتر حق ہے ہر مسلمان پر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اس حدیث کو ابن حبان اور

دار قطنی اور حاکم اور صحیح کہا اسکو ابو حاتم اور ذہلی اور دار قطنی نے علل مین اور کہا بیہقی نے موقوف ہے اور کہا ابن

حجر نے یہی ثواب ہے **تیسری دلیل** بزار نے روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے الوتر واجب علی کل مسلم

یعنے واجب ہے ہر مسلمان پر **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اسکی اسناد مین جابر جعفی ہے اور تحقیق ضعیف کہا ہے

اسکو جمہور نے اور توثیق کی ہے اسکی ثوری نے انتہے امام شافعی حق کے معنے لیتے ہین ثابت یعنے نماز وتر ثابت ہے سنت سے

ف یہ مضمون نیل الاوطار چہاپہ الفیا کے جلد ایضا کے صفحہ ایضا مین ہے

اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک حق کے معنے ہین واجب کے یعنے وتر پڑہنے وجب ہین لیکن راقم کے نزدیک بہتر یہ ہی کہ اگر
کوئی پوچہے وتر واجب ہے یا سنت تو اسکے جواب مین یون کہی جسطرح کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے جیسا کہ موطا مین روایت
ہے امام مالکؒ سے پہونچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچہا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی حال وتر کا کہ کیا واجب ہے پس کہا
عبد اللہ بن عمرؓ نے تحقیق وتر پڑہے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑہے ہین مسلمانون نے یعنے صحابہ نے پس
شروع کیا اس شخص نے کہ تکرار کرتا تہا ان سی اور عبد اللہ کہتے تہے وتر پڑہی ہین رسول اللہ صلعم نے اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نے **سونے**
سے پہلے وتر پڑہنے کے بیان مین عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلٰثٍ
صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا وصیت کی مجہ کو دوست میرے نے یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ تین باتون کے
روزہ رکہنے تین دن کے ہر مہینے مین اور پڑہنے دو رکعتین ضحی کے اور یہ کہ پڑہون مین وتر پہلے اس سے اور سوؤن
مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** اسحدیث سی معلوم ہوا کہ اول شب مین وتر پڑہنے کی لیے
رخصت ہی لیکن بہتر آخیر شب ہی کو ہین جیسا کہ مسلم مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم
نے جو شخص کہ ڈری کہ نہ اٹہ سکیگا آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑہ لی اول شب مین اور جو امید رکہی اٹہنے کی آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑہے پچہلی رات کو اسلئے
کہ نماز پچہلی رات کی حاضر کی گئی ہے اور یہی وتر اخیر رات کی بہتر ہین اور بخاریؒ اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا ہر جزو رات کی مین پڑہے وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین بہی اور بیچ رات
مین بہی اور آخر رات مین بہی اور آخر عمر مین ٹہیرا وتر پڑہنا حضرتؐ کا سحر کے وقت مین اور ترمذیؒ اور دارمی
مین روایت ہی ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سی اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی
مشکل اور بہاری ہی پس جب وتر پڑہے ایک تمہارا پس چاہیے کہ پڑہے دو رکعتین پس اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد کے
لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹہا ہوگا یہ دو رکعتین کافی اسکے لیے یعنے سبب پڑہنے ان دو رکعتون کے ثواب تہجد کی نماز
کا اس کو ہوجائیگا **بعد صبح ہوجانیکے وتر پڑہنے کے بیان مین عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ
اَوْ ذَکَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سو گیا وتر پڑہنے سی پہلے یا بہول گیا اسکو تو پڑہ لی جب صبح ہو یا جب یاد
کری روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** یعنے جب سونیوالا جاگے

اور بھولنے والا یاد کرے تو وہی وقت ہے اسکا یعنے وہ نماز قضا نہین ادا ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا
ہے اسکو حاکم مستدرک مین اور کہا صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور اسناد اسکی ابوداؤد کی طریقہ کی صحیح ہے جیسا کہ کہا ہے عراقی
نے اور اسناد اسکی ترمذی اور ابن ماجہ کے طریقہ کی ضعیف ہے لایا ہے اسکو ابن عدی اور کہا کہ تحقیق یہ غیر محفوظ ہے
اور ایسا ہی لایا ہے اسی طریقہ کو ابن حبان ضعفا مین اور لایا ہے اسکو ترمذی طریقہ زید بن اسلم سے کہ تحقیق فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سجاوے وتر اپنے سی پس چاہیے کہ پڑھے جسوقت کہ صبح کرے اور کہا ترمذی نے یہ بہت صحیح
ہے حدیث پہلی سے یعنے جو حدیث کہ اوپر گذری اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت صبح کرے ایک تمہارا اور نہ وتر پڑھے پس چاہیے کہ وتر پڑھے **ف**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے شیخین کی شرط پر اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی
ہے ابی دردا سے کہ کہا اکثر دیکھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے اور تحقیق کھڑے ہوتے لوگ واسطے
نماز صبح کے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسکو حاکم نے اور احمد اور طبرانی نے اوسط مین
روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے پس وتر پڑھتے تھے
فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسناد اسکی حسن ہے اور یہ حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ اگر وتر فوت
ہوجاوین تو قضا کرنا ان کا مشروع ہے اور گئے ہین طرف اسکی صحابہ سے حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص
اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور عبادہ بن صامت اور عامر بن ربیعہ اور ابی الدردا اور معاذ بن جبل
اور فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عباس جیسا کہ کہا ہے عراقی نے اور کہا گئے ہین طرف اسکی تابعین مین سے
عمرو بن شرحبیل اور عبیدۃ السلمانی اور ابراہیم اور محمد بن منتشر اور ابو العالیہ اور حماد بن ابی سلیمان اور ائمہ سے
سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابو ایوب سلیمان بن داؤد
ہاشمی اور ابو خیثمہ انتہے اب اگر کوئی کہے کہ یہ سب حدیثین جو کہ اوپر مذکور ہوئین معارض ہین ساتھ ان دو حدیثون کے
پہلی حدیث مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر
پڑھو پہلے صبح کے اور ابن حبان کی روایت مین ہے کہ جس نے پائی صبح اور وتر نہ پڑھے پس نہین وتر واسطے اسکے
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ جو فرمایا نہین وتر واسطے اسکے مراد نہ ہونے سے یہ ہے کہ وتر ادا نہ ہوئی قضا ہوگئے اسیطرح
لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین دوسری حدیث ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
نقل کی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب نکلی فجر پس گئی سب نماز رات کی اور وتر پس وتر پڑھو فجر کے نکلنے

مطبع مطبع نظامی کانپور کے ٢٩٦ مین ہے ١١ یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ٩٦ مین ہے ١٢

سے پہلی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اسلیے کہ کہا ترمذی نے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے سلیمان بن موسی
اس لفظ پر اور روایت کی گئی ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق فرمایا حضرت نے نہیں وتر بعد نماز صبح کے اور یہہ
قول بہت لوگون کا ہے اہل علم سے اور ساتھ اسکے قائل ہیں امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق نہیں اعتقاد
کرتے تھے وتر پڑہنے کا بعد نماز صبح کے انتہی بعد نماز صبح کے وتر جائز نہ ہونے کی دلیل صحیح مسلم کے یہ حدیث بہی ہے
جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے نو رکعت اور سات رکعت وتر کے بیان مین قریب آنیوالی ہے کہ کہا حضرت
عائشہ نے اور تہی جبکہ غالب ہوتی حضرت کو نیند یا بیماری پڑہتے اول روز مین بارہ رکعتین اور مسند
امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے طلق بن علی رضے اللہ تعالی عنہ سے انہون نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے دو وتر نہین ایک رات مین اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **بعد**
نماز وتر کے سبحان الملک القدوس کہنے کی بیان مین عن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ
یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ روایت ہے ابی بن کعب رضے اللہ عنہ
سے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے وتر مین کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کیا اسحدیث
کو ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تہے حضرت یہ تین بار بلند کرتے تہے آواز تیسری بار
مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے عبدالرحمن بن ابزی سے انہنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تہے کہتے حضرت
جب سلام پہیرتے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار مین **ف** کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ کہا عراقی نے کہ یہ زیادتی (یعنے سبحان الملک القدوس) تصریح کی گئی ہے ساتہ اسکی یاد کی
کے بیچ حدیث ابی بن کعب اور عبدالرحمان بن ابزی کے اور اسناد دونو حدیثون کی اسناد نسائی کے نزدیک صحیح
ہے **سواری پر وتر پڑہنے کے بیان مین عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّہَتْ بِہٖ یُوْمِیْ اِیْمَاءً صَلٰوۃَ اللَّیْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَیُوْتِرُ عَلٰی
رَاحِلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر
مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری انکو اشارہ کرتے اشارہ کر کر پڑہتے سفر مین سواری پر نماز شب
کی سوائی فرض کی اور وتر بہی پڑہتے سواری پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث عنہ**

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسی کہ تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے وتر پڑھتے اونٹ پر روایت کیا اس حدیث کو مسلم **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین
کہ یہ حدیث دلیل ہے واسطے مذہب ہمارے (یعنے شافعیہ) اور مذہب امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کی اس بات پر
کہ سفر مین سواری پر وتر پڑھنے جائز ہین خواہ سواری کا خواہ کسی طرف کو ہو اور وہ وتر سنت ہین نہین واجب
اور کہا ابو حنیفہ نے وتر واجب ہین اور نہین جائز ہے پڑھنا انکا سواری پر اور دلیل ہماری یہ حدیثین ہین جو کہ
مذکور ہوئین **نو رکعت اور سات رکعت وتر پڑھنے کے بیان مین** عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ
اِلٰی عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰی قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ
یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاکَهٗ وَطُهُوْرَهٗ فَیَبْعَثُهُ
اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ یَبْعَثَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیَتَسَوَّکُ وَیَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَکَعَاتٍ لَا یَجْلِسُ فِیْهَا اِلَّا فِی الثَّامِنَةِ
فَیَذْکُرُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ وَیَدْعُوْهُ ثُمَّ یَنْهَضُ وَلَا یُسَلِّمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَةَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ
وَیَدْعُوْهُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْکَ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً
یَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَنِیْعِهٖ فِی
الْاُوْلٰی فَتِلْکَ تِسْعٌ یَا بُنَيَّ وَکَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ یُدَاوِمَ عَلَیْهَا
وَکَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِیَامِ اللَّیْلِ صَلّٰی مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ کُلَّهٗ فِیْ لَیْلَةٍ وَلَا صَلّٰی لَیْلَةً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی سعد بن ہشام سے کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پس کہا مینے ای مان
مسلمانون کی خبر دو مجھ کو خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حضرت عائشہؓ نے کیا نہین پڑھا تو نے قرآن کو
مینے کہا ہان پڑھا ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس تحقیق خلق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن (یعنے جو کچھ کہ قرآن
مین اچھے اخلاق و صفات مذکور ہین حضرتؐ نے وہ سب مین حاصل کیے تھے) کہا مینے ای مان مومنون کی خبر دو مجھکو
وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے (یعنے وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اسکے سے) پس کہا تھی ہم طیار کرتی واسطے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک انکی اور پانی وضو انکے کا پس اٹھاتا ان کو اللہ جب چاہتا یہ کہ اٹھاوے انکو رات کو پس
مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتین نہ بیٹھتے انمین مگر آٹھوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور

تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے یعنے التحیات پڑہتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہے) پہر کہڑی ہوتی اور سلام
نہ پہیرتے پس پڑہتے نوین رکعت پہر بیٹہتے پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اسکی اور دعا مانگتے اس سے پہر
پہیرتے سلام کہ سناتے ہم کو یعنے پکار کر سلام پہیرتے کہ ہم سنتے) پہر پڑہتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹہے ہوئے
پس ہوئین گیارہ رکعتین اے بیٹے میرے پس جب کہ بڑی عمر کو ہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہاری ہو گیا بدن
تہے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتون مین مانند کرنے انکے کی پہلی صورت مین یعنے سلام کے بعد بیٹہکر پڑہتے پس
یہ ہوئین نو رکعتین اے بیٹے میرے اور تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے کوئی نماز دوست رکہتے یہ کہ ہمیشہ
کرین اسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری (یعنے مانع ہوتی کہڑے ہونے) رات کے سے پڑہتے اول روز
مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین
جانتی ہون کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے آخر تک اور نہین جانتی ہون کہ روزہ رکہے ہون
سارا مہینہ سوای رمضان کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** مسند امام احمد مین روایت ہے ابی امامہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے پڑہتے یہ دو رکعت پیچہے وتر کے بیٹہے ہوئے پڑہتے
ان مین اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون **فائدہ** بعد وتر کے دو رکعت بیٹہکر پڑہنا اور صحیح حدیثون سے
بہی ثابت ہے اور سفر السعادۃ مین لکہا ہے لیکن بظاہر مین مخالف ہے اسحدیث کے جو کہ بخاری اور مسلم مین
روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نقل کی اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو اپنی آخر نماز
رات کے وتر بسبب عالموں نے ان حدیثون کا اختلاف سٹانا مشکل پڑا ہے لاچار امام مالک انکار دو رکعتوں
کا کرتے ہین اور امام احمد کہتے ہین نہ مین خود پڑہتا ہون اور نہ کسیکو منع کرتا ہون اور سارے عالم کہتے ہین
بیان جواز کے واسطے تا معلوم ہو کہ بعد وتر کے نفل پڑہنے جائز ہین اور وتر نفل کی حد کاٹنے والی نہین ہین
پس اسلیے کہا سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین کہ یہ حدیث یعنی
بعد وتر کے دو رکعت بیٹہکر پڑہنے کی محمول ہے مستحب ہونے پر نہ واجب ہونے پر پانچ رکعت وتر پڑہنے کے
بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات مین تیرہ رکعت وتر پڑہتے انمین سے ساتہ پانچ رکعت
کے نہ بیٹہتے کسی رکعت مین یعنے تشہد کے لیے مگر بیچ آخر اسکے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ**

پانچ رکعت وتر پڑھنے کی حدیث ابن ماجہ کی ابی ایوب کی روایت سے اس کتاب میں ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان مین قریب آویگی

تین رکعت وتر پڑھنے کے بیان مین **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ وَلَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ عَنْ عَائِشَۃَ وَفِیْہِ کُلُّ سُوْرَۃٍ فِیْ رَکْعَۃٍ وَفِی الْاَخِیْرَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے ساتھ سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ سلام نہیں پھیرتے مگر بیچ آخر انکے کے اور واسطے ابوداؤد اور ترمذی کے مانند اسکی عائشہ سے اور بیچ اسکے ہے کہ کوئی سورہ بیچ ایک رکعت کے اور بیچ آخر اسکے کے قل ہو اللہ احد اور معوذتین

ف کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ کہا ابن جوزی نے انکار کیا ہے امام احمد اور یحیی بن معین نے اس حدیث میں معوذتین کی زیادتی کا **وعن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَءُ فِیْھِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُھُنَّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تین رکعت پڑھتے انمین نو سورتین مفصل سے پڑھتے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر انکے ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **ف** تین رکعت وتر کے باب مین ایک اور حدیث مسلم کی ابن عباس کی روایت سے تہجد کی نماز پڑھنے کے بیان مین اور دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی ابی بن کعب کی روایت سے نماز وتر کے باب مین یہ دو اس کتاب مین قریب گذر چکی ہین اور تیسری حدیث ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابی ایوب انصاری کی روایت سے ایک رکعت وتر کے بیان مین اس کتاب مین قریب آویگی اور اس باب مین سوائے ان کے اور حدیثین بھی بہت ہین اور ترمذی نے کہا ہے کہ تحقیق گئی ہے ایک قوم اہل علم صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور سوائے انکے یعنی تابعین سے طرف اسکی اور اعتقاد رکھتے تھے یہ کہ وتر کرے شخص ساتھ تین رکعت کے کہا سفیان نے اگر چاہے وتر کرے ساتھ پانچ کے اور اگر چاہے وتر کرے ساتھ تین کے اور اگر چاہے وتر کرے ساتھ ایک رکعت کے اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھے وتر کرتے بعضے صحابہ ساتھ پانچ کے اور تین کے اور ایک رکعت کے اور اعتقاد رکھتے تھے کہ ہر طرح درست ہے انتہی اور تین رکعت وتر کے معارض حدیثین بھی آئی ہین جیسا کہ سفر السعادت مین ہے کہ حافظ حدیث کے اس روایت میں طعن کرتے ہین کیونکہ صحیح ابن حبان مین بسند صحیح سے آیا ہے لَا تُوْتِرُوْا بِثَلٰثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّھُوْا

بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ یعنی وتر کی نماز تین رکعت نہ پڑھو پانچ پڑھو یا سات اور نہ کرو مشابہت یعنی وتر کو ساتھ نماز مغرب کے اور حضرت
عائشہ کی حدیث مین آیا ہے صحیح اسناد سے کہ حضرت دو رکعت کے آخر مین سلام پھیرتے بعد اسکے ایک رکعت پڑھتے تھے اور نواب
محمد صدیق حسن خان صاحب نے ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ بیچ حدیث ابو ہریرہ کے آیا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُوتِرُوْا بِثَلٰثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی
بِاِسْنَادٍ رُوَاتُہٗ کُلُّھُمْ ثِقَاتٌ یعنی نہ وتر کرو ساتھ تین کے وتر کرو ساتھ پانچ یا سات کے اور نہ کرو مشابہت یعنی وتر کو
ساتھ نماز مغرب کے روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے ساتھ ایسی اسناد کے کہ جس کے راوی سب ثقہ ہین اور روایت کیا اسکو
بھی ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے کہا حافظ ابن حجر نے اور رجال اسکے سب ثقات ہین اور نہین ضرر کرتا اسکو موقوف
کہنا اس شخص کا جس نے موقوف کہا اسکو اور روایت کیا اسکو بھی محمد بن نصر نے روایت عراک بن مالک سے اس نے روایت
کی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُوتِرُوْا بِثَلَاثٍ وَلَا تُشَبِّهُوْا بِالْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ
سَبْعٍ اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰی عَشَرَةَ اَوْ بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نہ وتر کرو ساتھ تین کے مشابہت ہوگی ساتھ نماز مغرب کے
اور لیکن وتر کرو ساتھ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا ساتھ زیادہ کے اس سے کہا عراقی نے اور اسناد اسکی صحیح ہے اور
روایت کیا محمد بن نصر نے بھی روایت عبد اللہ بن فضل سے اس نے روایت کی ابی سلمہ اور عبد الرحمن اعرج سے اس نے
روایت کی ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لَا تُوتِرُوْا بِثَلٰثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ
وَلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ یعنی نہ وتر کرو ساتھ تین کے وتر کرو ساتھ پانچ کے یا سات کے اور نہ مشابہت کرو ساتھ نماز مغرب
کے کہا عراقی نے اور اسناد اسکی صحیح ہے اور محمد بن نصر نے قسم سے لایا ہے کہ نہین ہے وتر صالح مگر ساتھ پانچ رکعت کے یا سات رکعت
کے اور نسائی نے مانند اسکی میمونہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور بھی محمد بن نصر نے ساتھ اس اسناد کے کہ جسکو عراقی نے صحیح
کہا ہے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا اَلْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَلَا نُحِبُّ ثَلَاثًا بُتَيْرَاءَ یعنے وتر سات رکعت ہے یا پانچ رکعت
اور نہین دوست رکھتے ہم تین رکعت اکیلی کو اور بھی حضرت عائشہ سے ساتھ اس اسناد کے کہ جسکو عراقی نے بھی صحیح کہا ہے لایا
ہے کہ کہا عائشہ نے اَلْوِتْرُ سَبْعٌ اَوْ خَمْسٌ وَاِنِّیْ لَاَكْرَهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثَلَاثًا بُتَيْرَاءَ یعنے وتر سات رکعت ہے یا پانچ رکعت
اور تحقیق مین البتہ مکروہ جانتی ہون یہ کہ ہون تین رکعت اکیلی اور بھی ساتھ اسناد صحیح کے ہوئی عراقی کی سلیمان بن
یسار سے روایت کی ہے کہ وہ پوچھے گئے تین رکعت وتر سے پس مکروہ جانا اس نے تین رکعت کو اور کہا نہ مشابہت کر نفلون کے
ساتھ فرضون کے وتر کر ساتھ ایک رکعت کے یا ساتھ پانچ کے یا ساتھ سات کے کہا محمد بن نصر نے نہین پاتے ہم نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے خبر ثابت صحیح کہ تحقیق حضرت نے وتر پڑھی ہون ساتھ تین رکعت ملی ہوئی کے بعد اسکے کہا ہان ثابت ہوا ہے حضرت سے

کہ تحقیق انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے تین ولیکن نہین بیان کیا راوی نے کہ آیا وہ اکٹھی تین رکعت ہین یا جدا ہین یعنی یا دو سلام سے ہین یا نہین اور جو
وہ حدیثین کہ تین رکعت وتر پڑھنے کے باب مین وارد ہوئی ہین اور جو حدیثین کہ تین وتر پڑھنے سے منع کے باب مین آئی ہین
حافظ ابن حجر نے انہین یون تطبیق دی ہے کہ نہ پڑھی جاوین تین رکعت ساتھ دو تشہد کے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھ نماز مغرب
کے اور کہا ہے کہ حدیثین تین رکعت وتر پڑھنے کی حمل کی گئی ہین ساتھ ایک تشہد کے جو کہ آخر مین ہے اور روایت اس فعل کی جماعت
سلف سے کی ہے انتہے تمام ہوا خلاصہ ترجمہ عبارت ہدایۃ السائل لیے ادلۃ المسائل کا راقم کہتا ہے کہ ابن حجر کا اسطرح پر تطبیق
دینا یعنے تین رکعت وتر کی بیچ مین نہ بیٹھنا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے جو ابھی آتی ہے **وعن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ
عَنْہَا اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا یَقْعُدُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ رَوَاہُ الْحَاکِمُ اور روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے وتر کرتے ساتھ تین رکعت کے نہ بیٹھتے مگر بیچ آخر انکے کے روایت کیا
اس حدیث کو حاکم نے **ف** سفر السعادۃ مین لکھا ہے کہ امام احمد سے پوچھا کسی نے کہ آپ وتر کے حق مین کیا کہتے ہین کہا آکثر
الْحَدِیْثِ وَاَقْوَاہُ رَکْعَۃٌ فَاَنَا اَذْھَبُ اِلَیْھَا یعنے اکثر اور قوی حدیثون سے ایک رکعت ثابت ہوتی ہے پس اسی سبب مذہب
میرا یہی ہے دوسری بار پوچھا لوگون نے تو کہا یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ وَاِنْ لَّمْ یُسَلِّمْ رَجَوْتُ اَنْ لَّا یَضُرَّہٗ اِلَّا اَنَّ التَّسْلِیْمَ
اَثْبَتُ یعنے سلام پھیرے دو رکعتون کے درمیان اور اگر نہ سلام پھیرے تو بھی امید رکھتا ہون کہ نہ ضرر کریگا اسکو مگر یہ کہ سلام
پھیرنا زیادہ قوی ہے انتہے اور حنفیہ جو تین رکعت وتر کو دو تشہد کے ساتھ پڑھتے ہین اور بعد دو رکعت کے سلام نہین پھیرتے
ہین تو دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث ہے کہ جس کو دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر رات کی تین رکعت ہین مانند وتر مغرب کی نماز کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ نہین روایت کیا
اس حدیث کو اعمش سے مرفوعا کسینے بھی سوائے یحییٰ بن زکریا کے اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف
ہے ابن مسعود پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کے راویون مین یحییٰ بن زکریا بن ابی الحواجب ضعیف ہے
ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان مین **عن** ابن عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ
اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا اندر دار
ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اسکے لیے اسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **عن** عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً

يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تہی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پہیرتے ہر دو
رکعت پر اور وتر کرتے ساتہہ ایک رکعت کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ تہے سلام پہیرتے درمیان ایک
رکعت کے اور دو رکعتوں کے بیچ وتر کے یہانتک کہ حکم کرتے ساتہہ بعض حاجت اپنی کے یعنی ایک رکعت اور دو رکعتوں
کے درمیان سلام پہیرکر بوقت ضرورت باتیں بہی کر لیتے تہی روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے وَعَنْ بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ
فَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ اور روایت ہی بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ کہا نماز پڑہی ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے دو رکعتیں پہر کہا اے غلام طیار کر ہمارے لیے سواری اور وتر پڑہا ساتہہ ایک رکعۃ کے روایت
کیا اسحدیث کو سعید بن منصور نے ساتہہ اسناد صحیح کے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ
بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ بِتَسْلِيمَةٍ وَاَخْبَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ اور
روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق وہ تہے فرق کرتے درمیان دو رکعت کے اور وتر اپنے کے ساتہہ
سلام کے اور خبر دی اونہوں نے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے کرتے اسیطرح روایت کیا اسکو طحاوی نے
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسناد اسحدیث کی قوی ہی اور ترمذی نے کہا ہی کہ عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک
بعض اہل علم کے صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور تابعین سے اعتقاد کرتے تہے یہ کہ فصل کرے مرد درمیان دو رکعتوں
کے اور تیسری کے وتر کرے ساتہہ ایک رکعت کے اور یہی کہتے ہین امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق
راقم کہتا ہی کہ اگر کوئی شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہ لیا کرے اور اسکے پہلے کوئی بہی شفعہ نہ پڑہے تو بہی کافی
ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثیں ہین جو اب آتی ہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے وَعَنْ اَبِي
اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ

اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ایوب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑہے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑہے تین
رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہیے کہ وتر پڑہے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اسحدیث کو
ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَرَغَّبَ فِیْہَا حَتّٰی قَالَ عَلَیْکُمْ بِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَلَوْ رَکْعَۃً رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ اور روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز رات کے اور ترغیب دی اسر
مین یہانتک کہ فرمایا تمہاری پر نماز رات کی ہے اگرچہ ہوا ایک ہی رکعت روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے **وَعَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قِیْلَ لَہٗ ہَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ قَالَ
اَصَابَ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَکْعَۃٍ وَعِنْدَہٗ مَوْلًی
لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہے واسطے تمہاری بیچ امیر المومنین کے یعنے
کیا فتوی دیتے ہو انکے اس فعل مین کہ نہین وتر پڑہتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا اونہون نے تحقیق
وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑہے معاویہ نے پیچھے عشا کی ایک رکعت اور نزدیک
انکے تہا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دی انکو اسلیے
کہ اونہون نے صحبت کہی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف** یہ حدیثین صریح دلیل
ہین اس بات پہ کہ ایک رکعت وتر کہ جس سے پہلے کچہ بہی نہ پڑہا جاوے درست ہے اور جائز ہے اور اس باب مین اور بہی
حدیثین ہین اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی و نسائی
اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَوْتِرُوْا
یَا اَہْلَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ یعنے وتر پڑہو ای قرآن ماننے والو پس تحقیق اللہ تعالی طاق
ہے دوست رکہتا ہے طاق کو اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے معنی ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو بہی
ہین اور سب صحیح اور درست اور حضرت کے اقوال و افعال سے ثابت ہین لیکن خدا کی نزدیک زیادہ تر پسندیدہ وتر ایک
ہی رکعت ہے کیونکہ خدا بہی ایک ہی ہے اور ایک ہی رکعت وتر کو دوست رکہتا ہے پس اسی سبب سے اکثر وتر پڑہنا
حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور سید محمد صدیق حسن صاحب نے ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل

مین لکھا ہی کہ یہی مذہب ہے جمہور علماء کا کہا عراقی نے جو صحابہ کہ ایک رکعت وتر پڑہتے تہے وہ یہ ہین حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور ابو موسی الاشعری
اور ابو الدرداءؓ اور حذیفہ اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاویہ اور تمیم الداری اور ابو ایوب انصاری اور
ابو ہریرہؓ اور فضالہ بن عبیدؓ اور عبد اللہ بن الزبیرؓ اور معاذ بن الحارث انصاری قاری اور وہ مختلف ہی بیچ صحت اسکی
کے اور تابعین مین سی سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور حسن بصری اور محمد بن سیرین
اور عطاء بن ابی رباح اور عقبہ بن عبد الغافر اور سعید بن جبیر اور نافع بن جبیر بن مطعم اور جابر بن زید اور زہری
اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور سوا انکے اور بہی اور ائمہ مین سی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
اوزاعی اور اسحاق اور ابو ثور اور داؤد اور ابن حزم ہین اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے
کہ روایت کیا شافعی نی کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوی مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت پس کہا سوا اسکے نیز
کہ یہ نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کری اور جو چاہے کم کری اور دلیل پکڑی ہے ساتہ اسکے شافعی نے کہ تحقیق عمل
بیچ نفلون سکے غرض ہے یعنی پڑہنے والیکا اختیار ہے خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ اور زرقانی شرح موطا امام
مالک مین لکھا ہے کہ یہ بات صحت کو پہنچ چکی ہے کہ صحابہ کی جماعت نی وتر فقط ایک ہی رکعت پڑہا ہے اور پہلے
اس سے کوئی شفع نہین پڑہا اور تحقیق محمد بن نصر وغیرہ نے روایت کی ہی کہ تحقیق حضرت عثمان نے پڑہا قرآن رات کو ایک
ہی رکعت مین اور نہ پڑہی کوئی اور رکعت اور بخاری مین ہی کہ سعد نی وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور معاویہ نی وتر پڑہا ایک
ہی رکعت اور اچہا جانا اسکو ابن عباس نے اور کہا کہ تحقیق وہ (یعنے معاویہ) فقیہ ہے اور یہ سب ہتین رد مین ابن
تین کی قول کا اسلیے کہ کہا اُسنے کہ فقہا نے معاویہ کی اسقول پر عمل نہین کیا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح
صحیح بخاری مین کہ ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقہا ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین ہوی ہین انکے اسقول کی
طرف التفات نہ کیا جاوی اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین حضرت عائشہؓ کی روایت کے نیچے کہ یہ حدیث دلیل ہے
اس بات پر کہ کم سے کم وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہا کرے نماز اسکی درست
ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ جو کہتے ہین کہ ایک رکعت وتر جائز نہین اور ایک رکعت
وتر پڑہنے والی کی نماز ہوتی ہی نہین سو رد کرتی ہین انکے اسقول کو یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین) اور
حنفیہ جو ایک رکعت وتر پڑہنے کی قائل نہین تو دلیل انکی اثبات مین یہ حدیث ہی جو کہ محلی شرح موطا امام
مالک مین ہی کہ روایت کی عبد الحق نے بیچ احکام کے جہت ابن عبد البر سے اسنے روایت کی منذری سے کہ

تحقیق حضرتؐ نے منع کیا ایک رکعت پڑہنے سے کہ نماز پڑہے مرد وتر کی ایک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے عثمان بن ربیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے کہا اور غالب بیچ حدیث اس کی کے وہم ہے اور روایت کیا شافعی نے کہ تحقیق حضرت عمرؓ داخل ہوئے مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت پس کہا سوا اسکے نہین کہ یہ نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کرے اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی ہے ساتھہ اسکے شافعی نے کہ تحقیق امر بیچ نفلون کے فراخ ہے یعنی پڑہنے والے کے اختیار ہے خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ اور **قسطلانی** شرح صحیح البخاری مین ذیل حدیث صَلوٰۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً کے لکھا ہے بیچ اسکے دلیل ہے کہ تحقیق اقل وتر کا ایک رکعت ہے اور تحقیق ایک رکعت ہوتی ہے جدا کی گئی ساتھہ سلام کے اس نماز سے کہ پہلے اسکے ہے اور ساتھہ اس کے قائل ہین تینون امام انتہے

وترمین دعا قنوت پڑہنے کے بیان ہین

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ الطَّبْرَانِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ زَادَ النَّسَائِیُّ مِنْ وَجْہٍ اٰخَرَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ روایت ہے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سکہائے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے کلمے کہ کہون مین انکو بیچ قنوت وتر کے یا الٰہی ہدایت کر مجہکو بیچ زمرہ ان لوگون کے کہ ہدایت کیا تو نے انکو اور عافیت مین کہ مجہکو آفتون دنیاوی اور آخرت کی سے بیچ ضمن ان لوگون کے کہ عافیت مین رکہا تو نے انکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے کہ کارسازی کی تو نے انکی اور برکت دے میرے لیے ان چیزون مین کہ دی ہے تو نے اور بچا مجہکو برائی ان چیزون کی سے کہ مقدر کی تو نے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا تجہ پر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکہا تو نے اسکو بابرکت ہے تو اے رب ہمارے اور بلند ہے تو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا طبرانی نے اور بیہقی نے اور نہ عزت پاویگا جس سے عداوت کی تو نے زیادہ کی نسائی نے دوسری وجہ سے آخر مین اسکے اور درود بہیجے اللہ نبی پر **ف** ترمذی نے تبارکت ربنا وتعالیت تک اس حدیث کو روایت کرکے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے

سے حدیث ابی الحوزاء سعدی ہے اور نام اسکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہین پہچانتے ہم روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے بیچ قنوت کے کہ ہو کوئی بھی بہتر اس سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے وتر کے قنوت مین پس اعتقاد رکھتے تھے عبد اللہ
بن مسعود کہ قنوت بیچ وتر کے ساری برس مین ہے اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہ قول بعض اہل علم کا ہے
اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق وہ نہ تھے قنوت پڑہتے مگر بیچ نصف اخیر کے رمضان سے اور تھے قنوت
پڑہتے بعد رکوع کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم وغیرہ طرف اسی کے اور ساتھ اسی کے قائل ہین امام شافعی
اور امام احمد اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین اسحدیث کی شرح مین بعد رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ کے لکہا ہے اور روایت کیا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور
دار قطنی اور بیہقی نے بہی اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر مشروعیت قنوت کے بیچ نماز وتر کے اور یہ مجمع علیہ ہے بیچ نصف
کے اخیر رمضان سے وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ یہ زیادتی بعد قول وَلَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ کے ہے اور ابن حجر نے تخلیص
مین لکہا ہے اور معلوم ہوئی ہے مجھکو سند اس زیادتی کی ساتھ طریق بلند کے متصل ساتھ سماع اور قرأت کے
اوپر ابی الفرج بن حماد کے انتہے اور کہا رافعی نے یہ زیادتی ثابت ہے بیچ حدیث کے مگر یہ کہ کہا امام نووی نے
خلاصہ مین کہ روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انتہے وَصَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ ابن حجر نے بیچ
تخریج احادیث اذکار نووی کے کہا ہے یہ زیادتی غریب ہے ثابت نہین ہوتی اسلیے کہ بیچ اسکے عبد اللہ بن علی ہے
اور وہ مشہور نہین اور سوا اسکے اگر یہ قول کے کہ وہ عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی ہے سند اسکی منقطع ہوگی اسلیے کہ وہ
سماع نہین کہتا اپنے چچا حسن سے پس یہان سے ظاہر ہوا کہ یہ حدیث بنا بر جہالت راوی یا انقطاع کے اوپر شرط
حسن کے نہین ہے انتہے تمام ہوئی عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی دوسری دعا ابن ابی شیبہ نے ابن
مسعود سے موقوفاً اور بیہقی نے سنن کبری مین عمر بن الخطاب سے موقوفاً روایت کی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ
وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَکَ
اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَ
نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی

وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ یعنے یاالٰہی بخش ہم کو
اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو اور الفت ڈال درمیان دلون انکے کے اور صلاح کر
درمیان انکے یعنی سنوار امور دین کے اور حالتین دنیا کی کہ واقع ہین آپس مین بسبب اسکے کہ ایک دوسرے کی خبر لے اور مدد دی
انکو اوپر دشمن اپنے کی اور دشمن انکے کے ای اللہ رحمت سے دور کر کافرون کو جو روکتے ہین راہ تیری سے اور جھٹلاتے ہین رسول
تیرے کو اور لڑتے ہین دوستون تیرے سے یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون انکی کے یعنے توکہ انکے آپس مین خلاف واقع
ہو اور ایکا ٹوٹ جاوے اور ڈگا قدم انکے یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اتار انپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا
ہے تو اسکو قوم کافرون کی سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتے
ہین تجھ سے اور بخشش مانگتے ہین تجھ سے اور تعریف کرتے ہین اوپر تیرے ساتھ بھلائی کے اور نہین ناشکری کرتی
ہین نعمت تیری کی الگ ہوتی ہین ہم یعنے دل سے بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم یعنے ظاہر مین اسکو کہ نافرمانی
کرتا ہے تیری شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے یا اللہ تجھے کو عبادت کرتے ہین ہم اور تیرے
ہی لیے نماز پڑھتے ہین ہم اور سجدہ کرتے ہین ہم اور طرف عبادت تیری کے کوشش کرتے ہین ہم اور طرف خدمت
تیری کے دوڑتی ہین ہم اور ڈرتے ہین ہم عذاب تیرے سے کہ حق ہے اور امید رکھتے ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق
عذاب تیرا کہ حق ہے ساتھ کافرون کے ملنے والا ہے **ف** نزدیک حنفیہ کے قنوت وتر مین اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ
ہے اور لایا ہے ابو داود اسکو اپنی مراسیل مین ہی لیکن سند اسکی حدیث سے یعنے حضرت کے قول یا فعل سے ثابت
نہین ہے اور ابن حجر مکی نے تحفۃ المحتاج شرح منہاج مین کہا ہے کہ نہین پایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد
مین کچھ بھی سوا اسکے نہین کہ بنایا ہے اسکو حضرت عمرؓ نے اور تابعداری کی ہے لوگون نے اسکی انتہے اور ابن علان
نے شرح اذکار مین کہا ہے قول اسکا نہین یعنے یہ دعا آخر تک ساتھ سند صحیح موصول کے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین اور تیسری دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ
نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ
نَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ در الختار
مین لکھا ہے کہ مشہور دعا قنوت یہی ہے سو جاننا چاہیے اللهم اغفر لنا الخ جو دعا کہ اس سے پہلے گذری یہ دعا بھی انہین حنفیہ
نے نکالی ہوئی ہے سو ثبوت اسکا حضرت سے نہین پایا گیا ہے جیسا کہ پہلے گذرا پس معلوم ہوا کہ وتر مین وہی قنوت پڑھنی
صحیح اور ثابت ہے جو کہ حضرت حسنؓ کی روایت سے اللهم اهدنی فیمن ہدیت آخر حدیث تک اس سے پہلے گذری چوتھی دعا

عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی اخر وترہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے کہتے بیچ آخر وتر اپنے کے یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتہ عافیت تیری کے عذاب تیری سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ ذات تیری کے آثار صفات تیری سے یعنی غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنے مجہہ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کرسکون تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف کی تونے ذات اپنی کی روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سفر السعادت مین لکہا ہے کہ امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود سے ثابت ہوا ہے کہ انہون نے قنوت نماز وتر مین پڑہی لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت نہین آئی کہ اونہون نے قنوت نماز وتر مین پڑہی ہو اور جو روایت آئی ہی ہوگی تو مطعون اور افترا ہوگا امام احمد کہتے ہین کہ قنوت کی روایات سب صبح کی نماز مین ثابت ہوئی ہین لیکن وتر مین کوئی صحت کو نہین پہونچی بلکہ کوئی روایت نہین آئی پس معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس دعا کو حضرت نے تشہد مین پڑہا ہو اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بعد تشہد کے پڑہا ہو اور یہ احتمال زیادہ قوی ہے بلکہ ٹہیک بات یہی ہے کیونکہ نسائی مین ہے کان یقول اذا فرغ من صلوتہ وتبوأ مضجعہ کہ پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو جب فراغت پاتے اپنی نماز سے اور جاتے اپنے بستر پر اور اس روایت مین نسائی نے ایک لفظ زیادہ روایت کیا ہے اسطرح لا احصی ثناء علیک ولو حرصت یعنی مین تیری تعریف نہین کرسکتا اگرچہ شوق کرون اور بعضی روایت صحیح مین ثابت ہوا ہے کہ اس دعا کو حضرت سجدے مین پڑہتے تہے پس چاہیے کہ دونو جگہہ مین پڑہا کرے انتہے

فصل صبح کی نماز مین قنوت پڑہنے کے بیان مین

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ سئل ھل قنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الصبح فقال نعم فقیل لہ قبل الرکوع او بعد الرکوع قال بعد الرکوع رواہ ابوداود روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق وہ پوچہے گئے کیا قنوت پڑہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ نماز صبح کی پس کہا ہان پس کہا گیا واسطے انکے قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے **ف** ابن ماجہ مین اسی سی روایت ہے کہ تحقیق وہ پوچہے گئے قنوت پڑہنے سی صبح کی نماز مین پس کہا کہ تہے ہم قنوت پڑہتے قبل رکوع کے اور بعد رکوع کے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا سکو

الوموسیٰ مدینی نے اور ایسا ہی کہا حافظ ابن حجر نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے قنوت پڑھتے بیچ نماز صبح کے اور مغرب کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین نیچے اس حدیث کے لکھا ہے کہ باب مستحب ہونے قنوت کا سب نمازون مین جبکہ نازل ہو ساتھ مسلمانون کے کوئی حادثہ اور پناہ دے اللہ اس سے اور مستحب ہے پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑہنے کا رکوع سے سر اوٹھانیکے بعد ہے اخیر رکعت مین اور مستحب ہے بلند پڑہنا قنوت کا مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت ہے پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِاَحْمَدَ وَالدَّارَقُطْنِیِّ نَحْوُہٗ مِنْ وَجْہٍ اٰخَرَ وَزَادَ وَاَمَّا فِی الصُّبْحِ فَلَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہی ایک مہینہ بعد رکوع کے بد دعا کرتے تھے اوپر قبیلون کے قبیلون عرب سے پہر چھوڑ دیا اسکو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور واسطے احمد اور دار قطنی کے مانند اسی کے ہے دوسری وجہ سے اور زیادہ کیا دونون نے اور لیکن صبح مین پس ہمیشہ قنوت پڑہتے تھے یہانتک کہ چھوڑا دنیا کو **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو بیہقی نے حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ بن موسی اور ابی نعیم سے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے بیچ کتاب قنوت کے ولیکن محدثین نے ضعیف کیا ہے ابو موسی کو اور کہا ہے کہ روایت احمد کی طریق عبد الرزاق سے بہت صحیح ہے اس طریق سے ولیکن حدیث ابی ہریرہ کی کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے صبح کی نماز سے دوسری رکعت مین اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے پس کہتے تھے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ روایت کیا اس حدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو پس بیچ اسناد اس حدیث کے عبد اللہ بن سعید مقبری ہے اور نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اور گئی ہے جماعت سلف اور خلف سے اور امام شافعی طرف اسکے کہ دعا فجر کی آخر رکعت مین بعد رکوع کے سنت ہے اگرچہ اختلاف کیا ہے لوگون نے اسکے الفاظ مین اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز مین پڑہنا قنوت کا مشروع ہے انتہی اور ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر** مین لکھا ہے کہ کہا حازمی نے بیچ کتاب ناسخ اور منسوخ

که تحقیق سے روایت کی گئی ہے یعنی قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ لوگون سے مثل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اشعری اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور براء بن عازب اور انس اور سہل بن سعد ساعدی اور معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت عائشہ کی اور کہا گئے ہین طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر کیا تابعین مین سے ایک جماعت کا تھے اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اسکے نہین ہین دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے سعید بن طارق اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا مینے اپنے باپکو اے باپ میرے تحقیق نماز پڑہی تونے پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے کیا قنوت پڑہتے تھے وے بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے میرے یہ بدعت ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا طیبی نے اس صحابی کی نفی سے نفی قنوت لازم نہین آتی کیونکہ اسنے شہادت اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل حسن اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس وغیرہ صحابی نے شہادت اسکی اثبات کی دی ہے اور سبل مین کہا ہے کہ مروی ہے خلاف اسکا خلفاء اربعہ سے اور تطبیق اندونکی اسطرح بہتر ہے کہ حضرت کبھی صبح کی نماز مین قنوت پڑہتے تھے اور کبھی نہین پڑہتے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

فصل نماز چاشت کے بیان مین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی اربعا ویزید ما شاء اللہ رواہ مسلم روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے چاشت کی چار رکعتین اور زیادہ کرتے جتنا اللہ چاہتا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

فائدہ بخاری اور مسلم مین ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا سے اور مسلم مین معاذہ سے اور ابی ذر سے اور ترمذی مین ابی الدرداء اور ابی ذر سے اور ابوداؤد اور دارمی مین نعیم بن ہمار غطفانی سے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین انس سے اور ابوداؤد مین معاذ بن انس جہنی سے اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ابوہریرہ سے اور موطا امام مالک مین حضرت عائشہ سے اور ترمذی مین ابوسعید سے اور صحیح ابن حبان مین حضرت عائشہ سے یہ سب حدیثین اور سوا انکے اور حدیثین بھی اسی مضمون کی ہین کہ جن سے چاشت کی نماز پڑہنے کی فضیلت ثابت ہے اور سفر السعادت مین بعد بیان ان حدیثون کے اور سوا انکے اور بہت سی حدیثون کے لکھا ہے کہ یہ سب حدیثین دلیل ہین مستحب ہونے اور فضیلت پر نماز چاشت کے اور یہی مذہب بہت علماء اور مشائخ کا ہے اور ایک جماعت عالمون کی اسکی کراہت کی قائل ہوئی ہین اور کہتے ہین ایک بدعت ہے بدعتون سے اور دلیل لاتے ہین ایک اثر کو کہ بخاری نے ابن عمر کی زبانی نقل کیا ہے کہ لم یکن یصلیہا ابوبکر ولا عمر فقلت فالنبی صلی اللہ

علیہ قال لا اخالہ یعنے نہین پڑہتی تہے اسے ابوبکر اور نہ عمر یہ کہا مینے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا نہین خیال آتا مجہہ کو کہ پڑہتے ہون (ایسے ہی اور بہی بہت آثار ہین) یہ گروہ ان حدیثونکو لاکر کہتے ہین کہ انکو ہمیشہ نہ پڑہا کرے ٹہیک یہی کہ ہمیشہ پڑہنا اسکا مستحب ہے انتہی **فصل** نماز تراویح کے بیان مین **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی فیہا لیالی حتی اجتمع علیہ ناس ثم فقدوا صوتہ لیلۃ وظنوا انہ قد نام فجعل بعضہم یتنحنح لیخرج الیہم فقال ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایہا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ متفق علیہ روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد مین بوریے کا پس نماز پڑہی اس مین کئی راتین (یعنے رمضان مین) یہانتک کہ جمع ہوئے حضرت کے پاس لوگ (یعنے بہت ہوئے لوگ) پہر دپائی آواز حضرت کی ایک رات اور گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت سو رہے پہر شروع کیا بعض انکے نے کہنگارنا تاکہ نکلین حضرت طرف انکی (یعنے نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تہے راتون گذشتہ مین) پس فرمایا حضرت نے ہمیشہ رہی ساتہہ تمہارے وہ چیز کہ دیکہی مینے کار تمہاری سے (یعنے شدت حرص کی اوپر پڑہنے نماز تراویح کے) یہانتک کہ خوف کیا مینے یہ کہ فرض کیجاوے تمپر اور اگر فرض کیجاوے تمپر تو نہ پڑہ سکتے اسکو پس پڑہو نماز اے آدمیون اپنے گہرون مین اسلیے کہ تحقیق بہترین نماز آدمیون کی نماز اسکی ہے گہر اسکے مین سوا نماز فرض کے کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی مین اور سا سند اسکی ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا روزے رکہے ہمنے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتہہ ہمارے کچہہ مہینے سے یہانتک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتہہ ہمارے (یعنے تئیسوین رات مین) یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین (یعنے چوبیسوین رات ہوئی) نہ قیام کیا ساتہہ ہمارے یہانتک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینے اے رسول خدا کے کاش کہ زیادہ کرتے ہمارے لیے قیام اس رات کا (یعنے اگر قیام آدہی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تہا) پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت پڑہتا ہے نماز (یعنے فرض) ساتہہ امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اسکے لیے قیام رات کا (یعنے حاصل ہوتا ہے اسکے لیے ثواب قیام رات کا بسبب پڑہنے عشا کے جماعت سے) پس جبکہ رہین چار راتین (یعنے چہبیسوین رات ہوئی) نہ قیام کیا ساتہہ ہمارے یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین (یعنے ستائیسوین رات ہوئی) جمع کیا حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنی کو اور لوگون

کو پس قیام کیا ساتہہ ہماری یہانتک کہ ڈری ہم کہ فوت ہو ہم سے فلاح کہا راوی نے کہ کہا مینے کیا ہی فلاح کہا ابوذر نے
کہا سحر کا پہر نہ قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینے مین اٹہائیسوین اور اونتیسوین شب مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا پہر نہ
قیام کیا ساتہہ ہماری باقی مہینے مین **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث مین
ہے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے چار رکعت بیچ رات کے بعد اسکے آرام کرتے آخر حدیث تک روایت کیا
اسکو بیہقی نے اور کہا اکیلا ہوا ہے ساتہہ اسکے مغیرہ بن زیاد اور نہین ہے قوی اور موطا مین روایت ہی عبد اللہ بن
ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا سنا مینے ابی بکرؓ کو کہ کہتے تہے ہم پہرتے رمضان مین قیام سے (یعنے نماز تراویح کی سے)
پس جلدی کرتے ہم خادمون کو کہانیکے واسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور بیچ اور روایت کے واسطے خوف
ہوجانے فجر کے **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَ
عَنْهُ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ
بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِيٍّ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ
عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ
هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عبد القاری سی کہ تحقیق اسنے کہا نکلا مین ساتہہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ کے ایک رات رمضان مین طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تہے نماز پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا
اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس نماز پڑہتے تہی ساتہہ نماز اسکی کے لوگ (یعنے بعضے اکیلے پڑہتے تہی بعضے جماعت سی پڑہتے تہی
پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق مین دیکہتا ہون کہ جمع کرون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا پس جمع کیا
لوگون کو ابی بن کعبؓ پر (یعنے انکو امام سبکا کیا) کہا عبد الرحمن نے کہ پہر نکلا مین حضرت عمرؓ کے ساتہہ دوسری رات اور
لوگ نماز پڑہتے تہی ساتہہ نماز امام اپنے کے (یعنے ابی بن کعبؓ کے) کہا عمر نے اچہی بدعت ہی یہ اور وہ ساعت کہ سو رہتے
ہو اسمین بہتر ہے اس ساعت سے کہ قیام کرتے ہو (اس مین) ارادہ کرتے آخر رات کا (یعنے اس قول سے مراد انکی یہ تہی
کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہے اول وقت کے پڑہنے سی) اور تہی لوگ قیام کرتے اول رات روایت کیا اس حدیث
کو بخاری نے **فائدہ** سیرت احمدیہ و طریقہ محمدیہ مین لکہا ہی کہ اگر تو تلاش کریگا جو چیز کہ کہا گیا ہے بیچ اسکے بدعت اچہی جنس
عبادت سی پائیگا تو اذن دیا گیا بیچ اسکے شارع سے اشارۃ یا دلالۃ اور مولوی اسمعیل نے **ایضاح الحق** مین لکہا ہی کہ اور
اسکا (یعنے بدعت کا) استعمال غیر ان معنی پر قبیل استعمالات مجازیہ سی ہے خارجی قرینون کیطرف محتاج ہے جیسا کہ امیر المومنین

فاروق اعظم کی کلام مین جو تراویح کے باب مین فرمائی ہے نعمت البدعۃ ہذہ سوا انکی کلام مین لفظ بدعت سے اسی قدر مراد ہے کہ خود تراویح اس خاص ہیئت اور اس التزام سے رمضان کی تمام راتون مین حضرت کی زبان برکت نشان سے پائی نہین گئی اور یہ معنی اول معنے سے عام ہین پس اسپر لفظ بدعت بولنا ایسا ہی ہے جیسا کہ لفظ نفاق مطلق تغیر حال پر جو کہ حنظلہ کے قول مین نافق حنظلۃ واقع ہوا ہے بولنا اور اس مقام مین مجازی معنے لینے پر قرینہ یہ ہے کہ حقیقی معنے ناممکن ہین اس نظر سے کہ خاص عبارت خلیفہ راشد کی زبان سے صادر ہوئی ہے کیونکہ اس عبارت سے تراویح کا حسن ہونا نکلتا ہے اور خلیفہ راشد کی کسی چیز کو پسند کرنی سے اس چیز کا سلک سنت مین داخل کرنا لازم آتا ہے اور خلیفہ راشد کی سنت ملحق بسنت نبویہ ہے تو وہ بدعت کی ضد ہوگی انتہے اور نیز اسی مین لکھا ہے کہ جمع کرنا قرآن کا اور ترتیب سورتون کی اور نماز تراویح ساتھ ہیئت مخصوصہ کے اور نماز جمعہ کے لیے اول اذان اور اعراب کلام اللہ کے اور مناظرہ اہل بدعت کا ساتھ دلائل نقلیہ کے اور تصنیف کرنا کتب حدیث کا اور بیان کرنے قواعد نحو کے اور یہ کہنا حدیث کی راویون کا اور بقدر حاجت احکام فقہیہ کا استنباط کرنا یہ سب ملحق بسنت ہے کہ قرون مشہود لہا بالخیر مین مروج ہوئے ہین اور انکا تعامل ان قرنون مین بلا نکیر جاری ہوا ہے انتہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے اور اسپر قول حضرت عمر کا نعمت البدعۃ یعنے اچھی بدعت ہے پس نہین ہر بدعت مین وہ چیز کہ جس کی مدح کی جاوے بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور مقرر ہے مقصود قول حضرت کے سے کہ تحقیق وہ بدعت ہی جماعت انکی اوپر مقرر کرنے کے اور التزام انکا ساتھ اس جماعت کے ہے نہ کہ مراد بدعت ہونی سے نفس جماعت ہو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی ساتھ انکے اور نیز اسی مین ہے کہ نماز تراویح کی اور اس طریقہ کے کہ جسپر اکثر لوگون نے اتفاق کیا ہے بدعت ہے ہان قیام رمضان کا سنت ہے اس مین اختلاف نہین اور ان نفلون کی جماعت کا انکار نہین کیا جاتا اسلیے کہ ابن عباس وغیرہ نے اقتدا کیا ہے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کی نماز مین لیکن اس کیفیت اور اس انداز کو سنت کہنا اور اوپر اسکی محافظت کرنی اسی کو بدعت کہتا ہون مین اور عمر بن الخطاب کے باہر آنے پہلے اور آدمی جدا جدا تھے بعضے اکیلے پڑھتے تھے اور بعضے جماعت کے ساتھ اسی طرح جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پڑھا کرتے تھے اور بہتر کاموں کا وہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تھا انتہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے اور اتفاق کیا ہے علمانے اوپر مستحب ہونے اسکے کے یعنے نماز تراویح کے اور اختلاف کیا ہے اس مین کہ تحقیق افضل نماز اسکی اکیلے بیچ گھر اپنے کے ہے یا جماعت مین مسجد مین پس کہا امام شافعی

اور جمہور اصحاب اوسکے نزدیک اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ اور سوا انکے نزدیک افضل ہے نماز اسکی ساتھ جماعت
کے جیسا کہ کیا اسکو عمر بن الخطاب نے اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے اور ہمیشہ رہا عمل مسلمانون کا اوپر اسی کے اسلیے
کہ بتحقیق یہ علامتون ظاہر شریعت سے ہے پس مشابہت ہوئی اس نماز کی ساتھ نماز عید کی اور کہا امام مالک اور ابو یوسف
اور بعض شافعیہ اور سوا انکے نے کہ اکیلے اپنے گھر مین پڑھنا افضل ہے واسطے فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل
نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے ہے مگر فرض انتہے یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے اس کتاب مین قریب گذر چکی ہے
وعن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ
رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا
مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ قیام رمضان کے بدون اسکے کہ حکم کرین صحابہ کو بیچ قیام رمضان کے ساتھ تاکید
کے پس فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے (یعنے نہ واسطے
دکھانے سنانے کے) بخشے جاتے ہین واسطے اسکے وہ گناہ (یعنے صغیرہ) کہ پہلے کیے ہین پس وفات کیے پیغمبر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسیطرح پر تہا (یعنے جو کوئی چاہتا اکیلا اپنے گھر مین پڑھ لیتا جماعت مقرر نتھی)
پہر امر اسیطرح تہا بیچ خلافت حضرت ابی بکر کے اور تہا امر ابتدائی خلافت حضرت عمر کی مین اسیطرح روایت کیا اس
حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ صیغہ یعنے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ چاہتا ہے رغبت
دینے کو اور مستحب ہونے کو سوا واجب کرنے کے اور اتفاق کیا ہے امت نے کہ تحقیق قیام رمضان کا نہین ہے واجب بلکہ
مستحب ہے انتہے **عدد رکعات تراویح کے بیان مین** **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي
أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ
يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ
وَلَا يَنَامُ قَلْبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بڑھاتے
تھے رمضان مین اور نہ اسکے سوا مین اوپر گیارہ رکعت کے پڑھتے چار پس پوچھ تو انکی تعریف اور درازی کا حال پھر پڑھتے
چار پس نہ پوچھ تو انکی تعریف اور درازی کا حال پھر پڑھتے تین کہا عائشہ نے کہا مینے ای رسول خدا کے کیا آپ سوتے ہین پہلے

وتر کے فرمایا اے عائشہ بتحقیق آنکھین میری سوتی ہین اور نہین سوتا دل میرا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** تہجد
کی نماز مین گیارہ رکعت پڑہنے کی ایک حدیث تو مسلم کی انہین کی روایت سے تہجد کی نماز پڑہنے کے بیان مین اور دوسری
حدیث **بخاری اور مسلم** کی بہی انہین کی روایت سے ایک رکعت وتر پڑہنے کے بیان مین یہ دو تو اس کتاب مین پہلے گذر
چکی ہین لیکن گیارہ رکعت سے کم پڑہنا بہی ثابت ہے جیسا کہ **بخاری** کی حدیث مین مسروق کی روایت سے اس کتاب مین
تہجد کی نماز پڑہنے کے بیان مین گذر چکا ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ رات کی نماز مین حضرتؐ کبھی پڑہتے سات رکعتین
اور کبھی نو اور کبھی گیارہ اور تیرہ بہی ثابت ہین جیسا کہ **مسلم** کی حدیث مین زید بن خالد جہنی کی روایت سے اوسی جگہہ
گذر چکا ہے کہ حضرتؐ تیرہ رکعت پڑہتے تہے لیکن بہت حدیثون سے گیارہ رکعت ہی ثابت ہوتی ہین اور اسی کے قائل
بعضے علما حدیث بہی ہین جیسا کہ **مسک الختام شرح بلوغ المرام** مین ہے کہ بعضے علماء حدیث کے کہتے ہین کہ
نماز رات کی گیارہ سے زیادہ نہ تہی لیکن صحیح وہ ہے کہ وہ تیرہ رکعت بہی تہی پس معلوم ہوا کہ قیام رمضان جس کو
تراویح کہتے ہین سات رکعتین بہی اور نو بہی اور گیارہ بہی اور تیرہ بہی یہ سب سنت ہین لیکن حضرتؐ کا گیارہ رکعت
پڑہنا زیادہ تر اور بہت حدیثون سے ثابت ہے **وَعَنِ** الْاَعْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ
اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِيُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ فَاِذَا
قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے اعرجؒ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا نہین پایا ہمنے لوگون کو مگر کہ وہ لعنت کرتے تہے کافرون کو رمضان مین یعنی وتر مین رمضان کے کہا اور
تہا پڑہنیوالا پڑہتا سورہ بقرہ آٹہ رکعتون مین پس جسوقت کہ پڑہتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتون مین جانتے لوگ
کہ ہلکی پڑہی روایت کیا اسحدیث کو مالک نے **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَامَ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ ثُمَّ انْتَظَرُوْهُ مِنَ الْقَابِلَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ
فَاَتَوْهُ فَقَالَ خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ساتھ صحابہ کے رمضان مین پس پڑہی آٹھ رکعتین اور
وتر پڑہے پہر منتظر رہے صحابہ آنحضرتؐ کے شب آیندہ مین پس نہ نکلے حضرتؐ طرف صحابہ کے پس آئے صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے ڈرا مین اس سے کہ فرض کیجاوے تمپر یعنے تراویح جماعت کے ساتھ) روایت کیا اسحدیث کو
ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے **وَعَنْهُ** قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ ثَمَانَ
رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ يَخْرُجَ اِلَيْنَا حَتّٰى اَصْبَحْنَا رَوَاهُ

ابن خزیمۃ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا پڑہین ساتھہ ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان مین اٹھہ رکعتین پہر وتر
پڑہے پہر جب ہوئی شب آیندہ جمع ہوئی ہم مسجد مین اور امیدوار تہے ہم اِنکلنے حضرتؐ طرف ہماری یہانتک کہ صبح کی ہمنے
روایت کیا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے **ف** ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر مین لکہا ہے کہ تحقیق قیام رمضان جسکو
تراویح کہتے ہین سنت اس مین گیارہ رکعت ہین ساتھہ وتر کے جماعت مین پڑہا اسکو حضرت علیہ السلام نے پہر چہوڑا
اسکو واسطے عذر کی اور عذر خوف فرض ہوجانیکا تہا فائدہ دیا ہے اسکا کہ تحقیق اگر نہ ہوتا خوف فرض ہوجانیکا
البتہ ہمیشگی کرتا مین ساتھہ اسکے اور نہین ہے شک متحقق ہونے امر مین اس سے ساتھہ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس ہونگی گیارہ رکعتین سنت اور ہونا تراویح کا بیس رکعت سنت خلفاء راشدین کی ہے اور قول علیہ
الصلوۃ والسلام کا لازم پکڑو تم سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی بلاتا ہے طرف انکی سنت کی اور نہین چاہتا
ہے لازم ہونا یہ اوسکے ہونیکو سنت اسلیے کہ سنت وہ ہے جسپر ہمیشگی کی ہو حضرتؐ نے بنفسہ مگر ساتھہ عذر کو اور ساتھہ تقدیر
عدم اس عذر کی سوای اسکے نہین حاصل کیا ہے ہم نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہے ہمیشگی فرماتے اس مقدار کو
کو واقع ہوا ہے آنحضرت سے اور وہ گیارہ رکعت ہین ساتھہ وتر کے پس ہونگی بیس رکعت مستحب اور اس قدر انمین سے
کہ گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے ہین سنت مانند چار رکعت کے کہ بعد عشا کے مستحب ہین اور دو رکعتین ان چار مین سے سنت
ہین اور ظاہر کلام مشائخ کی یہ ہے کہ سنت بیس رکعت ہین اور مقتضی دلیل کے وہ چیز ہے کہ کہی ہمنے پس اولی اسوقت
مین وہ ہے کہ عبارت قدوری کی ہے یعنے یہ قول اُسکا کہ بیس رکعت مستحب ہے اور یہ ٹہیک ثابت نہین جو کہ ذکر کی مصنف
نے ہدایہ مین اور ابن نجیم حنفی نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین لکہا ہے اور قول کنز والے کا بیس رکعت بیان
ہے واسطے کمیت عدد رکعات تراویح کے اور یہی قول جمہور کا ہے اور اسکے عدد مستحب ہین بدلیل اس امر کے کہ مؤطا
مین ہے یزید بن رومان سے کہا یزید بن رومان نے کہ تہے لوگ تراویح پڑہتے زمانہ عمرؓ بن خطاب مین تئیس رکعت اور
اسیپر ہے عمل لوگون کا آج مشرق اور مغرب مین لیکن ذکر کیا ہے محقق نے فتح القدیر مین کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ دلیل
چاہتی ہے اسکو کہ ہو سنت بیس رکعت مین سے اسیقدر کہ کیا ہے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت مین سے
پہر چہوڑ دیا ہے اسکو بسبب خوف فرض ہونیکے ہمپر اور رہین باقی بیس رکعت مین مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تحقیق وہ مقدار
رکعات کہ کیا ہے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے جیسا کہ ثابت ہوا صحیحین مین حدیث عائشہ
سے پس اسوقت مین ہونگے مسنون ہماری مشائخ کے اصول پر آٹھہ رکعت اور مستحب گیارہ رکعت تراویح کی اور طحطاوی
شرح در مختار مین ہے قول صاحب در مختار کا تراویح سنت موکدہ ہے مذکور ہے فتح القدیر مین کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ

دلیل مقتضی ہی کہ ہون سنت بیس رکعتون مین سی اس مقدار کہ کیا ہے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعتون مین سی پہیر
چہوڑ دیا ہے اسکو بسبب خوف فرض ہو جانیکے پہیر اور ہون باقی مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے وہ مقدار کہ کیا ہے اوسکو
حضرت نے تہین گیارہ رکعت ساتہہ وتر کے جیسا کہ ثابت ہوا ہے صحیحین مین حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پس اسوقت
ہونگی مسنون ہماری مشائخ کے اصول پر آٹہہ رکعت بیس۲۰ رکعت مین سی اور مستحب بارہ رکعت اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری
مین ہی کہ کہا گیا ہے کہ عدد مستحب تراویح یادترین گیارہ رکعت ہے اور یہی عدد ہے کہ اختیار کیا اسکو امام مالک نے اپنے
نفس کے لیے اور اختیار کیا ہی اوسکو ابو بکر بن العربی مالکی نی اور شیخ عبد الحق دہلوی نی ماثبت بالسنۃ مین لکہا ہی اور روایت
کیا گیا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ تہے بعض سلف عہد عمر بن عبد العزیز مین کہ زمانہ تابعین کا تہا نماز پڑہتے تہی ساتہہ گیارہ
رکعت کے واسطے قصد تشبہ کی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسالۃ التراویح للسیوطی مین ہی روایت کیا ابن
الجوزی نی اصحاب ہمارے سے یعنے شافعیہ مین سی امام مالک سے کہ تحقیق امام مالک نے فرمایا ہے کہ وہ عدد کہ جمع کیا ہے اسپر
لوگون کو عمر بن الخطاب نے محبوب تر ہی مجہہ کو اور وہ گیارہ رکعت ہے اور وہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہا گیا
امام مالک سے کہ گیارہ رکعت ساتہہ وتر کے یعنے وتر بہی انہین مین داخل ہے فرمایا امام مالک نے کہ ہان وتر بہی انہین مین
داخل ہے اور تیرہ رکعت قریب اسی ہے کہ فرق صرف وتر کا ہے گیارہ مین تین رکعت وتر کی ہین اور تیرہ مین پانچ رکعت وتر
کی اور فرمایا امام مالک نے اور نہین جانتا ہون مین کہ کہان سی نکالی گئی ہین یہ رکعتین بہت انتہی اس باب مین اقوال فقہا
اور محدثین کے اور بہی بہت ہین لیکن بسبب طول کتاب کے اسیقدر لکہے گئی ہین اب سنیے دلائل ان لوگون کے جو کہ قائل
بیس ہی رکعت تراویح کے ہین پہلی دلیل روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنے مصنف مین اور طبرانی نے بیہقی سی حدیث
ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی رمضان مین بیس رکعت سوائے وتر کے سو جواب اسکا یہ ہی کہ ابن ہمام
نے فتح القدیر مین لکہا ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہے بسبب ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان جد امام ابی بکر بن ابی شیبہ کی کہ ایک راوی
اسکا ہے کہ اتفاق کیا گیا اسکے ضعیف ہونی پر باوجود مخالف ہونی اسحدیث کے حدیث صحیح سی اور فتح المنان مین لکہا ہی
کہ نہین ثابت ہوئی ہی روایت بیس رکعت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ متعارف ہی اب مگر روایت ابن ابی شیبہ کی حدیث
ابن عباس سے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے رمضان مین بیس رکعت اور وتر کہا ہی محدثین نی کہ اسناد اسکی ضعیف
ہے اور تحقیق معارض اسکی ہے حدیث حضرت عائشہ کی اور وہ صحیح ہے اور تہین حضرت عائشہ اعلم ساتہہ حال نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بنسبت اپنی غیر کے اور تخریج رافعی لابن حجر العسقلانی مین ہی کہ لایا ہے بیہقی ابن عباس سے کہ تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے مہینے رمضان مین بدون جماعت کے بیس۲۰ رکعت اور وتر کہا بیہقی نے کہ منفرد ہوا ہے ساتہا

اسکے ابو شیبہ بن عثمان اور وہ ضعیف ہے اور نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی مین مثل اسی کے ہے اور عمدة القاری شرح
صحیح بخاری مین ہے پس اگر کہے تو کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی حدیث ابن عباسؓ سے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
پڑہتے تہے رمضان مین بیس رکعت اور وتر سو کہونگا مین یہ حدیث روایت کیا ہی اسکو ابو القاسم بغوی نے معجم الصحابہ
مین کہا البغوی نی کہ بیان کیا ہمسے منصور بن ابی مزاحم نے کہ کہا منصور نے کہ بیان کیا ہم سے ابو شیبہ نے حکم سے اور حکم
نے مقسم سے اور مقسم نے ابن عباس سے اسحدیث کو اور راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی
شیبہ کا ہے کاذب کہا ہے اسکو شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے اسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی وغیرہم نے اور
لایا ہے اس سے ابن عدی اسحدیث کو کامل مین بیچ مناکیر کے اور متوسط مصنفہ ازدی مین ہی اور وہ جو نقل کیا گیا ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہین تہین ان دو راتون مین کہ نکلے تہے اس مین بیس رکعت
پس وہ منکر ہے اور خادم مصنفہ زرکشی مین ہی دعوی اسکا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہین ساتہہ صحابہ کے اس رات
مین بیس رکعت نہین ہے صحیح اور تہذیب الکمال مصنفہ ابی الحجاج المزی مین ہے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اسی مناکیر
مین کہ انہین مناکیر مین سی یہ حدیث ہی کہ تحقیق حضرت تہی پڑہتے رمضان مین بیس رکعت اور وتر کہا ابی الحجاج مزی نی
اور تحقیق ضعیف کہا ہے احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابو حاتم رازی اور ابن عدی اور ابو داؤد اور
ترمذی اور احوص بن المفضل الملائی نے اور کہا ترمذی نی کہ اسحدیث مین منکر الحدیث ہے اور کہا جرجانی نے کہ ساقط الحدیث
ہے اور کہا ابو علی نیشاپوری نے کہ قوی نہین ہے اور کہا صالح بن محمد بغدادی نے کہ ضعیف ہے نہین لکہی جاتی ہے
حدیث اسکی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکہا مینے طرف شعبہ کی کہ پوچہتا تہا مین شعبہ سی کہ آیا روایت کرون مین ابراہیم
ابی شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اس سے پس تحقیق وہ مرد برا ہے انتہی اور اسیطرح لکہا ہے سید محمد صدیق
صاحب نے ہدایت السائل الی ادلة المسائل مین بیچ اسکے میزان الاعتدال ذہبی مین ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ
مین ہے کہ کاذب کہا ہی اسکو شعبہ نے پہر کہا ذہبی نی کہ روایت کیا ہی عثمان دارمی نی ابن معین سے کہ نہین ہے ابراہیم ثقہ اور
کہا احمد نی کہ ضعیف ہے اور کہا بخاری نی کہ سکوت کیا ہے نقادین رجال نے اس سے اور کہا نسائی نی کہ متروک الحدیث ہی اور
مناکیر ابی شیبہ سی ہے وہ جو روایت کیا ہے بغوی نے کہ حدیث کیا ہمسے منصور بن ابی مزاحم نے کہ کہا منصور نے کہ حدیث کیا
ہمسے ابی شیبہ نے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نی ابن عباس سے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے مہینے رمضان مین
غیر جماعت مین بیس رکعت اور وتر اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے جو کہ روایت کیا اسکو عبد بن حمید اور
طبرانی نے طریق ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان سے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق حضرت

نے پڑہی بیچ رمضان کی بیس رکعت اور وتر کہا سبل الرشاد مین ابی شیبہ ضعیف کیا اسکو احمد بن معین اور بخاری اور
مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے اور کاذب کہا اسکو شعبہ نے اور کہا ابراہیم نے نہین ہے ثقہ اور اس
حدیث کو منکرات اسکے سے شمار کیا ہے انتہی اب رہا پڑہنا چھتیس رکعت اور چالیس رکعت تراویح کا سو مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین ہے کہ اسپر عمل سلف کا تہا انتہے اگر کوئی اب یہ کہے جو حدیث ضعیف کہ طرق متعددہ سے مروی ہو وہ حسن
ہوجاتی ہے تو جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ حسن ہوجانا ضعیف حدیث کا تعدد طرق سے اسوقت متصور ہے
جب ضعف اس راوی کا کذب یا مثل اسکی جرح شدید سے نہ ہو چنانچہ رسالہ اصول حدیث مین جو ترمذی کے اول مین مرقوم
ہے وَاَمَّا الضَّعِيْفُ فَلِكَذِبِ الرَّاوِيْ وَفِسْقِهٖ لَا يَنْجَبِرُ بِتَعَدُّدِ طُرُقِهٖ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ طَلَبُ الْعِلْمِ
فَرِيْضَةٌ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ بَيْنَ النَّاسِ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ
كَثِيْرَةٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ یعنی اور ایسی ضعیف واسطے جھوٹ راوی اسکے کے اور فسق اوسکے کے ہے نہین بدلا کرتے
(یعنے نقصان کا بیچ عدالت اور ضبوطی کے ساتھ ہونے بہت طرق اسکے کے جیسا کہ حدیث مین ہے کہ طلب کرنا علم کا
فرض ہے کہا بیہقی نے یہ حدیث مشہور ہے درمیان لوگون کے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے
بہت وجہ سے کہ وہ سب کے سب ضعیف ہین اور یہ حدیث جس مین گفتگو ہے ضعف اسکا راوی کے کذب کیوجہ سے ہے چنانچہ
عبارت متضمن جمع احادیث کی ذیل مین قریب گذرچکی ہے کہ شعبہ نے اسکو کاذب کہا ہے اور نسائی اسکو متروک الحدیث
کہتا ہے اور جرجانی نے اسکو ساقط کہا ہے اور بخاری نے اسکے حق مین کہا ہے سَكَتُوْا عَنْهُ یعنے محدثین اسکی روایت
سے ساکت ہین اور تدریب الراوی شرح تقریب النواوی مین ہے کہ بخاری سَكَتُوْا عَنْهُ اس شخص کے حق مین کہتا ہے جسکو
محدثین ترک کردین اور مسلم الثبوت مین لکہا ہے کہ بخاری کی نظر ہونا کسی شخص مین بمنزلہ اسکے ہے کہ اسکو
مذہب متروک ساکت کہا جاوے ایسا ہی مغتنم الحصول مین ہے پس یہ حدیث باوجود تعدد طرق کے بہی صلاحیت حسن ہونے
کی نہین رکہتی دوم یہ حدیث باوجود فرض تعدد طرق کے حسن لغیرہ بنیگی اور حسن لغیرہ لائق احتجاج کے احکام دین
مین جنمین مسنون ہونا تراویح بیس رکعت کا ہی نہین ہے اسیواسطے شرح نخبہ مین حسن لائق احتجاج مین قید حسن لذاتہ
کی لگائی ہے چنانچہ کہا ہے وَهٰذَا الْقِسْمُ مِنَ الْحَسَنِ اَيِ الْحَسَنِ لِذَاتِهٖ مُشَارِكٌ لِلصَّحِيْحِ فِي الْاِحْتِجَاجِ
یعنی اور یہ قسم حسن سے یعنے حسن لذاتہ شریک ہونیوالا ہے واسطے صحیح کے بیچ حجت پکڑنے کے ساتھ اسکے۔
سوم اگر فرض بہی کیا جاوے کہ یہ حدیث تعدد طرق سے جبر پاکر لائق احتجاج ہوسکتی ہے تو بہی یہ امر مفید مدعای
خصم اسوقت ہوگا جبکہ اسکی طرق کا تعدد ثابت کرے ورنہ مجرد امکان اسکے تعدد کا اور صحت قاعدہ تعدد کی

سفید مدعای خصم کب ہوسکتی ہے اور صاحب عقل بدون ثابت کرنے تعدد طرق ایک ضعیف حدیث کی دعوی اسکے حسن و لائق احتجاج ہونیکا بنظر تعدد طرق کب کرسکتا ہے انتہی اسیطرح لکہا ہے رسالہ مقاتیح لاسرار التراویح مین **دوسری** دلیل موطا امام مالک مین روایت ہے یزید بن رومان سے کہ تحقیق اسنے کہا تہے لوگ قیام کرتے بیچ زمانہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے رمضان مین ساتہہ تیئس رکعت کے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ بیچ ایک روایت کے آیا ہے کہ صحابہ قیام کرتے تہے بیچ زمانہ حضرت عمر کے ساتہہ بیس رکعت کے اور بیچ ایک روایت کے آیا ہے کہ امامت کرتے تہے انکی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ساتہہ بیس رکعت کی اور وتر کرتے تہے ساتہہ تین کے **سو پہلا جواب** روایت یزید بن رومان کا یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے اسلیے کہ یزید بن رومان نے حضرت عمرؓ کو نہین پایا اور نہین دیکہا یہ بات کبیری شرح منیۃ المصلی مین ہے اور نیز **محلی** شرح موطا امام مالک مین ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے یزید بن رومان نے نہین پایا زمانہ عمر بن خطاب کا اور **دوسرا جواب** یہ ہے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ نہین بیچ حق بیس رکعت کے کوئی روایت مرفوع لیکن جسقدر اس باب مین روایتین آئی ہین سب موقوف ہی ہین اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام باب مین اس کتاب مین پہلے گذرا **تیسرا جواب** یہ ہے کہ بیس روایتین معارض ہین ساتہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان اقوال سے جو کہ آگے آتے ہین **قول اول** عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّتَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہے سائب بن یزید سے کہا حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہاوین لوگون کو رمضان مین (یعنے رات کو) گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا ساتہہ سو آیتون کے یہانتک کہ تہے ہم ٹیک لگاتے لاٹہیو پر بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تہے ہم پہرتے مگر بیچ قریب فجر کے روایت کیا اسحدیث کو مالک نے **قول دوم** مصنف ابن ابی شیبہ مین روایت ہے انہین سے کہ تحقیق انہون نے کہا کہ کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب اور سلیمان بن ابی حثمہ سے (کہ تراویح) پڑہاوین وہ دونو لوگون کو گیارہ رکعت **قول سوم** سنن سعید بن منصور مین ہے کہ بیان کیا ہمسے عبد اللہ بن محمد نے کہا عبد اللہ بن محمد نے کہ بیان کیا ہمسے محمد بن یوسف نے کہا محمد بن یوسف نے کہ سنا مینے سائب بن یزید سے کہتے تہے سائب بن یزید کہ تہے ہم (تراویح) پڑہتے زمانہ عمر بن الخطاب مین گیارہ رکعت **قول چہارم** قیام اللیل مصنفہ محمد بن نصر المروزی مین ہے کہ بیان کیا ہمسے اسحاق نے کہا محمد بن اسحاق نے بیان کیا مجہسے محمد بن یوسف نے کہ روایت کرتے تہے محمد بن یوسف انکے دادا اسائب

بن یزید سے کہا سائب بن یزید نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے بیچ زمانہ حضرت عمرؓ کے رمضان میں تیرہ رکعت **فائدہ** کہا ابن حجر
نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں کہ کہا ابن اسحاق نے یہ اثر ثابت تر ہے ان آثار میں سے کہ سنی میں نے بیچ اس باب میں انتہی
اور مراد تیرہ رکعت سے آٹھ رکعت تراویح ہے اور پانچ رکعت وتر جیسا کہ **بخاریؒ اور مسلم** کی حدیث میں حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے پانچ رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں اس کتاب میں پہلے گزر چکا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر کرتے انمیں سے ساتھ پانچ رکعت کے **فائدہ** ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح
البخاری میں لکھا ہے اور عدد پہلا موافق ہے واسطے حدیث کے کہ مذکور ہے بعد اس حدیث کے اس باب میں اور نزدیک
قریب ہے اس سے صرف وتر کا فرق ہے کہ اول میں وتر کی تین رکعت ہیں او ثانی میں وتر کی پانچ رکعت انتہی اور ایسا ہی
کہا ہے امام مالک نے اور کلام اسکا قریب گذرا **اٹھتیسری دلیل** مسند امام احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ میں
روایت ہے عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر
متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہ مبارک اپنے کے پس نصیحت کی ہم کو نصیحت خوب کہ بہیں اسکے آنکھیں اور ڈری اس سے
دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالے کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت
کرتا ہوں میں تم کو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجا لانے کے یعنے سردار مسلمانوں کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق
شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہے تم میں سے پیچھے میرے پس دیکھے گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقے
خلفاء راشدین کے کو کہ ہدایت کیے گئے ہیں پھر دساکرو ساتھ اسی کے اور مضبوط پکڑے رہو اسے ساتھ دانتوں کے اور بچو
تم نئی نئی باتوں سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح
ہے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا نماز کا اور **ترمذیؒ** میں روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو ساتھ ان دو شخصوں کے کہ پیچھے میرے ہیں کہ وہ ابوبکر اور عمر ہیں **ف** کہا ترمذی نے
اور بیچ اس باب کے ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور **مسک الختام** شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے
اور روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور وہ کئی طریقہ سے ہے کہ بیچ انکے گفتگو ہے مگر یہ کہ بعض اسکا
قوت دینے والا بعض کا ہے **حاصل مطلب** حدیث عرباضؓ بن ساریہ اور حدیث حذیفہؓ کا ایک ہی ہے سو جواب ان دونوں
کا یہ ہے کہ **مسک الختام** شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ نہیں ہے مراد ساتھ سنت خلفاء راشدین کے مگر طریقہ ان کا
کہ موافق طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو جہاد دشمن اور تقویت شعار دین اور مانند اسکے سو اسلیے کہ حدیث
عام ہے ہر خلیفہ راشد کو خاص نہیں ہے ساتھ شیخین یعنے ابوبکر اور عمر کے اور معلوم ہے قواعد شریعت سے کہ کسی خلیفہ

راشد کو نہین پہونچتا کہ کوئی طریقہ سوای اس طریقے کے کہ اوسپر حضرت تہی مشروع کرے اور حضرت عمرؓ ساتہہ لفس اپنے کی خلیفہ راشد ہے باوجود اس بات کی کہ لوگون کو ایک خاص شخص رحمیع کرنیکا امر بیچ رات کے رمضان کی مہینے مین بدعت رکہا اور نہ کہا کہ یہ سنت ہے پس فکر کر باوجود اس بات کے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خلاف کیا ہے حضرت ابوبکر او عمر کا بیچ کئی جگہہ کے اور کئی مسائل کے پس یہ دلالت ہے اس بات پر کہ عمل نہین کیا اونہون نے حدیث کو اور حجت ہونے قول اور فعل انکے کے اور برماوی نے بیچ شرح الفیہ کے کہ اصول فقہ مین ہے تحقیق کلام اس مقام مین کی ہے یعنے اوپر اس بات کے کہ قول حضرت ابوبکر اور عمر رض کا حجت نہین باوجود اس بات کے کہ کہا ہے کہ حدیث پہلی دلالت کرتی ہے اوپر اس بات کے کہ جب اتفاق کرین ہر چہار خلیفہ اوپر کسی فعل کے تو وہ قول حجت ہوتا ہے نہ اسوقت کہ انمین سے ایک ہی اکیلا ہووے اور تحقیق یہ ہے کہ اقتدا انکا تقلید نہین ہے بلکہ سوای اسکے ہے جیسا کہ تحقیق کیا ہمنے اسکو بیچ شرح نظم الکافل کے بیچ بحث اجماع کے انتہی تمام ہوا کلام سبل کا اور مفاتیح الاسرار التراویح مین لکہا ہے کہ مراد سنۃ الخلفا سے وہی سنت انکی ہے جس مین وہ موافق و متبع سنت نبوی ہین نہ وہ جسکے وہ خود موجد ہوئے اور وہ سنت نبوی کیطرف منتہی نہ ہوئے تو لازم تہا کہ انکا کوئی فعل و قول محل انکار و ترک عمل صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کا نہ ہوتا حالانکہ بہت سی ایسے امور ہین جو بعض خلفاء راشدین کی قول و فعل سے ثابت ہین اور لوگون نے قبول نہین کیے بلکہ بعضے ایسے امور ہین جنسے انہون نے خود رجوع کر لیا اور اگر وہ قول و فعل انکے بذات خود وقطع نظر توافق و متابعت سنت نبوی کے حجت ہوتی اور ان کو بذات خود منصب تشریع تحلیل یا تحریم یا سنت کرنے یا واجب کرنیکا ہوتا تو انکے وہ قول و فعل اور صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین سے محل انکار و ترک عمل کیون بنتے اور وہ خود بہی اسنے رجوع کیون کرتے سر اس بات کا یہ ہے کہ منصب تشریع منصب الٰہی ہے بمضمون اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے نہین حکم مگر واسطے اللہ کے وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ اَحَدًا یعنے اور نہین شریک کرتا بیچ حکم اپنے کی کسی کو اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوْا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ کیا واسطے انکے شریک ہین کہ مقرر کیا ہے واسطے انکے دین مین سے جو کچہ کہ نہین اذن دیا ہے ساتہہ اسکے اللہ نے پہر اگر نسبت اسکی طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوتی ہے تو وہ بہی اس جہت سے ہے کہ وہ خدا کیطرف سے ملہم تہے اور حرام و حلال پر مامور قال اللہ تعالی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنے اور نہین بولتا خواہش اپنی نہین وہ مگر وحی بہیجی جاتی ہے اور نسبت اسکی طرف مجتہدین کے خلفاء صحابہ ہون خواہ غیر انکے اسی معنی سے ہے کہ وہ نص شارع سے استنباط کرکے کہتے ہین چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث حجۃ اللہ البالغہ مین بذیل بیان تقلید شرکی کے جس مین اتباع غیر نبی مخالف نصوص یا اجماع و فرماتے ہین اور بہید اسکا یہ ہے کہ حلال کرنا اور حرام کرنا عبارت ہے جہان مین یہ حکم جاری کرنے سے کہ فلانی چیز کا خدا

کیا جاویگا تو یہ فرمان مواخذہ کرنے اور نہ کرنے کا سبب ہوگا اور یہہ بات اللہ تعالی کی صفتون مین سے ہے اور حلال کرنے اور حرام کرنے کی نسبت جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے تو ان معنے کرکے کہ انکا فرمان اللہ تعالی کو حلال کرنے اور حرام کرنیکی قطعی علامت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سے مجتہدین کیطرف ان چیزون کی نسبت جو ہے تو ان معنے کرکے کہ اس کو صاحب شرع سے روایت کرنا نص سے ہے یا اسکی کلام کے معنے استنباط کرنے سے ہے الخ پس جب تک غیر نبی کے قول و فعل کا مستند و ماخذ کتاب اللہ و سنت نہو وہ بذات خود کبھی مثل سنت نبوی و تمثیلہ اسکا ہو سکتا ہے اب ہم چند مثالین ان امور کی جو خلفاؓ سے بلا استناد سنت نبوی کے صادر ہوئین اور لوگون نے اس سے انکار کیا یا خود خلفاؓ نے بعض اقوال سے رجوع بھی کر لیا معرض نقل مین لاتے ہین تاکہ ہمارا بیان مذکور تصدیق کو پہونچے **اول** حضرت عمر و عثمان رضے اللہ تعالی عنہما تمتع سے منع کرتے تہے لوگون کو اور حضرت علی مرتضی وغیرہ انکے مخالف رہے دیکہیے صحیح مسلم مع شرح نووی کے جسکا جی چاہے صفحہ ۳۹۳ و ۳۹۴ مین بلکہ ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۴ مین لکہا ہے عبد اللہؓ بن عمر بھی اس مسئلہ مین باپ کے مخالف رہے کسینے عبد اللہؓ بن عمر سے حکم تمتع کا دریافت کیا تو انہون نے جواز کا حکم دیا پہر سائل نے کہا تمہارا باپ تو منع کرتا تہا اسکے جواب مین کہنے لگے کہ بہلا اگر ایک کام کو پیغمبر نے کیا ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہو تو اتباع رسول کا ہوگا یا میرے باپ کا اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے **دوم** حضرت عمرؓ جنبی کیواسطے تیمم سے منع کرتے تہے جس مین انکے مخالف اصاغر صحابہ ہے چنانچہ پیام صفحہ ۱۶۱ صحیح مسلم مین درج ہے دیکہ لے جسکا جی چاہے بلکہ انکی اس بات کو کسینے ائمہ مذاہب سے قبول نہین کیا اور بعضون نے خود آپ کا رجوع اس مسئلہ سے نقل کیا ہے **سوم** عمر فاروقؓ نے مہر کثیر سے منع کیا جس مین انکے مقابلہ مین ایک بوڑہیا کہڑی ہوگئی اور اسنے کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن مین فرماتا ہے وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا یعنے اور دیا ہے تمنے ان کو مال کثیر پس تم کہان سے منع کرتے ہو پس حضرت عمرؓ نے اپنے قول سے رجوع کرکے اسکی بات تسلیم کر لی دیکہ لو اس قصہ کو تفسیر مدارک مطبوعہ مطبع حنفی دہلی کے صفحہ ۱۲۸ مین جسکا جی چاہے **چہارم** حضرت علی مرتضیؓ نے ایک قوم مرتدین کو جلا دیا تہا جس مین حضرت ابن عباسؓ نے انپر انکار کیا دیکہ لے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۲۳ مین جسکا جی چاہے **پنجم** حضرت عمرؓ نے قرآن مجید کو یکجا جمع کرنیکو کہا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس بات کو پسند نہ کیا اور کہا كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے کسطرح تم کرو گے ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبتک کہ انکی سمجہ مین اسکی حکمت نہ آئی پہر بعد اتفاق سابق دونون کے زید بن ثابتؓ نے دونو کو انکار کیا اور کہا كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے کسطرح کرو گے تم ایک چیز کہ نہین کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ اسکی سمجھ مین حکمت اسکی آگئی دیکھ لے یہ بات بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۵ ۷ مین جسکا جی چاہے
انکے سوا اسکی مثالین اور نظیرین اور بہی بہت ہین اگر سب لکھی جاوین تو طوالت ہوتی ہے لہذا اسی قدر پر اکتفا کیا گیا دلیل
چوتھی زرین مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پوچھا
مینے اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنے سے پیچھے میرے پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف میری کہ ای محمد بلا شبہ اصحاب تیرے نزدیک
میرے بمنزلہ ستارون کے ہین آسمان مین بعضے ان ستارون مین سے قوی تر اور روشن تر ہین بعضے سے اور واسطے ہر ایک کے نور ہے
پس جس شخص نے کہ لیا کچہ اس چیز سے کہ وہ اس چیز پر ہین اختلافات انکے سے پس وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہین کہا اور فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یعنے صحاب میرے مانند ستارون کے ہین پس ساتھ جس
کسی کے انمین سے پیروی کروگے راہ پاؤگے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع یعنے جہوٹی بنائی ہوئی ایک زٹل ہے جیسکہ مولوی
عبد الحی صاحب حنفی لکھنوی نے اپنے رسالہ تحفۃ الاخیار فی احیاء سنت الابرار مین لکھا ہے کہا کمال الدین محمد
نے بیچ تیسیر الوصول شرح منہاج الاصول کے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث بہت طرق سے کہا ابن حزم نے یہ حدیث
موضوع ہے اور کہا بزار نے نہین ہے صحیح اور کہا بیہقی نے یہ حدیث مشہور المتن ہے اور سندین اسکی ضعیف ہین نہین ثابت
ہوئی بیچ اس میں کے کوئی اسناد انتہے مختصرا پس معلوم ہوا کہ حجت پکڑنی ساتھ اس حدیث کے خوب نہین بلکہ بیدینی ہے

فصل نماز استخارہ کی بیان مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ
بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا
اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کامون کی جیسے سکہاتے ہم کو
سورۃ قرآن کی یعنے بہت اہتمام تہا اسکے سکہانیکا فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑہے دو
رکعتین سوا فرض کے پہر چاہیے کہ کہے یا الہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہ سے ساتہ استعانت علم تیرے کی اور طلب

ف یعنی حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۵ میں ہے ۱۲

قدرت کی کرتا ہون (یعنے اوپر پانی چیز کے اور حاصل کرنی اسکے کو بواسطہ قدرت تیری کر) اور مانگتا ہون تجہہ سے فضل تیرے سے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہی (یعنے ہر چیز پر) اور مین نہین قادر (یعنے کسی چیز پر مگر ساتہہ قدرت تیری کے) اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننے والا غیبون کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام کہ مین قصد اسکا رکہتا ہون بہتر ہے میرے لیے دین میری مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا بیچ اِسجہان کے اور اُسجہان کے پس مہیا کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پہر برکت دی اسمین میرے لیے اور اگر جانتا ہے تو کہ یہ کام برا ہے میرے لیے دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میرے مین یا فرمایا اِس جہان مین یا اُسجہان مین پس پہیر اسکو مجہہ سے اور پہیر مجہکو اُسسے اور مہیا کر میرے لیے بہلائی جہان ہو پہر راضی کر مجہہ کو ساتہہ اسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنے نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف** او عاجل امری مین لفظ اَو شک راوی کے لیے ہے یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرتؐ نے فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی جگہہ عاجل امری وآجلہ فرمایا پس افضل یہ ہے کہ دونو جملہ پڑہے اور نام لیوے حاجت اپنی کا

فصل نماز سفر مین نماز قصر کرنیکے بیانمین

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِلْبُخَارِیِّ ثُمَّ ھَاجَرَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَی الْاَوَّلِ زَادَ اَحْمَدُ اِلَّا الْمَغْرِبَ فَاِنَّہَا وِتْرُ النَّہَارِ وَاِلَّا الصُّبْحَ فَاِنَّہَا تَطُوْلُ فِیْہَا الْقِرَاءَۃُ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا اول جو فرض ہوئی نماز دو رکعت تہی پس ٹہکانے پر رہی نماز سفر کی اور پوری ہوئی نماز حضر کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین ہے پہر ہجرت کی پس فرض ہوئی چار رکعت اور ٹہکانے پر رہی نماز سفر کی پہلے حال پر زیادہ کیا احمد نے مگر مغرب کی (یعنے وہ حضر مین بہی تین رکعت ہی اور سفر مین بہی تین ہی) کیونکہ وہ وتر ہین دنکے اور مگر صبح کی پس تحقیق دراز ہوتی ہی بیچ اسکے قراءت **فائدہ** ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا دونون نے مقرر کین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سنت ہے **ف** نہین ناقص یعنے سفر مین شروع ہی دو رکعتین ہین نہ یہ کہ پہلے چار تہین اب دو رکعتین کم کر دین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنے ثابت ہے ساتہہ سنت کے سنتون اسلام سے اور **ترمذی** مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے تہے شہر مین اور نہ سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہین دنکے اور پڑہتے پیچہے اسکے دو رکعتین (یعنے سنت) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور **بخاری** اور مسلم مین روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین

اور پڑہی نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین ف اس حدیث مین بیان ہی حضرت کے سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ
سفر مکہ کا کیا حج کے لیے تو ظہر مدینہ مین پوری پڑہی پہر جب نکلے اور ذو الحلیفہ مین پہونچے کہ نام ایک جگہہ کا ہے کہ تین کوس کے
مدینہ سے ہے نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑہین مذہب امام اعظم اور شافعی کا یہی ہے کہ مسافر جب نکلے شہر کے مکانات
سے قصر کرے اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تمہارے گہر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ
قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ
أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا مینے واسطے عمر بن الخطاب کے کہ (اللہ تعالی نے فرمایا ہے) نہین اوپر تمہارے گناہ یہ کہ
کوتاہ کرو تم نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ مین ڈالین تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوے پس تحقیق کہ امن مین ہین اب لوگ (یعنے خوف
جاتا رہا پس کیا وجہ ہے کوتاہ کرنے نماز کی) کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تعجب کیا مینے اسچیز سے کہ تعجب کیا تو نے
اسے پس پوچہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سے پس فرمایا صدقہ ہے کہ صدقہ کیا اللہ تعالی نے ساتہہ اسکے تمہیر
پس قبول کرو صدقہ اسکا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف بخاری اور مسلم مین روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اس حال مین کہ ہم تہے بہت ایسے
کہ نہ تہے کبہی اور بہت امن مین تہے ف یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے کہ ان دنون مین صحابہ بے شمار تہے اور باامن تہے
کفار سے پس اسلیے کہا کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کے کفار سے نہین جیسا کہ یہ آیت فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ آخر تک سے جو مذکور ہوئی معلوم ہوا بلکہ بہر حال قصر کرنا چاہیے کیونکہ حالت امن مین نماز کا قصر کرنا اگر خدا تعالی
کی رضی کے خلاف ہوتا تو حضرت کبہی نہ قصر کرتے حالانکہ قصر کرنا حضرت کا مثل آفتاب کے روشن و عیان ہے اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا عین حکم ماننا خدا تعالی کا ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچہی اور فرمایا اللہ تعالی
نے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ یعنے جس نے فرمانبرداری کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اسنے
فرمانبرداری کی اللہ کی اور بخاری مین جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ
اللهَ یعنے پس جس نے فرمانبرداری کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اسنے فرمانبرداری کی اللہ تعالی کی اور

الله تعالی نے فرمایا ہے يُرِيْدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنے ارادہ کرتا ہے الله ساتھ تمہاری آسانی
کا اور نہین ارادہ کرتا ساتھ تمہاری دشواری کا اور مسند امام احمد مین روایت ہی ابن عمر رضی الله عنہما سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم نے کہ تحقیق الله تعالی پسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکی رخصت کی کام جیسے ناپسند
رکھتا ہی کہ ادا کیے جاوین اسکے گناہ کے کام اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت مین ہی جیسے کہ
پسند رکھتا ہے کہ ادا ہوون اسکے فرائض اور نسائی مین روایت ہی ابن سمط سے کہ کہا دیکھا مینے حضرت عمر بن الخطاب
کو نماز پڑہتے ذی الحلیفہ مین دو رکعتین پس پوچھا مینے ان سے اس لئے پس کہا حضرت عمر نے مین کرتا ہون جیسا کہ دیکھا مین
نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو کرتے ہوئے ف ابن سمط نے جو حضرت عمر سے پوچھا تو غرض اس کی پوچھنے سے یہ تہی
کہ کلام الله مین تو یون آیا ہے کہ جب خوف کفار کا ہو تب نماز قصر کرو سوا خوف کفار کا نہین ہا آپ جو قصر کرتے ہین
اسکی کیا وجہ ہی تب اس کے جواب مین حضرت عمر نے کہا کہ مین قصر کرتا ہون یعنی حالت امن مین جیسا کہ دیکھا مینے قصر
کرتے ہوئے پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم کو اور یہ سب حدیثین دلیل ہین حنفیہ کی اس بات پر کہ سفر مین قصر کرنا نماز کا واجب
ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہی کہ مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ قصر واجب ہے خواہ سفر تکلیف کا ہو خواہ نہ ہو
راہ چلنے والا ہو خواہ ٹہیرنیوالا ہو سفر خوف کا ہو خواہ امن کا ہو سفر طاعت کا ہو خواہ معصیت کا ہو اور اسیطرح سے
ہے بیچ تمام رخصتون سفر کے اور مذہب امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہ ہے کہ قصر رخصت ہی اور
نمازی اختیار دیا گیا ہے درمیان قصر اور پوری پڑہنے کے اور شک نہین کہ نماز بست اس باب مین مذہب حنفیہ کا ہے
انتہے اور جو لوگ کہ قائل اس بات کے ہین کہ قصر رخصت ہی دلائل انکے یہ ہین پہلی دلیل وہ قول الله تعالی کا ہے جو
یعلی بن امیہ کی حدیث مین قریب گذرا وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یعنے اور جسوقت چلو تم بیچ زمین کے پس نہین اوپر تمہارے گناہ یہ کہ
کوتاہ کرو تم نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے ف معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین
لکھا ہی اور ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہے اوپر پوری پڑہنے نماز کے اسلیے کہ تحقیق الله تعالی نے فرمایا ہے فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اور لفظ لا جناح کا سوای اسکے نہین کہ استعمال ہوتا ہے بیچ رخصتون
کے نہ بیچ اسچیز کے کہ ہو واجب پس ظاہر آیت کا واجب کرتا ہے اس بات کو کہ قصر نہین ہی جائز مگر نزدیک خوف کے اور
نہین امر اوپر اسکے سوای اسکے نہین کہ اتری ہی یہ آیت اوپر اکثر سفرون نبی صلے الله علیہ وسلم کے اور اکثر سفر
نہین خالی خوف دشمن کے سے اور قصر کرنا جائز ہے سفر مین بیچ حالت امن کے نزدیک عام اہل علم کے اور

دوسری دلیل انکی یہ حدیثین ہین جوکہ اب آتی ہین دارقطنی مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے قصر کرتے سفر مین اور پوری پڑہتے اور روزہ رکہتے اور افطار کرتے اور راوی اسکے ثقہ ہین مگر
تحقیق وہ معلول ہے اور محفوظ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا اونہون نے اپنے فعل سے اور کہا کہ تحقیق
وہ یعنے پورا پڑہنا نماز کا نہین مشکل مجہپر روایت کیا اسکو بیہقی نے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی انہین سے
کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتین یعنے اول دو رکعتین فرض ہوئین سفر اور حضر مین پہر ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس فرض کی گئی چار حضر مین اور چہوڑی گئی نماز سفر مین پہلی فرض پر کہا زہری نے کہا مینے واسطے
عروہ کے کیا حال ہے حضرت عائشہ کا کہ پوری پڑہتی ہین نماز سفر مین کہا دلیل پکڑتے ہین جیسے دلیل پکڑی حضرت
عثمان نے **ف** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ کہا عینی نے شرح مسند ابن اثیر مین ہے کہ قصر کرنا نماز
کا چوتہے سال ہجری مین ہوا ہے انتہی اور دلیل پکڑی ہے حضرت عثمان اور حضرت عائشہ نے ایک تو ساتہ آیۃ
قرآن فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الآیۃ اور دوسری ساتہ حدیث دارقطنی کے کہ حضرت قصر کرتے سفر مین اور پوری
پڑہتے جوکہ اوپر گزری اور تیسری ساتہ حدیث نسائی کے کہ دلیل ہے حضرت عائشہ کی انہین کی روایت سے اور
وہ قریب آویگی اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا عثمان رضے اللہ عنہ نے
پڑہین ابتدا اپنی خلافت مین دو رکعتین اور پہر پڑہین حضرت عثمان نے پیچہے چار رکعتین **ف** امام نووی نے شرح
صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ حضرت عثمان ابتداء خلافت سے آٹہہ برس تک نماز قصر کرتے رہے اور ایک روایت مین ہے کہ چہہ
برس تک اور یہی مشہور ہے کہ پوری پڑہی حضرت عثمان نے پیچہے چہہ برس کے خلافت اپنی سے انتہی اور نسائی مین
روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق اونہون نے کہا عمرہ کیا مینے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے مدینہ سے مکہ تک یہانتک کہ جب آئی مین مکہ مین کہا مینے اے رسول اللہ کے قربان ہون مان باپ میرے آپ پر
نماز قصر کرتی ہون مین اور پوری پڑہتے ہین آپ اور افطار کرتی ہون مین اور روزہ رکہتے ہین آپ فرمایا اچہا
کرتی ہے تو اے عائشہ اور نہ عیب لگایا یعنے اس بات کا حضرت نے مجہپر **ف** تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہی
کہ قصر کرنا نماز کا سفر مین جائز ہے ساتہ اجماع امت کے اور اختلاف ہی بیچ جائز ہونے پوری پڑہنے کے پس گئے اکثر
انکے طرف اس بات کی کہ تحقیق قصر کرنا نماز کا واجب ہے اور یہ مذہب حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عمر اور جابر اور ابن
عباس کا ہے اور ساتہ اسکے قائل ہوئے حسن اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ اور یہہ قول مالک اور اصحاب الرای کا ہے
اور گئی ہے ایک جماعت طرف اس بات کی کہ جائز ہے پوری پڑہنا روایت کی گئی ہے یہ بات حضرت عثمان اور سعد

الی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے اور اسی کے قائل ہین امام شافعی اور انکے نزدیک ثابت ہے کہ اگر چاہے پوری پڑہے اور اگر چاہے قصر کرے اور قصر افضل ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ قصر کرنے کے سفر مین پس کہا شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علما نے جائز ہے قصر کرنی بہی اور پوری پڑہنی بہی اور قصر افضل ہے اور کہا امام ابوحنیفہ اور اکثر لوگون نے کہ قصر واجب ہے اور پوری پڑہنا درست نہین ہے اور دلیل پکڑتے ہین ساتہہ حدیث یعلی بن امیہ کی حدیث کی اور ساتہہ اس بات کے کہ تحقیق اکثر فعل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور انکے صحاب کا تہا قصر کرنا اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے اور جو موافق ہین امام شافعی کے ساتہہ حدیثون مشہورہ کے جو کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہین کہ تحقیق صحابہ رضے اللہ عنہم تہے سفر کرتے ساتہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس انہین سے بعض صحابہ قصر کرتے تہے اور بعض ان مین سے پوری پڑہتے تہے اور بعض ان مین سے روزہ رکہتے تہے اور بعض ان مین سے افطار کرتے تہے نہین عیب کرتا تہا بعض انکا بعض پر اور ساتہہ اس بات کی کہ حضرت عثمان تہے پوری پڑہتے اور اسیطرح حضرت عائشہ وغیرہ اور ایسا ہی ظاہر قول اللہ بزرگ کا ہے فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قصر کرنا گناہ نہین مباح ہے لیکن مسافر کو کسی جگہہ ٹہیرنے سے

اس مین نماز قصر کرنے کی حد کے بیان مین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّۃَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِہَا عَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے طرف مکہ کی پس تہے نماز پڑہتے دو دو رکعتین یعنی چار کی دو پڑہتے یہانتک کہ پہر آئے ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واسطے انس کے کیا ٹہیرے تہے تم مکہ مین کچہ یعنی کچہ مدت کہا ٹہیرے تہے ہم مکہ مین دس دن روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** سنن دارمی مین روایت ہے انہین سے کہ یہ ذکر حجۃ الوداع کا تہا اور بخاری مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا ٹہیرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انیس دن مکہ مین قصر کرتے تہے کہا ابن عباس نے پس اگر ہم ٹہیرتے انیس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹہیرتے تو ہم پوری کرتے ہم یعنے چار رکعت پڑہتے اور ابوداؤد مین روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ٹہیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین بیس دن قصر کرتے تہے نماز کو **ف** کہا ابوداؤد نے کہ سوای معمر کے نہین مسند بیان کی اس حدیث کی کسینے اور کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین مگر بیشک اختلاف ہے بیچ وصل اس حدیث کی یعنے اسلیے کہ بیچ سند اس حدیث کے معمر ہے اور کہا ترمذی نے اور روایت کی

گئی ہی حضرت علی سی کہ تحقیق کہا اوس نے جو شخص کہ اقامت کرے دس دن پوری پڑہے نماز اور روایت کی گئی ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق کہا اوس نے جو شخص کہ اقامت کرے پندرہ دن پوری پڑہے نماز اور روایت کی گئی ہے اسی سی بارہ دن کی بہی اور روایت کی گئی ہے سعید بن مسیب سے کہ تحقیق اوسنے کہا جب اقامت کرے چار دن نماز پڑہے چار رکعتین اور روایت کیا اسکو اسنے قتادہ اور عطا خراسانی نے اور روایت کی ہے داؤد بن ابی ہندنے خلاف اسکی اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے پیچہے اسکے بیچ اس باب کے پس ایہر سفیان ثوری اور اہل کوفہ گئے ہین طرف وقت معین کرنے پندرہ دن کی جب قصد کرے اوپر ٹہیرنے پندرہ دن کی پوری پڑہے نماز اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے اوپر ٹہیرنے بارہ دن کی پوری پڑہے نماز اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب نیت کرے اوپر ٹہیرنے چار دن کے پوری پڑہے نماز اور ایہر اسحاق پس دیکہتے تہے بہت قوی مذہبون سی بیچ اسکے حدیث ابن عباسؓ کی کہا اسحاق نے اسلیے کہ تحقیق ابن عباسؓ نے روایت کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر تاویل کیا اسکو بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جب قصد کرے اوپر ٹہیرنے انیس دنکے پوری پڑہے نماز پہر اجماع کیا اہل علم نے اوپر اس بات کی کہ تحقیق واسطے مسافر کے ہے یہ کہ قصر کرے جبتک کہ نہ نیت کرے ٹہیرنے کی اگرچہ آوین اوپر اسکے کئی برس انتہے اور ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین لکہا ہی کہ روایت کی ہی عبد الرزاق نے ساتہہ سند اپنی کے کہ تحقیق ابن عمرؓ ٹہیرے آذربیجان مین چہہ مہینے قصر کرتے تہے نماز کو اور بیہقی نے روایت کی ہی بیچ معرفت کے ساتہہ اسناد صحیح کے کہ تحقیق ابن عمرؓ نے کہا کہ پڑی تہی ہمپر برف اور ہم آذربیجان مین تہے چہہ مہینے بیچ لڑائی کے پس تہے ہم نماز پڑہتے دو رکعتین اور اسی کتاب مین ہے کہ ساتہہ ابن عمرؓ کے اور صحابہ بہی تہے اور روایت کی عبد الرزاق نے حسن سی کہ کہا اسنے تہے ہم ساتہہ عبد الرحمن بن سمرہ کی بیچ بعض شہرون فارس کے کئی برس پس تہے ہم نہ جمع کرتے اور نہ زیادتی کرتے اوپر دو رکعتون کے اور روایت کی عبد الرزاق نے انس بن مالک سے کہ تحقیق وہ تہے ساتہہ عبد الملک بن مروان کے شام مین دو مہینے نماز پڑہتے تہے دو دو رکعتین انتہے اور **شیخ عبد الحق** نے شرح مشکوٰۃ مین لکہا ہے کہ مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ اگر ساتہہ نیت اقامت کی چار دن یا زیادہ ٹہیرے مقیم ہوجاتا ہے اور چار رکعت ادا کرے اور اگر بدون نیت کی ساتہہ قصد نکلنے آجکل کے زیادہ اٹہارہ دن تک رہے نماز پوری پڑہے اور اونہون نے اندازہ چار دن کا حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے انتہے اور **امام شوکانی** نے دررہبیہ مین لکہا ہے اور جب ٹہیرے کسی شہر مین متردد تو قصر کرے بیس دن تک اور جب ارادہ کرے چار دن ٹہیرنیکا تو پوری نماز پڑہے بعد چار دن کے انتہے **نماز قصر کرنے کی مسافت کی حد کی بیان مین** عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

خَرَجَ مَسِیْرَۃَ ثَلَاثَۃِ اَمْیَالٍ اَوْ ثَلَاثَۃِ فَرَاسِخَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہو انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ
کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلتے تین میل یا تین فرسخ کی راہ نماز پڑہتے دو رکعت روایت کیا اس حدیث کو
مسلم نے ف مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ سبل مین کہا ہے کہ اس روایت مین جو میل یا فرسخ مین
شک ہے سو شعبہ (راوی حدیث) سے ہے اصل حدیث مین نہین اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا
شافعی اور مالک اور اندونون کے یارون نے اور لیث اور اوزاعی اور فقہا اصحاب حدیث اور انکے سوا اورون نے نہیں
جائز ہے قصر مگر بیچ مسافت دو منزلون میانہ کے اور وہ اٹہتالیس میل ہاشمی ہوتے ہین اور میل چہہ ہزار گز کا اور
گز چوبیس انگلی چوڑی برابر کا اور انگلی چہہ جو چوڑی برابر کی ہوتی ہے اور کہا ابو حنیفہ اور کوفیون نے نہ قصر کیجاوے
کمتر تین منزل سے اور روایت کی گئی ہے عثمان بن مسعود اور حذیفہؓ سے اور کہا داؤد اور اہل ظاہر نے جائز ہے قصر
کرنی دراز سفر مین بہی اور تہوڑے مین بہی یہانتک کہ اگر ہو تین میل تو بہی قصر کرے آہ اور امام شوکانی نے دراری
مضیہ شرح درر البہیہ مین لکھا ہے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جب تم زمین پر چلو تو تمپر نماز قصر کرنیکا کوئی گناہ نہیں
اور زمین پر چلنا ہر چلنے پر کہا جا سکتا ہے مگر چونکہ حضرت بقیع غرقد تک اور مانند اسکی جایا کرتے تہے اور نماز قصر
نہین کیا کرتے تہے اسلیے سفر کے بغیر چلنا اس سے نکل گیا اور حضرتؐ سے تعین قدر سفر مین جس مین مسافر قصر کرے
کچہ ثابت نہین سو جسے لغت اور شرع مین سفر کہا جاے اسکیطرف رجوع کرنا واجب ہوا اور جو کوئی اپنی بستی سے
کہین کو سفر کے ارادہ سے نکلے یہانتک کہ وہ مسافر گنا جاوے تو وہ قصر کرے نماز کو اگرچہ وہ مقام ایک برید یعنے
بارہ میل سے کم (فاصلہ پر) ہو اور جن (علما) نے برید اور ایک دن اور دو دن اور تین دن اور اس سے زیادہ کو معتبر کہا
ہے (اور اسکی قید لگائی اور تعیین کی ہے) ان کی روشن دلیل نہین ہے بہت ہو انکی دلیل تو یہ حدیث ہو کہ کسی عورت
کو جو اللہ تعالی اور آخر دن (یعنے قیامت) پر ایمان رکہتی ہو اپنے ذی محرم کے سوا تین دن کا سفر کرنا حلال نہیں
اور ایک روایت مین ہے ایک دن اور رات اور ایک روایت مین ایک برید سو یہ حدیث مین نماز قصر کرنیکا ذکر (تک)
نہین اور نہ حدیث اسکے سیاق مین ہے بلکہ وہ مسئلہ ہی جدا ہے اور اس سے قصر کے باب مین دلیل پکڑنا محض اٹکل
ہے اور اس باب مین جتنی روایتین آئی ہین ان سب سے بہتر وہ روایت ہو جس سے شعبہ نے یحیے بن یزید ہنائی سے
روایت کیا ہے کہ مینے انسؓ سے نماز قصر کرنیکا مسئلہ پوچہا تو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین
فرسخ کا سفر کرتے تو دو رکعتین پڑہتے اور شک شعبہ کی طرف سے ہے یعنے اوسے یاد نہین رہا کہ انسؓ نے تین
میل فرمائے یا تین فرسخ اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے اب اگر (پہلی حدیث سے نماز کے قصر کرنے پر)

کوئی یون دلیل پکڑے کہ حضرت نے عورتون کو بدون اپنے محرم کے اس قدر مسافت کے سفر سے جو منع کیا تو اسکی وجہ یہی ہے کہ آپ نے اس کا نام سفر رکہا تو معلوم ہوا کہ اس سے کم مین نماز قصر کرنا نہ چاہیے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکا نام سفر رکہنے سے اس سے کم کا نام سفر رکہنے کی نفی نہین نکلتی کیونکہ حضرت نے مسافت برید کو بہی سفر کہا جیسے کہ اسی حدیث مین باعتبار اختلاف روایت کے گذرا (اسیطور سے) برید کا نام سفر رکہنے سے برید سے کم کا نام سفر رکہنے کی نفی نہین ہوتی انتہے تمام ہوئی عبارت دراری مضیہ شرح درر البہیہ کی اور یہ جو مذہب حنفیہ کا ہے کہ قصر نہ کی جاوے نماز کمتر تین منزل سے سو دلائل انکے اس باب مین یہ ہین پہلی دلیل حنفیہ کی طبرانی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل مکہ نہ قصر کرو نماز کو بیچ کمتر کے چار برد سے مکہ سے عسفان تک **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ برید سولہ فرسخ کو کہتے ہین اور فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور میل وہ ہے جہانتک کہ نظر پہونچے انتہے اور کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اسناد ضعیف سے اور صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسیطور روایت کیا اسکو ابن خزیمہ نے اور مسک الختام سے معلوم ہوا کہ یہ جواب بیہقی مین بہی موجود ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ بیچ اسناد اسحدیث کے عبد الوہاب بن مجاہد بن جبر ہے اور وہ متروک ہے اور کہا ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر مین کہ یہ حدیث ضعیف ہے واسطے ضعیف ہونے راوی اسکے کے اور وہ عبد الوہاب بن مجاہد ہے اور تقریب التہذیب مین لکہا ہے کہ عبد الوہاب بن مجاہد بن جبر مکی متروک ہے اور جہوٹا کہا اسکو ثوری نے سابعہ سے پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین **دوسری دلیل** حنفیہ کی موطا امام مالک مین روایت ہے مالک سے کہ تحقیق پہونچی انکو یہ بات کہ تحقیق عبد اللہ بن عباس رض تہے قصر کرتے نماز بیچ مانند اوس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہے اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور عسفان کے ہے اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور جدہ کے ہے کہا یحییٰ نے کہ کہا مالک نے اور یہ مسافت ہے چار برید کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباس پر اور حدیث موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے فصل احکام ثانی مین اس کتاب کے پہلے گزرے **سفر مین سنتون پڑہنے کے بیانمین عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جس طرف متوجہ کرتی سواری انکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑہتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوای

فرض کے اور وتر بہی پڑہتے اپنی سواری پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** نماز نفل یعنے سنتین
اور وتر سفر مین سواری پر پڑہتے اور جسطرف کو جانا ہوتا منہ اسی طرف کرتے لیکن وقت کہنے تکبیر تحریمہ کے ایک دفعہ
مونہہ سواری کا قبلہ کیطرف کر لیتے جیسا کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتے پس ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑہین سامنے کرتے قبلہ کے اونٹنی اپنی پہر تکبیر کہتے
پہر پڑہتے نماز جسطرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اسصورت مین منہ قبلہ کی طرف
کرنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور وہ اوپر سواری اپنی کے تہے نفل پڑہتے اشارہ کرتے ساتہہ سر
اپنے کہ طرف اسکے کہ جسطرف متوجہ کرتی انکو سواری ان کی اور نہ کرتے اسکو بیچ نماز فرض کے اور **ابوداؤد** مین روایت
ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا بہیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے کہا پس آیا مین اور حضرت
نماز پڑہتے تہے اپنی سواری پر طرف مشرق کی اور کرتے تہے سجدہ پست تر رکوع سے **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت سواری پر رکوع اور سجدہ دونوں اشارہ سر کرتے تہے اور سجدہ کے لیے زیادہ جہکتے تہے اور رکوع کے لیے کم

وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ
سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا رفاقت کی مینے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ سفرون مین پس نہین دیکہا مینے حضرت کو کہ چہوڑی ہون دو رکعتین جسوقت کہ ڈہلے آفتاب
پہلے ظہر کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **فائدہ** ترمذی
مین روایت ہے ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا نماز پڑہی مینے ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر مین اور سفر
مین پس پڑہی مینے ساتہہ حضرت کے شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد انکے دو رکعتین (یعنے سنت) اور پڑہی
مینے نماز ساتہہ انکے سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور پیچہے اسکے دو رکعتین (یعنے سنت) اور عصر کی دو رکعتین اور
نہ پڑہی پیچہے اسکے کچہہ (یعنے سنت) اور نماز مغرب کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے تہے شہر
مین اور سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہے دنکی اور پڑہتے پیچہے اسکے دو رکعتین (یعنے سنت) اور کہا یہ حدیث حسن ہے
اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حفص بن عاصم سے کہ کہا رفاقت کی مینے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مکہ کی راہ مین
پس نماز پڑہائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پہر آئے ڈیرے اپنے مین اور بیٹہے پس دیکہا لوگون کو کہڑے ہوئے پس کہا کیا

کرتے ہین یہ کہا مینے نفلین پڑہتے ہین (یعنے سنتین) ابن عمرؓ نے کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑہنے والا پوری پڑہتا مین
نماز فرض اپنی (یعنے اگر مجہکو اختیار ہوتا سنتون کا ہوتا تو پورا پڑہنا فرضون کا اہم اور اولی تہا پس جب فرض قصر
کیے گئے تو ترک سنت اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرضکا اولی ہے سنت سے) صحبت رکہی مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے پس تہے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکہی مینے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسیطرح یعنے وہ بہی سفر مین
سنتین نہین پڑہتے تہے **ف** کہا ترمذیؒ نے اور روایت کی گئی ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے نہ
نفل پڑہتے سفر مین پہلی نماز کے (یعنے فرض کے) اور نہ بعد اسکے اور روایت کی گئی ہے بہی انہین سے اونہون نے
نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت تہے نفل پڑہتے سفر مین پہر اختلاف کیا اہل علم نے پیچہے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے (یعنے سبب اسکے کہ حضرت سے پڑہنا بہی ثابت ہوا ہے اور نہ پڑہنا بہی) پس اعتقاد کیا بعض اصحاب
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نے اس طرح پر کہ نفل (یعنے سنتین) پڑہے مرد سفر مین اور ساتہ اسی کے قائل ہین امام احمد
اور اسحاق اور اعتقاد کرتی ہے ایک جماعت اہل علم سے یہ کہ سفر مین نہ نماز پڑہے پہلی فرض کے اور نہ بعد اسکے اور مقصود
اس شخصکا جو کہ نہین نفل (یعنے سنتین) پڑہتا عمل اسکا رخصت پر ہے اور جو نفل (یعنے سنتین) پڑہتا ہے پس واسطے
اسکے ہے بیچ اسکے بزرگی بہت (یعنے ثواب بہت پاتا ہے) اور (اس باب مین) اکثر اہل علمکا یہ قول ہے کہ سفر مین نفل
(یعنے سنتین) پڑہنا اختیاری بات ہے یعنے جو پڑہیگا ثواب پائیگا اور جو نہ پڑہے گا اس کو اخذ نہین

سفر مین نماز جمع کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ یعنے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر
کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر کے وقت مین ظہر کے ساتہ اسی وقت عصر کو پڑہ
لے یا عصر کیوقت مین عصر کے ساتہ اسیوقت ظہر کو پڑہ لے اسیطرح مغرب کے وقت مین مغرب کے ساتہ اسیوقت عشا
کو پڑہ لے یا عشا کے وقت مین عشا کے ساتہ اسیوقت مغرب کو پڑہ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمدؒ کا ہے اور
نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت مین پڑہے اور عصر اول وقت مین سو یہ بات
صریح خلاف اس حدیث کے بہی اور حدیثون آیندہ کے بہی ہے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ اِرْ

قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین سو وقت کہ ڈہلتی دوپہر پہلے اسکے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈہلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اوترتے واسطے نماز عصر کے یعنے عصر کیوقت ظہر اور عصر دونو پڑہتے اور مغرب مین کرتے مانند اسی کو جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنیکے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اوترتے عشا کیواسطے پہر جمع کرتے درمیان دونو نمازون کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس تھے پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشا کی اکٹھی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ فِي الْاَرْبَعِيْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِاَبِيْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِ مُسْلِمٍ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جہکنے آفتاب کے دیر کرتے ظہر مین عصر کے وقت تک پہر اوترتے پس جمع کرتے درمیان ان دونون کے پہر اگر جہکتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے نماز پڑہتے ظہر کی پہر سوار ہوتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت حاکم کے چہل حدیث مین اسناد صحیح سے ہے کہ پڑہتی ظہر اور عصر پہر سوار ہوتے اور ابی نعیم کی روایت مسلم کی مستخرج مین ہے جب ہوتے تہے حضرت سفر مین پس جہکتا آفتاب پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی پہر کرتے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس

رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کی بیچ سفر کے کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کی
پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کی کہا سعید نے پس کہا مینے واسطے ابن عباس کے کس چیز نے اٹھایا
حضرت کو اوپر اسکے (یعنے کس سبب سے حضرت نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو امت کا
روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** کہا ترمذی نے بیچ حدیث معاذ بن جبل کے اور اس باب مین حضرت علی اور ابن عمر
اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے بھی روایت ہی اور ساتھہ اسی
کے قائل ہوئی ہین امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کہتے تہے یہ دونو نہین خوف ہے یہ کہ جمع کرے درمیان دو نمازون
کے سفر مین بیچ ایک وقت کے ان دونون وقتون مین سے انتہے اور کہا **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام شافعی
اور اکثر لوگون نے کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونون وقتون انکے کے جونسے مین ان مین سے کہ چاہے
بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چھوٹے سفر مین امام شافعی کے دو قول ہین اور اسکے دونون
قولون مین بہت صحیح قول اسکا یہ ہے کہ جس سفر مین قصر کرنا نماز کا درست نہین اس مین جمع کرنا بھی درست نہین
اور سفر طویل ۴۸ میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلین درمیانہ ہوتی ہین جیسا کہ پہلے گزرا انتہے اور کہا **امام**
شوکانی نے درر البہیہ مین درست ہی مسافر کو جمع کرنا نماز کا ساتھہ تقدیم یا تاخیر کے اذان و اقامت سے یعنے ظہر کے
ساتھہ عصر پڑہے یا عصر کے ساتھہ ظہر ملا دی اسیطرح مغرب کے ساتھہ عشا پڑہے یا عشا کے ساتھہ مغرب ملا دی انتہے
اور حنفیہ جو نماز ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع کر کے پڑہنا درست نہین جانتے سو دلائل انکے یہ ہین
پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری اور مسلم اور ابو داود اور نسائی مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ
کہا نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع
کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز پڑہی فجر کی اسدن قبل وقت اپنے کے سو **جواب** اسکا دو طرح پر
ہے **اول** یہ کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ (سفر مین حضرت (اور حضرت کی صحابہ کا نماز کو جمع
کر کے پڑہنے کو) نہ دیکہنا ابن مسعود کا مزدلفہ کی سوای سفر مقصود کا ہرگز نہین ہے اسلیے کہ یہ نقل عدم ہی نہ عدم
نقل اور مثبت مقدم ہے نافی پر اور ابن مسعود نے بہت سی چیزون کو بہلا دیا تہا احتمال رکہتا ہے کہ نماز کی جمع کر کے
پڑہنے کو بہی بہلا دیا ہو چنانچہ رفع الیدین کے بیان مین پہلے گزر چکا ہے **دوم** یہ کہ ابن مسعود خود بیان کرتے ہین کہ سفر
مین حضرت دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کر کے پڑہتے تہے جیسا کہ محدث سلام اللہ نے **محلی** شرح موطا امام مالک
مین کہا ہے کہ دیکہا مینے مسند ابی یعلی مین طریق ابی لیلے سے اس نے روایت کی ابی قیس ازدی سے اس نے ابن مسعود

سے کہتے ہے حضرتؐ جمع کرتے درمیان دو نمازوں کے سفر مین نتھے **دوسری** دلیل فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کانَتْ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی **سو جواب** اسکا چار طرح
پر ہے **اول** یہ کہ تعین اوقات نماز جسطرح ہے کہ حضرتؐ کے قول اور فعل سے ہے اسیطرح سے جمع کرنا بھی حضرتؐ کے فعل سے ہے جو کہ جمع
کی حضرتؐ نے سو جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ اس آیت کے واسطے نہ جمع کرنے نماز کے اسفر مین پس ٹھیک نہین ہے اسیطرح
لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین **دوم** یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث سے مقدم ہے تو پھر قصر کرنا نماز کا بالکل درست
نہین ہے حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک واجب ہے اور کلام اللہ کے خلاف ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اگر خوف
کافرون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی یہ کہے کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدقہ قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اسکا احسان رد
کردینا ہے اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت کا قول ہے اللہ تعالی کا قول نہین ہے اور یہی ہمارا دعوی ہے کہ
سمجھنا مین کلام اللہ کے حضرتؐ کے فرمانے یا عمل کرنے پر ہی حصر ہے اور جمع کرنا نماز کا حضرتؐ کے فعل سے خود ثابت ہے پس
معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ الآیۃ سے اوپر جائز نہ ہونے جمع کرنے نماز کے حجت پکڑنی نامقبول ہے **سوم** یہ کہ کلام اللہ
کے معنا مین سے واقف حضرتؐ سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرتؐ خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام
نہین کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر مین اگر خدا تعالی کی مرضی اور آیت مذکورہ کے خلاف ہوتا تو اسیوقت وحی نازل ہوتی
اور جمع کرنے سے منع کیا جاتا اس سے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر مین خدا کے نزدیک بھی ناپسند نہین **چہارم** یہ کہ بحکم آیت
مذکورہ اگر جمع کرنا نماز کا تمہارے نزدیک منع ہے تو پھر مزدلفہ مین جو تم جمع کرکے پڑھنے کے قائل ہو اسکی کیا وجہ ہے قرآن سے
تو یہ ثابت ہے نہین اور اگر یہ کہو کہ حدیث سے ثابت ہے **تو جواب** یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے پھر تم اسکو
کیون نہین درست جانتے اسکا کیون انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبر صلعم کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر کی تقلید کرنے
سے یہ سب خرابیان لازم آتین اور حق یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا نماز کا تو ایک طرف رہا اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گہر مین
بھی کبھی کوئی جمع کرے تو بھی گناہ نہین ہے جیسا کہ آگے آتا ہے **گہر مین نماز جمع کرنیکا بیان عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّ
لَا سَفَرٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَسَاَلْتُ سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ اَرَادَ
اَنْ لَّا يُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا نماز پڑھی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی اکٹھی مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے سفر کے کہا ابو الزبیر نے پس پوچھا مینے سعید سے کس
واسطے کیا حضرتؐ نے اسکو پس کہا سعید نے پوچھا مینے ابن عباسؓ سے جیسا کہ پوچھا تو نے مجھ سے پس کہا ابن عباسؓ نے ارادہ

کیا حضرت نے یہ کہ حرج ہو کسی کا میری امت میں یہ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ فِيْ حَدِيْثِ
وَكِيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْلَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ
لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا جمع کی (نماز)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ میں سوا خوف اور سوا مینہ کے اور
بیچ حدیث وکیع کے ہے کہ کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کس واسطے کیا حضرت نے اسکو کہا ابن عباس نے تا کہ
تکلیف نہو حضرت کی امت کو اور بیچ حدیث ابی معاویہ کے ہے کہ کہا گیا واسطے ابن عباس کے کیا ارادہ کیا حضرت نے
اس سے کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْهُ اَيْضًا** قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ اَيُّوْبُ لَعَلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ مَّطِيْرَةٍ
قَالَ عَسٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ اور روایت ہے انہیں سے
کہ کہا نماز پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کہا ابو ایوب سختیانی نے
نے رو واسطے جابر کے شاید یہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابر نے) شاید روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **ف** مراد سات سے سات رکعتیں ہیں تین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور
مراد آٹھ سے آٹھ رکعتیں ہیں چار تو ظہر کی اور چار عصر کی اور **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ ائمہ میں
سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ گھر میں جمع کرنا نماز کا ضرورت کے لیے جائز ہے واسطے اس شخص کے جو نہ پکڑے اس کو
عادت اور یہ قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے قفال شاشی کبیر
سے اسنے اصحاب شافعی سے اور ابی اسحاق مروزی سے اس نے جماعت اصحاب حدیث سے اور اختیار کیا ہے اس کو
ابن المنذر نے اور مدد دیتا ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ یعنے ارادہ کیا حضرت نے
یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا پس علت بیان کی (ابن عباس نے) ساتھ مرض کے اور ساتھ کسی اور چیز کے واللہ اعلم انتہے
اور **امام شعرانی** نے کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرت کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ سوا خوف اور
سوا سفر کے اور ایک روایت میں سوا مینہ کے جو وارد ہوا ہے سو نہیں پہونچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہی اور
جو لوگ کہ بڑی ضرورت کے وقت گھر میں نماز جمع کرنے کے قائل نہیں ہیں دلائل انکے یہ ہیں **پہلی دلیل ترمذی**
میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان

دو نمازوں کے سوای عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازوں بڑی گناہوں سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کے راویوں میں حنش بن قیس ہے اور کہا ترمذی نے وہ ضعیف ہے نزدیک اہلحدیث کے ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک میں کہا ہے کہ حنش بن قیس واہی یعنے ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات میں انتہے دوسری دلیل موطاؒ امام محمد میں ہے کہ کہا امام محمد نے پہونچی ہم کو عمر بن الخطاب سے یہ بات کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے لکھا ملکوں میں ساتھہ منع کرنے انکے کے یہ کہ جمع کریں درمیان دو نمازوں کے اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا درمیان دو نمازوں کے ایک وقت میں بڑا گناہ ہے گناہوں سے خبر کی ہمکو ساتھہ اسکے ثقات کی نیک بختوں نے علی بن حارث سے اس نے مکحول سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو یہ روایت موقوف ہے حضرت عمرؓ پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہیں ہوتی چنانچہ بیان اسکا بدعتی کے پیچھے نماز نہ جائز ہونیکے بیان میں پہلے گذر چکا ہے اور دوم یہ روایت موطا امام محمد کی ہے اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثوں کے ساتھہ ہرگز معارضہ نکر سکتی اور روایت موقوف کی تو اسکے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہوسکتی ہے

فصل نماز خوف کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے کے گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ڈر کیحالت میں ایک رکعت روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف نماز خوف کے باب میں جو حدیثیں کہ وارد ہوئی ہیں حاصل انکا سفر السعادت میں یوں لکھا ہے کہ جنگ کیحالت میں نماز کا وقت ہوتا اور دشمن قبلہ کی طرف ہوتا پیغمبر خدا آگے ہوتے اور صحابہ پیچھے دو صف کھینچتے اور نماز شروع کرتے اور سب رکوع میں جاتے اور سب سر رکوع سے اٹھاتے لیکن جب بعد اسکے سجدہ میں جاتے انکے برابر پہلی صف سجدہ میں جاتی اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کھڑی رہتی یہانتک کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صف کے ساتھہ پہلی رکعت سے فراغت کرتے اور دوسری رکعت کیواسطے کھڑے ہوتے تب پچھلی صف سجدہ کرتے اور دونو سجدہ کرکے کھڑی ہوتیں اور پہلی صف والوں کی جگہہ پھر آتے اور پہلی صف کے لوگ پچھلی والوں کی جگہہ پھر جاتے تا فضیلت پہلی صف کی دونو گروہوں کو حاصل ہوتی اور دوسری صف کے لوگ دو سجدہ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حاصل کرتے جب پہلی صف کے لوگوں نے دو سجدہ رکعت اول کے انکے ساتھہ حاصل کیئے پھر فضیلت میں برابر رہی اور یہ نہایت عدل ہے اور جب تشہد میں بیٹھتے پچھلی صف سجدہ کرتی اور تشہد میں انکے ساتھ

لاحق ہوتی اور سب سلام دیتے لیکن اگر دشمن قبلہ کے برابر نہ ہوتے صحابہ کو دو گروہ کر کے ایک گروہ دشمن کے برابر کھڑا ہوتا اور ایک گروہ ایک رکعت نماز کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ادا کرتا اسکے بعد اس گروہ کی جگہہ پر جاتا جو مقابل دشمن کے ہوتا اور وہ گروہ آتا اور دوسری رکعت کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پاتا اور پیغمبر خدا سلام پہیرتے اور جس گروہ نے ایک رکعت پڑہی تہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سلام پہیرنیکے بعد ایک رکعت ادا کرتے اور بعض وقت دو رکعت ایک گروہ کے ساتھہ پڑہتے اور مسلمان لوگ نماز سے باہر آتے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشہد مین توقف کرتے یہانتک کہ دوسرا گروہ آتا اور انکے ساتھہ دوسری دو رکعت ادا کرتا اور ملکر سلام دیتے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے اور یہ لوگ دو رکعت اور کبہی ہر گروہ کے ساتھہ دو رکعت مستقل ادا کرتے اور سلام پہیر دیتے اور کبہی ہر ایک گروہ کے ساتھہ ایک رکعت ادا کرتے اور یہ گروہ ایک رکعت پڑہنے کے بعد نماز سے باہر جاتے اور دوسرا گروہ آتا اور ایک رکعت ادا کرتا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز سے سب باہر ہوتے جیسا ہر گروہ نے ایک رکعت پڑہی تہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت اور یہ سب صورتین جائز ہین اور بعض حدیث کے علما اس نماز کو کئی صورت پر روایت کرتے ہین لیکن بہت صحیح صورت یہی ہے جو ہمنے بیان کی واللہ التوفیق انتہے تمام ہوئی عبارت سفر السعادت کی اور امام شوکانی نے درر البہیہ مین لکہا ہے کہ اس نماز کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی طرح پر پڑہا ہے ان مین سے جسطرح پر ہو کفایت کرتا ہے اور جب ڈر غالب ہو اور کشت خون ہونے لگے تو پیادہ و سوار جسطرح ہوسکے پڑہے اگرچہ منہ قبلہ کیطرف نہ ہو اور اشارہ سے ہو انتہے

فصل نماز جمعہ مین جمعہ کی فرضیت کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی نے اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنے جب پکارا جاوے نماز کیواسطے دن جمعہ کے پس دوڑو واسطے ذکر خدا تعالی کے اور چہوڑ دو سودا کرنا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچہے آنیوالے ہین یعنے دنیا مین اور پہلے ہونیوالے ہین دن قیامت کے یعنے شرف و مرتبہ مین سوائے اسکے کہ اہل کتاب دیئے گئے ہین کتاب پہلے ہم سے اور دیئے گئے ہم کتاب پیچہے انکے پہر یہ وہ دن ہے کہ فرض کیا گیا ہے انپر مراد رکہتے تہے حضرت ساتھہ اسکے دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انہون نے اس مین پس راہ

دکہائی ہم کو اللہ تعالی نے واسطے اسدن کے یعنے جمعے کی اور لوگ یعنے یہود اور نصاری واسطے ہماری اس مین یعنے بیچ
اختیار کرنے اسدن کے واسطے عبادت کے تابع ہین یہود نے اختیار کیا کل کو یعنے جمعے کی کل کو کہ ہفتہ ہے اور نصاری نے
کل کے بعد کو یعنے اتوار کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَةُ عَلٰی كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت
ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ فرض ہوتا ہے ہر اس شخص پر کہ سنے اذان
روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **ف** کہا ابوداؤد نے روایت کیا ہے ایک جماعت نے اسحدیث کو سفیان سے موقوف
اوپر عبد اللہ بن عمرو کے اور نہین مرفوع کہا اوس کو اونہون نے اور سوای اسکے نہین کہ سند کیا ہے اسکو قبیصہ نے انتہے اور
کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسکی اسناد مین محمد بن سعید الطائفی ہے کہا منذری نے کہ اس مین مقال ہے
اور کہا تقریب مین کہ سچا ہے اور کہا ابوبکر بن ابی داؤد نے کہ وہ ثقہ ہے اور ترمذی مین روایت ہے
ایک مرد سے اہل قبا سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اور تہا وہ صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہا حکم کیا ہم
کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ حاضر ہوویں ہم جمعے کے دن قبا سے **فائدہ** مجمع البحار مین لکھا ہے کہ قبا
نام ایک جگہہ کا ہے مدینے سے دو میل یا تین میل کے فاصلہ پر) اور ابوداؤد مین روایت ہے حضرت عائشہ بی بی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کہ تحقیق اسنے کہا کہ تہے لوگ قصد کرتے جمعہ کا گہرون اپنے سے اور عوالی مدینہ سے اور
اصل اسکی مسلم مین ہے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ عوالی ان گاؤن کو کہتے ہین جو کہ مدینہ
کے گرد ہین فاصلہ انکا مدینہ سے دور سے دور آٹھ میل کا اور نزدیک سے نزدیک دو میل کا ہے اور بعض انکا تین میل ہے
اور یہی تفسیر کی ہے امام مالک نے کہ مدینہ سے اوپر کیطرف کے مکان جو کہ نجد کیطرف واقع ہین انکو عوالی کہتے ہین اور
فاصلہ انکی زمینون کا مدینہ سے کم سے کم چار میل کا ہے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ میل کا اور مجمع البحار مین لکھا ہے
کہ عوالی نام ان گاؤن کا ہے جو کہ مدینہ سے مشرق کیطرف واقع ہین بیان مین ان لوگون کے جنپر جمعہ فرض
نہین **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجُمُعَةُ
حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً مَمْلُوْكٍ وَامْرَاَةٍ وَصَبِيٍّ وَمَرِيْضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
وَقَالَ لَمْ يَسْمَعْ طَارِقٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ طَارِقٍ الْمَذْكُوْرِ
عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی اور روایت ہے طارق بن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ
حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر (کہ کسی کے ملک مین ہو) اور عورت پر اور لڑکے پر اور

بیمار پر روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور کہا انہین سُنا طارق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اس
کو حاکم نے روایت سے طارق مذکور کے اس نے نقل کی ابی موسی سے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ
کہا مصنف ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اسحدیث کو بہتون نے اور روایت کیا اسکو شرح سنہ مین ساتھ لفظ
دوسرے کے ایک شخص قوم بنی وائل کی سے اور نہین نام لیا گیا اس شخص کا اور مراد مصنف کی یہ ہے کہ حدیث ساتھ
اسوجہ کی موصول ہوئی انتہے اور دار قطنی مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اسپر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض
یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر (فرض نہین) پس جو کوئی بے پرواہ ہو نماز جمعے کی سے ساتھ کھیلنے
کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ اس سے اور اللہ تعالی بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا **ف** کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین ابن لہیعہ اور معاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونو ضعیف ہین اور تفسیر
معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ نماز جمعے کی فرض عین ہے پس واجب ہے (اسکا پڑہنا) ہر اس شخص پر جو کہ ہو عاقل
اور بالغ اور آزاد اور مرد اور مقیم جبکہ نہ ہو واسطے اسکے عذر پس جس شخص نے ترک کیا اسکو مستحق ہوا (وہ) عذاب
کے وعدے کا انتہے **نماز جمعہ کے تارک کے وعید کی بیان مین** **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ
اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ کہا ان دونون نے کہ سنا ہمنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیون (یعنے زینہ منبر اپنے کے) البتہ باز رہین قوم چھوڑنے سے جمعے
کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون انکے کے پھر البتہ ہوجاوینگے غافلون سے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ**
یعنے اگر نہ چھوڑین گے جمعہ مہر نہین کیجاے گی اور اگر چھوڑینگے مہر کیجاویگی اون کے دلونپر پھر ہوجاوینگے غافلون
سے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے ابی الجعد ضمیری رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعے بسبب سستی کے ساتھ انکے
مہر کریگا اللہ اسکے دل پر اور روایت کیا اسکو مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ سے **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو بھی ابن حبان اور حاکم اور بزار اور صحیح کہا اسکو ابن سکن
نے اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ان لوگون کے

کہ پیچھے رہتے ہین جمعہ سی البتہ تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ حکم کرون مین ایک شخصکو کہ نماز پڑہاوے لوگون کو پہر جلا دون
مین گہران لوگون کے کہ پیچھے رہجاتے ہین جمعہ سے اور مسند امام شافعی مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چہوڑے جمعہ کو بغیر ضرورت کے لکہا جاتا ہے منافق بیچ کتاب
کے کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چہوڑے تین جمعے یعنے اسکا یہ حال
ہے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ جمعہ فرض ہے فرضون خدا تعالی کے سے ثابت ہے ساتھ
کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے اور منکر نماز جمعے کا کافر ہے انتہے بغیر عذر سے جمعہ نہ پڑہنے سے صدقہ
دینے کے بیان مین **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ
مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑ دے جمعے کو بغیر
عذر کے چاہیے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نہ پاوے پس آدہا دینار روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد
اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑہے چار ماشہ سونیکا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپے بہر کا ہو تو ایک دینار چہہ روپے
بہر کا ہوا اور ابو داؤد مین روایت ہے قدامہ بن وبرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو اس سے جمعہ بغیر عذر کے پس چاہیے کہ صدقہ دے ایک درہم یا آدہا درہم یا ایک صاع گیہون
کا یا آدہا صاع کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو سعید بن بشیر نے اسطرح لیکن تحقیق اسنے کہا ایک مد یا آدہا
مد اس نے نقل کیا سمرہ سے **ف** کہا ابو داؤد نے سنا مینے احمد بن حنبل سے کہ سوال کیے گئے احمد بن حنبل اختلاف
اس حدیث کے سے یعنے اس سبب سے کہ سمرہ بن جندب کی حدیث مین تو یون ہے کہ جو شخص چہوڑ دے جمعہ کو بغیر عذر صدقہ
دے ایک دینار اور اگر نہ پاوے پس آدہا دینار اور اس حدیث مین یون ہے کہ صدقہ دے ایک درہم یا آدہا درہم یا ایک مد
یا آدہا مد گیہون کا) پس کہا احمد بن حنبل نے کہ ہمام یعنے جو کہ سمرہ بن جندب کی حدیث کا راوی ہے وہ ایوب
سے زیادہ یاد رکہنے والا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قدامہ بن وبرہ کی حدیث سے سمرہ بن جندب کی حدیث جو کہ پہلے
مذکور ہوئی اس باب مین زیادہ صحیح ہے اور مد نام پیمانہ کا ہے اور علماء نے لکہا ہے کہ اسمین اناج قریب سیر بہر
کے آتا ہے اور صاع مین چار مد اناج آتا ہے یعنے قریب چار سیر کے **جمعے کی شرطون کے ذکر کا بیان**
شرط پہلی نزدیک حنفیہ کے جمعے کی نماز پڑہنی شہر مین درست ہے گاؤن مین درست نہین اور دلیل انکی یہ حدیث
ہے جو کہ روایت کی عبد الرزاق نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا حضرت علی نے نہین جمعہ اور نہین

تشریق مگر بیچ مصر جامع کے اور اسیطرح روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے طریق حجاج سے الخ اور روایت کیا گیا ہی
بہی کہ خبر کی جریر نے منصور سے الخ سو جواب اسکا یہ ہی کہ کہا امام نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علمائے اوپر ضعیف
ہونے اس حدیث کے لیکن کہا بعض حنفیہ نے کہ نووی نہین مطلع ہوا مگر اوپر اثر کے کہ بیچ اسکے حجاج ہے اور نہین مطلع
ہوا اوپر طریقہ جریر کے منصور سے پس بتحقیق وہ سند صحیح ہے اور اگر اطلاع پاتا نہ کہتا وہ چیز کہ کہی ہے اس نے سو
اسکا پہلا جواب یہ ہی کہ امام نووی کے سوا امام احمد نے بہی اسکی تضعیف کی ہے چنانچہ سید محمد صدیق حسن صاحب نے
رسالہ حل سوالات مشکلہ مین بضمن سوال سوم کے لکہا ہے کہ حدیث حضرت علیؓ کی کہ نہین جمعہ اور نہین تشریق
مگر بیچ مصر جامع کے ضعیف کہا اسکو امام احمد نے اور کہا رفع اسکا صحیح نہین اور ابن حزم نے یقین ساتہہ موقوف
ہونے اسکے کے کیا ہے اور اجتہاد کو بیچ اسکے آسانی ہے پس قول حجت نہ ہوا انتہے اسیطرح لکہا ہے شوکانی
نے نیل الاوطار مین اب فرمائیے کہ بموجب تمہارے قول کے امام نووی تو اوپر طریقہ جریر کے منصور سے نہین
مطلع ہوا تہا کیا امام احمد نے بہی طریقہ مذکور سے اطلاع نہ پائی کہ صحیح کو ضعیف کہدیا علاوہ اسکے نزدیک
بخاری کے بہی یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین چنانچہ کہا بخاری نے جو شخص کہ ہو بیچ گہرون اور گاؤن
کے پڑہے نماز عید سو کہا قسطلانی نے اشارہ کیا بخاری نے ساتہہ اسکے طرف مخالف ہونے حضرت علیؓ کی اس
روایت کی کہ نہین جمعہ اور نہین تشریق مگر بیچ مصر جامع کے دوم اگر یہ روایت صحیح بہی ہو تو بہی لائق حجت پکڑنیکو
نہین کیونکہ موقوف ہی سوم یہ کہ روایت طبقہ ثالثہ کی ہے اور جو حدیث کہ معارض اسکے کہ گاؤن مین جمعہ درست
ہونیکی قریب آویگی وہ بخاری اور ابوداؤد کی ہی پس معارض نہ ہوگی حدیث طبقہ ثالثہ کی بخاری اور ابوداؤد کی حدیث
کے چہارم نزدیک محقق حنفیہ کے بہی یہ شرط لائق ماننے کے نہین اور انکے نزدیک گاؤن مین جمعہ پڑہنا درست
ہے چنانچہ مولوی سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا محشی نے جب آئے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم مدینہ کو تیسرے پہر اور منگل اور بدھ اور جمعرات کے دن تک بیچ (قبیلہ) بنی عمرو بن عوف کے پہر نکلے وہان سے
پس آیا دن جمعے کا حضرت کو بنی سالم بن عوف مین پس جمعہ پڑہا حضرت نے بیچ مسجد کے جو کہ بطن وادی مین ہے
(یعنے جنگل مین) اور تہا اول جمعہ (وہی) کہ پڑہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انتہے اسیطرح لکہا ہے شیخ محمد طاہر
حنفی نے مجمع البحار مین اور شیخ عبد الحق حنفی نے سفر السعادت مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعد اقامت تین دن کے بیچ قبا کے دن جمعے کے قصد آنے مدینہ مطہرہ کا کیا اور بیچ درمیان راہ کے
نماز جمعے کی ادا کی انتہے اور نیز انہین نے جذب القلوب مین لکہا ہی کہ بطن وادی (یعنے جنگل مین

کہ قریب قبا کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز جمعے کا پہنچا اور جمعہ اسی موضع مین کہ اب (وہ) جگہہ ساتھ مسجد جمعہ
کے مشہور ہے پڑہا پنجم صحیح حدیثون سے ثابت ہی کہ گاؤن مین جمعہ پڑہنا درست ہے منع نہین ہے چنانچہ **بخاری**
اور **ابوداؤد** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑہا گیا اسلام مین
پیچھے جمعے کے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ مدینہ کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ جواثی
کے گاؤن ہے بحرین سے کہا عثمان نے (وہ) گاؤن ہے گاؤن عبد القیس سے اور لفظ ابوداؤد کے ہین **ف**
بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے جمعے کا بیچ قری یعنے گاؤن کے انتہے اس سے معلوم ہوا
کہ جمعہ پڑہنا گاؤن مین درست ہے اور جواثی گاؤن ہے شہر نہین ہی اور **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم مین لکہا
ہے کہ مسجد عبد القیس کی بیچ بحرین کے گاؤن مین ہے کہ نام اس گاؤن کا جواثی ہے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن
ہے شہر نہین اور مولوی سلام اللہ حنفی نے محلی **شرح موطا** امام مالک مین لکہا ہی کہ جواثی نام گاؤن کا ہے گاؤن
بحرین سے اسیطرح ہے بیچ روایت وکیع کے ابن طہمان سے نزدیک ابی داؤد کے اور دلیل پکڑی ہے ساتہ اسکو امام
شافعی اور امام احمد اور اسحاق نے اوپر پڑہنے جمعے کے گاؤن مین **ف** ابوداؤد کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی
وکیع اسکا راوی ہے اور وہ اس حدیث کی یہ تفسیر کرتا ہے کہ جواثی گاؤن ہے اور **قسطلانی** نے شرح صحیح بخاری مین
کہا نووی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق اصولیون کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جس وقت نہ مخالف
ہو ظاہر کے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور سید محمد صدیق حسن صاحب نے رسالہ **حل**
سوالات مشکلہ مین بضمن سوال سوم کے لکہا ہے کہ بیچ روایت ابن ابی شیبہ کے ہے کہ عمر بن الخطاب نے طرف
اہل بحرین کو لکہا کہ جمعہ پڑہو جہان کہ ہو تم او صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور یہ حکم گاؤن شہرون (یعنے) دونو
کے لیے ہی اور بیہقی لیث بن سعد سے لایا ہے کہ جمعہ پڑہتے تہے اہل شہر کے اور اسکے گردی کے رہنے والے بیچ
عہد حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتہ حکم انکے کے اور بیچ انکے جماعت صحابہ سے تہی اور عبد
الرزاق ساتہ اسناد صحیح کے ابن عمر سے لایا ہے کہ وہ دیکہتے تہے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑہتے
تہے اور عیب نہین کرتے تہے اوپر انکے اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع طرف مرفوع کے ہی اور بیچ اس باب
کے سوای اسکے اور بہی حدیثین ہین انتہے محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہی کہ روایت کیا بیہقی نے کہ تحقیق
ابا ہریرہ نے لکہا طرف حضرت عمر کی کہ پوچہتے تہے اون سے جمعے کو اور وہ بحرین مین تہے پس لکہا حضرت عمر نے
طرف ابا ہریرہ کی کہ جمعہ پڑہو جس جگہہ کہ ہو تم اور امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین لکہا ہے کہ بیہقی مین روایت

ہے ام عبد اللہ دوسیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہے اوپر ہر ایک گاؤن کے اور اگرچہ نہ ہون بیچ اسکے مگر چار یعنے جس گاؤن مین فقط چار ہی آدمی رہتے ہون وہان بہی انپر جمعہ فرض ہے اور نیز انہین کے کشف الغمہ مین لکہا ہے کہ تہے کہتے ابن مسعودؓ کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر اگرچہ نہون بیچ اسکے مگر چار اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر **ف** پس معلوم ہوا کہ گاؤن مین جمعہ پڑہنا بے شک وبے شبہ جائز ہے اور جو گاؤن مین جمعہ نہ پڑہے یا اس مین جمعہ درست نہ جانے وہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے مخالف ہے اسلیے کہ جمعہ فرض ہے فرضون خدا تعالی کے سے ثابت ہے ساتہہ کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے اور منکر نماز جمعے کا کافر ہے اب رہا یہ کہ کوئی کہے کہ گاؤن مین جو صحابہ نے جمعہ پڑہا ہے تو اس بات کی خبر حضرتؐ کو نہین تہی سو جواب اسکا یہ ہے کہ قسطلانیؒ شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ عبد القیس نہین جمعہ پڑہتے تہے مگر ساتہہ حکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلیے کہ پہچانا گیا ہے صحابہ کی عادت سے کہ نہین اذن لیتے تہے کسی امر کا اور جائز ہونے اسکی کا وحی کو اترنے کے زمانہ مین پس اگر جمعہ گاؤن مین جائز نہ ہوتا تو بیشک اس باب مین قرآن نازل ہوتا چنانچہ جابر اور ابو سعید نے اوپر جائز ہونے عزل کے دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس بات کے کہ تحقیق وہ عزل کرتے اور قرآن اترتا پس نہ منع کیے گئے اس بات سے یعنے اگر عزل کرنا منع ہوتا تو بیشک اس باب مین قرآن مجید اترتا اور نیز اوسی مین ہے کہ صحابہ جو کام کرتے اور جانتے کہ حضرتؐ کو اس بات کی خبر نہین ہے تو حضرتؐ سے وہ بات جلدی دریافت کرتے **ف** عزل کے معنے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو اپنا عورت کی شرمگاہ مین سے نکالکر منزل ہو اور حدیث عزل کے جائز ہونے کی یہ ہے جو کہ بخاریؒ اور مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے ہم عزل کرتے اس حال مین کہ قرآن اترتا تہا یعنے حضرتؐ کے زمانہ مبارک مین کہ وحی اترتی تہی اور ہم عزل کرتے تہے اور نہی نہ آئی اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہونچی خبر اسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہم کو اور یہہ جو بعض حنفیہ کہتے ہین کہ قریہ کا اطلاق عرب کی عرف مین شہر پر ہوتا ہے اور شاہد ہے اسکا کلام اللہ تعالی کا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ اور اسجگہہ قریتین سے مراد مکہ اور طائف ہے اور نہین شک ہے اس بات مین کہ مکہ شہر ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ قریہ کے معنے فقط شہر کے لینا غلط ہے کیونکہ مجمع البحارؒ مین لکہا ہے کہ قریہ جگہون کو کہتے ہین اور کبہی اطلاق اسکا شہرون پر بہی آتا ہے پس معلوم ہوا کہ اصل معنے قریہ کے گاؤن ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ آیت مذکورہ سے معنے قریہ کے شہر ہی ثابت ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ کلام اللہ سے اور جگہون مین جا بجا معنے قریہ کے گاؤن ہی ثابت ہین شہر ثابت نہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالے

نے تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآئِهَا دیکھ لیجے ترجمہ اسکا شاہ رفیع الدین صاحب نے یون لکھا ہی یہ بستیان
ہین کہ ہم سناتی ہین تجھ کو احوال اُنکا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے زبان فارسی مین یون لکھا ہے این دیہا ذکر میکنیم
پیش تو بعض اخبار آن آنہا اور اسیطرح سے جابجا کلام اللہ سے بھی ثابت ہی کہ معنے قریہ کے گانؤ ہی لیکن ہم اسکے
قائل ہین کہ کبھی اطلاق اسکا شہر پر بھی آتا ہے جیسا کہ مجمع البحار سے معلوم ہوا اور تمہاری طرح یہ نہین کہتے کہ جو معنے
اپنے مذہب کے موافق ہون وہی لینے چاہیین اور یہ وہ بات ہے کہ دین جاوے اور مذہب نہ جاوے شرط دوم نزدیک
حنفیہ کے جس جگہہ بادشاہ یا اسکا نائب ہو وہان نماز جمعے کی درست نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہی جو کہ ابن ماجہ
مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے ایک طویل حدیث مین اس لفظ سے ہے وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ
جَائِرٌ یعنے واسطے اسکے امام ہو عادل یا ظالم سو جواب اسکا چار طرح سے ہے اول جواب تحقیقی کا تو یہ ہے کہ یہ
ضعیف ہے ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ اس حدیث کے راویون مین ایک تو ولید بن بکیر ہے اور تقریب
التہذیب مین لکھا ہی کہ ولید بن بکیر لین الحدیث ہے اور دوسرا عبد اللہ بن محمد عدوی ہی اور تقریب التہذیب مین ہے کہ عبد اللہ بن محمد عدوی متروک ہے طعن کیا ہے انہیں
نے سبب وضع کرنے حدیثون کے اور دوم گانؤن مین جمعہ پڑہنا جب ثابت ہوا تو یہ شرط بادشاہ کی خود بخود رد
ہوگئی کیونکہ گانؤن مین بادشاہ نہین ہوتا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین لکھا ہے کہ جمعے کے لیے
ہونا وجود امام یعنے بادشاہ کا شرط نہین سوم شیخ عبد الحق حنفی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ مقرر کرنا
دن جمعے کا اس امت سے ساتھ اجتہاد کے تھا جیسا کہ لایا ہے عبد الرزاق ساتھ اسناد صحیح کے ابن سیرین سے اور
لایا ہے شیخ ابن حجر شرح صحیح بخاری مین کہ جمعہ پڑہا انصار نے مدینہ مین پہلے مدینہ مین آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور پہلے نازل ہونے قرآن سے پس اس حدیث نے دلالت کی کہ صحابہ نے جمعے کے دن کو ساتھ اجتہاد کے مقرر کیا اور
اختیار کیا انتہے ملخصًا اور اسیطرح لکھا ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین بھی اور زیادہ کیا کہ اسکا اسناد ہی نزدیک
ابی داؤد کے اسناد حسن ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ وغیرہ نے حدیث کعب بن مالک سے کہ کہا تھا اول وہ شخص
کہ جس نے نماز پڑہائی جمعے کے پہلے آنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین اسعد بن زرارہ تھا سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا مدینہ مین موجود نہ ہونا اور پہلے نازل ہونے آیت اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ الآیۃ کے انصار کا نماز جمعہ
کا پڑہنا صریح دلیل ہے اسپر کہ نماز جمعے کے لیے بادشاہ یا اسکے نائب ہونیکی شرط صحیح نہین کیونکہ اگر جمعے کے
لیے شرط بادشاہ کی ہوتی تو پہلے آنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمعہ پڑہنا صحابہ کا درست نہ ہوتا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بروقت تشریف لانے مدینہ کے صحابہ کو فرما دیتے کہ بدون میری موجود ہونے اور حکم دینے کے

جمعہ درست نہین تم نے کس لیے پڑہا چہارم مخفی نہین ہے کہ حضرت عثمانؓ رضی اللہ تعالی عنہ اپنی خلافت مین جب
قید ہوگئے تو سب صحابہ جمعہ پڑہتے رہی اور کسینے انکار جمعے سے نہ کیا انتہے اور یہ ظاہر ہے کہ نزدیک حنفیہ کے جو شرطین
عید کے لیے ہین وہی شرطین جمعے کے لیے بہی ہین اور موطا امام مالک مین ہیکہ صحابہ نے حضرت عثمانؓ کے قید
ہوجانیکے بعد حضرت علیؓ کے پیچہے نماز عید کی ادا کی اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین ہیکہ حضرت عثمانؓ کے قید
ہوجانے کے بعد نماز پڑہائی عید کی صحابہ کو طلحہ اور ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو امامہ بن سہل وغیرہ نے اس
سے معلوم ہوا کہ شرط بادشاہ کی ہرگز صحیح نہین کیونکہ جمعے کیواسطے اگر شرط بادشاہ کی ہوتی تو بعد قید ہوجانے حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے صحابہ جمعہ اور عید نہ پڑہتے شرط سوم ظہر کا وقت ہووے قبل وقت ظہر کے نماز جمعہ
کی صحیح نہین سو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ دیار عرب اور ہند وغیرہ ملکون مین سب لوگون کا تعامل اسی پر ہے کہ جب
تک دن نہ ڈہلے جمعہ نہین پڑہتے اور مذہب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ کا بہی یہی ہے لیکن حنفیہ پر بڑا التعجب ہے کہ
اونہون نے یہان نماز جمعہ کے لیے ظہر کیوقت کی شرط کیون لگائی انکو مناسب تہا کہ چاشت کیوقت بہی جمعہ پڑہنا
درست جانتے کیون کہ حنفیہ اکثر مسائل مین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے پیرو ہین اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ کے نزدیک چاشت کیوقت جمعہ پڑہنا درست ہے بلکہ اونہون نے خود چاشت کے وقت جمعہ پڑہا ہے چنانچہ بیان اسکا
فصل نماز عیدین مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ قبل ڈہلنے آفتاب کے بہی جمعے کی نماز پڑہنی منع نہین
اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور دلائل اسکے اس کتاب مین وقت نماز جمعے کے بیان مین قریب آوینگے انشاء اللہ
تعالی شرط چہارم نماز کے پہلے خطبہ ہو موافق ایک تسبیح کے ہووے اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین
کے نزدیک ایک ذکر طویل یعنی ایک خطبہ دراز پڑہا جاوے اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبے ضرور ہین کہ ہر خطبہ مین
حمد اور دعا اور حکم تقوی کا ہو اور پہلا خطبہ قرات کے طور پر ہو اور دوسرا دعا کے طور پر سو جواب اسکا یہ ہے
کہ جمعہ بدون پڑہنے خطبہ کے بہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے حسن بصری اور اہل ظاہر کا اور روایت کی ابن ماجشون نے
مالک سے کہ تحقیق جمعہ صحیح ہے بدون خطبہ کے اسی طرح لکہا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور امام شوکانی
نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین لکہا ہے کہ جہان سوائے دو آدمیون کے اور کوئی نہ ہو وہان وہی دو آدمی
ملکر جمعہ پڑہ لین پس انکے ذمہ سے فرض اوتر گیا پہر اگر ان مین سے کسینے خطبہ بہی پڑہا تو اچہا کیا کہ سنت پر عمل کیا
اور اگر خطبہ نہ پڑہا تو ترک سنت کی ہوئی انتہے اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ سنت ہے جمعے کے لیے شرط نہین کیونکہ
اگر خطبہ شرط ہوتا تو بدون سننے خطبہ کے نماز جمعے کی درست نہ ہوتی حالانکہ شرح وقایہ وغیرہ کتب حنفیہ ہی

مین صاف صاف لکہا ہے کہ امام اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک جو شخص امام کے ساتہہ تشہد یا سہو کے سجدے مین جاملے تو وہ جمعے کی نماز کو پورا کرے یعنی جمعے کی دو رکعت پڑہے نہ ظہر پڑہے اور دلیل انکی اس بات مین یہ حدیث ہے جو کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا یعنی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہے تمہیں آہستگی پس جو پاؤ ساتہہ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتہہ امام کے پس پورا کرو یعنے بعد فراغ امام کے اٹہکر ادا کرو لیکن یہ حکم جمعے کے حق مین نہین اور نمازون کے حق مین ہے کیونکہ صریح کے خلاف ہے یعنے صریح حدیثون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جبتک امام کے ساتہہ ایک رکعت نپائی جاوے تبتک جمعہ صحیح نہین اور وہ حدیثین یہ ہین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ وَغَیْرِھَا فَلْیُضِفْ اِلَیْھَا اُخْرٰی وَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ لٰکِنْ قَوّٰی اَبُوْحَاتِمٍ اِرْسَالَہٗ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز جمعے کی اور سوای اسکے تو ملا دے اسکے ساتہہ دوسری (رکعت) اور تحقیق پوری ہوئی اسکی نماز روایت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور لفظ اسی کے ہین اور اسناد اسکی صحیح ہے لیکن قوی رکہا ہے ابو حاتم نے ارسال اسکے کو **وَعَنِ** ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ مِنْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَلْیُصَلِّ اِلَیْھَا رَکْعَۃً اُخْرٰی **قَالَ** مَالِکٌ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَھِیَ السُّنَّۃُ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق وہ تہے کہتے جس نے پائی نماز جمعہ سے ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوے طرف اسکی رکعت دوسری کہا مالک نے کہ کہا ابن شہاب نے اور وہ سنت ہے (یعنے دوسری رکعت ملانی) روایت کیا اسحدیث کو مالک نے **ف** زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے پس اگر نہ پاوے (ساتہہ امام کے ایک رکعت (نماز) پڑہے چار رکعتین یعنے ظہر کہا امام مالک نے (موطا مین) اور اوپر اسی کے پایا مینے اہل علم کو اپنے شہر مین یعنے مدینہ مین کہا زرقانی نے) ساتہہ اسی کے قائل ہین ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور سوای انکے اور صحابہ اور تابعین اور لیث اور شافعی اور احمد اور مالک انتہی اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز ساتہہ امام کے پس پائی اس نے نماز **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ یہ حکم عام ہے سب نمازون کے لیے اور خصوصیت

ساتھہ جمعے کے ہنین رکھتا لیکن علماؤن نے قید لگائی ہے ساتھہ جمعے کے ساتھہ قرینہ دوسری حدیث کی کہ نزدیک دارقطنی کے ابی ہریرہ سے ہے اور لفظ اسکے یہ ہین کہ فرمایا حضرتؐ نے جس شخص نے پائی جمعے کی نماز سے ایک رکعت پس چاہیے کہ ملاوی ساتھہ اسکے دوسری رکعت کو یعنے جمعے کو تمام کرے اور سبل مین کہا ہے کہ بیچ اس حدیث کی دلیل ہے اس بات پر کہ جمعہ ہے پیچھے ملجانے والی کا اور اگرچہ نہ پائی خطبے کو اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور مصفی مین ہی کہ بغوی نے کہا ہے کہ جس کسی نے کہ ایک رکعت کامل جمعے کی پائی پایا اسنے جمعے کو پس جب امام سلام پھیرے ملاوی ساتھہ اسکے رکعت دوسری کو اور تمام ہوا اسکا جمعہ اور اگر نہین پائی اس نے ساتھہ امام کے ایک رکعت اور داخل نہ ہوا نماز مین مگر پیچھے اسکے کہ سر اوٹھایا امام نے رکوع سے رکعت دوسری مین سے پس فوت ہوا اس سے جمعہ اور چاہیے کہ پڑہے اس نماز کو چار رکعت اسلیے کہ وہ اسکی نماز ظہر کی ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور ثوری اور شافعی کا اور کہا صاحب مسک الختام نے کہ بیچ حدیث حاکم کے آیا ہے مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ یعنے جس نے پائی نماز جمعے سے پس تحقیق پائی اس نے نماز اور حاکم کی دوسری روایت مین آیا ہے مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى یعنے جو شخص پای جمعے سے ایک رکعت پس ملاوی طرف اسکی رکعت دوسری اس سے معلوم ہوا کہ جب تک ایک رکعت جمعے کی نپائی جاوے تب تک جمعہ نہین پایا جاتا پس جو شخص ساتھہ امام کے ایک رکعت نہ پاوی وہ ظہر ادا کرے اسی حال سے پانے سر سے انتہی تمام ہوئی عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی اور کشف الغمہ مین امام شعرانی نے لکھا ہے اور تھے حضرت علی رضے اللہ عنہ بہت وقت کہتے جو شخص کہ نہ پاوے رکوع رکعت اخیرہ سے پس چاہیے کہ پڑہے ظہر چار رکعتین) اور اسیطرح تھے کہتے ابن عمر وغیرہ صحابہ شرط نہیں جماعت ہووے اور نزدیک ابو حنیفہ کی جماعت کی حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین آدمی ہووین اور شافعیہ کے نزدیک چالیس آدمی سو جواب اسکا یہ ہے کہ دو آدمیون مین سے اگر ایک امام بنجاوے اور دوسرا مقتدی تو بھی انکا جمعہ صحیح اور درست ہے جیسا کہ ترمذی اور ابوداؤد مین روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین کوئی شخص کہ خیرات کرے اسپر پس نماز پڑہے ساتھہ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتھہ اسکے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی حدیث فضل جماعت کی ساتھہ نماز پڑہنے اور اسکی فضیلت کے بیان مین اسی کتاب مین پہلے گذر چکی ہے اور دلیل ہے اسپر کہ اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو جماعت ہوجاتی ہے اور یہ حکم شامل سب نمازون کو ہے خواہ نماز

پنجگانہ ہو خواہ جمعہ خواہ نفل وغیرہ لیکن اسلیے کہ عدد معین خاص جمعے کیلیے کوئی صریح صحیح حدیث نہین آئی چنانچہ بیان اسکا
آگے آویگا اور جو مذہب امام شافعی کا ہے کہ جمعے کے لیے چالیس آدمی کا ہونا شرط ہی اور دلیل اسکی یہ حدیث لاتے ہین
جو کہ دارقطنی مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا چلی آتی ہے سنت کہ تحقیق بیچ ہر چالیس آدمی کے اور زیادہ
اسکے جمعہ ہی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے عبد العزیز بن عبد الرحمن ہے اور اس نے روایت کیا ہے خصیف
سے اس نے عطا سے اور عبد العزیز ضعیف ہے اور خصیف مین اختلاف ہی نسائی نے کہا ہی کہ عبد العزیز نہین ہے ثقہ اور
دارقطنی نے کہا ہے منکر الحدیث ہی اور ابن حبان نہین جائز رکھتا دلیل پکڑنی ساتھ اسکے اور بیہقی نے بھی اس حدیث
کو روایت کیا ہے اور بجای فصاعدا کے یعنے جسکا ترجمہ پس زیادہ ہے فما فوقہا لایا ہے اور کہا ہے اور یہ حدیث
نہین قائم کرتی حجت اور اسباب مین اور حدیثین بھی ہین کہ نہین ہے اصل واسطے انکے اور کہا عبد الحق نے ثابت
نہین بیچ عدد کے کوئی حدیث صحیح انتہی اور مصفی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا خطابی نے کہ نہین
ذکر کیا گیا واسطے جمعے کے کوئی عدد حصر کیا گیا انتہی اور امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین
لکھا ہے بعض کہتے ہین کہ نہین ہوتا جمعہ مگر ساتھ تین آدمیون کے سمیت امام کے اور بعضے کہتے ہین ساتھ
چار آدمیون کی اور بعضے سات اور بعضے نو اور بعضے بارہ اور بعضے بیس اور بعضے تیس اور چالیس اور
بعضے پچاس اور بعضے ستر اور بعضے مابین پچاس اور ستر کے اور بعضے کہتے ہین ساتھ جماعت کثیر کے بدون
قید کے اور بعضے کہتے ہین نہین درست ہوتا جمعہ مگر بیچ شہر جامع کے اور تعریف کی اسکی بعضون نے یہ کہ
رہنے والے ہون شہر مین اتنے لتنے ہزار آدمیون سے اور اوروں نے یون کہا ہے یہ کہ ہو بیچ اس شہر کے جامع مسجد اور
حمام اور اوروں نے کہا ہی یہ کہ ہو بیچ اسکے اس طرح اور اوروں نے کہا ہے کہ تحقیق جمعہ نہین واجب مگر ساتھ
بڑے امام کے پس اگر نہ پایا جاوے یا ہو اسکی عدالت مین خلل ساتھ کسیوجہ کے نہین واجب ہوتا جمعہ اور مانند
اسکے کہا ہے بہت لوگون نے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ نہین پایا جاتا ان باتون مین سے ایک حرف بھی کلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ مین کہ دلالت کرے اوپر اس بات کے کہ جسکا دعوی کیا ہے ان لوگون نے شرائط اور مذکورہ کا واسطے صحیح
ہونے نماز جمعے کی یا فرض ہونے جمعے کے سوا رکن رکنون جمعے کے سے انتہے تمام ہوئی عبارت دراری مضیہ شرح
درر البہیہ کی اب سنیے کہ امام کے سوا تین آدمی یا اس سے کم یا زیادہ کا ہونا نماز جمعے کے لیے تو ایک طرف ہا ابن
عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز جمعے کی اگر کوئی اکیلا بھی پڑھ لے تو جائز ہے اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ

تعالی احتیاطی ظہر کے رد کے بیان مین احتیاطی ظہر کا پڑہنا چہہ وجہ سے درست نہین وجہ اول یہ کہ یہ بدعت
ہے کیونکہ پڑہنا اُسکا نہ تو حضرت کے کسی قول سے ثابت ہے اور نہ فعل سے اور نہ کسی صحابی کے قول اور نہ فعل سے اور مسلم[1] مین
روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور بخاری[2] اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنے جس نے نئی بات نکالی بیچ امر
دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہمین سے پس وہ مردود ہے **ف** جس نے کوئی بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے ثبوت
اسکا کتاب و سنت مین سو وہ مردود ہے اور سیرت احمدیہ[3] و طریقہ محمدیہ مین لکہا ہے کہ معنے بدعت کے شرعی
خاص یادتی کرنا دین مین ہے یا کم کرنا اس مین سے کہ نئی نکالی گئی ہو بدون اذن شارع کے کہ ثبوت اسکا نہ تو کسی
حضرت کے قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہرًا اور نہ اشارۃً پایا گیا ہو انتہی پس بعد فرض جمعے کے پڑہنا احتیاطی
ظہر کا بہی ایسا ہی ہے کہ نہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے اور نہ فعل سے اور نہ کسی صحابی کے قول سے ثابت ہے
اور نہ فعل سے بلکہ بعد صحابہ کے تابعین اور تبع تابعین سے بہی ثبوت اسکا پایا نہین گیا پس بموجب حکم حدیث پہلی کے
بعد جمعے کے پڑہنا احتیاطی کا گمراہی ہے اور بموجب حکم حدیث دوسری کے پڑہنا اسکا مردود ہے **وجہ دوم**
احتیاطی پڑہنے والے کو یہ ہرگز یقین نہین ہوتا کہ میرے جمعے کی نماز درست ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اسکو یقین ہوتا تو
پہر احتیاطی ظہر کسلیے پڑہتا اور اسکو اس بات کا بہی یقین نہین ہوتا کہ میری یہ احتیاطی ظہر ہی درست ہے جمعہ
درست نہین کیونکہ اگر وہ ظہر ہی کو صحیح جانتا جمعے کو درست نہ جانتا تو پہر جمعے کی نماز کسلیے پڑہتا اسلیے معلوم ہوا
کہ احتیاطی ظہر پڑہنے والے کو نہ اپنے جمعے کی نماز صحیح ہو جانے پر اعتماد ہے اور نہ احتیاطی ظہر پر اور یہہ ظاہر ہے
کہ مدار ہر ایک کام کا ہر شخص کی نیت پر موقوف ہے جیسا کہ بخاری[4] اور مسلم مین روایت ہے عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انما الاعمال بالنیات یعنی نہین معتبر ہوتے عمل مگر
ساتہ نیتون کے اور احتیاطی پڑہنے والے کی نیت مین نہ جمعے کی صحیح ہونیکا یقین ہے نہ ظہر کا پس نہ اسکی ظہر
درست ہوئی اور نہ جمعہ کسی شخص نے کیا خوب کہا ہے۔ دونو دین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ ادہر مانڈے **وجہ سوم**
خدا تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کے بدلے جمعہ مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے منکر کو علماء دین نے کافر
لکہا ہے سو جو کوئی جمعہ اور ظہر دونو پڑہتا ہے وہ خدا تعالی اور اسکے پیغمبر کے خلاف ایک جدی شرع نکالی ہوئی
پر عمل کرتا ہے کیونکہ قرآن شریف مین تو اللہ تعالی نے یون فرمایا ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ[5] یعنے نہین حکم مگر واسطے اللہ کے

[1] [illegible]
[2] [illegible] باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ [illegible]
[3] [illegible]
[4] [illegible]
[5] [illegible]

وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا یعنے اور نہین شریک کرتا ہے حکم اپنے کے کسیکو اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ
مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ یعنے کیا واسطے ان کے شریک ہین کہ مقرر کیا ہے اونہون نے واسطے ان کے دین
مین سے جو کچھ کہ نہین اذن دیا ہے ساتھ اسکے اللہ نے وجہ چہارم احتیاطی ظہر پڑھنے والا اپنے دل مین یہ خیال کرتا ہے
کہ اگر میرا جمعہ درست نہوا ظہر تو درست ہو ہی جاویگی اور اسکو اپنے نزدیک پرہیزگاری سمجھتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ
یہ پرہیزگاری نہین ہے بلکہ پرلے سرے کی بیدینی ہے کیونکہ پرہیزگاری اسکا نام ہے جو کہ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق
ہو اور جو اپنی طرف سے دین مین کوئی بات نکالی گئی ہو وہ پرہیزگاری نہین ہے اگرچہ قسم عبادت ہی سے ہو جیسا کہ بخاری
اور مسلم مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا آئے تین شخص طرف بیبیون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے
ہوئے عبادت آنحضرت کی پس جبکہ خبر دی گئی ساتھ اسکے گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا آپس مین کہان مین ہم نسبت
آنحضرت کی اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے انکے جو پہلے گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایک نے ان مین سے پس مین
نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکھا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا
تیسرے نے پس مین الگ رہونگا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
انکے پاس فرمایا حضرت نے تمنے کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون نسبت
تمہارے اللہ سے اور بہت تقوی کرتا ہون نسبت تمہارے واسطے اللہ کے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا
ہون اور نماز بھی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض
کیا طریقے میرے سے پس نہین ہے مجھ سے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ خلاف سنت عبادت بھی درست نہین
ہے وجہ پنجم احتیاطی ظہر اسلیے پڑہتے ہین کہ جمعے کی شرطین جو بعض کتب حنفیہ مین درج ہین اس ملک مین نہین
پائی جاتی ہین سو وہ اکثر شرطین تو فضول ہین اور لوگون سے نماز چھڑانے اور حق سے پھرانے کی باتین گھر کی تراشی ہوئی
ان مین لکھی ہوئی ہین خدا تعالی اور اسکے پیغمبر کیطرف سے انکے لیے کوئی حکم ثابت نہین چنانچہ بیان انکا مشت نمونہ
خروارے اس کتاب مین جمعے کی شرطون کے بیان مین قریب گذر چکا ہے پس اسی سبب سے منصف حنفیہ بھی اس
بات کے قائل ہین کہ احتیاطی ظہر نہ پڑہنا چاہیے جیسا کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہے کہ طحطاوی
نے کہا کہ یہ کلام متعلق ہے کمال الدین کی کلام سے جس نے یہ کہا ہے کہ ہم نے جمعے کے باب مین کسیقدر بیان کو اسلیے
طول دیا کہ بعض جاہل کہتے ہین کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک جمعہ فرض نہین صاحب بحر الرائق نے کہا کہ یہ بلا ہمارے
زمانہ مین بھی پہیلی ہے یہانتک کہ بعض جاہل جمعے کے بعد چار رکعتین اس نیت سے پڑہتے ہین کہ جو سب سے پچھلا ظہر

سیری ذمہ ہوا ہوا اور مین نی اسکو ابہی نہین پڑہا ہو اوسکو پڑہتا ہون توچونکہ اس مین یہ خوف ہی کہ جاہل اسکے معتقد
نہ ہوجاوین کہ جمعہ فرض نہین اسلیے مین نے اس نماز کے نہ پڑہنے کا فتوی دیا وجہ ششم جو شخص اپنے دل مین یہ خیال
کرکے احتیاطی پڑہتا ہے کہ یہ ملک دار الحرب ہے جمعہ یہان درست نہین سو جاننا چاہیے کہ املاک ہند بسبب عملداری
انگریزون کی بموجب کتب فقہ حنفیہ کے بہی دار الحرب نہین ہی اور جمعہ اور عید پڑہنا اس ملک مین صحیح اور درست ہی
جیساکہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار سی معلوم ہوتا ہے کہ جسکا خلاصہ یہ ہے دار الحرب دار الاسلام
ہوجاتا ہے احکام اسلام کے جاری کرنے سی اس مین جیسا نماز جمعہ اور عید اگرچہ وہان کافر اصلی باقی رہین اور
گو وہ ملک دار الاسلام سے نہ متصل ہو کذا فی الدر اور استروشنی نے اپنی فصول مین ابو الیسر سی مذکور کیا کہ دار
الاسلام دار الحرب نہین ہوتا جبتک وہ سب امور باطل نہ ہوجائین جنکی جہت سے وہ دار الاسلام ہوا ہے اور
اسبیجابی نے اپنے مبسوط مین اسیطرح ذکر کیا ہے اور امام ناصر الدین نے منشور مین ذکر کیا کہ دار الاسلام بسبب
جاری ہونے احکام اسلام کے دار الاسلام ہوا ہے توجبتک کوئی چیز علائق اسلام سی باقی رہیگی تو جانب
اسلام کو ترجیح دیجاویگی کذا فے حاشیۃ الطحطاوی ملتقط مین مذکور ہی کہ جو بلاد کہ کفار کی ہاتہ مین ہین بلا شک وہ
بلاد اسلام ہین نہ بلاد حرب اسواسطے کہ وہ بلاد حرب سے متصل نہین اور اسواسطے کہ کفار نی اس مین احکام
کفر کے بہی جاری نہین کیے اور جن شہرون پر کفار حاکم ہین وہان مسلمانون کی اقامت جمعے اور عید کی بہی جائز
ہے انتہی اور ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل مین کہا ہی کہ فتوی مشہور فقہا حنفیہ ہند مثل علماء
دہلی اور رامپور اور بہوپال اور سوائی انکے کا یہ ہی کہ ملک ہند خصوصًا اسکی اسلام کی ریاستین دار الاسلام
ہین نہ دار الحرب پس معلوم ہوا کہ احتیاطی ظہر پڑہنے والی کا یہ کہنا کہ یہ ملک دار الحرب ہے بیدلیل بات ہی جمعے
کی نماز کی فضیلت کے بیان مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ
یُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی
ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آپنے جو شخص کہ نہایا پہر آیا جمعے مین پس نماز
پڑہی اسقدر کہ مقدر تہی واسطے اسکے پہر چپ رہا یہانتک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سی پہر نماز پڑہی ساتہ
اسکے بخشے جاتی ہین اسکے وہ گناہ کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوئے ہین اور زیادہ تین
دن کی بہی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** بخاری نے روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سی

کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہاوے دن جمعے کے اور پاکی حاصل کرے جسقدر کہ ہوسکے پاکی اور لگاوے
تیل اپنے سے یا لگاوے خوشبو گہر اپنے مین سے پہر نکلے طرف مسجد کی پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصون کے پہر نماز پڑہے
جو کہ مقدر کی گئی واسطے اسکے (یعنی سنت) پہر چپ رہے جب کہ خطبہ پڑہے امام بخشے جاتے ہین اسکے لیے وہ گناہ کہ درمیان
اوسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوئے ہین اور ابوداؤد مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوتے ہین جمعے مین تین طرح کے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہے ساتہ بیفائدہ
کلام کرنے کے یا فعل باطل کے پس وہ نصیبہ اسکا ہے حاضر ہونے جمعے سے (یعنی ثواب جمعے سے محروم ہے اور وبال لغو کا
نصیبہ اسکا ہے) اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعے مین واسطے دعا کے (یعنے مشغول دعا ہی مین رہتا ہے حالت خطبہ
کی مین یہانتک کہ باز رکہے اسکو دعا اصل خطبہ سننے سے) پس وہ ایک شخص ہے کہ دعا مانگی اللہ تعالی سے اگر چاہے دے
اسکو اور اگر نہ چاہے نہ دے اوسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعے مین ساتہ چپ رہنے کے (یعنے خطبہ سننے کے لیے)
اور نہ پہلانگی گردن مسلمانون کی اور نہ ایذا دی کسی کو پس وہ جمعہ کفارہ ہے اس جمعہ تک کہ متصل ہے اسکے (یعنے
پہلا جمعہ) اور تین دن زیادہ اور یہ بسبب اسکے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس واسطے اس کے
ہے دس برابر اسکے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا عراقی نے اسناد اسکی جید ہے **نماز جمعے کی**
واسطے اول وقت جانیکی ثواب بیان مین عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ
الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا
ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوتا ہے دن جمعے کا ٹہیرتے
ہین فرشتے دروازہ مسجد پر لکہتے ہین اول آنیوالے کو پہر اسکے بعد اول آنیوالیکو اور مثال اس شخص کی کہ اول وقت
گیا نماز جمعے کے لیے مانند اس شخص کی کہ بہیجتا ہے اونٹ قربانی کے لیے مکہ مین کہ بہت ثواب رکہتا ہے پہر
اسکی کہ بعد اسکے آتا ہے مانند اس شخص کی کہ بہیجتا ہے بیل مکہ مین قربانی کے لیے پہر جو کہ بعد اسکے آوے مانند اسکی
کہ بہیجے دنبہ پہر جو کہ بعد اسکے آوے مانند اسکے کہ تصدق کرے مرغی پہر انڈا پہر جب کہ نکلتا ہے امام (یعنے خطبہ کے لیے)
لپیٹتے ہین وہ دفتر اپنے اور سنتے ہین خطبہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **جمعے کی اذان کے**
بیان مین عن السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ

الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ
الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہی اذان دن جمعی کے پہلی
اذان جسوقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پس جب
خلیفہ ہوئی عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور بہت ہوئی لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کی روایت کیا اسحدیث
کو بخاری نی اور کہا ابو عبد اللہ یعنے بخاری نی زوراء ایک جگہہ ہی بازار مین بیچ مدینہ طیبہ کی انتھے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین سنت یہی تہی کہ جب حضرتؐ تشریف لاتی اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی
اور اذان اول کہ اب کہی جاتی ہے اسوقت نہی اور اسیطرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی زمانہ مین
رہا پہر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئی اور انہون نی بہتات لوگون کی دیکہی اور دیکہا کہ حضرتؐ کے زمانہ مین لوگ کم تہی
اور قریب قریب مسجد کے رہتی تہے اور اب لوگ مسجد سی دور دور رہتی ہین اور اکثر اپنے کاروبار مین ہتے ہین
مناسب جانا کہ جب شروع وقت جمعہ کا ہو اسوقت بہی اذان کہی جاوی تاکہ لوگ دور کی بہی آجاوین پس مراد تیسری
اذان سے یہی اذان اول ہی اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہے اسلیے کہ تیسری ہے اون
دو اذانون کی جو حضرتؐ کے زمانہ مین تہین یعنے پہلی اذان خطبہ کیوقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی
اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہے پس یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نی مقرر کی وہ بہی سنت ہوئی بدعت
نہین اسلیے کہ فعل خلفاء راشدین کا بہی سنت ہی اور اس باب مین حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور
ترمذی اور ابن ماجہ کی عرباض بن ساریہ کی روایت سی عدد رکعات تراویح کے بیان مین اس کتاب مین پہلی
گذر چکی ہے لیکن اگر کوئی کہے کہ اس سی ثابت ہوا کہ بیس رکعت تراویح بہی سنت ہی کیونکہ پڑہنا اُن کا حضرت عمر کے عہد
مین پایا گیا ہے تو جواب یہ کہ بیس رکعت تراویح حضرت عمرؓ کا پڑہنا یا مقرر کرنا اگر صحیح حدیث سی ثابت ہو جاوی تو ہم کو
اس سے بہی انکار نہین لیکن صحیح حدیث سی ثبوت اسکا نہین ملتا اور بیان اسکا فصل نماز تراویح کے بیان مین
اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے اور اگر کوئی کہے کہ روایت کی ہی ابن ابی شیبہ نے طریق ابن عمرؓ سے کہ کہا
ابن عمرؓ نے کہ جمعے کی دن پہلی اذان (یعنے جسکو حضرت عثمان نی مقرر کیا ہے) بدعت ہے اور متابعت حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی بہی اسی مین ہے کہ ایک ہی اذان یعنے جسوقت امام منبر پر خطبے کے لیے بیٹھے کہی جاوے اور ایک
تکبیر یعنے نماز پڑہنے کیوقت کہی جاوے تو اسکا جواب یہ ہے کہ قول ابن عمر کا حضرت عثمان کے فعل کا مقابلہ مین اس
لیے حجت نہین ہو سکتا ہے کہ حضرت عثمانؓ تو خلیفہ راشد تہی اور ابن عمر خلیفہ راشد نہین تہے اور صحابہ کے قول

وفعل مین سے وہی کام سنت ٹہیرے گا جو کہ خلفاء راشدین مین سے کسیکا ہوگا اب رہی یہ بات کہ یہی اذان جو کہ امام کے منبر پر بیٹہنے
کیوقت کہی جاتی ہے اسکو امام کے قریب اوسکے سامنے کہنا بدعت ہے اور مسجد کے دروازے پر کہنا سنت ہے اسلیے کہ طبرانی و
غیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت بلال اذان دیتے تہے مسجد کے دروازے پر **جمعے کے دن کسی شخص کو اٹہا کر اوسکی
جگہہ پر بیٹہنے کی ممانعت کے بیان مین عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَفْسِحُوْا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اوٹہاوے ایک
تمہارا بہائی اپنے کو دن جمعے کے پہر قصد کرے طرف جگہہ اسکی کی پس بیٹہے اس مین ولیکن کہے کشادہ کرو جگہہ کو روایت
کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ حرام ہے کسیکو اوٹہا کر اوسکی جگہہ پر بیٹہنا اور یہ حکم جمعہ اور
غیر جمعہ سب مین برابر ہے جیسا کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے نافع سے کہ کہا سنا مینے ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما سے کہ کہتے تہے منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اوٹہاوے کوئی کسیکو جگہہ اسکی سے اور بیٹہہ جاوے
اس مین اور کہا گیا واسطے نافع کے یہ منع جمعے مین ہے کہا نافع نے جمعے مین اور جمعے کے سوا مین **جمعے کی نماز کے
وقت کے بیان مین عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تہے نماز پڑہتے جمعے کی جسوقت کہ ڈہلتا آفتاب روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف** بخاری مین روایت ہے انہین
سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑہتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کرکے
پڑہتے نماز جمعے کی اور **بخاری** و **مسلم** مین روایت ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ہم نماز پڑہتے تہے ساتہہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جمعے کی پہر پہرتے تہے اور نہین ہوتا تہا دیوارون کا ایسا سایہ کہ بچین ہم دہوپ سے اسکے اور
یہہ ایک لفظ مسلم کے ہین کہ تہے ہم جمعہ پڑہتے ساتہہ انکے جب پہرتا مغرب کیطرف آفتاب پہر پہرتے طلب کرتے سایہ
اور **بخاری** و **مسلم** مین روایت ہے سعد بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نہ لیٹتے تہے ہم دنکو اور نہ کہانا کہاتے
تہے مگر بعد جمعے کے اور عبارت مسلم کی ہے اور یہہ ایک روایت کے زمانہ مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مسلم مین
روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے ہم نماز پڑہتے ساتہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر پہرتے پس
ٹہلاتے اونٹنی   اپنی کہا حسن نے پس کہا مینے واسطے جعفر کے کہ کون سی ساعت ہوتی تہی وہ کہا جعفر نے (وقت)
زوال ہونے آفتاب کے **ف** امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین لکہا ہے کہ وقت جمعے کا وہی ہے جو وقت ظہر

کا ہے اسلیے کہ وہ بدل ہی ظہر کا اور تحقیق وارد ہوی وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ تحقیق جمعہ پڑہنا کفایت کرتا
ہے قبل زوال کے جیسا کہ بخاری میں روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تہے ہم اول جاتے دن جمعہ کے
پہر قیلولہ کرتے تہے یعنے بعد جمعے کے) اور مثل اسکی حدیث سہل بن سعد کی ہے یعنے جو کہ اوپر گذری (صحیحین میں
ہے اور ثابت ہوا بیچ صحیح کے جابر سی (یہ حدیث بہی اوپر گذری) اور یہ حدیث بیچ اسکے تصریح ہے کہ تحقیق صحابہ نماز پڑہتے
تہے جمعہ کی قبل ڈہلنے سورج کے پس تحقیق گئے ہیں طرف اس بات کی احمد بن حنبل اور حق یہی ہے اور گئے ہیں جمہور طرف
اس بات کی کہ تحقیق اول وقت جمعہ کا اول وقت ظہر کا ہے انتہے اور قائلہ آدہے دن کو کہتے ہین اور قیلولہ آدہے دن کے سونے
کو اسی طرح لکہا ہے قاموس مین اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہی کہ امام ابن قیم نے ہدی مین کہا ہی
کہ نماز جمعے کی وقت ڈہلنے آفتاب کے مکروہ نہین بالخصوص بسبب وارد ہونی حدیثون صحیحہ کے اس باب مین انتہی اور روایت
کی ہی دارقطنی نے عبد اللہ بن سیدان سی کہ کہا حاضر ہوا مین ساتہہ ابوبکرؓ کے جمعے مین پس تہا خطبہ اور نماز اسکی قبل آدہے
دن کے پہر حاضر ہوا مین جمعے مین ساتہہ حضرت عمرؓ کے پس تہی نماز اور خطبہ انکا اسوقت تک کہ کہہ سکتا ہون کہ آدہا
دن ہوا پہر حاضر ہوا مین جمعہ مین ساتہہ حضرت عثمانؓ کی پس تہی نماز اور خطبہ انکا یہانتک کہ کہہ سکتا ہون مین کہ آدہا
دن ہوا پس نہین دیکہا مینے کسی کو کہ عیب پکڑا ہو اس بات کا کسینے یا انکار کیا ہو اور روایت کیا ہی اس کو احمد بن
حنبل نے بیچ روایت اپنی بیٹے عبد اللہ کے اور کہا اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابن مسعودؓ اور جابرؓ اور سعیدؓ اور معاویہؓ
سے کہ تحقیق وہ نماز پڑہتے تہے قبل ہونی زوال کے اور دلالت اس حدیث کی اوپر مذہب امام احمد کے واضح تر ہے انتہی
کہا دارقطنی نے کہ اسکی اسناد مین عبد اللہ بن سیدان ہی اور وہ نہین ہی قوی اور کہا ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر
مین ہی کہ عبد اللہ بن سیدان جو کہ راوی دارقطنی کی حدیث کا ہی اتفاق کیا ہے محدثین نے اوپر ضعیف ہونے اسکی
کے سو جواب اسکا یہ ہی کہ قبل زوال جمعہ جائز ہونیکا یہ کچہ قادح نہین اسلیے کہ اور صحیح حدیثون سی بہی ثبوت اسکا دلائل
جیدہ سی پایا گیا ہے جیسا کہ گذر چکا اور تایید کرتا ہے اسکی قول صاحب سفر السعادۃ کا جو کہ سفر السعادت مین ہے،
کہ نماز نفل ٹہیک دوپہر کو جمعے کے دن مکروہ نہین جسطرح کہ اور دنون مین مکروہ ہی اور یہ مذہب بہت علماء کا ہے اسلیے
کہ ابو قتادہؓ نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تہے دوپہر کیوقت نماز پڑہنے کو سوای جمعے کے دن
کے اور فرمایا دوزخکو اسوقت ہر روز آنچ دیتی ہین مگر جمعہ کیدن اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ مستحب ہے نماز نفل جمعے
کے دن خطبہ کیوقت تک اور امام شافعی نے کئی طرح کی سندون سی روایت کیا ہے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے دوپہر کیوقت نماز پڑہنے سی یہانتک کہ ڈہلے سورج سوای دن جمعے کے اس مسئلہ مین کئی قول ہین اول

یہ کہ ٹہیک دوپہر کیوقت نماز مکروہ نہین ہر کسیطرح سے بہی کسی دن اور یہ مذہب امام مالک کا ہو دوسرا قول یہ ہو کہ ٹہیک دوپہر کیوقت نماز مکروہ ہو خواہ جمعے کا دن ہو خواہ کوئی اور دن ہو اور یہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور ایک قول امام احمد کا بہی یہی ہو تیسرا قول یہ ہے کہ ٹہیک دوپہر کیوقت نماز مکروہ ہو سوای دن جمعے کے اور یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور انکے سوای اور محققون کا بہی یہی مذہب ہے انتہے

نماز جمعے کیلیے علاحدہ کپڑا اتار کہنے کے بیان مین عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ روایت ہو عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین قباحت اوپر ایک تمہارے کے اگر مقدور ہو یہ کہ بناوے دو کپڑے واسطے دن جمعے کے سوا کپڑے کاروبار اپنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحیے بن سعید سے **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْفُوْفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَصْلُهٗ فِيْ مُسْلِمٍ وَزَادَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَقَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَكَانَ يَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ وَالْجُمُعَةِ روایت ہو اسمار بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نکالا جبہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سنجاف لگا ہوا گریبان کو اور آستینون کو اور دونون چاکون کو دیبا سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور اصل اسکی مسلم مین ہو اور زیادہ کیا یہ کہ تہا نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے انکے انتقال تک پہر لیا مینے اسکو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہنتے تہے اسکو پہر ہم دہو کر پلاتے تہے ہم اسے مریض کو شفا مانگتے برکت سے اسکی اور زیادہ کیا بخاری نے ادب مفرد مین اور پہنتے حضرت اسے ایلچیون کے آنیکے وقت اور جمعہ کے لیے **جمعے کے دن سر دہونے اور غسل کرنے اور تیل اور خوشبوی لگانیکے بیان مین عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حق اللہ کا ہے ہر مسلمان پر یہ کہ نہاوے بیچ ہر سات دن کے دہووے سر اپنا اور بدن اپنا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** اس کتاب مین جمعے کی فضیلت کے بیان مین بخاری کی حدیث مین سلمان کی روایت سے پہلے گذر چکی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ

مِنْ طُھْرٍ وَّیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ اَوْیَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ یعنے نہاوی جو شخص دن جمعے کے اور پاکی حاصل
کری جس قدر کہ ہوسکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سر پا لگاوے خوشبو گہر اپنے مین سے یعنے اپنی بی بی کی خوشبو
مین سے سو لفظ یتطہر کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جمعے کیدن لبین لواوے اور ناخن کترا وے اور بال زیر
ناف کو لے اور بغلون کے بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے وغیر ذلک اور موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نہ جاتے طرف جمعے کی مگر تیل لگاتے اور خوشبوئی لگاتے مگر کہ ہوتے محرم
فائدہ یعنے حالت احرام مین نہ تیل لگاتے نہ خوشبوئی اور سوای احرام کی حالت کی ہمیشہ تیل اور خوشبوئی
ہر جمعے کو لگایا کرتے اور مسند امام احمد اور ترمذی مین روایت ہے برار رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانون پر یہ کہ نہاوین دن جمعے کے اور لگاوی ایک ان کا خوشبوی اہل
اپنے سی پس اگر نہ پاوی پس پانی واسطے اسکے خوشبوئی ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** اس مضمون کی
حدیثین فصل غسل سنت کے بیان مین اس کتاب مین پہلے بہی گذر چکی ہین اور آگے بہی آتی ہین جمعہ مین لوگونکی
گردنین پہلانگ کر آگے جانے کی ممانعت کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَسَّ مِنْ طِیْبِ امْرَاَتِہٖ اِنْ
کَانَ لَھَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِیَابِہٖ ثُمَّ لَمْ یَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ یَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَۃِ کَانَتْ
کَفَّارَۃً لِّمَا بَیْنَھُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ کَانَتْ لَہٗ ظُھْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعے کے دن اور اپنی عورت پاس
اگر خوشبو ہو اسکو لگاوی اور اچہے کپڑے پہنی پہر لوگون کی گردنین نہ پہاندی نہ بیہودہ باتین کرے خطبے
کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہون کا پہلے جمعے تک اور جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پہاندے
گا وہ جمعہ اسکے لیے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز **ف** ابو داؤد مین روایت ہی ابی سعید اور ابو ہریرہ سی کہ کہا دونون
نے فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی نہاوے دن جمعے کو اور پہنے اچہے کپڑے اور لگاوی خوشبو اگر ہو اسکے پاس پہر آوی
جمعہ مین اور نہ پہلانگے گردنین لوگون کی پہر نماز پڑہے اسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اسکے پہر چپ رہے
جسوقت کہ نکلے امام اسکا یہانتک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اس چیز کے کہ درمیان اس
جمعے کے ہے اور درمیان اس جمعے کہ پہلے اس سے ہے **فائدہ** مراد اچہے کپڑون سے سفید کپڑے مین
منبر پر چڑہکر لوگون کو امام کے سلام دینے کے بیان مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چڑہتے منبر پر سلام دیتے
فائدہ مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ امام جب خطبہ کے لیے منبر پر چڑہے لوگون کو سلام کہے اور اس حدیث کے
راویون مین ابن لہیعہ ہی اور **تقریب التہذیب** مین ہی کہ ابن لہیعہ سچا ہے ساتوین طبقہ سی مگر خلط ہو گیا حافظہ
اسکا بعد جلنے کتابون اسکی کے اور نیز کہا ترمذی نے اپنی جامع مین کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے **جمعے کی خطبے**
کے بیان مین عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول
صبحکم ومساکم ویقول اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی
محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ کانت خطبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ یحمد اللہ ویثنی علیہ ثم یقول علی اثر ذلک و
قد علا صوتہ وفی روایۃ لہ من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ
وللنسائی وکل ضلالۃ فی النار روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم جب خطبہ پڑہتے سرخ ہو جاتی آنکھین ان کی اور بلند ہوتی آواز انکی اور زیادہ ہو جاتا غصہ انکا یہانتک
کہ گویا وہ ڈرانیوالے ہین لشکر سے کہ کہا کرتا ہے صبح کو پہنچا لشکر اور شام کو تمہارے پاس اور فرماتے لیکن بعد
اسکے پس تحقیق بہتر باتون کی اللہ کی کتاب ہے اور بہتر راہون کی محمد کی راہ ہے اور بری کامون سی نئی نکالی
ہوئی باتین ہین اور ہر بدعت گمراہی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور ایک روایت مین اسکے خطبہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعے کے دن یہ تہا کہ حمد کہتے اللہ کی اور تعریف کرتے اسپر پہر کہتے بعد اسکے
حالانکہ اور تحقیق اونچی ہوتی آواز انکی اور ایک روایت مین اسکے جسکو راہ بتا دے اللہ پہر نہین کوئی گمراہ
کرنیوالا اسکو اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالی نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اسکو اور نسائی کی روایت
مین ہے اور ہر گمراہی پہونچانی ہے بیچ آگ کے **ف** ابوداؤد مین روایت ہی جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے خطبہ مین پڑہتے آیتین قرآن کی نصیحت کرتے لوگون کو اور اصل
اسکی مسلم مین ہی اور مسلم مین روایت ہے ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹی نعمان کی سے کہ کہا نہین سیکھی
مینے سورہ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ پڑہتے تہے یہ سورت ہر

جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑہتے لوگون کے آگے اور ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ کہ نہو اس مین تشہد یعنے حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند
ہاتہہ کٹے ہوئے کے ہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **لاٹھی یا کمان پر تکیہ دیکر خطبہ
پڑہنے کے بیانمین** عن الحکم بن حزن قال شھدنا الجمعۃ مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقام متوکئا علی عصا او قوس رواہ ابوداود روایت ہی حکم بن حزن سے کہا حاضر ہوئے ہم
جمعے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پس کہڑے ہوے حضرت تکیہ دیکر لاٹھی یا کمان پر روایت کیا اسحدیث
کو ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین شہاب بن حراش الصلت
ہے اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے اس مین پس کہا ابن المبارک نے کہ ثقہ ہے اور کہا احمد اور یحیے
بن معین اور ابوحاتم نے نہین خوف ہی ساتہ اسکے اور کہا ابن حبان نے کہ تہا یہ مرد صالح اور تہا یہ
ان لوگون مین سے کہ بہت خطا کرتے تہے یہانتک کہ اسکا اعتبار نرہا اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ بہت
لوگون نے اسکی توثیق کی ہے **خطبے کیحالت مین منبر پر ہاتہہ اٹہانیکی ممانعت کی بیان
مین** عن عمارۃ بن رویبۃ انہ رای بشر بن مروان علی المنبر رافعا یدیہ فقال قبح اللہ
ہاتین الیدین لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہ
ھکذا واشار باصبعہ المسبحۃ رواہ مسلم روایت ہی عمارہ بن رویبہ سے کہ اونہون نے دیکہا بشر بیٹے
مروان کے کو منبر پر اوٹہاتا تہا دونو ہاتہہ اپنے پس کہا عمارہ نے برا کرے اللہ تعالی ان دونو ہاتہون کا البتہ تحقیق
دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتے اسپر کہ اشارہ کرین ساتہ ہاتہہ اپنے کے اسطرح اور
اشارہ کیا عمارہ نے ساتہ انگلی شہادت اپنی کے **مؤذن کے اذان دینے تک امام کے منبر پر
بیٹھنے اور نیز دونون خطبون کے درمیان مین اسکے بیٹھنے اور اسمین اسکی
کلام نکرنے کے بیان مین** عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن
ثم یقوم فیخطب ثم یجلس ولا یتکلم ثم یقوم فیخطب رواہ ابوداود روایت ہی ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے دو خطبے تہے بیٹہتے جب چڑہتے
منبر پر یہانتک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نے یہانتک کہ فارغ ہوتا موذن

پہر اٹھتے پس خطبہ پڑہتے پہر بیٹھتے اور نہ کلام کرتے پہر کہڑے ہوتے پس خطبہ پڑہتے **فائدہ** خطبے کی حالت
مین بلا ضرورت باتین کرنی منع ہین اور ضرورت کیوقت جائز ہین چنانچہ بیان اسکا قریب آویگا **خطبہ چہوٹا**
اور نماز لمبی پڑہنے کے بیان مین عن عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَ
اَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمار رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا تحقیق
سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے کہ تحقیق لمبی پڑہنی نماز مرد کی اور کوتہ کرنا خطبے اسکے کا
علامت ہے دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتہ کرو خطبہ اور تحقیق بعض بیان سحر ہے روایت کیا اس
حدیث کو مسلم نے **فائدہ** خطبہ کیحالت مین توجہ ہوتی ہے خلق کیطرف اور حالت نماز مین خداوند حقیقی کیطرف
پس علامت دانائی کی یہ ہے کہ جس مین توجہ رب کیطرف ہوا وسکو دراز کرے اور جس مین توجہ خلق کیطرف ہو اوسکو کوتاہ کرے اور ابوداؤد مین روایت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ کوتاہ کرنے خطبہ کے **جمعے مین اونگھ آنے سے اپنی جگہہ بدل ڈالنے کے**
بیانمین عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبوقت اونگھے ایک تمہارا
دن جمعے کے پس چاہیے کہ بدل ڈالے جگہہ اپنی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
وقت خطبہ پڑہنے امام کے گوٹ مار کر بیٹہنے کی ممانعت کے بیان مین عن مُعَاذِ بْنِ
اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی معاذ بن
انس رضی اللہ تعالی عنہ سی یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعے کے اسحال مین کہ امام
خطبہ پڑہتا ہو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** گوٹ
مارنا اوس نشست کو کہتے ہین کہ رانین ملا لی پیٹ سی ساتہ کپڑے کی سو اسطرح سے بیٹہنا اس آدمی کو منع ہے کہ
جسپر ایک ہی کپڑا ہو کہ جس سے اسطرح کے بیٹہنے سی ستر کہلجاتا ہو جیسا کہ بخاری مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی
اللہ عنہ سی کہ تحقیق اس نے کہا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہناوے صماسے یعنی اس سے کہ ڈالے کپڑا

ایک کندہے پر اور ظاہر ہوا ایک جانب اسکی کہ نہ ہو اسپر کوئی کپڑا) اور یہ کہ گوٹ ماری مرد بیچ ایک کپڑے کے کہ نہ ہو اوپر فرج اسکی
کے اس کپڑے مین سے کچھ **فائدہ** کہا قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین اور کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر اگر ستر ڈھکا ہوا ہو
تو گوٹ مار کر بیٹھنا حرام نہین جیسا کہ **بخاری** مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو بیچ صحن کعبہ کے گوٹ مارنیوالے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے اسطرح **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے
کہ بیچ حدیث ابی ہریرہ کی نزدیک بزار کے ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نزدیک کعبہ کی پس جوڑ دونو پاؤن اپنے
کو پس کھڑا کیا انکو اور گوٹ ماری ساتھہ دونو ہاتھون اپنے کے اور بیچ حدیث ابی سعید کی نزدیک ابی داود کے ہے
کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب بیٹھتے گوٹ مارتے ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کی زیادہ کیا بزار نے اور کھڑا کرتے
دونو گھٹنون اپنے کو اور کہا **ابوداود** نے کہ تھے ابن عمر گوٹ مارتے اسوقت کہ امام ہوتا خطبہ پڑہتا اور انس بن مالک
اور شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن
سلامہ کہتے تھے یہ کہ نہین خوف ہے گوٹ مار کر بیٹھنا جمعے کے دن کہا ابوداود نے کہ نہین پہونچی مجھہ کو یہ بات کہ تحقیق
کسینے بہی مکروہ جانا ہو اسکو مگر عبادہ بن نسی نے اور ابوداود مین روایت ہے یعلے بن شداد بن عوص رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا حاضر ہوا مین ساتھہ معاویہ کے بیت المقدس مین پس جمعہ پڑہا یا معاویہ نے ہمکو پس دیکھا مینے کہ ناگہان بہت
لوگ مین مسجد مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ دیکھا مینے انکو گوٹ ماری ہوئی اسوقت کہ امام خطبہ پڑہتا تہا اور
موطا امام مالک مین روایت ہے مالک سے کہ تحقیق پہونچی انکو یہ بات کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے گوٹ مارتے
دن جمعہ کے اسوقت کہ امام ہوتا خطبہ پڑہتا **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا ابن بکیر
نے کہ نہین روایت کی گئی ہے کسی صحابی سے خلاف اسکے اور نہین روایت کی گئی ہے کسی تابعی سے کہ ہو مکروہ گوٹ
مارنا دن جمعے کے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے اسکے جائز ہونے مین اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک
اور احمد اور ابوحنیفہ کا اور سوای انکے اور لوگون کا اور کہا باجی نے کہ روایت کی ہے ابن نافع نے مالک سے کہ نہین
خوف ہے یہ کہ گوٹ مارے مرد اسوقت کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور یہ کہ دراز کرے پاؤن اپنے اسلیے کہ تحقیق یہ مدد ہے
پس مناسب ہے کہ ایسا کر لیا کرے انتہے **وقت خطبہ پڑہنے امام کے سامنے بیٹھنے کے**
بیان مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
جَلَسَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ایکدن منبر پر اور بیٹھے ہم گرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت

کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندھا ہے یہ باب ہے امام کے سامنے لوگون کے بیٹھنے کا وقت خطبہ پڑھنے امام کے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ امام جب خطبہ پڑھنے لگو تو مقتدی اس کے سامنے بیٹھا کرین مسند امام احمد اور ابوداؤد مین روایت ہی سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو ذکر کو یعنی خطبہ سننے کو اور نزدیک ہو امام سے پس تحقیق مرد ہمیشہ دور ہوتا ہے یہانتک کہ پیچھے ہوئیگا جنت مین اگرچہ داخل ہوویگا اس مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا منذری نے اسکی اسناد مین انقطاع ہے **حالت خطبہ مین امام کو لوگون کے ساتھہ کلام کرنیکے جواز کے بیان مین** **عن** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی حمید بن ہلال رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ کہا ابو رفاعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ پہونچا مین طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ وہ خطبہ پڑھتے تہی کہا (ابو رفاعہ) نے پس کہا مینے ای رسول اللہ کے ایک آدمی مسافر آیا ہے پوچہتا ہے دین اپنے سی نہین جانتا کہ کیا ہے دین اسکا کہا (ابو رفاعہ نے) پس متوجہ ہوئے اوپر میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور چہوڑ دیا خطبہ اپنا یہانتک کہ پہونچے طرف میری پس لائی گئی کرسی گمان کرتا ہون مین کہ پاؤن اسکے لوہے کے تہے کہا (ابو رفاعہ نے) پس بیٹھے اوپر اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لگے سکہلانے مجہ کو اسچیز سے کہ سکہلایا انکو اللہ نے پہر آئے خطبے اپنے کو پس پورا کیا آخر اس خطبے کا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** ابوداؤد مین روایت ہی عبد اللہ بن بریدہ سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس آئے حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کہ اوپر ان دونون کے قمیص تہی سرخ کہ گرتے تہے اور کہڑے ہوجاتے تہے پس اترے (منبر سے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس پکڑا ان دونون کو پہر چڑہایا ان کو منبر پر پہر فرمایا سچ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے کہ تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ ہے دیکہا مینے ان دونون کو پس نہ صبر کیا مینے پہر شروع ہوئے خطبہ کو **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی

سنے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے سوای اسکے نہین پہچانتے ہین ہم اس کو حدیث حسین بن
واقد سے انتہے اور حسین مذکور وہ ابو علی ہے قاضی مرو کا حجت پکڑی ہے ساتھہ اسکے مسلم نے اپنی صحیح
مین اور کہا منذری نے کہ ثقہ ہے اور مسلم مین جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
بحالت خطبہ سلیک غطفانی سے کہا کہ اوٹھکر دو رکعت پڑہ لے اور تخفیف کران دونون مین اور بخاری
اور مسلم مین انہین کی روایت سے ہے کہ آیا ایک مرد دن جمعے کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے
تہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے نماز پڑہی ہے کہا نہین فرمایا کہڑا ہو پس پڑہ دو رکعتین اور
یہ دونون حدیثین اس کتاب مین قبل نماز جمعے کے سنت پڑہنے کے بیان مین قریب آوینگی اور کشف ط
الغمہ مین امام شعرانی نے لکہا ہے کہ تہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے واسطے مرد کے کیا خریدی
تو نے واسطے ہمارے فلانی چیز پہر رجوع کرتے طرف خطبہ کی اور تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوترتے منبر
سے دن جمعے پس کلام کرتا انسے کوئی مرد بیچ حاجت اپنی کے بات کرتے ساتہہ اسکے یہانتک کہ فارغ
ہوتا وہ شخص حاجت اپنی سے پہر آتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف جگہہ نماز اپنی کی پس نماز پڑہاتے اور تہے
صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم باتین کرتے دن جمعے کے اور حضرت عمر بیٹہنے والے ہوتے اوپر منبر کے پس
جب چپ کرتا موذن کہڑے ہوتے حضرت عمر پس نہ کلام کرتا کوئی یہانتک کہ ادا کرتے دونو خطبہ پس جب تکبیر
کہی جاتی واسطے نماز کے اور اوترتے حضرت عمر (منبر سے) باتین کرتے صحابہ اور نیز اسی مین ہے کہ کہا ع
انس رضی اللہ عنہ نے کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے کلام سے اُسوقت کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور
رخصت دیتے بیچ کلام کرانے اور کلام کرنے اسکے کے واسطے مصلحت کے انتہے امام کے خطبہ
پڑہنے کیوقت لغو کاموں سے بچنے کے بیان مین صہ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ
فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ
لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص
نے کہ وضو کیا اور اچہا وضو کیا (یعنے رعایت آداب) پہر آیا جمعے مین اور سنا خطبہ اور چپ رہا بخشے جاتے ہیں
اسکے لیے وہ گناہ جو کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوے ہین اور زیادہ تین دن کے اور جس نے
چہوا کنکریون کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف چہوا کنکریون کو یعنے وقت

ط یہ عبارت امام شعرانی کی کشف الغمہ چہاپہ مصر کے صفحہ ۲۱۳ مین ہے ۱۲
ع یہ عبارت کشف الغمہ چہاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۲ مین ہے
صہ یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چہاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۸۳ مین ہے ۱۲

خطبہ پڑہنے امام کے کہیلا کنکریون سے یعنے ادہر ادہر کیا یا تنکی توڑی یا لکیرین ڈالین یا زمین کہودی یا ایسا ہی کچہ اور کام کیا یہ بیہودہ پن ہے اور لغو کے معنے ہین کلام باطل اور بیفائدہ اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کہے تو واسطے پاس بیٹہنے والے اپنے کے دن جمعے کے چپ رہ اس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس تحقیق تو نے بہی لغو کیا اور مسند امام احمد مین روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعے کے اس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس وہ مانند گدہے کی ہے کہ اوٹہاتا ہے کتابین اور وہ شخص کہ کہے واسطے اسکے چپ رہ نہین واسطے اسکے جمعہ یعنے اسکی بہی جمعے کی نماز نہین ہوتی اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے اوس بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعے کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور نہ سوار ہو اور نزدیک ہو امام کے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے اسکے بدلے ہر قدم کے عمل برس روز کا ثواب روزے اسکے کا اور قیام اسکے کا **فائدہ** یعنے ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزون کا اور قیام راتون اسکے کا لکہا جاتا ہے اور نہلاوے یعنے اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ جمعے کے دن بیوی سے صحبت کرے تاکہ باعث اسکے غسل کا ہو اور اس مضمون کی حدیثین جمعہ مین لوگون کی گردنین پہلانگ کر آگے جانیکی ممانعت کے بیان مین بہی اس مین پہلے گذر چکی ہین **قبل نماز جمعے کے سنت پڑہنے کے بیان مین** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے قبل جمعے کے چار رکعتین نہ فصل کرتے بیچ کسی چیز کے ان مین سے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **فائدہ** یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ اس حدیث کے راویون مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور **تقریب التہذیب** مین ہے کہ حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ نخعی ابو ارطاۃ کوفی قاضی ایک فقیہون مین سے سچا بہت خطا کرنیوالا مدلس ہے انتہی مدلس اس راوی کو کہتے ہین کہ جس نے شیخ کو چہپایا ہو اور اسکا نام نہ لیا ہو کسی مصلحت سے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ اسناد اسکی واہی ہے یعنی ضعیف ہے پس معلوم ہوا کہ قبل جمعے کی چار رکعتین پڑہنے کے لیے اس حدیث سے حجت قائم نہین ہوتی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ کہا ابو حنیفہ اور محمد نے پڑہے چار سنت قبل جمعے کی چار رکعتین اور بعد اسکے چار رکعتین اور دلیل انکی یہ قول پیغمبر صلعم کا ہے جو شخص کہ حاضر ہو تم مین سے جمعے کو

پس چاہیے کہ پڑہے پہلے اسکے چار رکعتین) اور بعد اسکے چار رکعتین روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین سو
جواب اسکا قسطلانی نی یون دیا ہے کہ اسحدیث کی راویون مین محمد بن عبد الرحمن سہمی ہے اور وہ ضعیف
ہے بخاری وغیرہ لوگون کی نزدیک انتہی اور یہہ جو ترمذی مین ہے وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ
كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا اَرْبَعًا یعنے روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق وہ تہی
نماز پڑہتے قبل جمعہ کے چار رکعتین اور بعد اسکے چار رکعتین) اور شرح سفر السعادت مین ہی کہ سیوطی
جمع الجوامع مین ابوہریرہ سی لایا ہے مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ قَبْلَهَا اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا
اَرْبَعًا رَوَاهُ ابْنُ النَّجَّارِ یعنے جو شخص کہ ہو نماز پڑہنے والا دن جمعے کی پس چاہیے کہ نماز پڑہے قبل اسکی چار رکعتین اور بعد اسکے چار
رکعتین) روایت کیا اسکو ابن نجار نے اور بہی مواہب مین ہی کہ روایت کی ابوداؤد اور ابن حبان نی طریق
ایوب سے نافع سے کہ کہا تہے ابن عمرؓ کہ درازگی کرتے تہے بیچ نماز کے پہلے جمعے سی اور بعد جمعے سی دو رکعت گہر اپنے
مین اور کہتے تہے کہ اسیطرح کرتے تہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو جواب ان کا یہ ہے کہ مسک الختام شرح
بلوغ المرام لکہا ہے کہ ایک جماعت محدثین کی پہلے جمعے سے سنت پڑہنے کی منکر ہے اور مبالغہ کیا ہے بیچ انکار
کے اور اس جماعت نے حدیثون کو جو کہ اس باب مین روایت کی گئی ہے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابوہریرہ
سے ضعیف کیا ہے انتہے اور زرقانی شرح موطا امام مالکؒ مین لکہا ہے کہ پہلے جمعے کے (سنت پڑہنے) مین
حدیثین کہ وارد ہوئی ہین سب ضعیف ہین انتہے حاصل یہ کہ قبل جمعے کے تعین رکعتون کے لیے حضرتؐ سے کوئی صحیح
حدیث ثابت نہین مطلق نماز پڑہنا ثابت ہے جیسا کہ صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے مَنِ
اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ یعنے جو شخص کہ نہایا پہر آیا جمعے مین پس نماز پڑہی اسقدر کہ مقدر
تہی واسطے اسکے اور بخاری مین سلمان فارسی کی حدیث مین ہی ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ
يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ یعنے پہر نکلے (طرف مسجد کی) پس فرق کری درمیان دو شخصون کے پہر نماز پڑہے جو کہ
مقدر کی گئی واسطے اسکے سو صحیح مسلم کی حدیث پوری اور بخاری کی حدیث کا پورا ترجمہ اس کتاب مین جمعے
کی نماز کی فضیلت کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے اور ان دونو حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلی کو اختیار ہے
قبل جمعے کے جسقدر چاہے نماز پڑہے یہانتک کہ جسوقت امام خطبہ پڑہتا ہو اسوقت بہی اگر کوئی آجاوے تو
بہی دو رکعتین پڑہ لی جیسا کہ حدیثون آیندہ سے صریح اور صاف صاف معلوم ہوتا ہے جو شخص امام کے
خطبہ پڑہتے آجاوی اسکے دو رکعت نماز ہلکی پڑہنے کے بیان مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ سُلَیکُ الغَطفَانِیُّ یَومَ الجُمُعَۃِ وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَخطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَہٗ یَا سُلَیکُ قُم فَارکَع رَکعَتَینِ وَتَجَوَّز فِیہِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُم یَومَ الجُمُعَۃِ وَالاِمَامُ یَخطُبُ فَلیَرکَع رَکعَتَینِ وَلیَتَجَوَّز فِیہِمَا رَوَاہُ مُسلِمٌ روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا سلیک غطفانی دن جمعے کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس بیٹھا سلیک الغطفانی پس فرمایا واسطے اسکے حضرت نے اے سلیک غطفانی اٹھہ پس دو رکعتین پڑھ اور تخفیف کر اندونوں میں پہر فرمایا جب آوے ایک تمہارا دن جمعے کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین اور ہلکی پڑھے دونو رکعتین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** بخاری اور مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا آیا ایک مرد دن جمعہ کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت نے تو نے نماز پڑھی ہے کہا نہیں فرمایا اٹھہ اور پس پڑھ دو رکعتین **ف** امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ایک جماعت فقہا اور محدثین نے عمل کیا ہے ان دو رکعتوں کو تحیۃ المسجد کا انکے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور دلیل انکی یہی حدیثین ہین اور ایک جماعت سلف اور خلف سے کہ جن میں سے امام ابو حنیفہ بھی ہین قائل اسکے نہین ہین اور جواب دیا ہے انہوں نے ان حدیثوں کا گیارہ وجہ پر کہ سب مردود ہین کہ بیان کیا ہے انکا حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں اب جاننا چاہیے کہ انہین گیارہ وجہ میں سے بہت بڑی اور جید وجہ انکی چار ہین **پہلی وجہ** دارقطنی نے اپنی سنن میں انس سے حدیث سی لایا ہے کہ آیا ایک شخص بیچ مسجد کے اور حضرت خطبہ پڑھ رہے تھے فرمایا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کھڑا ہو پس پڑھ دو رکعت اور رہے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے یہانتک کہ فارغ ہوا وہ شخص نماز سے پہر کہا دارقطنی نے اسند کیا اسکو محمد بن عبید بن محمد عبدی نے اور وہم کیا اسنے بیچ اس حدیث کے پہر روایت کیا اسکو احمد بن حنبل سے کہا اسنے کہ حدیث کی ہم کو معتمر نے اپنے باپ سے کہا آیا ایک شخص آخر حدیث تک اور بیچ اس حدیث کے ہے کہ پہر انتظار کی حضرت نے اسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اس شخص نے کہا دارقطنی نے صحیح یہ ہے کہ یہ مرسل ہے **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا دارقطنی نے کہ اس حدیث میں وہم ہے اور نیز یہ مرسل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی جیسا کہ محمد صدیق حسن صاحب نے **حصول المامول** میں لکہا ہے کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ حدیث مرسل ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتہ اسکے حجت اور کہا **قسطلانی** نے شرح صحیح بخاری میں کہ حدیث مرسل ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتہ اسکے حجت نزدیک امام شافعی اور جمہور علمار کے اور اسیطرح سے لکہا ہے امام نووی نے **صحیح مسلم** کے مقدمہ میں

ادر سیطرح سے ہے شرح نخبۃ الفکر وغیرہ مین **دوسری** وجہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے مرفوعاً اذا دخل احدکم المسجد والامام یخطب فلا صلوٰۃ ولا کلام حتی یفرغ الامام رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنے جب داخل ہوا ایک تمہارا مسجد مین اور امام خطبہ پڑہتا ہو پس نماز پڑہے اور نہ کلام کرے یہانتک کہ فارغ ہو امام روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے کبیر مین سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ اس حدیث کے راویون مین ایوب بن نہیک ہے اور وہ متروک ہے اور ضعیف کیا اسکو ایک جماعت نے **تیسری** وجہ موطا امام مالک مین ہے کہ کہا ابن شہاب نے نکلنا امام کا قطع کرتا ہے نماز کو اور کلام اسکی قطع کرتی ہے کلام کو سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ کلام ابن شہاب یعنی زہری کا ہے حضرت کی حدیث نہین ہے جیسا کہ موطا ہی سے معلوم ہوتا ہے **چوتھی** وجہ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین روایت کی ہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے کہ وہ مکروہ جانتے تہے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے عروہ سے کہ کہا جب بیٹہے امام منبر پر تو نہین ہے نماز اور کہا زہری نے کہ جو شخص آوے دن جمعے کے اور امام خطبہ پڑہتا ہو بیٹہے اور نماز نہ پڑہے سو **جواب** ان روایتون کا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایتین موقوف ہین اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی چنانچہ بیان اسکا فصل احکام بالی مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے **دوم** یہ کہ روایت ابن ابی شیبہ کی ہے اور روایت ابن ابی شیبہ کی اگر مرفوع بہی ہو تو بہی سنن اربعہ کی حدیث کا معارضہ تو کر سکتی ہے نہین بخاری اور مسلم کی مرفوع حدیث کے سامنے تو ایسے اثرون کی حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارضہ کر سکتی ہین پس اسی سبب سے کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ جب آوے کوئی شخص اسوقت مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس چاہیے کہ پڑہے دو رکعتین اور چاہیے کہ اختصار کرے بیچ ان دونون کیواسطے رعایت سنت راتبہ اور ادب خطبے کے بقدر اپنی طاقت کے اور اس مسئلہ مین نہ فریب مین آجاوے تو اپنے شہر کے لوگون کے ساتہ اس چیز کے کہ جسکا آوازہ کر رکہا ہے انہون نے اسلیے کہ واجب ہے متابعت کرنی حدیث صحیح کی

بعد نماز جمعے کے سنت پڑہنے کے بیان مین

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدہا اربعا رواہ مسلم کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہے کوئی تم مین کا نماز جمعے کی پس پڑہے بعد اسکے چار رکعتین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے اور نہین ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم

اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھو تم بعد جمعے کے پس نماز پڑھو چار رکعتین اور زیادہ کیا عمرو نے بیچ روایت اپنی کے کہا ابن ادریس نے کہا سہیل نے پس اگر جلدی کرے ساتھ تیرے کوئی چیز پس نماز پڑھ دو رکعتین مسجد مین اور دو رکعتین جب رجوع کرے تو یعنے جب گھر مین جاوے **فائدہ** یہ حدیث صاف دلیل ہے اسپر کہ بعد جمعے کے افضل اور زیادہ ثواب چار رکعت مین ہے اور اگر کوئی دو رکعتین پڑھے تو اور بہی زیادہ ثواب حاصل ہو اور حدیث جو کہ آگے آویگی لیکن وہ بہی جائز ہین جیسا کہ اس حدیث اور حدیثون آیندہ سے معلوم ہوتا ہے

وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے سالم سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑہتے بعد جمعے کے دو رکعتین روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہی ہے امام شافعی اور امام احمد کا **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے نافع سے اسنے نقل کی ابن عمر سے کہ تحقیق وہ تھے جب نماز پڑہتے جمعے کی پہرتے پس نماز پڑہتے دو رکعتین بیچ گھر اپنے کے پہر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے اسیطرح روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** کہا ترمذی نے کہا اسحاق نے اگر نماز پڑہے مسجد مین دن جمعے کے پڑہے چار رکعتین اور اگر پڑہے گھر اپنے مین پڑہے دو رکعتین اور کہا مسک الختام شرح بلوغ المرام مین کہ کہا شیخ ہمارے ابن تیمیہ نے اگر پڑہے مسجد مین پڑہے چار رکعتین اور اگر پڑہے گھر مین پڑہے دو رکعتین یعنے بعد جمعے کے اور نیز اسی مین ہے کہ کہا بعضے مین کہ پیچہے جمعے کے سنت پڑہنے مین اختلاف ہے نزدیک شافعی کے دو رکعت ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے چار رکعت اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی گئی ہے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق انہون نے حکم کیا یہ کہ نماز پڑہے بعد جمعے کے دو رکعتین پہر چار رکعتین) اور **ابوداؤد** مین روایت ہے عطا سے اسنے نقل کی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا عطا نے) تھے ابن عمر جب ہوتے مکہ مین پس نماز پڑہتے جمعے کی آگے بڑہتے (یعنے اسلیے کہ فاصلہ ہو جاوے درمیان فرض اور سنت کے) پس نماز پڑہتے دو رکعتین پہر آگے بڑہتے پس نماز پڑہتے چار رکعتین اور جب ہوتے مدینہ مین نماز پڑہتے جمعے کی پہر رجوع کرتے طرف گھر اپنے کی پس نماز پڑہتے دو رکعتین اور نہ نماز پڑہتے مسجد مین پس کہا گیا واسطے انکے یعنے پوچہا لوگون نے ابن عمر سے سبب اسکا

پس کہا ابن عمرؓ نے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ایسطرح **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا اس سے ابوداؤد
اور منذری نے اور کہا عراقی نے اسناد اسکی صحیح ہے **بعد فرض نماز جمعہ کے اپنی جگہہ سے سرک کر یا بات کر کر سنت**
پڑہنے کے بیان مین عن عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ
يَسْئَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا
سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ
فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ
لَا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمرو بن عطا تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع
بن جبیر (تابعی) نے بہیجا اوسکو یعنے عمر کو طرف سائب (صحابی) بہانجے نمر کی کہ پوچہے ان سے اس چیز سے کہ دیکہا اوس کو
اونسے معاویہ نے نماز مین پس کہا سائب نے کہ ہان نماز پڑہی مینے ساتہہ معاویہ کے جمعے کی مقصورہ مین پس جب سلام پہیرا امام
نے کہڑا ہوا مین بیچ مقام اپنے کے (یعنے جہان جمعہ پڑہا تہا) پس نماز پڑہی مینے (یعنے سنتین) جمعے کی بغیر اسکے کہ فرق کرون
مین فرض اور سنت مین کچہہ پس جب کہ داخل ہوئے معاویہ گہر مین بہیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا پہر نکرنا یہ کام
کہ کیا تو نے (یعنے سنتین فرضون کی جگہہ پر بغیر فرق کے نہ پڑہنا) جسوقت کہ پڑہے تو نماز جمعے کی پس نہ ملا اسکو ساتہہ اور
نماز کے یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو (یعنے مسجد سے) اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتہہ اسکے کہ نہ ملاوین
ہم نماز کو ساتہہ نماز دوسری کے یہانتک کہ بولین ہم یا نکلین ہم روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **جمعہ اور عید ایک دن**
مین دونو کے آنیسے اور سینہ کے دن مین جمعہ نہ پڑہنے کی رخصت کے بیان مین عن زَيْدِ بْنِ
اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ
مَنْ شَاءَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ روایت
ہے زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی پہر رخصت دی جمعے مین پس فرمایا
جو پڑہنا چاہے پس پڑہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا
اسکو ابن خزیمہ نے **فائدہ** کہا امام شوکانی نے شرح درر البہیہ مین کہ روایت کیا اسکو حاکم نے بہی اور صحیح کہا اس
کو علی بن مدینی نے سو جواب اسکا دو طرح سے ہے اول یہ کہ اس حدیث مین مقال ہے کیونکہ اسکے راویون مین ایاس
بن ابی رملہ شامی ہے اور تقریب التہذیب مین لکہا ہے کہ ایاس بن ابی رملہ شامی مجہول ہے تیسرے طبقہ سے دوم
صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب جمعہ اور عید ایک دن آتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ بہی پڑہتے اور عید

بھی پڑہتے **مسلم** مین روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے دونو عیدون مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن مین پڑہتے دونو سورتین دونو نمازون مین یعنے عید مین بہی اور جمعہ مین بہی اور یہ جو **ابوداود** اور **نسائی** مین روایت ہی ابن جریج سے کہ کہا ابن جریج نے کہ کہا عطا نے اکٹہا ہوا دن جمعہ اور دن عید فطر کا بیچ زمانہ ابن الزبیر کے پس کہا ابن الزبیر نے کہ اکٹھی ہوئین دو عیدین ایک دن مین پس ادا کیا ان دونون کو ساتھ جماعت کے پورا پس پڑہا ان دونون کو دو رکعتین اول وقت مین کہ نہ زیادہ کیا ان دونون پر یہانتک کہ نماز پڑہی عصر کی اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ پس گئے لوگ طرف ابن الزبیر کی تاکہ نماز پڑہائے جمعہ کی لوگون کو پس نہ نکلا ابن الزبیر پس پڑہا جمعہ لوگون نے اکیلے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ راوی اسکے راوی صحیح کے ہین **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث موقوف ہی اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام پانی مین پہلے گذرا اور امام شعرانی نے **کشف الغمہ** مین لکہا ہے کہ یہ حدیث تائید کرتی ہے ابن عباس کے مذہب کو چنانچہ **کشف الغمہ** ہی مین ہے کہ مذہب ابن عباس کا یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور مذہب ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہ ہے کہ جمعہ صحیح ہے دو آدمیون کا اور نیز اسی مین ہی کہ تحقیق پوچھے گئے ابن عباس اس سے کہ مرد نماز پڑہے جمعے کی اپنے باغ مین اکیلا پس کہا ابن عباس نے کہ کچہ حرج نہین ہے **راقم** کہتا ہی عجب نہین کہ اکیلے آدمی کا جمعہ درست ہو نیکے لیے دلیل ابن عباس کی حدیث آیندہ ہو لیکن واضح رہے کہ **مسک الختام** شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ اجماع ہے اس بات پر کہ جمعہ بدون جماعت درست نہین ہوتا اور جسکا فوت ہوا جمعہ تو واجب ہوئی اسپر ظہر ساتہہ اجماع کے انتہے مختصرًا

وَعَن مُحَمَّدِ بنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَومٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلتَ أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُل حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُل صَلُّوا فِي بُيُوتِكُم فَكَأَنَّ النَّاسَ استَنكَرُوا فَقَالَ فَعَلَهُ مَن هُوَ خَيرٌ مِنِّي إِنَّ الجُمُعَةَ عَزمَةٌ وَإِنِّي كَرِهتُ أَن أُخرِجَكُم فَتَمشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحضِ رَوَاهُ البُخَارِيُّ اور روایت ہی محمد بن سیرین سے کہا کہا ابن عباس نے واسطے موذن اپنے کے بیچ دن مینہ کے جب کہے تو اشہد ان محمد رسول اللہ یعنے گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس نہ کہو تو حی علی الصلوٰۃ یعنے آؤ نماز پر بلکہ کہہ صلوا فی بیوتکم یعنے نماز پڑہو گھرون مین پس گویا کہ برا جانا لوگون نے اس بات کو پس کہا ابن عباس نے کیا اس کام کو اس نے جو مجہ سے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک جمعہ عزیمت ہے اور تحقیق مکروہ جانتا ہون مین یہ کہ تکلیف مین ڈالون تمکو پس چلو تم کیچڑ مین اور پہسلنی مین **فائدہ** اسی مضمون کی ایک اور حدیث **صحیح مسلم** مین عبد اللہ بن حارث

کی روایت سے بھی ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ بیچ اس حدیث کے دلیل ہے کہ مینہ کے دن جمعہ واجب نہین
اور اگر ایسا ہی کوئی اور عذر ہو تو بھی واجب نہین ہوتا اور یہ مذہب ہے ہمارا اور مذہب دوسرون کا اور نزدیک امام مالک
کے خلاف اسکے ہی یعنے انکے نزدیک مینہ وغیرہ کسی عذر سے بھی ترک جمعے کا لازم نہین آتا اور کہا قسطلانی نے
شرح صحیح بخاری مین کہ یہ حدیث حجت ہے امام مالک پر یعنے امام مالک نے خلاف کیا اس حدیث کا **فصل** نماز عیدین
مین عید کی نماز سنت ہونیکے بیان مین **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ
فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑہتے ہوئے پس فرمایا تحقیق اول اس چیز کا کہ شروع کرین ہم ساتھہ اسکے بیچ اسدن انپے کے
کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین ہم پس ذبح کرین ہم پس جو شخص کرے پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو روایت کیا اس حدیث
کو بخاری نے **ف** بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے یہ باب ہے سنت ہونے عیدین کا واسطے اہل اسلام
کے انتہی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ نماز عیدین کی سنت ہی اور کہا بخاری نے کہ جسکی فوت ہو نماز عید کی پڑہے دو رکعت
اور اسیطرح عورتین اور وہ شخص کہ ہو بیچ گہرون اور گاؤن کے واسطے فرمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ عید ہے
ہماری اے اہل اسلام اور حکم کیا انس بن مالک نے غلام آزاد کیے ہوئے اپنے ابن ابی عتبہ کو بیچ زاویہ کے پس اکٹھا کیا انہون
اہل اپنے کو اور بیٹون اپنے کو اور نماز پڑہائی انس نے مانند نماز شہر کے لوگون کے (یعنے دو رکعت) اور تکبیر انکی کے اور کہا
عکرمہ نے اہل سواد اکٹھے ہوتے بیچ (دن) عید کے نماز پڑہتے (عید کی) دو رکعتین جیسا کہ کرتا ہے امام اور کہا عطا نے
کہ جسکی فوت ہو عید نماز پڑہے دو رکعتین امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے جائز ہے دونو عیدون کی نماز پڑہنی مردون اور عورتون کو اکیلے اکیلے بھی عید کے دن غسل
مستحب ہونیکے بیان مین **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَغْتَسِلُ
يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى الْمُصَلّٰى رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غسل
کرتے دن عید فطر کے پہلے جانیکے طرف عیدگاہ کی روایت کیا اس حدیث کو مالک نے **ف** عید کے دن غسل کرنیکے باب میں
ایک مرفوع حدیث تو ابن ماجہ کی ابن عباس کی روایت سے ہے اور دوسری بھی ابن ماجہ ہی کی عبد الرحمن بن عقبہ بن فاکہ
سے نقل کی اسنے اپنی باب سے یہ دونو حدیثین ہین سو کہا مولوی سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک مین کہ یہ دونو حدیثین
ضعیف ہین اور سفر السعادت مین ہی کہ حضرت عید کیواسطے غسل کرتے اور اس باب مین دو حدیثین آئی ہین اور

دونو خالی ضعف سے نہین ہین انتہے محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے زاذان سے کہ تحقیق ایک شخص نے سوال کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل سے پس کہا غسل کر دن جمعہ کے دن اور دن عید الفطر کے اور دن عرفہ کے اور واسطے اسی کے ابن عباس سے ہے کہ تحقیق وہ تھے نہاتے بیچ دن عید کے اور مجاہد سے ہے کہتے وہ مستحب جانتے یہ کہ نہاوے ضحی اور فطر کے دن کو اور حسن اور محمد اور سالم سے ہے کہ تحقیق وہ تھے نہاتے (اندونو مین) اور ساتھ اسی کے قائل ہین ائمہ اربعہ اور جمہور محقق شان یہ ہے کہ عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے عیدکی نماز کے لیے جانے اور آنیکے وقت راہ بدلنے کے بیان مین عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِاَبِيْ دَاؤدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَحْوَهٗ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوتا عید کا دن بدلتے تھے آنے جانے مین راہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور ابی داود کی روایت مین ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اسی کی مانند ہے **فائدہ** ترمذی اور دارمی مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر آتے اور راہ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے عیدکی نماز سبب بارش کے مسجد مین پڑھنے کے بیان مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ پہونچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھائی ان کو عیدکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اس حدیث کو حاکم بھی اور سکوت کیا اس سے ابوداود نے اور منذری نے اور کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص مین کہ اسناد اس کی ضعیف ہے انتہے اور اسکی اسناد مین عیسی بن عبد الاعلی بن ابی فروۃ الفروی المدنی مجہول ہے اور کہا ذہبی نے اسکے حق مین میزان مین نہین ہے نزدیک پہچانے جانے کے اور کہا یہ حدیث منکر ہے اور کہا ابن قطان نے نہین جانتا مین عیسے مذکور کو بیچ کسی چیز کے کتب رجال سے اور نہ بیچ غیر اسناد کے تمام ہوا ترجمہ عبارت شوکانی کا عید الضحی کے دن جلد نماز پڑھنے اور عید الفطر کے دن دیر کرکے پڑھنے کے بیان مین عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ روایت ہے ابی الحویرث رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ تھے نجران مین یہ کہ جلدی پڑھ عید قربان اور تاخیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگون

کو یعنے خطبہ مین روایت کیا اسحدیث کو شافعی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث
کو شافعی نے اپنے شیخ ابراہیم بن محمد سے اسنے ابی الحویرث سے مرسل اور ابراہیم بن محمد یعنے جو کہ اسکی اسناد مین ہے ضعیف
ہے نزدیک جمہور کے **عید الفطر کی نماز کے لیے کہجورین کہا کر جانے اور عید الضحی کیلیے کچہ نہ کہا کر
جانیکے بیان مین** عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر
حتی یاکل تمرات رواہ البخاری وفی روایۃ معلقۃ و وصلہا احمد ویاکلہن افرادا روایت ہے انس
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تہے عید فطر کے دن جبتک نہ کہا لیتے خرمے روایت کیا اسکو
بخاری نے اور ایک روایت مین معلق ہے اور وصل کیا اسکو احمد نے اور کہاتے انکو طاق **ف** سند امام احمد اور ترمذی
مین روایت ہے ابن بریدہ سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تہے عید الفطر کے
دن جبتک کہ نہ کہا لیتے اور نہ کہاتے عید الضحی کے دن جبتک نماز نہ پڑہ لیتے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **عیدین کے دن
سرخ چادر پہننے کے بیان مین** عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس بردہ الاحمر
فی العیدین وفی الجمعۃ رواہ ابن خزیمۃ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہنتے
چادر سرخ دو عیدوں مین اور جمعہ مین **ف** کہا شوکانی نے درر البہیہ مین کہ عید کے دن آراستہ ہونا مستحب ہے اور سفر
السعادت مین لکہا ہے کہ عید کے دن حضرت کپڑا اچہا پہنتے اور ایک حلہ تہا بہت نفیس عیدین اور جمعے مین اسکو پہنتے
اور کبہی چادر خطدار سبز یا سرخ پہنتے **عیدگاہ مین سترہ کہڑے کرنیکے بیان مین** عن ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغدو الی المصلی والعنزۃ بین یدیہ تحمل وتنصب
بالمصلی بین یدیہ فیصلی الیہا رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچہی انکے آگے اٹہائی جاتی اور کہڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگے حضرت کے پس
نماز پڑہتے طرف اسکی روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑہنے کے بیان مین**
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر و عمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ
متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑہتے دونوں عید دن
کی پہلے خطبے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **کمان پر خطبہ پڑہنے کے بیان مین** عن یزید
ابن البراء عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نول یوم العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابو داود روایت ہے یزید
بن براء سے اسنے اپنے باپ سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے عید کے دن کمان آپنے اسپر تکیا دیکر خطبہ پڑہا ر

کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسکو احمد اور طبرانی نے بھی اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے

نماز عیدین کی قبل اور بعد نفل پڑہنے کی ممانعت کے بیان مین عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ
مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی عید کے دن دو رکعتین نہ نماز پڑہی قبل اسکے اور نہ بعد اسکے روایت کیا اسحدیث کو بخاری
اور مسلم اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑہتے عید کی نماز کے پہلے کچہ سو جب پہر آتے تہے گہر اپنے پڑہتے دو رکعتین **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو حاکم بہی اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو حافظ ابن حجر
نے فتح الباری اور بلوغ المرام مین اور اسکی اسناد مین عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے اور اس مین مقال ہے **عیدین
کی نماز بغیر اذان اور تکبیر کے پڑہنے کے بیان مین عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نماز پڑہی مینے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونو
عیدون کی نہ ایک بار نہ دو بار (یعنے بہت بار) بغیر اذان اور تکبیر کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **عیدین کی نماز
مین تکبیر کہنے کے بیان مین عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَنَقَلَ التِّرْمِذِيُّ
عَنِ الْبُخَارِيِّ تَصْحِيْحَهُ روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے اور اسنے اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تکبیر عید الفطر مین سات ہے پہلی رکعت مین اور پانچ پچہلی مین اور قراءت بعد انکے دونو تکبیرون کے ہے دونو رکعت مین
نکالا اسکو ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے بخاری سے تصحیح اسکی **ف** زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ یہ
حدیث مسند امام احمد مین بہی ہے اور کہا ترمذی نے علل مین کہ سوال کیا مینے اسحدیث سے محمد یعنے بخاری سے پس کہا صحیح
ہے **وعن** نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي
الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ قَالَ
مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اور روایت ہے نافع مولی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق اسنے کہا کہ حاضر ہوا مین

عید الضحے اور عید الفطر کو ساتہا ابو ہریرہ کے پس تکبیر کہی ابو ہریرہؓ نے بیچ رکعت پہلی کے سات تکبیرین قبل قراءت کی اور بیچ دوسری رکعت کی پانچ تکبیرین قبل قراءت کے روایت کیا اسحدیث کو مالک نے کہا مالک نے اور یہی امر ہے نزدیک ہمارے ف زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ ابو ہریرہ کا کہنا ان تکبیرون کو اپنی رائے سے نہین ہے اور نہین ہے سو قوف واجب ہے تسلیم کرنی واسطے اسکے اور تحقیق آئی ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت طریقون حسن سے اور اسی کی قائل ہین امام مالک اور شافعی اور ترمذیؒ مین لکہا ہے کہ یہی مذہب ہے اہل مدینہ کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور امام شافعی اور امام احمد و اسحق کا انتہے **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَائِشَةَ جَلِيْسٌ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ سَاَلَ اَبَا مُوْسٰى الْاَشْعَرِیَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِی الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِی الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عَائِشَةَ وَاَنَا حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا خبر کی مجہ کو ابو عائشہ نے کہ ہمنشین ابو ہریرہ کا تہا کہ تحقیق سعید بن العاص نے پوچہا ابو موسی اشعری اور حذیفہؓ بن الیمان سے کہ کسطرح تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابو موسیؓ نے تہے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے انکے کی جنازون پر پس کہا حذیفہؓ نے سچ کہا ابو موسیؓ نے اسی طرح تکبیر کہتا تہا مین بصری مین جسوقت مین انپر حاکم تہا کہا ابو عائشہ نے اور مین روبرو سعید بن العاص کے تہا روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے ف تکبیرات عیدین کی مختلف آئی ہین اسلیے اماموں مین اختلاف ہوا تینون اماموں کے نزدیک سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین جیسا کہ قریب گذرا لیکن نزدیک مالک اور احمد کے پہلے رکعت مین سات تکبیر سے تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری مین پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعی کے پہلی رکعت مین سات ہین سوائے تکبیر تحریمہ کے اور دوسری مین پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے بدلیل اسحدیث کے تین اول رکعت مین اور تین دوسری رکعت مین مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور دلیل ان کی یہ حدیثین ہین پہلی دلیل ترمذی مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق انہنے کہا کہ عیدین مین نو تکبیرین ہین پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین قبل قراءت کے اور بیچ رکعت دوسری کے شروع کرے ساتہ قراءت کے پہر تکبیر کہے چار ساتہ تکبیر رکوع کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ زرقانیؒ شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ اسحدیث کی اسناد مین ایک راوی جہوٹا ہے اور اسی سبب سے کہا ابن دحیہ نے کہ یہ بہت قبیح حدیثون سے ہے جامع ترمذی مین دوسری دلیل مسند امام احمد مین ہے کہ پہر متوجہ ہوئے حضرت اور درمیان دو قراءتون کے پہر تکبیر کہی پہلے پہر قراءت کی اور رکوع کیا پہر جب کہڑے ہوئے دوسری رکعت مین قراءت کی اور کہی تکبیرین بعد قراءت کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ سفر السعادت مین لکہا ہے کہ یہ حدیث

صحیح نہین کیونکہ اس حدیث کے راویون مین محمد بن معاویہ ہی اور وہ ضعیف ہے نزدیک سب علما کی تیسری دلیل ابن ابی شیبہ نے روایت کی محمد بن حسن سے کہ کہا حدیث کی ہمکو ابو حنیفہ نے حماد بن ابی سلیمان سے اور انہون نے ابراہیم نخعی سے انہون نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ایکدن عبد اللہ بن مسعود بیٹھے تھے کوفی کی مسجد مین اور تھے انکے ساتھ حذیفہ بن الیمان اور ابو موسی اشعری تو نکلا انکے اوپر ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور وہ امیر کوفی کے تھے اس زمانہ مین اور کہا کل عید ہے تمہاری تو کیا کرون مین یعنی کسطرح نماز پڑہاؤن مین کہا ابو موسی اور حذیفہ نے کہ بتاؤ اسکو لے ابن مسعود تو حکم کیا اس کو عبد اللہ بن مسعود نے کہ نماز پڑہے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور تکبیر کہے پہلی رکعت مین پانچ اور دوسری مین چار اور موالات کرے درمیان دونو قراءتون کے اور خطبہ پڑہے بعد نماز کے اپنی سواری پر سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ **اول** تو یہ حدیث موقوف ہے اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی اور دلائل اسکے فصل احکام بابی مین اس کتاب مین پہلے گذرے **دوم** یہ حدیث طبقہ ثالثہ کی ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی بمقابل حدیث صحیح کے لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا بہی فصل احکام بابی مین اس کتاب مین پہلے گذرا **سوم** یہ جو کہا ابن مسعود نے کہ خطبہ پڑہے بعد نماز کے اپنی سواری پر یہ مخالف ہے اس حدیث کی جو کہ ترمذی مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا حضرت علی نے کہ سنت ہے کہ نکلیں نماز عید کو عیدگاہ کیطرف پاپیدل اور کہا یہ حدیث حسن ہے **چہارم** یہ قول ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے اور **قسطلانی** نے شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن سلمہ سے کہ تحقیق عبد اللہ بن مسعود نے پڑہایا ہمکو جمعہ وقت چاشت کے اور کہا ڈرتا ہون تمپر گرمی ہو جانے سے سو **جواب** اسکا قسطلانی مین یون لکہا ہے کہ تحقیق عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اگرچہ تہا بڑا صحابی لیکن متغیر ہوگیا حافظہ اسکا جسوقت کہ ہوا وہ بڑی عمر کا کہا یہ شعبہ نے انتہی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بہت سی چیزون کو بہلا دیا تہا یہانتک کہ انکے نزدیک **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** دونو سورتین بہی قرآن کی نہین ہین چنانچہ ذکر اسکا رفع الیدین کے باب مین پہلے گزر چکا ہے پس احتمال رکہتا ہے کہ دونو رکعتون مین قبل قراءت کے کہنا تکبیرون کا بہی بہلا دیا ہو **چوتہی دلیل** موطا امام محمد مین روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق وہ تہے تکبیرین کہتے بیچ ہر عید کے نو پانچ اور چار کہ بیچ انکے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی تہی اور موالات کی درمیان دونو قراءتون کے سو **جواب** اسکا بہی وہی ہے جو کہ اس سے پہلے روایت کا ابہی گذرا **عیدین کی نماز عورتون کی پڑہنے اور تکبیرات کہنے کے بیان مین عن** أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تہین ہم حکم کی جاتین مانند نکلنے کے بیچ عیدین کے اور پردہ والیان اور کواریان کہا ام عطیہ نے حیض والیان نکلتی تہین

بیچ جہیتی تہین پیچہے آدمیون کے تکبیر پڑہتی تہین ساتہ لوگون کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ عیدگاہ مین عورتون کو نماز عید کے لیے جانا سنت ہے بلکہ حیض والیون اور کواریون کو بہی جانا چاہیے اور کہا امام نووی رح نے شرح صحیح مسلم مین کہ اس مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے ذکر اللہ تعالی کا واسطے حائض اور جنبی کے سوا اسکے نہیں کہ حرام ہے اسپر قرآن پڑہنا اور چہونا اسکا اپنے ہاتہ سے اور مستحب ہے کہنا تکبیرون کا واسطے ہر ایک شخص کے عیدین مین اور اسپر اجماع ہے کہا اصحاب ہمارے نے کہ مستحب ہے تکبیرین کہنی بیچ دو راتون عیدین کے اور وقت نکلنے کے طرف نماز کی کہا قاضی نے تکبیر عیدین مین چار جگہہ ہین نماز کے لیے جانے کے وقت سے امام کے نکلنے تک اور نماز مین اور خطبہ مین اور پیچہے نماز کے اور مستحب جانا ہے کہنا تکبیرون کا ایک جماعت نے صحابہ اور سلف سے پس تہے تکبیرین کہتے جب نکلتے یہانتک کہ پہنچتے عیدگاہ مین بلند کرتے آوازین اپنی انتہے ملخصًا اور بخاری مین ہے کہ تہے ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم نکلتے تہے طرف بازار کی بیچ دنون دہہ کے تکبیرین کہتے تہے اور تکبیرین کہتے تہے لوگ ساتہ تکبیرون انکی اور تکبیر کہی محمد بن علی نے پیچہے نفلون کے اور بخاری مین ہے کہ تہے ابن عمر رضی اللہ عنہما تکبیر کہتے بیچ چہوٹے خیمہ کے منا مین اور سنتے اسکو اہل مسجد کی پس تکبیر کہتے اور تکبیر کہتے اہل بازار کے یہانتک کہ گونجتی منا تکبیرون کی آوازسے اور تہے ابن عمر تکبیر کہتے منا مین ان دنون مین اور پیچہے نمازون کے اور اوپر بچہونے اپنے کے اور بیچ بڑے خیمون اپنے کے اور بیچ مجلس اپنی کے اور وقت چلنے اپنے کے اور سارے دن اور تہین میمونہ تکبیر کہتین دن نحر کے اور تہین عورتین تکبیر کہتین پیچہے ابان بن عثمان کے اور عمر بن عبد العزیز کے تشریق کی راتون مین ساتہ مردون کے مسجد مین اور قسطلانی رحمہ اللہ شرح صحیح بخاری مین ہے کہ یہ آثار دلالت کرتے ہین اوپر ہونے تکبیرون کے بیچ ان دنون کے پیچہے نمازون کے اور سوا انکے اور موقع مین اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مستحب جانا ہے کہنا تکبیرون کا ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف سے پس تہے تکبیرین کہتے جب نکلتے یہانتک کہ پہونچتے عیدگاہ مین بلند کرتے آوازین اپنی عیدگاہ مین عورتونکے صدقہ دینے اور ان کو وعظ سنانیکے بیان مین

عن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی اَضحٰی اَو فِطرٍ اِلَی المُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقنَ فَاِنِّی اُرِیتُکُنَّ اَکثَرَ اَھلِ النَّارِ فَقُلنَ وَبِمَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ تُکثِرنَ اللَّعنَ وَتَکفُرنَ العَشِیرَ مَا رَاَیتُ مِن نَاقِصَاتِ عَقلٍ وَدِینٍ اَذھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِن اِحدٰکُنَّ قُلنَ وَمَا نُقصَانُ دِینِنَا وَعَقلِنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیسَ شَھَادَۃُ المَراَۃِ مِثلَ نِصفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِن نُقصَانِ عَقلِھَا قَالَ اَلَیسَ اِذَا حَاضَت لَم تُصَلِّ وَلَم تَصُم قُلنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِن نُقصَانِ دِینِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیہِ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

سو کہا نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان کے یا عید فطر کے طرف عیدگاہ کی پہر گذرے اوپر عورتون کے پس فرمایا ای
جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکہلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار سے یعنے عورتین دوزخ مین بہت تہین
اور مردکم پس کہا عورتون نے اور ساتہہ کس سبب کے ای رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری
کرتی ہو خاوند کی نہین دیکہا مینے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کہونیوالی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین
سے کہا عورتون نے اور کیا ہے نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایسی
عورت کی مانند آدہی گواہی مرد کے یعنے گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین
کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا پس بسبب نقصان عقل اسکے کے ہے فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے
حائض نہ نماز پڑہے اور نہ روزہ رکہے کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا پس یہ بسبب نقصان دین اسکے کے
ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ پوچہے گئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا حاضر ہوئی تہے تم ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عیدین
کہا کہ ہان نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑہی عید کی پہر خطبہ فرمایا اور نہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنے بیچ
بیان کرنے کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان کا اور نہ تکبیر کا پہر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے
پاس یعنے بعد خطبے کے اور ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلال تہے پس نصیحت کی انکو اور یاد دلائی احکام دین کے اور ثواب و عذاب
آخرت کے اور حکم کیا انکو ساتہہ صدقہ کے فرمایا پس دیکہا مینے عورتون کو کہ دراز کیے ہاتہہ اپنے طرف کانون کی اور
اپنے گلون کے یعنے تاکہ زیور اتارین جو تہے زیور کانون کا اور گلون کا بلال کو دیں یعنے انکے کپڑے مین ڈالتی جاتی
تہین تاکہ دیوین فقیرون کو پہر چلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال طرف گہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عیدین کے
دن کہیلنے اور گانا سننے کے بیان مین عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ اَبْدَلَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى
وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم مکے سے مدینے مین حالانکہ لوگون کیلیے دو دن تہے کہ کہیلتے وے ان مین پس فرمایا حضرت نے دیا اللہ نے تمکو بدلا ان
دونون کے بہتر اس سے بقر عید اور عید الفطر کا دن روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور نسائی نے ساتہہ اسناد صحیح کے
ف بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ آئے انکے پاس اور انکے پاس چہوکریان تہین یعنے انصار کی لڑکیون مین سے گاتی تہین دونون مثل کے یعنے جن دنون مین

ہاتین منا مین تہے مین کہ وہ روز عید الضحی کا اور ایام تشریق کی ہین گاتی تہین اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت
مین ہے یعنے بدلے بیلے الفاظ کی کہ گاتی تہین وہ اشعار کہ کہے تہے انصار نے دن بعاث کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ڈہانکے
ہوے تہے کپڑا اپنا پس ڈانٹا انکو حضرت ابوبکرؓ نے پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اپنا اور فرمایا چہوڑ دے انکو اے ابوبکرؓ اسلیے
کہ تحقیق یہ دن عید کے ہین (یعنے خوشی کے) اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اے ابوبکرؓ تحقیق واسطے ہر قوم کے عید
ہے اور یہ عید ہے ہماری **ف** کہا نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا قاضیؒ نے کہ وہ دونو چہوکریان لڑائی اور فخر اور بہادری
اور غلبہ پانے کی اشعار گاتی تہین اور ایسا گانا سننے سے ضرر نہین اٹہتا اور وہ لڑکیان مختلف اشعار گاتی تہین اور کہا حضرت
عائشہؓ نے اسحدیث مین کہ ان دونو چہوکریون کی عادت گانیکی بہی نہین تہی جیسے کہ عادت گانیوالون کی ہوا کرتی ہے واسطے شوق
دلانے خواہش نفس کے ساتہ برائی کے **فصل نماز استسقا کی بیان مین** سفر السعادة مین لکہا ہے کہ عادت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مینہ مانگنے کیوقت چہ طرح پر ثابت ہوئی ہے **پہلی طرح** جمعے کیدن خطبے کے اندر مینہ طلب کیا جیسا کہ
بخاریؒ مین روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ذکر کرتا تہا کہ تحقیق ایک مرد داخل ہوا دن جمعے کے دروازہ سے کہ تہا
سامنے منبر کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہے کہڑے ہوے خطبہ فرماتے تہے پس سامنے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دران
حالیکہ کہڑا ہوا تہا پس کہا اسنے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے مال اور بند ہوگئین راہین پس دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے یہ کہ فریاد کو پہونچے
ہماری کہا انسؓ نے پس اٹہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتہ اپنے پس فرمایا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰهُمَّ
اَسْقِنَا یا الٰہی پلا ہمکو یا الٰہی پلا ہمکو یا الٰہی پلا ہمکو کہا انسؓ نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکہتے تہے ہم آسمان مین کوئی بادل اور کوئی
ٹکڑا اور نہ کوئی چیز اور درمیان ہمارے اور نہ درمیان سلع (یعنے پہاڑ مدینہ کے) نہ چہوٹا گہر اور نہ بڑا گہر یعنے کہین بہی بادل
نہ تہا کہا انسؓ نے پس ظاہر ہوا پیچہے سلع کے بادل مثل سپر کے پس جبکہ درمیان آسمان کو آیا پہیلا پہر برسا کہا انسؓ نے
پس قسم ہے اللہ کی نہ دیکہا ہمنے آفتاب ایک ہفتہ پہر داخل ہوا ایک شخص اسی دروازہ سے جمعے آیندہ مین حالانکہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے تہے خطبہ فرماتے پس سامنے کہڑا ہوا حضرتؐ کے پس کہا اے رسول اللہ کے ہلاک ہوئے مال اور بند ہوگئین
راہین پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ خدا روکے مینہ کو کہا انسؓ نے پس اٹہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتہ اپنے پہر
فرمایا اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنے
یا الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہم پر پانی نہ برسے یا الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالیون پر اور جنگلون مین اور جگہ
اگنے درختون کے مین کہا انسؓ نے پس بند ہوا مینہ اور باہر نکلے ہم اسحال مین کہ چلتے تہے ہم دہوپ مین **دوسری**
طرح ابوداؤدؒ مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ شکایت کی لوگون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وسلم کے پاس شہر برسنے پانی کی سو حکم کیا منبر کا پہر رکہا گیا انکے واسطے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلین
اس مین کہا حضرت عائشہؓ نے پہر نکلے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پہر بیٹہے منبر پر پہر تکبیر کہی اور
حمد کیا اللہ عزوجل کا پہر فرمایا بتحقیق تمنے شکوہ کیا خشک سالی اپنی کا اور نہ برسنے مینہ کا اوپر اپنے اپنے وقت پر اور
البتہ حکم فرمایا تم کو اللہ جل جلالہ نے یہ کہ دعا مانگو اس سے اور وعدہ فرمایا تمکو یہ کہ قبول فرماویگا تمسے پہر فرمایا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی
حِیْنٍ یعنے سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا
نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر اللہ کرتا ہے جو چاہے اے اللہ تو ہے اللہ نہین لائق پوجنے کو کوئی مگر تو بے پرواہ ہے
اور ہم فقیر ہین ہمپر مینہ اور کر جو اتارا تو نے ہمپر توانائی اور پہونچنا ایک وقت تک پہر اوٹہائے دونو ہاتہ اپنے
پہر اونچے کیے یہانتک کہ نظر آئی تہی سفیدی دونو بغلون کی انکی پہر پہیری لوگون کیطرف پیٹہہ اپنی اور پلٹ کر اوڑہی
اپنی چادر اور اٹہائے ہوئے تہے دونو ہاتہ اپنے پہر متوجہ ہوئے لوگون پر اور نیچے اترے پہر پڑہی دو رکعتین پہر
ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے بادل سو کڑکا اور چمکا پہر برسا ساتہ حکم اللہ پاک کے پس نہ آئے مسجد اپنی کو یہانتک کہ
جاری ہوئی نہر دیکہا جلدی انکی یعنے صحابہ کی طرف اسچینے کے اوڑہی کے سبب سردی کے کپڑے اپنے ہنسے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئے دانت مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر فرمایا اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ وَّاَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یعنے گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور تحقیق
مین بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہون کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی جید ہے **ف** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اس حدیث کو ابو عوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے اور بخاری
اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتہ لوگون کے طرف
عیدگاہ کی واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑہی ساتہ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑہی انمین قرات اور سامنے ہوئے
قبلہ کے دعا کرتے تہے اور اٹہائے دونو ہاتہ اپنے (یعنے دعا کے لیے) اور پہیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے
ف امام ابو حنیفہ نماز استسقا کی سنت ہونیکو قائل نہین انکے نزدیک فقط دعا استسقا ہی ہے اور امام شافعی اور صاحبین
کے نزدیک نماز استسقا مثل نماز عید کے ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فروتنی کرتے کپڑے اچہے نہ پہنے ہوئے

خشوع کرتے آہستگی کرتے گڑگڑاتے پھر پڑہی دو رکعتیں جیسا پڑہتے ہین عیدین مین نہ خطبہ پڑہا جیسا خطبہ تمہارا ہے کہ پڑہتے ہو تم
اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابو عوانہ اور ابن حبان نے **ف** نہ خطبہ پڑہا جیسا کہ خطبہ تمہارا ہی مراد اس سے نماز استسقا ہو
یا تو نفی خطبے کی ہو ویا پڑہنا خطبہ کا طویل اور تکلف کے ساتھ ہو اسیطرح لکہا ہی مسک الختام شرح بلوغ المرام مین تیسری
طرح بیہقی نے دلائل النبوۃ مین طریق یزید بن عبد اللہ اسلمی سے لایا ہے کہ جب پھر کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزوہ تبوک سے تو منبر پر مدینہ کی مسجد مین مینہ طلب کیا سوای روز جمعے کے اسیطرح ہی مواہب اللدنیہ مین ہے **چوتھی طرح**
ابو داؤد مین روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوٹہا ہی ہاتھ پہر
کہتے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ یا الٰہی پلا ہم کو مینہ کہ فریاد
رسی کرے اور اچہا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا کہا جابر نے پہر
چہا گیا ان پر ابر **پانچوین طرح** ابو داؤد اور ترمذی مین اور مانند اسکے نسائی مین روایت ہی عمیر سے کہ غلام آزاد کیا
ہوا آبی اللحم کا تہا یہ کہ اسنے دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتے تہے نزدیک احجار الزیت کے قریب زوراء کے کہڑے
ہوکر دعا مانگتے تہے استسقا کرتے تہے اٹہائی ہوے دونو ہاتھ اپنے طرف منہ اپنی کی نہین اونچا کرتے تہے انکو سر اپنے سے
چہٹی طرح ابو داؤد مین روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ کہا تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ طلب مینہ کی کرتے فرماتے اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ
وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ یعنی یا الٰہی پانی دے بندون اپنون کو اور جانورون اپنون کو اور پہیلا رحمت اپنی اور
جِلا شہر مردہ اپنے کو یعنے سرسبز کر **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسکو ابو داؤد ساتہ اسناد متصل
کے اور روایت کیا ہی اسکو مالک نے مرسل اور ترجیح دی ہی اسکے مرسل ہونیکو ابو حاتم نے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ
مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَھْرِ کَفَّیْہِ اِلَی السَّمَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانگا پس اشارہ فرمایا ساتہ پیٹہ دونو
ہاتہون اپنے کے طرف آسمان کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** امام شوکانی نے درر البہیہ مین لکہا ہی کہ نماز استسقا
کی سنت ہے وقت خشک سالی کے پڑہنا دو رکعت نماز کا بعد اسکے ایک خطبہ جس مین یاد دلانا اور رغبت دینا طرف
طاعت کے اور روکنا نافرمانی اور گناہ سے ہو اور بہت استغفار اور دعا کرے امام اور جو اسکے ساتہ ہون واسطے دور
ہونے قحط کے اور سب لوگ اپنی چادرونکو پہیرین **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ

إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے جس وقت کہ قحط ہوتا استسقاء کرتے تھے ساتھ وسیلہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیری ساتھ نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے ہیں طرف تیری ساتھ چچا نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پلا ہمکو کہا انس نے پس مینہ برسایا جاتا روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اپنی دعا میں صلحا موجودین یعنے زندوں کا وسیلہ پکڑنا درست ہے اور جو شخص دنیا سے انتقال کر گیا ہو خواہ وہ پیغمبر ہو خواہ ولی خواہ شہید خواہ غوث خواہ قطب وغیرہ اسکا وسیلہ پکڑنا درست نہیں کیونکہ اگر مردے کا وسیلہ پکڑنا درست ہوتا تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ میں حضرت کو چھوڑ کر حضرت عباس کے وسیلہ سے مینہ کیوں طلب کرتے

فصل سورج گہن اور چاند گہن کے نماز کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ صَلَّى حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ صَلَّى فَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گہن میں آیا آفتاب زمانہ میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو نماز پڑھی اور کیا قیام طویل برابر سورہ بقرہ کے قراءۃ کی پھر رکوع کیا لنبا رکوع پھر اوٹھایا سر پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر کیا رکوع طویل اور وہ کم تھا پہلی رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر کیا رکوع طویل اور وہ کم تھا اس پہلے رکوع سے پھر سر اوٹھایا پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا اس پہلے قیام سے پھر رکوع کیا طویل اور وہ کم تھا اس پہلے رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا اسوقت کہ روشن ہو چکا تھا آفتاب پھر خطبہ سنایا لوگوں کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور یہ عبارت بخاری کی ہے اور ایک روایت میں مسلم کے نماز پڑھی حضرت نے جب گہن میں آیا آفتاب آٹھ رکوع چار سجدوں میں

اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے اسی کی مانند اور اسی کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے کی چہہ رکوع چار سجدون کے ساتھ
اور ابی داؤد کی روایت ابی بن کعب سے نماز پڑہی پہر کیے پانچ رکوع اور سجدے کیے دو اور کیا دوسری رکعت مین اسیطرح
ف بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہی گہن
کی نماز مین قرارت اسکی سو ادا کیے چار رکوع دو رکعت مین اور چار سجدے اور عبارت مسلم کی ہے اور ایک روایت مین اسکے
پہر بہیجا پکارنیوالے کو کہ پکارے آؤ جماعت کی نماز کو **فائدہ** سنت ہے پکارنا اس نماز مین ستر سطح الصلوۃ جامعۃ خصوصاً
جبکہ لوگ جمع نہ ہوئے ہون اور یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ گہن کی نماز مین قرارت پکار کر پڑہنی چاہیے اور کہا ترمذی
نے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قرارت کی بیچ نماز کسوف کے پس اعتقاد کیا بعض اہل علم نے یہ کہ خفیہ پڑہی جائے
قرارت بیچ اس نماز کے دن مین اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اعتقاد کیا بعض انکے نے یہ کہ پکار کر
پڑہی جاوے قرارت بیچ اس نماز کے مانند نماز دونو عیدون اور جمعے کے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور احمد اور اسحاق
کا انتہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ اس نماز مین حدیث پکار کر پڑہنے قرارت کی ترمذی
اور طحاوی اور دارقطنی نے بہی روایت کی ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ حضرت علی رضے اللہ عنہ سے مرفوعاً لائے ہین اور حدیث
پکار کر پڑہنے قرارت کی بیچ نماز کسوف کے اور امام شافعی اور ابو حنیفہ جو کہ اس نماز مین قرارت پکار کر پڑہنے کے
قائل نہین دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے سمرہ بن
جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سورج گہن کے نہین سنتے تہے ہم حضرت کی آواز
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسکو بہی ابن حبان
اور حاکم نے اور علت بیان کی اسکی ابن حزم نے بسبب مجہول ہونے ثعلبہ بن عباد کے جو کہ سمرہ سے اس حدیث کا راوی ہے اور تحقیق
کہا ابن المدینی نے کہ تحقیق یہ مجہول ہے حافظ ابن حجر نے حضرت عائشہ کی حدیث اور سمرہ کی حدیث مین یون تطبیق
دی ہے کہ سمرہ نے بسبب اخیر صفمین نماز پڑہنے کے حضرت کی آواز کو نہ سنا ہوگا انتہے ملخصاً مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بخاری نے حدیث حضرت عائشہ کی پکار کر (قرارت) پڑہنے مین بہت صحیح
ہے سمرہ کی حدیث سے اور دارقطنی مین حضرت عائشہ کی حدیث سے ہے کہ کسوف کی نماز مین پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلی رکعت مین عنکبوت اور دوسری مین روم انتہے ملخصاً اور کہا امام شوکانی نے درر البہیہ مین کہ بہت صحیح روایت
جو صفت نماز کسوف مین آئی ہے یہ ہے دو رکعت نماز ہے ہر رکعت مین دو رکوع اور تین رکوع اور چار رکوع اور پانچ رکوع
بہی آئی ہین دونو رکوع کے بیچ مین قرارت کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع بہی آیا ہے اور مستحب ہے دعا کرنا اور تکبیر کہنا

فصل نماز جنازہ مین مریض کی عیادت کی بیان مین اور صدقہ دینا اور استغفار کرنا **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ
فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کی مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول اللہ کے فرمایا جسوقت
کہ ملاقات کرے تو مسلمان سی پس سلام کر اسپر اور جسوقت بلاوی تجھکو یعنے مدد کرنیکے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر
اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجھ سی پس خیر خواہی کر واسطے اسکے اور جسوقت چھینکی پہر الحمد للہ کہے پس جواب دی اسکو
(یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور جسوقت مر جاوے ساتھ جا اسکے یعنے نماز جنازہ و دفن کے لیے
فائدہ مسند امام احمد اور ابوداود مین روایت ہی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عیادت کی میری نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے سبب درد کی کہ تہا آنکھون میری مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا اس سی ابوداود
اور منذری نے اور لایا ہے اسکو بخاری ادب مفرد مین بہی اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور بخاری مین روایت ہی انس
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی اسکی
پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تہی اسکی پس بیٹھے نزدیک سر اسکے کے پہر کہا واسطے اسکے مسلمان ہو
تم پس دیکہا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور تہا وہ پاس اسکے پس کہا باپ اسکے نے واسطے اسکے اطاعت کر ابو القاسم
کی (یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی) پس اسلام لایا پہر نکلے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ فرماتے تہے تعریف ہے
واسطے اللہ کے جسنے اسکو نجات دی آگ سے یعنے سبب اسلام لانیکے **ف** بخاری نے ایک جگہہ اس حدیث پر یون باب
باندہا ہے یہ باب ہی اگر اسلام لاوی لڑکا پس مری آیا نماز پڑہی جاوی اسپر اور آیا عرض کیا جاوی لڑکے پر اسلام اور دوسری
جگہہ یون باب باندہا ہے یہ باب ہے مشرک کی عیادت کا اس سے معلوم ہوا کہ عیادت کرنی کفار کی منع نہین اور یہ حدیث
دلیل ہے اسپر کہ عیادت کرنیوالا بیٹھے بیمار کے سر کے پاس اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی اسی سے کہ تحقیق
ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت
کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑہتا تہا توریت یعنی کچہ توریت مین سے پڑہتا
تہا جیسے کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے یہان سورہ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجہکو اس خدا کی کہ اتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو توریت مین

نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا یعنے ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو کہا اس یہودی نے کہ نہین پایا مین کہا اسر
لڑکے نے مقرر ہی قسم خدا کی اے رسول اللہ کی بلا شبہ ہم پاتی ہین آپکے لیے توریت مین نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلنا
آپ کا اور بلا شبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور بلا شبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آن
حضرت نے اپنے یارون کو کہ اوٹہا دو اسکے باپ کو اسکے سر کی پاس سے اور والی ہو تم اپنے بہائی کی یعنے اس اسلام کے
بہائی کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سر انجام کرو **مریض کی عیادت کے ثواب کے بیان مین** عن
عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا
صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی
یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
حَسَنٌ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان
کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنے دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت ومغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہان
تک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنے بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لیے رحمت ومغفرت کی
ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اسکے باغ بہشت مین روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد نے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچہا تونے مجہ کو کہیگا اے رب میرے
کسطرح پوچہتا مین تجہکو اور تو پالنے والا ہے عالمون کا یعنے پاک ہے بیماری سے فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تونے
کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچہا تونے اسکو کیا نہ جانا تونے یہ کہ اگر پوچہتا تو اسکو البتہ پاتا مجہ کو نزدیک اسکے
یعنے رضامندی میری اے بیٹے آدم کے کہانا مانگا مینے تجہ سے پس نہ کہلایا تونے مجہکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کہلاتا
مین تجہ کو اور تو ہے پالنے والا عالمون کا یعنے اور تو کسی کا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تونے یہ کہ کہانا مانگا
تہا تجہ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ کہلایا تونے اسکو کیا نہ جانا تونے یہ کہ اگر کہلاتا اسکو البتہ پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا
نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مینے تجہ سے پس نہ پلایا تونے مجہ کو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا مین تجہ کو اور تو پالنے
والا عالمون کا ہے یعنے تجہ کو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجہ سے بندے
میرے فلانے نے پس نہ پلایا تونے اسکو کیا نہ جانا تونے کہ اگر پلاتا اسکو پاتا تو اسکو یعنے ثواب اسکا نزدیک میرے **ابن ماجہ** مین
روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنیوالا یعنے

فرشتہ آسمان سی خوشی ہو جیو تجہ کو یعنے دنیا مین اور آخرت مین اور اچہا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین) اور پکڑے تو بہشت
سے ایک مرتبہ بڑا **مریض کے پاس جاکر اسکے حق مین دعا کرنیکے بیان مین عن** عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ
النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سُقْمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سی کوئی آدمی پہیرتے اوسپر اپنا ہاتہہ اپنا
پہیر فرماتے دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچہوڑے
کسی بیماری کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** بخاری مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچہنے حال بیماری اسکی کے کہا ابن عباس نے اور تہے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب جاتے کسی مریض کے پاس واسطے پوچہنے حال بیماری اسکی کے فرماتے واسطے اوسکے لَا بَاسَ
طَھُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ یعنے نہین کچہ ڈر (یعنے غم نہ کہا اس بیماری سی اسلیے کہ) پاک کرنیوالی ہے (بیماری گناہون سی) اگر
چاہے اللہ اور **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہے انہین سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
مسلمان کہ پوچہے بیمار مسلمان کو پہر کہے سات بار اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ یعنے
سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑی کے سے یہ کہ شفا دے تجہکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ کہ حاضر ہو
اجل اسکی یعنے یہ مرض لا علاج ہے **ف** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث منہال
بن عمرو کی سے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسکی اسناد مین یزید بن عبدالرحمن ابو خالد المعروف بالدالانی
ہے اور تحقیق ثقہ جانا ہے اسکو ابو حاتم نے اور کلام کی ہے اس مین بہت لوگون نے اور **ترمذی** اور **ابن ماجہ**
مین روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر (یعنی خبر
پوچہنے کو) پس دور کرو غم اسکا بیچ مدت زندگانی اسکی کے (یعنے کہو کہ غم نہ کہا کچہ ڈر نہین شفا پاویگا تو دراز
ہوگی عمر تیری) اسلیے کہ نہین پہیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہو اور خوش ہوجاتا ہے دل اسکا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب
ہے اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار
ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات (یعنے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اور پہیرتے اپنے پر ہاتہہ اپنا
یعنے جہانتک کہ پہونچ سکتا ہاتہہ مبارک بدن پر پس جب بیمار ہوئے اس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اس مین تہی مین
دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تہے حضرت دم کرتے اور پہیرتی مین ہاتہہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا)

یعنے اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کے ہاتہونپر دم کرتی اور دونون ہاتہ انکے بدن مبارک پر پہیرتی اور مسلم کی ایک
روایت مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ جب بیمار ہوتا کوئی گہر والون مین سے دم کرتی تہے اپر حضرت معوذات ف المجمع البحار
مین ہے کہ معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونو سورتین ہین یا قل ہو اللہ بہی انہین مین داخل
ہے اور مسلم اور موطا امام مالک اور ابو داؤد اور ترمذی مین روایت ہے عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی
اللہ عنہ سے یہ کہ انہون نے شکایت کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک درد کی کہ پاتے تہے اسکو اپنے بدن مین جب
سے کہ اسلام لایا پس فرمایا واسطے اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہہ ہاتہ اپنا اس جگہہ پر کہ دکہتی ہے بدن تیری سے
اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ یعنے پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ عزت اللہ کی اور قدرت اسکی کے برائی اس چیز کی سے (یعنے درد کی سے) کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین
یعنے زیادتی اسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا مینے یہی بار پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تہی مجہے پس ہمیشہ امر
کرتا ہون مین اہل اپنے اور غیر انکے کو ساتہ اسکے اور مسلم اور ترمذی مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا جبرئیل آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ای محمد کیا بیمار ہو تو فرمایا حضرت نے کہ ہان پس کہا جبرئیل علیہ السلام
نے بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ
یعنے ساتہہ نام خدا کی افسون پڑہتا ہون تجہ پر ہر بیماری سے کہ ایذا دے تجہ کو برائی ہر شخص کی سے یا آنکہہ حسد کرنیوالی کی سے اللہ
شفا دے تجہ کو ساتہہ نام اللہ کی منتر پڑہتا ہون تجہ پر **بیماری کے آنیسے بیمار کے گناہ جہڑنیکے بیان مین عن**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ
وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہنچتا مسلمان کو کوئی رنج
اور نہ کوئی دکہہ اور نہ کوئی فکر اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اسکو مگر جہاڑتا ہے اللہ تعالی
بسبب اسکی گناہ اسکے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تہے پس لگایا مینے ان کو ہاتہ
اپنا پہر کہا مینے ای رسول خدا کے تحقیق آپ کو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجہے بخار ہوتا
ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے پس کہا مینے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمہاری دگنا ثواب پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہان پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اسکو ایذا مرض سے پس وہ چیز کہ سوا اسکے

مگر دور کرتا ہے اللہ تعالے سبب اسکے گناہ اسکے جیسے کہ جہاڑتا ہے درخت پتے اپنے اور مسلم مین روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیب کے پاس پھر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے اے ام سائب یا اے ام مسیب کانپتی ہے کہا اُس نے تپ ہے نہ برکت دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرتؐ نے نہ برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتا ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کی بخاریؒ اور ابوداؤد مین روایت ہے ابی موسی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو بندہ کہ عمل کرے عمل صالح پس مشغول کرے اسکو اس سے مرض یا سفر لکھتا ہے اللہ واسطے اُس کے مانند اُسکی عمل کرنیوالے کے کہ تہا وہ عمل کرتا تندرست گہر مین **قریب مرگون کو تلقین کرنے اور انکی پاس سورہ یٰس پڑہنے کے بیان مین عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** مراد تلقین سے یہ ہے کہ جو قریب جان نکلنے کے ہو اسکے پاس لا الہ الا اللہ پڑہا جاوے اور کہا **امام شوکانیؒ** نے تلقین پڑہا دینی ہے کرے یعنے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہے تاکہ اقرار رسالت اور توحید دونون کا ہو جاوے انتہی اور وجہ تلقین کرنیکی یہ ہے تاکہ وہ لا الہ الا اللہ سنکر خود بھی کہنے لگے کیونکہ **ابوداؤدؒ** مین روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو آخری کلام اسکا لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین **ف** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو حاکم نے اور اسکی اسناد مین صالح بن ابی غریب ہے کہا ابن القطان نے نہین پہچانا جاتا اور معلول ہوئی ہے یہ حدیث سبب اسی آدمی کے بعد اسکے کہا ابن القطان نے کہ روایت کیا ہے اسے ایک جماعت نے اور ذکر کیا ہے اسکا ابن حبان نے ثقات مین اور ابن ماجہؒ مین روایت ہے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اُنہی نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب مرگون کو یہ کلمہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العلمین یعنے نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمونکا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا ہے سکہلانا اسکا تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر اور **ابوداؤدؒ** اور نسائی مین روایت ہے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو اپنے مردونکے پاس سورہ یٰس اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے میت پر بوسہ دینے اور آنسوؤن سے اسپر رونیکے جواز کے بیانمین **عَنْ** عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

قبّل النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ رواہ البخاری روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق حضرت
ابابکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بعد مرنے انکے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف ترمذی اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ مین روایت ہے انہین سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون کو اسحالت مین کہ وہ میت
تہی اور حضرت روتی تہے یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور چہرے عثمان کے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ اسکی اسناد مین عاصم بن عبید اللہ بن عمر بن الخطاب ہے اور وہ ضعیف ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے انس
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابراہیم تہے حالت نزع مین پس ہوئین دونو آنکہین حضرت کی کہ جاری ہوے آنسو انکے پس عرض کیا
حضرت سے عبد الرحمن بن عوف نے اور تم روتی ہو اے رسول خدا کے پس فرمایا حضرت نے ای بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے
پہر اس رونے کے بعد پہر روئے پہر فرمایا تحقیق آنکہین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہوتا ہے اور نہین کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ
راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم سبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہین ف حضرت ابراہیم علیہ السلام
صاحبزادے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ یا سترہ مہینے کی عمر تہی کہ وفات پائی اور یہ حدیث اور اور کیحدیث اور سوا
انکے اور بہی بہت سی حدیثین اس مضمون کی ہین کہ جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سبب غم کے خودبخود رونا آنے
سے آنسوؤن کا بہنا موجب بے صبری کا نہین بلکہ رحمت ہے جیسا کہ حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا اسلیے کہ اسکو مبتلا
اسحال مین دیکہکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اسکا ہوتا ہے اور حرام جو ہے تو چلا چلا کر رونا اور پیٹنا اور گریبان چاک
کرنا اور منہ نوچنا وغیرہ ہے جیسا کہ آگے آتا ہے بیت چلا کر رونے اور پیٹنے اور گریبان چاک کرنے اور منہ
نوچنے اور بین کر کر رونیکے حرام ہونیکے بیان مین عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاہلیۃ متفق علیہ روایت
ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے
اور پہاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی بردہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسی پس شروع کیا انکی عورت ام عبد اللہ نے کہ چلا کر روتی تہی پہر ہوش
مین آئے ابی موسی پس کہا کیا نہین جانتا تو نے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تہے اسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مین بیزار ہون اس سے کہ منڈواوے بال سر کے (یعنے مصیبت مین) اور چلا کر روے اور پہاڑے کپڑے اپنے اور عبارت
اسکی واسطے مسلم کے ہے اور مسلم مین روایت ہے ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چہوڑینگے ان کو (یعنے اکثر لوگ) بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر

اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نہ کی ہو پہلے مرنے
اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے اور اسپر ہوگا کرتہ قطران کا اور کرتہ خارش کا **ف** مجمع البحار مین ہی کہ قطران ایک چیز ہے کہ
اوسکو پکا کر اونٹون خارشی کو ملتے ہین اور آگ اس مین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بہہ کتی ہے اور کہا طیبی نی کہ قطران
ایک تیل ہے کہ درخت سی نکالا جاتا ہے اور **ابوداؤد** مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سی کہ کہا لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو **ف** کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ لایا ہے
اسحدیث کو احمد حدیث ابی سعید سی ساتھہ لفظ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکار کیا ہی اسحدیث کا ابوحاتم نے علل
مین اور روایت کیا ہی اسحدیث کو طبرانی اور بیہقی نے حدیث عطا سی انہنے ابن عمر سے اور روایت کیا ہے اسی حدیث کو ابن
عدی نی حدیث حسن سی انہنے ابوہریرہ سی اور یہ سب حدیثین ضعیف ہین اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھہ جایا جاوی اس جنازی کے کہ اسکے ساتھہ نوحہ کرنیوالی ہووے
ف کہا شوکانی نی نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین ابو یحییٰ ہی اور اسمین مقال ہے اور باقی راوی اسکی اسناد کے
ثقہ ہین انتہے جنازی کے ساتھہ جانا سنت ہے مگر بسبب ساتھہ ہونے اس فعل بد کے حضرت نے ایسے جنازی کے ساتھہ جانیسے
منع فرمایا اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جس جنازی کے ساتھہ اسکے وارث خلاف سنت معاملہ کرین اسکے ساتھہ جانا درست
نہین اسیطرح جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان جاوی اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب ہونے فعل
بد کے ترک کرے اسکو اور اگر کوئی اس بات کا یون جوابدی کہ جس میت کے وارث میت کے ساتھہ خلاف شرع معاملہ کرین
اسکے جنازی کے ساتھہ نہ جانی سے جنازی کی نماز کا ترک لازم آتا ہے اور یہ مخالف ہے اسحدیث کے جوکہ دارقطنی مین آیا
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہو اسپر (یعنے جنازی کی) جس نے کہا لا الہ
الا اللہ سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکے حجت کیونکہ دارقطنی جوکہ مخرج اسحدیث کا ہے کہا اس نے کہ
اسناد اسکی ضعیف ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہی کہ اسحدیث کے راویون مین عثمان بن عبدالرحمن
ہے اور اسکو یحییٰ بن معین نے کاذب لکھا ہی اور یہی روایت کی گئی ہے حدیث نافع سے انہنے ابن عمر سی اور بیچ اسکے خالد
بن اسمعیل ہے اور خالد متروک ہے اور اسطریق مین ابوالولید مخزومی ہی اور حال اسکا اوپر ضیا مقدسی کے پوشیدہ نہین رہا
اور تابع اسکا ابوالبختری وہب ہے اور وہ جھوٹا ہے اور یہی روایت کی گئی ہے طریق مجاہد سی ابن عمر سے اور بیچ اسکے
محمد بن فضل ہے اور وہ متروک ہے اور یہ حدیث طبرانی مین بہی ہی اور اسکا طریق اور ہے روایت عثمان بن عبداللہ
عثمانی سے انہنے روایت کی مالک سے انہنے نافع سی انہنے ابن عمر سے اور عثمان کو ابن عدی نے متہم ساتھہ وضع کے کیا

اسیطرح ہی تلخیص مین کہا بدر المنیر کہ یہ حدیث کسی طرق سی بہی ثابت نہین انتہی اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث طرق متعددہ سی مروی ہی اور جو حدیث طرق متعددہ سے مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے اور نیز اگر کوئی کہے کہ ابوداؤد مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ سو واضح ہو کہ **جواب** ایسی حدیث کا جو کہ طرق متعددہ سی مروی ہو اور بہی جواب ابوداؤد کی حدیث مذکور کا اس کتاب مین بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہ ہونیکے بیان مین پہلی گذر چکا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے

میت پر نوحہ کرنے سی میت پر عذاب ہونیکے بیان مین

عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سی کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیا جانے کے دن قیامت کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** ترمذی میں روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہو رونیوالا ان مین سی پس کہے ای پہاڑ ای سردار یا مانند اسکے مگر کہ متعین کیے جاتے ہین ساتہ میت کی دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اسکے سینہ مین کہتے ہین کیا ایسا ہی تہا تو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی نقل کی اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مردہ عذاب کیا جاتا ہی اپنی قبر مین اوپر اسکے رونے سے اوپر اسکے **ف** یہ حدیثین صاف دلیل ہین اسپر کہ جس مردے پر نوحہ کرکے رویا پیٹا جاوے وہ مردہ انکے اس فعل کے سبب عذاب کیا جاتا ہے اب اگر کوئی یون کہے کہ یہ مخالف ہے اسحدیث کی جو کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ہی عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سی یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسحال مین کہ ذکر کیا گیا روبرو انکے یہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے سبب رونے زندہ کے اسپر کہتی تہین حضرت عائشہ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو اور یہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبد اللہ نہین جہوٹ بولا ولیکن بہول گیا سوای اسکے نہین گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک قبر عورت یہودیہ کی کہ رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اسکے روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین **ف** یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعورت کو سبب اسکی کفر کے فرمایا تہا کہ وہ عذاب کیجاتی ہی اور ابن عمر سمجہے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت سبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا جاتا ہے **سو جواب** اسکا یہ ہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ماننے اعتراض عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر اپنے اجتہاد سے کیا ہے ان پر یہ اعتراض جبہی وارد ہوتا کہ یہ حدیث خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتہ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے عبد اللہ بن عمر اور اوروں سی بہی مقید بہی اور مطلق بہی دنیا مین اولاد کی مرنے سے **آخرت مین اسکا بدلا ثابت**

ملنے کی بیان مین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت
لمسلم ثلاثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کہولنے قسم کے روایت کیا اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے ف تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالے نے وان منکم الا واردھا تقدیر اسکی
یون ہے واللہ ما منکم من احد الا واردھا یعنے قسم ہے خدا کی نہین تم مین سے کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اور
تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مین لکھا ہے کہ مومن جو دوزخ مین داخل ہونگے وہ اس مین ٹہنڈک پاوینگے
پس فرمایا جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہوویگا مگر اسقدر کہ قسم سچ ہو جاوے اور عذاب نہین پاویگا
اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار مین سے کہ نہین
مرتے واسطے کسیکے تم مین سے تین فرزند پہر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے انمین سے یا دو فرزند
مرین اے رسول خدا کے فرمایا یا دو مرین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون حد بلوغ
کو اور مسلم اور مسند امام احمد مین روایت ہے انہین سے کہ ایک شخص نے کہا ابوہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا پس غم
کیا مینے اسپر کیا سنی تمنے دوست اپنے سے یعنے حضرت سے (رحمتین ہون اللہ کی اسپر اور سلام اللہ کا اسپر کوئی چیز کہ
خوش کردے ہماری دلون کو ہماری مردون کیطرف سے یعنے جو کہ جنس اولاد سے چہوٹی عمر مین مرگئے کہ آیا وہ کچہ کام آوینگے)
کہا ابوہریرہ نے کہ ہان سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چہوٹے لڑکے مسلمانون کے جانور دریا کے سے ہونگے بہشت
مین ملیگا ایک انکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکے کا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہانتک کہ داخل کریگا اسکو بہشت
مین اور لفظ اسکے واسطے احمد کے ہین اور مسند امام احمد اور ابن ماجہ مین روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان (یعنے مان اور باپ) کہ مرین ان دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا
انکو اللہ بہشت مین ساتہہ فضل رحمت اپنی کے ان دونو کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمایئے یا دو پس فرمایا
کہ ہان یا دو عرض کیا فرمایئے یا ایک فرمایا ایک بہی پہر فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتہہ مین ہے تحقیق
کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کہینچیگا مان اپنی کو ساتہہ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے اور گنے مان اسکی اسکے
مرنے کو ثواب اور روایت کی ابن ماجہ نے اسقول تک قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتہہ مین ہے اور ابن
ماجہ مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جہگڑیگا پروردگار
اپنے سے جبکہ داخل کرے پروردگار ماں باپ اسکے کو آگ مین (یعنے ارادہ کریگا داخل کرنیکا) پس کہا جاویگا اے کچے بچے جہگڑے

والی پروردگار اپنے سے داخل کرمان باپ اپنی کو بہشت میں پس کھینچے گا ان کو ساتھ انول نال اپنی کے یہانتک کہ داخل کریگا ان

دونوں کو بہشت میں **میت کے غسل دینے کے بیان میں عن** ام عطیۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علینا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن

ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فلما فرغنا اذناہ فالقی الینا

حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ متفق علیہ وفی روایۃ ابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا وفی

لفظ البخاری فضفرنا شعرہا ثلاثۃ قرون فالقیناہ خلفہا روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے

کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس اس حال میں کہ نہلاتی تھیں ہم انکی بیٹی (یعنے زینبؓ) کو سو فرمایا نہلاؤ اسے

تین دفعہ یا پانچ یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم حاجت اسکی پانی سے اور بیری سے اور ملاؤ آخر کو کافور یا کچھ کافور سو جب

فراغت پائی ہمنے خبر دی انکو پھر ڈالدی حضرتؐ نے ہماری طرف ازار اپنی پھر فرمایا پہناؤ اسے اسکو روایت کیا اس حدیث

کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں شروع کرو داہنے طرف سے اسکے اور وضو کی جگہہ سے اسکے اور بخاری کی عبارت

میں پھر گوندی ہمنے اسکے بال تین لٹیں پھر ڈالدیا اسکو اسکے پیچھے **ف** جب ارادہ کریں میت کے نہلانیکا تو پہلے تختہ

کو دھولیں پھر میت کو اسپر لٹادیں اور کپڑے اسکے اتاریں اور ستر اسکا ڈھانک دیں ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو

اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کرواویں بدون کلی کرانے اور ناک میں پانی دینے کے اور نہلاویں ایسے پانی سے کہ جس میں

بیری کے پتے ڈالکر جوش دیا ہو اور دھوویں سر اور داڑھی اسکی ساتھ خطمی کے اور اگر خطمی نہ ملے تو صابون وغیرہ سے

دھوویں اور لٹاویں پہلے بائیں کروٹ پر پھر پانی ڈالیں یہانتک کہ پہنچے پانی اس کروٹ تک کہ تختہ سے لگی ہے پھر داہنی

کروٹ پر لٹا کر نہلاویں اسطرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک پہنچے **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لو مت قبلی لغسلتک الحدیث رواہ احمد وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان اور

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو اگر تو مرتی مجھ سے پہلے تو میں غسل دیتا تجھ کو آخر

حدیث تک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **وعن** اسماء بنت عمیس

رضی اللہ عنہا ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا اوصت ان یغسلہا علی رضی اللہ عنہ رواہ الدارقطنی اور روایت

ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ غسل دیں انکو حضرت علی رضی اللہ عنہ

روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے **ف** کہا مالکؒ نے کہ تحقیق سنا ہمنے اہل علم سے کہ کہتے جس وقت مرے عورت اور نہ ہوں پاس

اسکی اور عورتیں غسل دے اسکو خاوند اسکا اور اگر نہ ہو پاس اسکے ذی محرم سے کوئی شخص اور نہ خاوند اسکا تو تیمم کرایا جاوے

اسکو پس سحر کرایا جاوی ساتھ وضو اسکے کی اور ہتھیلیون اسکی کی مٹی سے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا
ہے کہ اگر عورت مرجاوی تو اس عورت کو غسلدیوے خاوند اسکا اور یہہ جائز ہے نزدیک جمہور علما اور امام مالک اور امام شافعی اور
امام احمد کے اسلیے کہ غسلدیا حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی کہ مسند کیا ابن
ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ مرد زیادہ حقدار ہی واسطے غسلدینے کے اپنی عورت کو اور واسطے نماز
پڑھنے کی اوپر اسکے انتہے صحیح یہ کہ غسلدینا مرد کا اپنی عورت کو درست اور جائز بلکہ سنت ہے اسیطرح سے غسلدینا عورت
کا اپنے خاوند کو بھی منع نہین ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ موطا امام مالک مین روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر سی
کہ تحقیق اسما بیٹی عمیس عورت ابی بکر صدیق کی نے غسلدیا ابابکر صدیق کو جبکہ وہ فوت کیے گئے پہر نکلی پس سوال کیا
اُسنے ان لوگون سے جو کہ حاضر تہے مہاجرین سے پس کہا اسما بنت عمیس نے کہ تحقیق مین روزہ دار ہون اور تحقیق یہ
دن سخت سردی کا ہے کیا اوپر میرے ہے نہانا پس کہا مہاجرین نے نہین اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی
کہ اسما بنت عمیس نے حضرت ابابکر صدیق کو بموجب وصیت حضرت ابوبکر صدیق کے غسلدیا تھا روایت کیا ہی اسکو ابن ابی
شیبہ نے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے غسلدینا عورت کا بعد مرنے کے اپنے خاوند کو اور اسی کے قائل ہین چارون امام اور
جمہور علما سو جاننا چاہیے کہ نزدیک ابو حنیفہ کے نہلانا عورت کا اپنی خاوند کو جائز ہے اسلیے کہ وہ عورت اسکی عدت مین
ہے لیکن نہلانا مرد کا اپنی عورت کو درست نہین اسلیے کہ مرد نہین ہی اسکی عدت مین سو کہا زرقانی نے شرح موطا
امام مالک مین کہ یہ بات یعنی یہ قول ابو حنیفہ کا کہ نہلانا مرد کا اپنی عورت کو درست نہین بے دلیل بات ہی انتہے اور کہا امام
شوکانی نے درر البہیہ مین کہ واجب ہے نہلانا مردون کا زندہ نیر اور ناتی و الا اولی ہے ساتھ ناتے والی کے اگر اُسکی
جنس سے ہے اور اولی ہے میان بی بی کے لیے اور بی بی میان کے لیے میت کو کفن دینے کے بیان مین عن
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ
مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِمَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سفید یمن کے اور سحول کے بُنے ہوئے روئی کے نہ تہا انمین کرتا سلا ہوا اور
نہ پگڑی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف سحول نام ایک گاؤن کا ہی یمن کے ملک مین اور مراد تین کپڑون
سے ازار اور چادر اور لفافہ ہے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین انتہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے
اسپر کہ مرد کے کفن مین یہی تین کپڑے مشروع ہے ان سے زیادہ دینا یا کم کرنا ظلم ہے لیکن اگر میسر نہ ہو سکے تو لاچاری کو
ایک بہی کافی ہے چنانچہ بخاری شریف مین ہے مصعب بن عمیر کفنائے گئے ایک چادر مین کہ اگر ڈہانکا جاتا تھا سر انکا کہلجاتے

تہے پاؤن انکے اور اگر ڈہانکے جاتے تہے پاؤن کہلجاتا تہا سر انکا پہر سر ڈہانک دیا اور پاؤن پر اذخر رکہدی اور ایسا ہی
کفن تہا حمزہ کا اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ہین جیسا کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد مین روایت ہے لیلی بنت
قائف ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تہی مین بیچ ان عورتون کے کہ غسل دیا اونہون نے ام کلثوم بیٹی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نزدیک وفات اسکی کے پس تہا اول اسچیز کا کہ دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار پہر کرتا پہر اوڑہنی
پہر چادر پہر رکہی گئی پیچہے اسکے بیچ کپڑے دوسرے کے کہا لیلی نے اور رسول خدا صلعم بیٹہنے والے تہے نزدیک دروازے
کے اور انکے پاس تہا کفن اسکا کہ پکڑاتے تہے ہمکو وہ (کفن) ایک ایک کپڑا کہا بخاری نے کہ کہا حسن یعنی حسن بصری
نے پانچوان کپڑا جو باندہی جاتی ہین ساتہ اسکے رانین وہ سرین تہا وہ نیچے اوڑہنی کے **ف** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ ابن حجر نے کہ اسناد اس زیادتی کی صحیح ہے اور احمد اور ابوداؤد کی حدیث کی اسناد
مین ابن اسحق ہیں لیکن وہ تصریح کیا گیا ہے ساتہ حدثنا کے اور اسکی اسناد مین نوح بن حکیم ہے کہا ابن القطان
نے کہ وہ مجہول ہے اور ثقہ جانا ہے اسکو ابن حبان نے اور کہا ابن اسحاق نے کہ یہ قرآن کا قاری تہا اور اسکی اسناد
مین بہی داؤد ایک مرد اولاد عروہ بن مسعود سے ہے پس اگر ہے یہ داؤد بن عاصم بن عروہ بن مسعود پس وہ تو ثقہ ہے
اور اسی بات کا یقین کیا ہے ابن حبان نے اور اگر سوائے اسکے کوئی اور ہے تو اس مین خلل ہے انتہے **وَعَنْ** جابِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے
بہائی کو پس چاہیے کہ اچہا دے کفن اسکو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** اچہا دے کفن اسکو یعنے لطیف
وسفید ہو بغیر اسراف کے پس اچہے سے یہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہین از راہ ناموری اور تکبر کے وہ
اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونو برابر ہین اس مین اور کہا توربشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہے
کہ کپڑے بہت بہاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے اسیطرح لکہا ہے شیخ
نے ترجمہ مین اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداود مین روایت ہے حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا
نہ مہنگا کپڑا لگانا کفن مین پس تحقیق سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہ مہنگا کپڑا لگاؤ
کفن مین کہ وہ بہت خراب ہوجاتا ہے جلدی بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑدی اسکی اونٹنی نے اور وہ تہا محرم یعنے حج کی
نیت کیے ہوئے پس مر گیا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتہ پانی اور بیری کے اور کفنا دو اسکو

ف [illegible] منتقی الاخبار [illegible]
ف [illegible]
ف [illegible]
ف [illegible]

کو دو کپڑون مین اسکے اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک
کہتا ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اسی کے لباس مین بطور لباس محرمون کے دے اور خوشبو نہ
لگاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے اپنے سفید کہ وہ بہتر ہے کپڑون مین تمہارے اور
کفناؤ اس مین اپنے مردونکو اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے **جنازیکو لیجانے کے بیان مین** **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر
تقدمونھا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ یعنے میت نیک پس بھلائی ہے یعنے بھلائے
ہے اسکے لیے پس آگے کرتے ہو اسکو طرف بھلائی کی اور اگر ہے سوا اسکے پس بد ہے اتاروگے تم اسکو اپنی گردنون سے روایت کیا
اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** بخاری مین روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
وقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ اور اٹھاتے ہین اسکو لوگ اپنی گردنون پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیجاؤ مجکو
(یعنے طرف منزل میری کی) اور اگر ہوتا ہے بد کہتا ہے اے مصیبت کہان لیجاتے ہو اسکو (یعنے مجھکو) سنتی ہے آواز اس
کی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مر جاوے **وعن** سالم عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابابکر وعمر یمشون امام الجنازۃ رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وصححہ
ابن حبان واعلہ النسائی وطائفۃ بالارسال اور روایت ہے سالم سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق اسنے
دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو چلتے آگے جنازے کے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور معلول کہا اسے نسائی نے اور ایک جماعت نے بسبب طرف مرسل ہونے
کی **ف** زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے صحابہ اور تابعین نے بیچ چلنے جنازے کے اور آگے آگے
چلنا اکثر صحابہ سے مروی ہے اور افضل آگے آگے چلنا ہی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کا اور
کہا اوزاعی اور ابوحنیفہ نے کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور کہا سفیان ثوری نے کہ آگے چلنا اور پیچھے چلنا از روے فضیلت کے
یکسان ہے اور نہین جانتا مین کسیکو کہ مکروہ جانتا ہو کسینے بھی اسکو انتہے **راقم** کہتا ہے کہ اس باب مین قول سفیان ثوری
کا موافق ہے اس حدیث کے جو کہ مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے قریب آویگی اور یہ جو کہا اوزاعی اور ابوحنیفہ نے کہ پیچھے چلنا افضل ہے
دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اسکے چلین اور نہین تابع کہ وہ پیچھے لوگون کے رہے نہین ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اسے یعنے ثواب ہمراہی کا نہین پاتا **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ کہا ترمذی نے کہ اس حدیث کے راویون مین ابو ماجد راوی مجہول ہے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرٍ فَرَکِبَہٗ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَۃِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کے پس سوار ہوئے اسپر اسوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرت کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے سے پھرتیوقت سوار ہونا مباح ہے اور وقت لیجانے جنازے کے مکروہ ہے اور دلیل مکروہ ہونے کی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث **ترمذی** اور **ابن ماجہ** مین اور ابوداؤد مین مانند اسکی روایت ہے ثوبان سے رضی اللہ عنہ کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگون کو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے اللہ کے اپنے قدمون پر ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو **ف** کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بہی اور روایت کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف **دوسری حدیث ابوداؤد** مین روایت ہے انہین سے کہ تحقیق نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لایا گیا چارپایہ اور وہ ساتھ جنازے کے تھے پس روگردانی کی سوار ہونے سے پس جسوقت کہ فارغ ہوئے یعنے دفن سے لایا گیا چارپایہ پس سوار ہوئے پس کہا واسطے حضرت کے یعنے جاتیوقت آپ کیون نہ سوار ہوئے پس فرمایا تحقیق فرشتے تھے پیادہ چلتے پس اسلیے نہ تھا مین سوار ہوتا حالانکہ وہ پیادہ چلین پس جب گئے فرشتے سوار ہوا مین **ف** اگر کوئی کہے کہ ان دونو حدیثون کے معارض ہے یہ حدیث جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازہ کے اور آگے اسکے اور دہنی اسکے اور بائین اسکے پاس پاس اسکے اور کچا بچہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور دعا کی جاوے واسطے ماں باپ اسکے کے ساتھ بخشش اور رحمت کے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یون ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جسطرف چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مر جاوے نماز جنازے کی پڑہی جاوے اوسپر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ **شیخ عبدالحق** نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہے کہ سوار اگر جنازے سے دور چلین تو مضائقہ نہین ہے اور سوار ہوکر چلنا منع جو ہے تو جنازے کے ساتھ ساتھ چلنا ہے اسلیے کہ فرشتے جنازے کے ساتھ ہوتے ہین اور یہ تطبیق بہت ٹھیک ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی داہنی بائین چلنا جائز ہے اور

گیا بچہ جو نکل پڑے تو نزدیک امام احمد کی نماز پڑھی جاوے اسپر جبکہ چار مہینہ اور دس دن کے بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی کے نماز جب اسپر پڑھنی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکے مانند آواز کرنیکی یا حرکت کرنے عضو کی اور پہر جاوے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا (یعنے کچا بچہ) نہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور نہ وارث ہووے کسیکا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہانتک کہ آواز کرے (وقت پیدا ہونیکے) مگر ابن ماجہ نے یہ نہیں ذکر کیا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا **ف** کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث تحقیق مضطرب ہوئی ہیں لوگ بیچ اسکے پس روایت کیا اسکو بعض انکے نے ابی الزبیر سے اسنے جابر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع اور روایت کیا اشعث بن سوار اور بہت لوگوں نے ابی الزبیر سے اسنے جابرؓ سے موقوف اور یہ بہت صحیح ہے (یعنے ہونے حدیث مرفوع سے) اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس کے اور کہا اونہوں نے نہ نماز پڑھی جاوے اوپر لڑکے کے یہانتک کہ آواز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** میں کہ اس حدیث کی اسناد میں اسمعیل بن مسلم مکی ہے اس نے نقل کی ابن الزبیر سے اوس نے جابرؓ سے اور وہ ضعیف ہے **وَعَنْ** اَبِی الْمُهَزَّمِ یَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَیْرَۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی المہزم سے کہا اسنے صحبت رکھی مینے ساتھ ابا ہریرہ کے دس برس پس سنا مینے ابا ہریرہ سے کہ کہا اسنے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تھا روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **ف** کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو بعض انکے نے ساتھ اس اسناد کے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور ابو مہزم نام اسکا یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا اسکو شعبہ نے

جنازے کی نماز کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں ہے کوئی مرد ایسا مسلمان کہ مر جاوے اور کھڑے ہوں اسکے جنازے پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتے ہوں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر شفیع کرتا ہے اللہ انکو اسکے حق میں روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** ابوداؤد میں روایت ہے مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھیں نماز اسپر تین

صفین مسلمانون کی مگر کو واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اسکے لیے پس تہے مالک جسوقت کہ کم جانتے آدمیونکو تقسیم کرتے انکو تین صفین بموجب حدیث کے اور یہہ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا راوی نی تہے مالک بن ہبیرہ جس وقت کہ نماز پڑہتے جنازہ پر (یعنی ارادہ کرتے نماز پڑہنے کا) پس اگر کم جانتے لوگون کو اُسپر کرتے لوگون کو تین حصے (یعنے تین صفین) پہر کہتے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑہین تین صفین پس تحقیق واجب کرتا ہے اللہ تعالی (یعنے بہشت کو) اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی اسناد مین محمد بن اسحاق ہی راوی اسحدیث کا یزید بن حبیب سے اس نی مرثد سے اس نے مالک سے اور اسمین مقال ہے اور مسلم مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے قصہ مین غامدیہ کے جس کو حکم فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کا زنا کے مقدمہ مین کہا پہر حکم فرمایا اُس کو پہر نماز پڑہی گئی اسپر اور دفن کی گئی وہ اور مسلم مین روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کو جس نے قتل کیا اپنی جان کو تیر کے پر کالون سے پس نماز نہ پڑہی حضرت نے اوسپر اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑہی مینے پیچہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پر جو مرگئی تہی بیچ نفاس اپنے کے پہر کہڑے ہوے بیچ مین اسکے جنازے کے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عورت کے جنازے کے لیے امام عورت کے کولون کے سامنے یعنے بیچ مین کہڑا ہووے لیکن مرد کے جنازے کے لیے یہ حکم نہین مرد کو سر کے سامنے کہڑا ہووے کیونکہ ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑہی مینے ساتہ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے (یعنے عبداللہ بن عمر کے) پس کہڑے ہوے مقابل سر اوسکے کے پہر لائے لوگ جنازہ ایک عورت کا قریش مین سے پس کہا ای ابا حمزہ کہ کنیت ہے انس کی نماز پڑہ اس جنازے پر پس کہڑے ہوے مقابل درمیان چارپائی کے پس کہا واسطے اسکے علاء بن زیاد نے کہ اسیطرح سے دیکہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہڑے ہوے جنازے پر (یعنے عورت کے جنازے پر) بیچ جگہہ کہڑے ہونے تیرے کی اسعورت سے اور کہڑے ہوئے مرد سے جگہہ کہڑے ہونے تیری کے مرد سے (یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو نے کہ کہڑے ہوے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کی) کہا کہ ہان اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا ہے اس سے ابوداود اور منذری نے اور حافظ (ابن حجر) نے تلخیص مین اور راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہین جنازے کے ساتہ جانیکے ثواب کی باب

مین عن ابی هریرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين متفق

عَلَيْهَا مُسْلِمٌ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ وَلِلْبُخَارِيِّ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا جنازے پر یہانتک کہ نماز پڑہی اوپر اسکے پس واسطے اسکو ایک قیراط ہے اور جو کوئی حاضر رہا یہانتک کہ دفن ہوا پس واسطے اسکے دو قیراط ہیں (یعنے ثواب) کہا گیا کہ کیا ہیں دو قیراطین فرمایا برابر دو پہاڑون بڑے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی روایت میں ہے یہانتک کہ رکہا جاوے لحد مین اور بخاری کی روایت مین ہے جو پیچہے چلے مسلمان کے جنازے کے از روئے ایمان اور ثواب جاننے کے اور رہے ساتھ اسکے یہانتک کہ نماز پڑہی جاوے اوپر اسکے اور فراغت ہو دفن سے اسکے پس تحقیق پہرے گا وہ ساتھ دو قیراط کے ہر قیراط مثل پہاڑ احد کے **مسجد مین جنازہ پڑہنے کے بیان مین** عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمان رضی اللہ عنہ سے انہوں روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز پڑہوں مین انپر پس انکار کیا گیا حضرت عائشہؓ پر پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضاء کی مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی اسکے کی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز پڑہنی عورتون کو بہی جائز ہے اور **زرقانیؒ** شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اسحدیث کی جمہور علماء نے اوپر جائز ہونے نماز کے اوپر جنازے کے مسجد مین اور **امام نوویؒ** نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگون کی بیچ جائز ہونے نماز کے اوپر میت کے مسجد مین اور جو لوگ کہ اسکے قائل ہین انہین مین سے ہین امام احمد اور اسحاق اور ساتھ اسی کے قائل ہین ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذئب اور ابی حنیفہ اور مالک نے کہ نہین جائز ہے نماز جنازے کی مسجد مین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **ابو داؤدؒ** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے اوپر جنازے کے مسجد مین پس نہین ہے کچہ چیز واسطے اسکو سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا **امام نوویؒ** نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکی حجت کہا امام احمد نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے صالح مولی توأمہ اور وہ ضعیف ہے انتہے اب اگر کوئی

یہی کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری اس میں ذکر ہے انکار کا کہ حضرت عائشہؓ پر انکار کیا صحابہ نے اور دلیل ہے اسپر کہ مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنا سنت نہیں کیونکہ اگر سنت ہوتی تو صحابہ انکار نکرتے سو اسکا جواب دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا تب حضرت عائشہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سہیل پر اور اسکے بھائی پر مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہؓ کو کچھ جواب نہ دیا بلکہ لاجواب ہو گئے **دوم** بعد حضرتؐ کے مسجد میں صحابہ کا جنازہ کی نماز پڑھنا حضرت عمرؓ کے جنازہ پر ثابت ہے جیسا کہ **موطا** امام مالکؒ میں روایت ہے نافع سے انسے نقل کی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق انہنے کہا کہ نماز پڑھی گئی اوپر عمر بن خطاب کے مسجد میں پس معلوم ہوا کہ مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنا سنت ہے اور اس سے انکار کرنا سنت کی مخالفت کرنا ہے

قبر پر جنازہ پڑھنے کے بیان میں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر دفن لیلاً فقال متی دفن ھذا قالوا البارحۃ قال افلا اذنتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرھنا ان نوقظک فقام فصففنا خلفہ فصلی علیہ متفق علیہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اس میں رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پس کیوں نہ خبر کی تمنے مجھ کو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندھیری رات کی پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپ کا پس کھڑے ہوئے حضرتؐ پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرتؐ کے پس نماز پڑھی اسپر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** بخاریؒ اور مسلم میں ابوہریرہؓ کی روایت سے ہے کہ ایک عورت جھاڑو دیتی تھی مسجد میں یا تھا ایک جوان وہ مرگئی یا مرگیا تو حضرتؐ نے اسکی قبر پر اسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور **بخاریؒ** نے اس حدیث پر یوں باب باندھا ہے یہ باب ہے جنازہ کی نماز کا اوپر قبر کے پیچھے دفن کرنے میت کے اور کہا **ترمذیؒ** نے اس باب میں روایت ہے انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابوہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی ہے اور عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک اکثر اہل العلم کے صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سوا انکے سے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نہ نماز پڑھی جاوے قبر پر اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور کہا ابن المبارک نے جبکہ دفن کیا جاوے میت اور نہ نماز پڑھی جاوے اوپر اسکے نماز پڑھی جاوے اوپر قبر کے اور کہا احمد اور اسحاق نے نماز پڑھی جاوے قبر پر مہینے تک بھی کہا ان دونوں نے اکثر سنا ہمنے ابن المسیب سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوپر قبر ام سعد بن عبادہ کی بعد ایک مہینے کے اور **قسطلانی شرح صحیح بخاریؒ** میں لکھا ہے کہ اسی طرف گئے ہیں جمہور علما اور کہا نخعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہ جسکا جنازہ نہ پڑھا گیا ہو اسکا جنازہ پڑھنا قبر پر جائز ہے اور جسکا پڑھا گیا ہو اسکا جائز نہیں انتہے

غائب پر جنازہ پڑھنے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی

فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی کو مرنیکی جسدن وہ مرا اور انکی اصحاب کے ساتھہ عیدگاہ کیطرف پہر صف باندہی انکے ساتھہ اور کہین اوپر اسکے چار تکبیرین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرتؐ نے جسپر نماز پڑہی صحمۃ تہا اول دین نصارے پر تہا پہر ایمان لایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرتؐ نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جا کر نماز پڑہی اسکے جنازی کی اور **قسطلانی** شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ دلیل پکڑی جاتی ہے ساتھہ اسحدیث کے او جائز ہونی نماز جنازی کے اوپر غایب کے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف کا یہانتک کہ کہا ابن حزم نے نہیں آیا کسی صحابہ سے منع ہونا اسکا انتہی سوجاننا چاہیے کہ نزدیک ابوحنیفہ اور امام مالک کے نماز جنازی کی غایب پر پڑہنا درست نہین وہ کہتے ہین کہ احتمال ہے کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرتؐ کے آگیا ہو اور اس باب مین دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ جسکو ذکر کیا **واحدی** نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ کہولا گیا (پردہ) واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سریر نجاشی سے یہانتک تک کہ دیکہا اسکو حضرتؐ نے اور نماز پڑہی اسپر سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ حدیث بغیر اسناد کے ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث بغیر اسناد کی ہرگز لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی **دوم** یہ کہ اخراج کیا ہے اسحدیث کو واحدی نے اور وہ محدث نہین ہے چنانچہ محمد طاہر حنفی نے **مجمع البحار** مین لکہا ہے کہ واحدی نہین ہے محدث اور ایسا ہی لکہا ہے شیخ عبدالحق نے شرح **سفر السعادت** مین اور امام شوکانی نے **فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ** مین انتہی **جنازی کی تکبیرون کے بیان مین** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلے رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے زید بن ارقم تکبیرین کہتے ہماری جنازون پر چار اور تحقیق انہونی تکبیرین کہین ایک جنازی پر پانچ پس پوچہا مینے ان سے کہ ہمیشہ چار تکبیر کہتے تہے آج پانچ کیون کہین پس کہا انہون نے کہ تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین بہی کہتے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ عَلِيٍّ** رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا وَقَالَ إِنَّهُ بَدْرِيٌّ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہون نے تکبیر کہی سہل بن حنیف پر چہہ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کی مجاہدون مین سے ہے روایت کیا اسحدیث کو سعید بن منصور نے اور اصل اسکی بخاری مین ہے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ سبل مین کہا ہے کہ گذرا ابہی حدیث ابوہریرہؓ کی کہ کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر جنازی نجاشی کے چار تکبیرین اور روایت کی گئی ہے یہ ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور براء بن عازب اور زید بن

ثابت ہی اور صحیحین مین ہی ابن عباسؓ سی کہ نماز پڑہی اوپر ایک قبر کے اور کہی (حضرتؐ نے) چار تکبیرین اور ابن ماجہ ابوہریرہؓ سی لایا
ہے کہ نماز پڑہی آنحضرتؐ نے اوپر جنازی کے پس کہی چار تکبیرین اور کہا ابوداوٗد نی نہین آیا بیچ باب مین بہت صحیح اس سے اور یہی
مذہب ہے جمہور سلف اور خلف کا اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور مالک کا اور ایک روایت زید بن علی
رضی اللہ عنہ سی بہی آئی ہے اور گئی ہین ہدویہ طرف اسکی کہ پانچ تکبیر کہے اور دلیل پکڑی ہے انہون نی ساتہ اسبات کے
کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوپر فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور حسن بن علی نے اوپر باپ اپنی کے اور ابن الحنفیہ
نے اوپر ابن عباسؓ کے پانچ تکبیرین کہین اور کہا امام شوکانی نے اختلاف کیا ہی صحابہ نے اور جو ان کے پیچہی تہے
بیچ عدد تکبیر نماز جنازی کے پس گئے ہین جمہور طرف اس بات کی کہ چار تکبیرین ہین اور گئی ہے ایک جماعت صحابہ کی اور
جو انکے پیچہے تہی طرف اسکی کہ پانچ (تکبیرین) ہین اور کہا قاضی عیاض نے کہ اختلاف صحابہ کا اس بابت تین تکبیرون
سے نوتک ہی کہا ابن عبد البر نے اور منعقد ہوا اجماع پیچہے اسکے اوپر چار کی اور اجماع کیا ہے فقہاؤن اور اہل فتوی نے
بیچ شہرون کے اوپر چار کے جیسا کہ آیا ہے صحیح حدیثون مین اور جو کچہ کہ سوای چار تکبیرون کے ہے نزدیک انکے پس نادر ہے
نہین التفات کیا جاویگا طرف اسکی انتہے اور یہ دعوی مردود ہی پس اختلاف بیچ اسکے مشہور ہے صحابہ سی لیکر اتبک
اور نہین کوئی دلیل واسطے نہ عمل کرنیکے ساتہ پانچ تکبیرون کے پیچہے ہونے روایت صحیح کے) تمام ہوئی عبارت امام
شوکانی کی اور بخاریؒ مین ہی کہ کہا حمید نی نماز پڑہائی ہمکو انس رضی اللہ عنہ نے پس کہین انہون نے تین تکبیرین (یعنی
بہولکر چار کی تین کہدین) پہر سلام پہیرا پس کہا گیا واسطے انکے پس سامنے ہوئے قبلہ کے پہر تکبیر کہی چوتہی پہر سلام
پہیرا **ف** کہا قسطلانیؒ نے شرح صحیح بخاری مین کہ یہ حدیث ان حدیثون مین سی ہے کہ جنکو وصل کیا عبد الرزاق نی
انتہے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ اگر بہولکر تکبیرین چار کی تین کہی جاوین تو بعد پہیرنے سلام کے ایک تکبیر پہر کہی جاوے
جنازی کی نماز مین رفع الیدین کرنیکے بیانمین بخاریؒ مین ہی کہ تہے ابن عمرؓ نہین نماز پڑہتے تہی (یعنی
جنازی کی) مگر باوضو اور نہ نماز پڑہتے نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے اور نہ نزدیک غروب ہونی اسکے کر اور اٹہاتے
دونو ہاتہ اپنے یعنے نزدیک ہر تکبیر کے **ف** کہا قسطلانیؒ نے شرح صحیح بخاری مین کہ وصل کیا اسکو مؤلف (یعنی
بخاری) نے بیچ کتاب رفع الیدین کی انتہے اور روایت کی ہی بیہقیؒ نے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق تہے وہ اٹہاتی اپنے
دونون ہاتہون کو بیچ تمامی تکبیرات نماز جنازہ کے **ف** کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن حجر)
نے اسناد اسکی صحیح ہے اور معلق کیا ہے اسکو بخاری نی اور وصل کیا ہے اسکو بخاری نی جزو رفع الیدین مین اور
شافعیؒ نے روایت کی ہی اس شخص سے کہ سنا ہی اسنے سلمہ بن وردان سی روایت کرتا تہا وہ انس سے کہ تحقیق

تھے انس اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے اوپر جنازے کے اور شافعی نے روایت کی ہے عروہ اور ابن المسیب سے مثل اسی کی اور کہا شافعی نے اور اسی سے پایا ہم نے اہل علم کو اپنے شہر میں **ف** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ مذہب شافعی کا جنازے میں اٹھانا ہاتھوں کا ہے سب تکبیروں میں اور حکایت کیا ہے اسکو ابن المنذر نے ابن عمر سے اور عمر بن عبد العزیز اور عطا اور سالم بن عبد اللہ اور قیس بن ابی حازم اور زہری اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق سے اور اختیار کیا ہے اسکو ابن المنذر نے انتہی مذہب ثوری اور ابو حنیفہ اور اصحاب رای کا یہ ہے کہ جنازے کی نماز میں رفع یدین نہ کرنا چاہیے اور دلیل انکی یہ حدیثیں ہیں **پہلی حدیث** دارقطنی نے روایت کی ہے ابن عباس اور ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے اوپر جنازے کے اٹھاتے دونو ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں پھر نہ دہراتے **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ ابن حجر نے کہ نہیں صحیح ہوئی اس باب میں کوئی چیز اور تحقیق صحیح ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہ وہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو تکبیرات جنازہ میں روایت کیا ہے اسکو سعید بن منصور نے **دوسری حدیث** ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اوپر ایک جنازے کے پس اٹھایا اپنے دونو ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں یزید بن سنان الرہاوی ہے اور وہ ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک

جنازے کی دعاؤں کے بیان میں پہلی دعا عن عوف بن مالك رضي الله عنه يقول صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وأبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله وزوجا خيرا من زوجه وأدخله الجنة وأعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت أن أكون أنا ذلك الميت رواه مسلم **ف** روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی میں نے دعا میں حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسسے (یعنے تقصیرات اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنے جنت میں) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنے پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے) اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے

کیا اسکو میل سے اور بدلا دی اسکو گھر یعنے اس عالم مین بہتر گھر اسکے سی اور اہل (یعنے خادم) بہتر اہل اسکے سی اور بی بی بہتر
بی بی اسکی سی اور داخل کر اسکو جنت مین اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کے سی یا کہا عذاب دوزخ کے سی اور ایک روایت مین ہے
کہ بچا اسکو فتنہ قبر کے سی اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب سنی یہ دعا حضرت سی اس میت کے لیے تو رشک کے گیا مین
یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا مین میت یعنی تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** امام نووی
نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ اسحدیث مین اشارہ ہی واسطے پکار کر پڑھنے دعا کی جنازے کی نماز مین اثنتے دوسری دعا

عن اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ
عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے نماز جنازے پر کہتے ای اللہ بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کو اور
حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہماری کو ای اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم
مین سے تو زندہ رکھ اسے اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اسے ایمان پر ای اللہ مت محروم کر ہمکو اسکے ثواب سے
(یعنے ثواب سے کہ بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اس سے محروم مت کر) اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اسکے روایت کیا
اسحدیث کو مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے تیسری دعا **عن** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ
ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
وَارْحَمْهُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سی کہ کہا نماز
پڑھی ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سی پس سنا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیری کے ہی (یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھ پر) اور بیچ لگا رہنیوالا ہے ساتھ
قرآن کے (کہ وہ امن دینیوالا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (یعنے عذاب اسکے سے) اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب
وفا کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے اور تو صاحب حق کا ہے کہ جو کچھ کہ کہتا ہے اور
کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کیا اسحدیث
کو ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا ہے اس سی ابوداود اور منذری نے

اور اسکی اسناد مین مروان بن جناح ہے اور اس مین مقال ہے چوتھی دعا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَیْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ
قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِیَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے نماز جنازے مین یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا
کیا اسکو اور تو نے ہدایت کی اسکو واسطے اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے
کے اور ظاہر اسکے کے اور آئے ہین ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش اس کو روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے
پانچوین دعا عَنِ الْبُخَارِیِّ قَالَ الْحَسَنُ یَقْرَءُ عَلَی الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا
وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا روایت ہے بخاری سے (بطریق تعلیق کے) کہ کہا حسن بصری پڑھتے تھے اوپر جنازے لڑکے کے سورہ فاتحہ اور
کہتے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشرو اور پیشوا اور ثواب **ف** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ وصل کیا
اس حدیث کو عبدالوہاب بن عطا خفاف نے بیچ کتاب الجنائز اپنی کے عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَءَ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے جنازے پر سو پڑھی سورہ فاتحہ
پس کہا کہ جان رکھو کہ وہ سنت ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **ف** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ جس
کو کہے صحابی کہ سنت ہے وہ حدیث اکثر لوگون کے نزدیک مرفوع ہوتی ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ جس
کو کہے صحابی سنت ہے حکم اسکا مرفوع کا ہے اور امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے
گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے اور یہ مذہب صحیح ہے
نزدیک جمہور کے اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ جسوقت کہے صحابی کہ یہ
سنت ہے مراد اس سے سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بخاری نے اسی واسطے یون باب باندھا ہے کہ یہ باب ہے سورہ
فاتحہ پڑھنے کا اوپر جنازے کے اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا جنازے کے رکنون مین سے
ہے واسطے عام ہونے حدیث کے لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ یعنے نہین ہے نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ
کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا اور میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ مذہب امام شافعی اور امام احمد علیہما الرحمۃ
کا یہ ہے کہ تحقیق پڑھنا سورہ فاتحہ کا بعد پہلی تکبیر جنازے کے فرض ہے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہ ہے کہ نہ پڑھی جاوے
جنازے مین کوئی چیز قرآن سے انتہی اور دلیل ابوحنیفہ اور مالک کی یہ حدیث ہے جو کہ موطا امام مالک مین ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

میزان شعرانی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۵۵ مین ہے **نلہ** یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۷۹ مین ہے ۱۲

ابن عمر رضي الله عنهما كان لا يقرأ في الصلوة على الجنازة روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تہے نہ پڑہتے بیچ نماز کے اوپر جنازے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیث میں سورہ فاتحہ کا ذکر تک نہیں خدا جانے عبد اللہ بن عمر نماز جنازہ مین کون سے چیز نہیں پڑہتے تہے اور اگر خبر یا کہ مراد اس سے سورہ فاتحہ ہی لیجاوے تو بہی یہ حدیث لائق حجت پکڑنیکے نہیں کیونکہ موقوف ہے

وعن طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب وسورة وجهر حتى اسمعنا فلما فرغ اخذت بيده فسألته فقال سنة وحق رواه النسائي اور روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ نماز پڑہی مین نے پیچہے ابن عباس رضے اللہ عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑہی سورہ فاتحہ اور سورۃ اور پکار کر پڑہی یہانتک کہ سنایا ہمکو پس جب فارغ ہوئے پکڑا مینے انکو ساتھ ہاتہ اپنے کے پس پوچہا مینے انسے (یعنی حال پکار کر پڑہنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا) پس کہا سنت اور حق ہے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے **ف** یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ کوئی اور سورہ قرآن کی بہی پکار کر پڑہنی سنت ہے

وعن ابي امامة رضي الله عنه قال السنة في الصلوة على الجنازة ان تقرأ في التكبيرة الاولى بام القران مخافتة ثم تكبر ثلثا والتسليم عند الاخرة رواه النسائي اور روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازے کے یہ کہ پڑہے بیچ تکبیر پہلی کے سورہ فاتحہ آہستہ پہر تکبیر کہی تین اور سلام پہیرے نزدیک آخر تکبیر کے **ف** جسطرح سے اوپر کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورہ پکار کر پڑہنی سنت ہے اسیطرح سے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ پڑہنا بہی سنت ہے غرضکہ پکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنا دونو طرح سے جائز ہے

جنازے کی نماز مین درود پڑہنے کے بیان مین

عن ابي امامة بن سهل انه اخبره رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان السنة في الصلوة على الجنازة ان يكبر الامام ثم يقرأ بفاتحة الكتاب بعد التكبيرة الاولى سرا في نفسه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم رواه الشافعي في مسنده روایت ہے ابی امامہ بن سہل سے کہ تحقیق خبر دی اسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تحقیق سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازے کے یہ کہ تکبیر کہے امام پہر پڑہے سورہ فاتحہ پیچہے تکبیر پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پہر درود بہیجے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اس حدیث کو شافعی نے اپنی مسند مین **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بیچ فتح الباری (شرح صحیح بخاری) کے کہ اسناد اسکی صحیح ہے انتہی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز مین درود پڑہنا سنت ہے **ف** کہا نووی نے ریاض الصالحین مین کہ نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہے چادین پہلی تکبیر کے بعد اعوذ پڑہے پہر پڑہے سورہ فاتحہ پہر دوسری تکبیر کہے پہر درود بہیجے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کہے

اللّٰهم صلّ علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید پھر تیسری تکبیر کہے اور دعا مانگے
واسطے میت کے اور واسطے مسلمانوں کے پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا مانگے اور بہتر دعا یہ ہے اللّٰهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده و
اغفر لنا وله یعنے یا الٰہی محروم رکھ تو ہم کو اسکے ثواب سے اور نہ فتنے میں ڈال ہم کو بعد اسکے اور بخش ہم کو اور بخش
اسکو **ف** جنازے کی نماز کے لیے جو دعائیں کہ اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں انمیں کی یہ دوسری عبارت **میت کو دونوں**
پاؤں کیطرف سے قبر میں داخل کرنیکے بیان میں عن ابی اسحاق قال اوصی الحارث ان یصلی
علیه عبد الله بن یزید فصلی علیه ثم ادخله القبر من قبل رجلی القبر وقال هذا من السنة
رواه ابو داود روایت ہے ابی اسحاق سے کہا اسنے وصیت کی حارث نے یہ کہ نماز پڑھے اوپر اسکے عبد اللہ بن یزید پس
نماز پڑھی (عبد اللہ نے) اوپر اسکے پھر داخل کیا (حارث کو) قبر میں جانب دونوں پاؤں قبر کے اور کہا عبد اللہ نے یہ سنت
سے ہے روایت کیا اس حدیث کو ابو داود نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا اس حدیث سے ابو داود اور
منذری نے اور حافظ نے تلخیص میں اور راوی اسکی اسناد کے راوی صحیح کے ہیں **میت کو قبر میں داخل کرنیکے وقت**
دعا پڑھنے کے بیان میں عن ابن عمر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وضعتم موتاکم فی
القبور فقولوا بسم الله وعلی ملة رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه احمد وابو داود والنسائی وصححه
ابن حبان واعله الدارقطنی بالوقف روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا جب رکھو تم اپنے مردوں کو بیچ قبروں کے پس کہو ساتھ نام اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور معلول کہا اسکو دارقطنی نے بسبب موقوف
ہونیکے **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قال الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن نصبا کما
صنع برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم وللبیهقی عن جابر نحوه وزاد ورفع قبره عن الارض قدر
شبر وصححه ابن حبان اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بناؤ میرے لیے لحد اور جماؤ مجھ پر کچی اینٹیں
جیسا کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور بیہقی کی روایت جابر سے مانند اسکی ہے
اور زیادہ کیا اور بلند کی گئی قبر آپ کی زمین سے موافق ایک بالشت کے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **ف** مسلم میں روایت
ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیجاوے قبر اور یہ کہ بیٹھا
جاوے اوپر اسکے اور یہ کہ مکان بنایا جاوے اوپر اسکے **میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اسپر مٹی ڈالنے**
اور قبر پر پانی چھڑکنے کے بیان میں عن عامر بن ربیعة رضی الله تعالی عنه

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَاَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ وَّھُوَ قَائِمٌ
رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی یعنی جنازہ
کی اوپر عثمان بن مظعون رضؓ کے اور آئے قبر پر پس ڈالین اسپر تین لپین یعنے مٹی کی اَکہڑی کہڑے روایت کیا اسحدیث دار
قطنی نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ زیادہ کیا بزار نے اسحدیث کی اخیر مین کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے پانی چہڑکنے کا قبر پر پس چہڑکا گیا قبر پر اور کہا بیہقی نے واسطے اسحدیث کی شاہد ہے حدیث جعفر بن محمد سی اُس نے
باپ اپنے سے مرسل روایت کیا اسکو شافعی نے ابراہیم بن محمد اُس نے جعفر سے اُنے ابی المنذر سے نزدیک ابی داؤد کے مراسیل مین یہ کہ
تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالین ایک قبر پر تین لپین کہا ابو حاتم نے علل مین کہ ابو المنذر مجہول ہے **بعد دفن
کرنے میت کی میت کے لیے دعا مانگنے کے بیان مین عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَاسْئَلُوْا
لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْئَلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فراغت کرتی دفن سی مردی کے ٹہیرتے اوپر اسکے پس فرماتے بخشش مانگو واسطے بہائی
اپنے کی اور مانگو اسکے لیے ثابت قدم رہنا پس تحقیق وہ اسوقت پوچہا جاتا ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے روایت کیا اسکو
ابوداود نے **میت کے گہروالون کے لیے قرابت والون اور ہمسایون کو کہانا بہیجنے کے بیان مین**
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ حِیْنَ قُتِلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ
ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سی کہ کہا جب آئی جعفر کی موت کی خبر جسوقت شہید ہوئی دی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار کرو واسطے جعفر کے گہروالون کے کہانا پس تحقیق آئی ہی انپر وہ مصیبت جو کہ مصیبت
ذدگی ان کو روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **قبرون
کی زیارت کرنیکے بیان مین عَنْ** بُرَیْدَۃَ بْنِ الْحُصَیْبِ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ
وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّتُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا روایت ہی بریدہ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین منع کرتا تہا تمکو قبرون کی زیارت سے پس اب زیارت کرو انکی روایت کیا اسحدیث کو
مسلم نے اور زیادہ کیا ترمذی نے پس وہ یاد دلاتی ہین آخرت کو اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے حدیث سی ابن مسعود رضؓ کی اور بے

رغبت کرتی ہے بیچ دنیا کی **فائدہ** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئی تھے سو واسطے حضرت نے زیارت قبور سی منع فرمایا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کی دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور فائدہ ہسکا یہ بتلایا کہ اس سی موت یاد آتی ہے اور جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی اور عمدہ فائدہ یہ ہی کہ مردون کیلیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہ سنت ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ کی روایت سے صحیح مسلمؒ مین ہی کہ حضرت صلی اللہ بقیع غرقد مین تشریف لیجاتی تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردونپر اور استغفار کرتے تھے انکیلیے اب رہا یہ کہ جو مسند امام احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین آیا ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم اسکا کیا ہے آیا عورتون کے حق مین یہ نہی باقی ہے یا انکو بہی زیارت کرنی قبرون کی درست ہی سو جواب اسکا یہ ہی کہ کہا ترمذیؒ نے کہ گئے ہین بعض اہل علم طرف اسکی کہ تحقیق یہ یعنے لعن کرنا تہا پہلے اسکے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالمون نے سوای اسکے نہین کہ مکروہ جانا ہے حضرت نے زیارت کرنا قبرون کا عورتون کے لیے واسطے کم صبر کرنے انکے کی اور بہت جزع و فزع کرنے انکے کی انتہے اس سی معلوم ہوا کہ اس مسئلہ مین اہل علم کا اختلاف ہے اور جو لوگ کہ قائل اسبات کے ہین کہ زیارت کرنا قبرون کا عورتون کو بہی جائز ہے دلائل انکے یہ ہین پہلی دلیل مسلمؒ مین روایت ہی بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا یعنے مین منع کرتا تہا تم کو قبرون کی زیارت سے پس اب زیارت کرو انکی کہتے ہین کہ اس مین داخل ہین مرد و عورت جیسا کہ قول ترمذیؒ کا اوپر گذرا دوسری دلیل ترمذیؒ مین روایت ہے ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہی ایک جگہ ہیر لائی گئے طرف مکہ کی پہر دفن کیے گئے مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہؓ مکہ مین حج کے لیے آئین قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بہائی انکے تہے تیسری دلیل مسلمؒ مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کس طرح کہون مین اے رسول اللہ کی مراد رکہتی تہین اس سوال سے کیا کہون مین وقت زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہہ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یعنے سلام ہے اوپر صاحب گہرون کے مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کرے اللہ ہمسے پہلے کرنیوالون پر اور پیچہے رہنیوالون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتہ تمہارے البتہ ملنیوالے ہین چوتھی دلیل ہم سلم مین

نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین لکھا ہی کہ روایت کی اثرم نے بیچ سنن اپنی کے اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے رخصت دی عورتون کو بیچ زیارت کرنی قبرون کے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے حضرت عائشہؓ سے ساتھ اختصار
کے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ زیارت کرنی قبرون کے لئے تھے جو لوگ کہ قائل اس بات کے ہین کہ زیارت
کرنی قبرون کی عورتون کو درست نہین وہ کہتے ہین کہ حدیث كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا
یعنے مین منع کرتا تہا تم کو قبرون کی زیارت سے پس اب زیارت کرو انکی ضمیر نَهَيْتُكُمْ کا مذکر کا ہی اور دوسری دلیل
انکی یہ حدیث ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو سیطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور لکہا
امام شوکانیؒ نے وارد ہوئی ہین حدیثین بیچ منع کرنے عورتون کے جنازون کے پیچھے جانے کے باب مین اور یہ تقویت
دیتی ہین منع ہونیکو زیارت سے انتہے **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلیمان بن بریدہ
سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکہلاتی ہمکو جبکہ نکلین طرف قبرون کی یہ کہ کہین
سلام ہو تمپر اے گہر والو مومنون مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالی ساتھ تمہارے البتہ ملین گے
مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا گزرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینے مین پس متوجہ ہوے
ان پر ساتھ مونہہ اپنے کے اور فرمایا سلام ہے تم پر اے صاحب قبرون کے بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور تم ہمارے پہلے پہونچے ہو ہم
اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **فصل قربانی کے بیان مین**

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى
وَكَبَّرَ قَالَ رَاَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس رضی
اللہ عنہ سے کہ کہا قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبون ابلق سینگ دار کے ذبح کیا انکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور
بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انسؓ نے دیکھا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ رکہے ہوے تہے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلان کے کے

او کو وقت ذبح بسم اللہ واللہ اکبر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ
جانتا ہو اور اپنے لیے کرے والا حاضر رہے وقت ذبح کے اور وقت ذبح کے اللہ کا نام لینا یعنے بسم اللہ واللہ اکبر کہنا شرط
ہے ذبح کی اور مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے براء بن عازب
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ایسے چار جانور نہین قربانی مین کانا کہ
ظاہر ہو کانا پن اسکا اور مریض کہ ظاہر ہو مرض اسکا اور لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اسکا اور دبلا کہ نہ رکھتا ہو مغز
ہڈی مین اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی
اور دارمی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ کانے کے اور نہ ایسے جانور کے کہ کٹا ہو کان
اگلے طرف سے اور پچھلی طرف سے اور نہ اس جانور کو کہ پھٹے ہوں کان اسکے گول اور نہ اس جانور کو کہ اسکے کان چرے ہوئے ہوں دراز اور
صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جس قربانی کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہو
یا آنکھ مین کچھ نقصان ہو یا لنگڑا وغیرہ ہو تو اسکی قربانی درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور نزدیک امام
ابو حنیفہ کے جس قربانی کا آدھے سے کم کان کٹا ہوا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ بھی تو اسکی
قربانی جائز ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی مین روایت ہے قتادہ سے کہ اسنے نقل کی جری بن کلیب سندی سے
کہ کہا سنا مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ قربانی کریں ساتھ عضب
قرن اور اذن کے کہا قتادہ نے پس ذکر کیا مینے اس بات کا واسطے سعید بن مسیب کے پس کہا اسنے عضب وہ ہے جو کٹا ہوا
ہو جسکا آدھا کان یا زیادہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے سو تطبیق پہلی حدیث اور اس حدیث مین یون دیجاتی
ہے کہ جسکو ہم پہونچ سکے عیب قربانی تو اسکو عیب والی جائز نہین اور جسکو ہم نہ پہونچ اسکو آدھے سے کم کان کٹی
بھی جائز ہے اور خصی قربانی یعنے جسکے بیضے کو بسبب شہوت کہود دی تھی وہ داخل نقصان اور عیب نہین بلکہ ایسا
خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اسکا لذیذ ہوتا ہے اور وہ سنت ہے چنانچہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور
ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ الْحَدِيثَ یعنے ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ذبح کے (یعنے قربانی کے) دو دنبے سینگ
دار ابلق خصی آخر حدیث تک اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حاضر تہا
مین عید ضحی کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو جب ادا کر چکے حضرت نماز اپنی لوگون کے ساتھ دیکھا بکری کی

طرف کے تحقیق ذبح ہو چکی سو فرمایا جس نے ذبح کر لی پہلے نماز کے تو ذبح کرے دوسری بکری اسکی جگہہ اور جس نے نہ ذبح کی
ہو تو ذبح کرے بعد نماز کے نام پر اللہ کے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کیا
مجھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ کھڑا ہوؤن مین انکی قربانی کے اونٹون پر اور بانٹون گوشت انکا اور کھالین
ان کی اور جھولین انکی مسکینون پر اور نہ دون قصابی مین اسکے اسی مین سے کچھ اور مسلم مین روایت ہے شداد بن اوس
رضی اللہ عنہ سے کہا دو چیزین ہین کہ یاد رکھا مینے انکو حضرت سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ
تعالی نے لکھا احسان کرنا ہر چیز پر سو جب قتل کرو تو اچھی طرح کرو قتل کرنا اور ذبح کرو تو اچھی طرح کرو ذبح اور
چاہیے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو پس چاہیے کہ آرام دے ذبیحہ اپنے کو اور بخاری مین روایت ہے ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین اور ابن ماجہ مین روایت ہے انہین
سے کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ تیز کرنے چھریون کے اور یہ کہ چھپائی جاوے چارپایون سے یعنے
قربانی ایک دوسرے کے سامنے نہ ذبح کی جاوے اور فرمایا جب ذبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ جلدی کرے *
ف یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کے راویون مین ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے چنانچہ ذکر اسکا منبر پر
چڑھکر لوگون کو امام کے سلام دینے کے بیان مین پہلے گذرا مگر چونکہ معارض اسکے اور کوئی حدیث صحیح نہین ہے پس
اسلیے عمل کرنا اسی حدیث پر اولی اور انسب ہوگا اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک
اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگون اور بالون اور
کھرون اپنے کے اور تحقیق خون قربانیکا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی مین پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنے نزدیک
قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اسکے نفسون کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ترمذی مین
روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتے تھے یعنے ہر سال
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قربانی
کے دو دن ہین پیچھے دن نحر کے اور کہا مالک نے کہ تحقیق پہونچا مجھکو علی بن ابیطالب سے مانند اسکے اور ابوداود اور
ترمذی مین روایت ہے حنش سے کہا دیکھا مینے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ قربانی کرتے تھے دو دنبے پس کہا مینے
واسطے انکے کیا ہے یہ یعنے کافی تو ایک دنبہ بھی ہے قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی مجھکو یہ کہ قربانی کرون انکیطرف سے یعنے بعد وفات انکی کے پس مین

قربانی کرتا ہون انکی طرف سے **ف** کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث شریک سے اور تحقیق رخصت دی ہی بعض اہل علم نے یہ کہ قربانی کی جاوے میت کی طرف سے اور نہین جائز ہے نزدیک بعضون کو قربانی کرنا میت کیطرف سے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ بہتر نزدیک میرے یہ ہے کہ صدقہ کیا جاوے میت کیطرف سے اور قربانی کیجاوے اور اگر قربانی کیجاوے نہ کہاوے قربانی کرنے والا اس مین سے کچھ بھی اور صدقہ کرے سبکا سب **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمارہ بن عبد اللہ کے کہ سنا مینے عطا بن یسار سے کہ کہا عطا بن یسار نے کہ پوچھا مینے ابا ایوب سے کہ کسطرح تہا قربانی کرنا بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابا ایوب نے کہ تہا مرد قربانی کرتا ساتھ ایک بکری کے اپنی طرف سے اور اپنے گہر کے لوگون کی طرف سے پس کہاتے اور کہلاتے یہانتک کہ فخر کیا لوگون نے پس ہوگئی جیسا کہ دیکہتا ہی تو روایت کیا اس حدیث کو مالک اور ترمذی نے **ف** اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوپر اسیکے ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل پکڑی ہی انہون نے ساتھ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ساتھ دنبہ کے پس فرمایا یہ اس شخص کیطرف سے ہی کہ جسنے نہین قربانی کی میری امت مین سے اور کہا بعض اہل علم نے نہین جائز ذبح کرنا بکری کا سوای اپنے اور کسیطرف سے اور یہ قول عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ وغیرہ کا ہے اہل علم سے **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گای سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بہی سات کی طرف سے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے **ف** روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مین لکھا ہی کہ کہا علما نے کہ اونٹ اور گای جائز ہے سات آدمیون کیطرف سے اور بکری ایک آدمی کیطرف سے اور اگر ہون واسطے اسکے اہل بیت کفایت کرے گی سب کے سب کو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مذہب جمہور کا یہ ہے کہ افضل قربانی اونٹ ہی پہر گای پہر بہیڑ پہر بکری اور کہا مالک نے بکری افضل ہے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت اچھی ہوتی ہے از راہ گوشت کے اور نزدیک جمہور کے اونٹ کفایت کرتا ہے سات آدمیون کیطرف سے اور اسیطرح گای ہے اور اسیطرح بکری پس نہین کفایت کرتی مگر ایک کی طرف سے اور اسپر اتفاق ہی انکے اور کہا ترمذی نے کہ اسپر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اور غیر انکے کا اور یہی مذہب ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے کہ کفایت کرتا ہے اونٹ دس آدمی کیطرف سے بھی اور دلیل اسحاق کی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس آئی عید قربان پس شریک ہوئے ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

ف شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ نزدیک جمہور علما کے یہ حدیث منسوخ ہے یعنے ساتھ حدیث جابر کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور حکم گائے اور اونٹ کا ایک ہی ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ منسوخ کہنے میں دلیل چاہیے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپ فرماویں کہ فلان امر کیواسطے پہلے میں نے یوں حکم دیا تھا اور اب یوں کہتا ہوں یا فلان امر کو میں منسوخ کرتا ہوں جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور میں اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب میں وارد ہے سو اس قسم کی تصریح دس آدمیوں کے شریک ہو کر اونٹ قربانی کرنے سے منع ہونیکی نہیں پائی گئی پس معلوم ہوا کہ جبکہ حدیث مذکور صحیح ہے تو اسپر عمل کرنے میں کچھ قباحت نہیں **وعن** جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ مسلم اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

ف مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ثنیہ بکریوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو تیسری سال میں اور اسیطرح گائے بھی اور اونٹوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو چھٹے سال میں اور مذکر اسکا ثنی ہے اور نزدیک امام احمد کے بکریوں میں سے وہ ہے جو کہ دوسرے سال کے اندر ہو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا علماؤں نے کہ مسنہ اور ثنی ہر چیز میں سے ایک ہی ہے خواہ اونٹ ہو خواہ گائے خواہ بکری اور صراح میں لکھا ہے کہ ثنی وہ ہے کہ جسکے آگے کے دانت گر پڑے ہوں اور وہ ہوتا ہے کھر اور سم والی میں سے تیسرے برس میں اور ہوتا ہے اونٹوں میں سے چھٹے برس میں اور قاموس میں لکھا ہے کہ ثنی وہ ہے کہ جسکے آگے کیطرف کے چار دانت ہوں دو اوپر کیطرف کے اور دو نیچے کی طرف کے اور اونٹوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو چھٹے برس میں اور بھیڑ اور دنبہ بکری میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو تیسرے برس میں مانند گائے کے اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ جذعہ اونٹوں میں سے وہ ہے جو کہ پوری چار برس کا ہو اور گائے اور بکریوں میں سے وہ ہے جو کہ پوری ایک برس کا ہو اور کہا بعضوں نے کہ جذعہ گائیں میں سے وہ ہے جو دو برس کی ہو اور بھیڑ میں سے وہ جو کہ پورے ایک برس کی ہو اور کہا بعضوں نے کمتر اس سے اور صراح میں لکھا ہے کہ جذعہ بھیڑ میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو دوسرے برس میں اور جذعہ گائے و گوسفند

مین سی وہ ہے جو داخل ہو تیسری برس مین اور جذع اونٹون مین سی وہ ہے جو داخل ہو پانچوین برس مین اور ترمذی
مین لکھا ہے کہ کہا وکیع نے کہ جذع بھیڑ مین سی وہ ہی جو کہ سات مہینے یا چھ مہینے کا ہو اور امام نووی نے شرح
صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ جذع بھیڑ مین سی وہ ہے جو کہ پوری ایک برس کی ہو اور یہی بات بہت صحیح ہی نزدیک اصحاب
ہماری کے اور یہی بہت مشہور ہی نزدیک اہل لغت کے اور سوای انکے کے اور کہا بعضون نی کہ جذع وہ ہی جو چھ مہینے
کا ہو اور کہا بعضون نے آٹھ مہینے کا اور کہا بعضون نے دس مہینے کا حکایت کیا اسکو قاضی عیاض مالکی نی سو یہ صحیح
نہین ہی انتہے اور کہا ترمذی نی کہ اسپر عمل ہی اہل علم کا صحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور غیر انکے سی کہ تحقیق
جذع بھیڑ سے کفایت کرتا ہی بیچ قربانی کے پس معلوم ہوا کہ قربانی کے لیی مسنہ ہونا شرط ہی لیکن اگر مسنہ بہم نہ پہونچے
تو جذع دنبہ یا بھیڑ سے بھی جائز ہے لیکن جذع بکریون مین سی جائز نہین ہے کیونکہ یہ حدیث جذع بکریون مین سے
جائز ہونے کی بخاری اور مسلم کی روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا انکو
ریوڑ بکریون کا کہ بانٹین انکو اوپر صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے
ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اسکو روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتہ اسکی اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا مینے یا رسول اللہ پہونچا مجہہ کو ایک بچہ دنبے کا فرمایا قربانی کر ساتہ اسکے سو جواب اسکا یہ ہی کہ بکریون
مین سی جذع ایک برس کا جائز ہونیکے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سی ایک تو عقبہ بن عامر کے لیی خصوصیت
پائی گئی ہے جیسا کہ قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ عقبہ بن عامر کی حدیث مین زیادہ کیا بیہقی
نے بیچ روایت اپنی کے طریق یحیے بن بکیر سے لیث سے نقل کی لیث نے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں
رخصت واسطے کسی کے بیچ اسکے پیچھے تیرے اور دوسرا ابو بردہ کے لیی بہی خصوصیت پائی گئی ہے جیسا کہ
بخاری مین روایت ہی براء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابو بردہ نے ای رسول خدا کے تحقیق نزدیک میرے داجن ہے
(یعنے گھر کی پرورش کی ہوئی) جذع معز سے (یعنے جو کہ داخل ہو دوسرے برس مین) فرمایا ذبح کر اسکو اور یہ نہین جائز
ہے سوا تیرے اور کسی کو ف امام نووی نی شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی اور سب اصحاب ہمارے
نے اور سوا اسکے اور ون نی کہ تھی یہ رخصت واسطے عقبہ بن عامر کے جیسے کہ تھی رخصت واسطے ابی بردہ بن
نیار کے انتہے اور جو حدیث کہ معارض اسکے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کی ہے ابی یعلی اور حاکم
نے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہ جذع ہے بھیڑ سے دبلا اور یہ جذع ہے بکری سی موٹا یا اچھا ہے ان
دونو مین سے کیا پس قربانی کرون مین ساتہ اسکے فرمایا پس قربانی کر ساتہ اسکے پس تحقیق البتہ اللہ اچھا ہی

سو جواب اسکا یہ ہی کہ نہین قائم ہوتی ساتھ اس حدیث کے حجت کیونکہ قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ سنا اس حدیث کی ضعیف ہے پس معلوم ہوا کہ جذعہ بکری سی قربانی کے لیے کافی نہین جیسا کہ کہا ترمذی نی کہ تحقیق اجماع کیا ہی اہل علم نے کہ تحقیق نہین کفایت کرتا جذعہ بکری سی اور کہا اونہون نی کہ سوای اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہی جذع بھیڑ سے انتہی اور کہا امام نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہ قربانی کے لیے جذع بکری مین سی کافی نہین ہوتا اور اسپر اتفاق ہی اور جائز ہے جذعہ بھیڑ سے **قربانی سنت ہونیکے بیان مین عَنِ** الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی برا رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کری پہلے نماز کی پس سوای اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کی (یعنے اپنے کھانیکے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہ ہوا) اور جس نے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو (یعنے موافقت کی انکے طریقہ کی) روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے سنت ہونے قربانی کا اور کہا امام مالک نے موطا مین کہ قربانی سنت ہے نہین ہی واجب اور نہین دوست رکہتا ہون مین واسطے کسی کے ان لوگون مین سی کہ قدرت رکہتا ہو اوپر قیمت اسکی کے یہ کہ ترک کرے اسکو اور دارقطنی نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا اور تم امر نہین کیے گئی اسکا یعنے تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہے اور ترمذی مین روایت ہی جبلہ بن سحیم سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچہا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو قربانی سے کہ آیا واجب ہے وہ پس کہا قربانی کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور (قربانی) کی مسلمانون نی پس دوبارہ پوچہا اس شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پس کہا آیا جانتا ہے تو کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی) مسلمانون نی **ف** کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن ہے اور عمل اوپر اسی کی ہے نزدیک اہل علم کے کہ تحقیق قربانی نہین ہے واجب لیکن یہ سنت ہے سنتون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سی مستحب ہے یہ کہ عمل کیا جاوے ساتھ اسکے اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن المبارک کا ہے انتہی اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث جو کہ مسلم مین روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ آوی اول دہا کہ بقرعید کا اور ارادہ کری بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس نہ دور کری بال اپنے اور ناخن اپنے ذرا بہی اور بیچ ایک روایت کے پس نہ لیوی بال اور نہ ترشوادی ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ جو شخص دیکھے چاند

شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۱۶۰ مین ہے

تو عید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور ناخن اپنے **ف** یہ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
کہ آوے اول ماہ بقرعید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کا یہ صاف دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ قربانی کرنی واجب نہیں
سنت ہی ہے اور حنفیہ جو قائل اسکے وجوب کے ہیں دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **مسند امام احمد اور ابن ماجہ** میں
روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو وسعت ہو اور قربانی نکرے تو نہ پہنچنے
نہ پاوے وہ ہماری مصلے کو یا اس او صحیح کہا اس کو حاکم نے سو **جواب** اسکا دو طرح ہے **اول** یہ کہ کہا ابن حجر
نے بلوغ المرام میں کہ ترجیح دی اماموں نے اور سوائے انکے اوروں نے اس بات پر کہ یہ موقوف ہے اور روایت موقوف لائق
حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی **دوم** یہ مخالف ہے بخاری اور مسلم وغیرہ کی ان حدیثوں کو جو کہ اوپر مذکور ہوئیں **فصل**
زکوۃ کے دینے میں **زکوۃ کے نہ دینے سے قیامت کو عذاب ہونے کے بیان میں** فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ
يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا
كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنے اور جو لوگ بند کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اسکو بیچ راہ اللہ کے پس خوشخبری
دو ان کو ساتھ عذاب درد دینے والے کے جس دن گرم کیا جاویگا اوپر اسکے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دی جاوینگی
ساتھ اسکے ماتھے انکے اور کروٹیں انکی اور پیٹھیں انکی یہ ہے جو جمع کیا تھا تم نے واسطے جانوں اپنی کے پس چکھو جو کچھ تھے
تم جمع کرتے **ف** معالم التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو مال کہ ادا کیجاوے
زکوۃ اسکی پس نہیں ہے وہ خزانہ اگرچہ مدفون ہی ہو اور جو مال کہ نہ ادا کی جاوے زکوۃ اسکی پس وہ خزانہ ہے اگرچہ نہ ہو دفن
کیا ہوا اور اسی کی مانند ہے ابن عباس سے اور **بخاری** میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اسکی بنایا جاویگا اسکے لیے مال اسکا دن قیامت کو سانپ
گنجا واسطے اسکے ہونگی دو نقطے سیاہ آنکھوں پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اسکی گردن میں دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونوں
طرفین منہ اسکے کی یعنے دونو جبڑے اسکے پھر کہیگا میں ہوں مال تیرا میں ہوں گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت اور نہ گمان
کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں آخر آیت تک **ف** سانپ گنجا یعنے اسکے سر پر بال نہیں ہونگے یہ علامت ہے بہت
زہریلے ہونے اسکے اور درازی عمر اسکی کی اور آیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالی بھی اسیطرح
فرماتا ہے ساری آیت یوں ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ
شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اس

جنہوں نے کہ دی ان کو اللہ نے فضل اپنے سے یعنے مال اپنا کہ وہ بہتر ہے انکے لیے بلکہ برا ہے انکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالی جاوینگے
اس چیز کا کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہو کر پڑیگا گردنوں میں اونٹوں اور بکریوں
کی زکوۃ کے بیان میں عن انس ان ابا بکر کتب له هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله بها رسوله في اربع وعشرين من الابل فما دونها الغنم في
كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها بنت مخاض انثى فان لم تكن
فابن لبون ذكر فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا و
اربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس وسبعين ففيها
جذعة فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون فاذا بلغت احدى وتسعين الى
عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت
لبون وفي كل خمسين حقة ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها
وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة شاة فاذا زادت على
عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلاث مائة ففيها ثلاث
شياه فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين
شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع
خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يخرج في
الصدقة هرمة ولا ذات عوار الا ان يشاء المصدق وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا
تسعين ومائة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة
وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا
له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها
تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين رواه البخاري روایت ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ تحقیق ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لکھدیا اسکو یہ کہ فرض ہے دینا صدقہ کا جسکو ٹھیرایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جسکا حکم فرمایا اللہ نے رسول کو اپنے چوبیس اونٹ اور انسے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری ہے پھر
جب ہوویں پچیس کو پینتیس تک تو اس میں بنت مخاض مادہ ہے یعنے ایک برس کی اونٹنی کہ دوسرے برس میں لگی ہو

پھر اگر نہ ہو تو ابن لبون نر ہے (یعنے دو برس کا اونٹ کہ تیسرے برس مین لگا ہو) پھر جب پہونچے چھتیس کو پینتالیس
تک تو اسمین بنت لبون ہے مادہ (یعنے دو برس کی اونٹنی کہ تیسرے برس مین لگی ہو) پھر جب پہونچے چھیالیس کو ساٹھہ
تک تو اسمین حقہ ہے (یعنے تین برس کی اونٹنی کہ چوتھے برس مین لگی ہو) اونٹ کی کام آنیکے قابل ہو پھر جب پہونچے
اکسٹھہ کو پچھتر تک تو اسمین جذعہ ہے (یعنے چار برس کی اونٹنی کہ پانچوین برس مین لگی ہو) پھر جب پہونچے چھہتر کو
نوے تک تو اسمین دو بنت لبون ہین (یعنے دو دو برس کی دو اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگی ہون) پھر جب
پہونچے گنتی اکانوے کو ایکسو بیس تک تو اسمین دو حقے ہین (یعنے تین تین برس کی دو اونٹنیان کہ چوتھے برس مین
لگی ہون) کام مین آنیکے قابل اونٹ کی پھر جب بڑھے ایکسو بیس پر تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون ہے (یعنے دو برس
کی اونٹنی کہ تیسرے برس مین لگی ہو) اور ہر پچاس مین ایک حقہ (یعنے تین برس کی اونٹنی کہ چوتھے برس مین
لگی ہو) اور جو نہ ہوا اسکے ساتھہ چار اونٹ کے سوا تو نہین ہے اس مین زکوة مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا (یعنے زکوة
اسپر فرض نہین مگر جو دیوے تو ثواب پاوے) اور زکوة مین بکری کی جو باہر چرتی ہین جب ہون چالیس سے ایک
سو بیس بکری تک تو ان مین ایک بکری ہے پھر جب بڑھے ایکسو بیس پر دو سو تک تو اس مین دو بکریان ہین پھر
جب بڑھے دوسو پر تین سو تک تو اس مین تین بکریان ہین پھر جب بڑھے تین سو پر تو ہر سو مین ایک بکری ہے پھر
جب ہو کسی کی چرائی کی بکریون مین چالیس بکریون سے ایک بکری کم تو نہین ہے اس مین زکوة مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا
(یعنے اسپر زکوة دینا فرض نہین لیکن اگر دیوے تو ثواب پاوے) اور نہ جمع کیجاوین متفرق اور نہ جدا کی جاوین ملی
ہوئی خوف سے صدقہ کے اور جو ہو گلہ دو شریکون مین تو وے دونون رجوع کرینگے آپس مین (یعنے برابر) اور نہ نکالی
جاوے صدقہ مین بوڑھی اور نہ عیب دار مگر جو چاہے صدقہ لینے والا اور چاندی مین چالیسوان حصہ پھر اگر نہ ہو مگر
ایکسو نوے درم تو نہین ہے اس مین صدقہ مگر یہ کہ چاہے مالک اسکا اور جو پہونچا نزدیک اسکے اونٹ سے صدقہ جذعہ
کا (یعنے چار برس کی اونٹنی کہ پانچوین برس مین لگی ہو) اور نہین ہے اسکے پاس جذعہ اور اسکے پاس حقہ ہے
(یعنے تین برس کی اونٹنی کہ چوتھے برس مین لگی ہو) تو قبول ہوگا اس سے حقہ اور کردے اسکے ساتھہ دو بکریان اگر
میسر آوین اسکو یا بیس درہم اور جو کوئی پہونچا اسکے نزدیک صدقہ حقہ کا اور نہین ہے اسکے پاس حقہ اور ہے اسکے
پاس جذعہ تو قبول ہوتا ہے اس سے جذعہ اور دیوے اسکو صدقہ لینے والا بیس درہم یا دو بکریان روایت کیا اس حدیث کو
بخاری نے **گایون کی زکوة کے بیان مین** **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالى عنه ان النبي
صلى الله عليه وسلم بعثه الى اليمن فامره ان ياخذ من كل ثلاثين بقرة تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين مسنة

وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرِيًّا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَشَارَ اِلَى الْاِخْتِلَافِ فِيْ وَصْلِهِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ روایت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا انکو طرف یمن کی (یعنے عامل کرکر) پس حکم کیا انکو یہ کہ لیوین ہر تیس گایون مین سے ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گایون مین دوسالہ بچھڑی اور ہر بالغ یعنے کافر سی جزیہ ایک دینار یا بدلی اسکے معافری یعنی چادرین یمن کی کہ نسبت کی گئی ہین طرف قبیلہ معافر کے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور لفظ احمد کی ہین اور حسن کہا اسکو ترمذی نی اور اشارہ کیا اختلاف کیطرف متصل ہونہین اسکے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نی **ف** تیس گائے بیلون سے کم مین زکوۃ نہین جب تیس پوری ہون اور برس اسپر گذری تو ایک تبیعہ یعنے بچھڑا بچھڑی جو کہ داخل ہون دوسرے برس مین دیوی اور جب چالیس ہون تو ایک مسنہ یعنی بچھڑی یا بچھڑا جو کہ داخل ہو تیسرے برس مین دیوی اور جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے یعنے دو بچھڑی یا بچھڑے جو کہ داخل ہون دوسرے برس مین دیوی اور جب ستر ہون تو ایک مسنہ اور ایک تبیعہ دیوی اور جب اسی ہون تو دو مسنہ دیوی اور جب نوی ہون تو تین تبیعے دیوین اور جب سو ہوون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ دیوی اسیطور سی ہر ایک تیس مین تبیعہ اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کری گائے بھینس کی زکوۃ ایک ہی طور پر ہی اور ان مین نر اور مادہ دونون دینا درست ہی اور جو بیل کہ کام مین آتے ہین اسپر زکوۃ نہین ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ **ابوداؤد** اور **دارقطنی** مین روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا نہین ہے کام کے بیل مین صدقہ اور راجح ہے اسکا موقوف ہونا اور امام **شوکانی** نے دررالبہیہ مین لکھا ہی کہ جمع نہ کیے جاوین متفرق جانور اور متفرق کیے جاوین مجتمع جانور ڈرسی زکوۃ کی اور نہین کچھ زکوۃ اسپر جو کم ہے مقدار فرض زکوۃ سے اور نہ اسپر جو درمیان دو فریضے کے ہی اور جو جانور درمیان دو شریک کے ہون وہ دونو آپس مین برابر بانٹ لین اور نہ لیا جاوی زکوۃ مین جانور بوڑہا اور عیب دار اور نقصان والا اور نہ کم عمر اور نہ بکری بانجھ اور نہ وہ بکری جو دودہ کے لیے پالی ہے اور نہ گابھن اور نہ وہ نر جسکو واسطے نسل لینے کی رکہا ہے اور اسی مین ہی کہ واجب نہین زکوۃ جانورون مین مگر اونٹ اور گائے اور بکری پر انتہے

سونی چاندی کی زکوۃ سے بیان مین

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی سعید رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کی کھجورون مین سی زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوۃ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** اسی مضمون

کی ایک اور حدیث ہی جابرؓ کی روایت سے صحیح مسلم مین ہی اور مجمع البحار مین لکھا ہی کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی انتہی صاع
آٹھ رطل کا اور ایک رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تیس من کے ہوئے پس تیس من
کھجورون مین دسوان حصہ ہے یعنے تین من دینا واجب ہوتا ہے اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون تو ان مین زکوٰۃ واجب نہین
اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نصاب چاندی کی زکوٰۃ کی پانچ اوقیہ ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے
ہین اور اوقیہ چالیس درہم کا اور درہم چودہ قیراط کا اور قیراط پانچ جو کا تو درہم شرعی اس حساب سے ستر جو کا ہوا جسکے پاس
اس سے کم ہو اسپر زکوٰۃ واجب نہین اور اگر اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور اسکا حساب ماشون کا اس طرح ہے کہ
دو سو درہم کے چھپن سو تیس ماشے ہوتے ہین اور پانچ درہم کے سولہ ماشے چھ رتی پس اگر روپے مین بارہ بارہ ماشے کے جیسے
چہرہ شاہی تو چھپن سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوئے ان مین سے زکوٰۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے یہ
حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے ہے اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہی کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے
حساب سے زکوٰۃ دی اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہی کہا سبل مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اور اسبات کی کہ نصاب
چاندی کا دو سو درہم ہے اور اسپر اجماع ہے اور اختلاف جو ہے تو بیچ اندازے (یعنے وزن) درہم کے ہی انتہے **وعن**
علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لک مائتا درهم وحال علیها الحول ففیها خمسة
دراهم ولیس علیک شیء حتى یکون لک عشرون دینارا وحال علیها الحول ففیها نصف دینار فما
زاد فبحساب ذلک ولیس فی مال زکوٰۃ حتى یحول علیه الحول رواه ابو داود وهو حسن وقد
اختلفوا فی رفعه وللترمذی عن ابن عمر من استفاد مالا فلا زکوٰۃ علیه حتى یحول علیه الحول و
الراجح وقفه اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہون تیرے پاس دو
سو درہم اور گذر جاوے اوپر انکے ایک برس پس بیچ انکے پانچ درہم ہین اور نہین ہے اوپر تیرے کچھ یہانتک کہ ہو تیرے پاس
بیس دینار اور گذرے اوپر اسکے ایک برس پس بیچ اسکے آدھا دینار ہی پھر جو زیادہ ہو پس اسی حساب سے اور نہین ہے
بیچ مال کے زکوٰۃ جبتک کہ گذرے اوپر اسکے ایک برس روایت کیا اس حدیث کو ابو داود نے اور وہ حسن ہی اور تحقیق خلاف
ہے بیچ مرفوع ہونے کے اس حدیث کے اور ترمذی کی روایت ہے ابن عمرؓ سے جس نے حاصل کیا مال پس نہین ہے زکوٰۃ اوپر
اسکے جبتک گذرے اوپر اسکے ایک برس اور راجح ہے موقوف ہونا اسکا **ف** ایک دینار ساڑھے چار ماشے کا ہوتا
ہے اور بیس دینار کی اسی کے حساب سے ساڑھے سات تولہ ہوتے ہین سو جسکی پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہو وہ اسکا چالیسوان
حصہ زکوٰۃ دی اور جسکے پاس اس سے کم سونا ہو اسپر زکوٰۃ نہین اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نصاب سونے کی ساڑھے سات تولہ

سونا ہی اور ذکر نصاب زکوۃ چاندی کا اس سے اوپر کی حدیث مین گزر چکا اور کہا امام مالک نے موطا مین کہ نہین ہے بیچ موتی اور کستوری اور عنبر کے زکوۃ اور کہا امام شوکانی نے درر البہیہ مین کہ نہین ہے زکوۃ جواہر اور اموال تجارت اور کرایہ گھر وغیرہ پر اور اسکی شرح مین اونہون نے لکھا ہی کہ نہین ہے زکوۃ مانند موتی اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور لولو اور مرجان اور مانند انکے کی اور دلیل اسکی نہ ہونا دلیل کا ہے کہ دلالت کرے اسپر **زیور کی زکوۃ کے بیان مین** عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہا ابنۃ لہا وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان من ذہب فقال لہا اتعطین زکوۃ ہذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیمۃ سوارین من النار قال فخلعتہما فالقتہما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ہما للہ ولرسولہ رواہ ابوداؤد والنسائی روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ تحقیق ایک عورت آئی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسکے ساتھ تھی اسکی بیٹی اور تھے ہاتھ مین اسکی بیٹی کے دو کنگن موٹے سونے کے پس فرمایا (حضرت نے) کیا دیتی ہے تو زکوۃ انکی بولی نہین فرمایا کیا خوش آتا ہے تجھے کہ پہناوے تجھکو اللہ بدلے انکے دن قیامت کے دو کنگن آگ کے کہا (راوی نے) پس اوتار ڈالے دونو کو اس نے) پس پھینکدیا انکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یہ دونو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول اسکے کے ہین روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور نسائی نے **ف** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ اسناد اسحدیث کی قوی ہے اور محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ کہا حافظ عبد العظیم منذری نے کہ ابوداود کی اسطریق مین (یعنے جس اسناد کے ساتھ ابوداود اسحدیث کو لایا ہے) نہین ہے گفتگو بیچ اسکے یعنی بیان کیا اسنے (اسکے راویون کے) ایک ایک مرد کو انتہے اور در اتحاف النبلاء فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکھا ہی کہ صحیح کہا اسحدیث کو منذری نے اور راوی اسکی اسناد کے سب کے سب معتبر ہین نہین گفتگو کی بیچ اسکے کسی حافظ نے اور شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہی کہ کہا شمنی نے کہ کہا ابن قطان نے کہ اسکی اسناد صحیح ہے انتہی اور یہ جو ترمذی مین لکھا ہی کہ جس شخص نے کلام کی ہی عمرو بن شعیب کی حدیث مین اور ضعیف کہا ہے اسکو تو خیال اسکا یہ ہے کہ عمرو بن شعیب حدیث بیان کرتا ہے اپنے دادا کے صحیفہ سے گویا کہ اسکے نزدیک نہین سنا ہی عمرو بن شعیب نے اپنے دادا سے سو جواب اسکا یہ ہی کہ کہا بخاری نے دیکھا مینے احمد اور اسحاق وغیرہ کو حجت پکڑتے تہی ساتھ حدیث عمرو بن شعیب کے اور کہا بخاری نے کہ تحقیق سنا ہے شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمرو سے انتہا اب اگر کوئی کہے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث تحقیق روایت کیا اسکو مثنے بن الصباح اور ابن لہیعہ نے اور یہ دونو راوی ضعیف ہین بیچ اسحدیث کے اور کہا ترمذی نے صحیح نہین ہوا اسباب مین (یعنے زیور کی زکوۃ دینے مین) نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے کچھ سو جواب اسکا یہ ہی کہ ترمذی نے جس اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس مین مثنے بن الصباح اور ابن لہیعہ ہین اور وہ دونو ضعیف ہین اور ابو داؤد کی حدیث مین جو کہ مذکور ہوئی اسکی اسناد مین نہ تو مثنے بن الصباح ہے اور نہ ابن لہیعہ ہے اور جتنے راوی اسکے ہین سب ثقہ ہین پس اسیلیے کہا محمد صدیق حسن صاحب نے **مسک الختام** شرح بلوغ المرام مین کہ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے حسین معلم کی حدیث سے اسنے عمرو سے ساتھ ان لفظون کے کہ مذکور ہوئی اور حسین ثقہ ہے اور یہ رد ہی ترمذی کا کہ کہا اسنے نہین پہچانی جاتی یہ حدیث مگر ابن لہیعہ اور مثنے سے انتہی پس معلوم ہوا کہ زیور کی زکوۃ دینی واجب ہے اور یہی قول ہے صحابہ کی ایکجماعت اور امام ابو حنیفہ کا اور اس باب مین حدیث دوسری یہ ہی کہ **ابو داود** اور **دارقطنی** نے روایت کی ہی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق وہ پہنتی تہین اوضاح سونیکے اور وہ ایک قسم زیور کی ہی پس بولی اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا کنز ہے یہ فرمایا حضرت نے جب ادا کی تونے زکوۃ اسکی تو نہین ہے کنز اور صحیح کہا اسکو حاکم نے **ف** کہا مولوی سلام اللہ محدث نے محلی شرح موطا امام مالک مین کہ اسناد اسکی جید ہی اور کہا ابن حجر نے **تخریج ہدایہ** مین کہ قوی کیا ہے اسکو ابن دقیق العید نے انتہی جو لوگ کہ زیور کی زکوۃ دینی واجب جانتے ہین دلیل انکی دو حدیثین تو یہی ہین اور ایک حدیث ابو داؤد کی عبد اللہ بن شداد بن الہاد کی روایت سے قریب آویگی اور حق یہی ہے اور کہا **ترمذی** نے کہ اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ اسکے پس اعتقاد کیا بعض اہل علم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین نے کہ زیور مین زکوۃ (دینا واجب ہے) کہ ہو زیور سونے اور چاندی کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جن میں سے ہی ابن عمر اور حضرت عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک کہ نہین ہی زیور مین زکوۃ اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے بعض فقیہون تابعین سے اور یہی مذہب ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور **زرقانی** شرح موطا امام مالک مین لکہا ہی کہ کہا ابو عمر نے کہ گئے ہین تینون امام اور اکثر مدینہ والے اسطرف کہ نہین ہے زکوۃ بیچ زیور کے اور کہا ایک جماعت نے مثل ابو حنیفہ کی کہ واجب ہے اس مین زکوۃ انتہے اور جو لوگ کہ زیور کی زکوۃ دینے کے قائل نہین ہین دلائل انکے یہ ہین **پہلی دلیل** **دارقطنی** نے روایت کی ہی جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع کہ نہین ہے بیچ زیور کے زکوۃ **جواب** اسکا یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ **محلی** شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ اس حدیث کے راویون مین ابو حمزہ میمون ہی اور وہ ضعیف ہی اور کہا بیہقی نے بیچ معرفہ کے کہ تحقیق یہ حدیث) مرفوع باطل ہے نہین ہے اصل واسطے اسکے اور امام شوکانی نے **فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ** مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ یہ حدیث باطل ہے نہین ہے اصل واسطے اسکے دوسری

دلیل موطا امام مالک مین روایت ہی عبد الرحمن بن قاسم سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی پالتی بہتیجیون اپنی کو کہ یتیم تہین بیچ بغل اپنی کے واسطے انکے زیور تہا پس نہین نکالتی
تہین عائشہ انکے زیور مین سے زکوۃ سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ موقوف ہے اور روایت موقوف قابل حجت پکڑنیکے نہین ہوتی اور
بیان اسکا فصل احکام بابی مین اس کتاب مین پہلی گذرا تیسری دلیل موطا امام مالک مین روایت ہی نافع سے کہ تحقیق
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تہے زیور پہناتے بیٹیون اپنی کو اور لونڈیون اپنی کو سونیکا پہر نہین نکالتے تہے انکے زیور
مین سے زکوۃ سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بہی موقوف ہے لائق حجت پکڑنیکے نہین اب اگر کوئی کہے کہ زیور پر زکوۃ اگر
واجب ہوتی تو صحابہ جلیل القدر مثل ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور حضرت عائشہ وغیرہ قائل اسکے
کیون نہ ہوتے خصوصا عائشہ بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر دم حضرت کے پاس رہتی تہین تعجب ہے کہ جو مسئلہ عورتون
کے ساتہ ہی تعلق رکہتا ہے انکو معلوم نہ ہو سو اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زیور کی زکوۃ
نہ دینا یقینا ثابت نہین ہے بلکہ برعکس اسکے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ زیور کی زکوۃ یقینا دیتی ہونگی چنانچہ
ابوداود مین روایت ہے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے کہ کہا داخل ہوئی ہم اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوئے اوپر میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس دیکہین میرے
ہاتہہ مین بڑی بڑی انگوٹہیان چاندی کی پس فرمایا کہ کیا ہے یہ ای عائشہ رضی اللہ عنہا پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بنایا ہے مینے انکو کہ زینت کرون مین واسطے تمہارے اے رسول خدا کے فرمایا کیا ادا کرتی ہے تو زکوۃ انکی کہا مین نے
نہین یا کہا جو چاہا اللہ نے فرمایا کہ وہ کافی ہے تجہہ کو آگ کے لیے **ف** کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین کہ کہا ابن دقیق
العید نے کہ یہ حدیث اوپر شرط مسلم کے ہے انتہے اب اگر کوئی کہے کہ کہا دارقطنی نے کہ یہ ضعیف ہے اسلیے کہ اسحدیث
کے راویون مین محمد بن عمرو بن عطا ہے اور وہ مجہول ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ محمد بن عمرو بن عطا ثقہ ہے چنانچہ
تقریب التہذیب مین ہی کہ محمد بن عمرو بن عطا قرشی عامری مدنی ثقہ ہے تیسرے طبقہ سے ایک سو بیس کے قریب
فوت ہوا اور وہم کیا اس شخص نے کہ جسنے کہا تحقیق قطان نے کلام کی ہے بیچ اسکے یا تحقیق وہ نکلا ہے ساتہ محمد
بن عبد اللہ بیٹے حسن کے کہ پس تحقیق وہ ابن عمرو بن علقمہ ہے آگے آنیوالا ہے ذکر اسکا کہا ابن الہمام نے **فتح القدیر**
مین پس اسلیے پیچہا کیا دارقطنی کا بیہقی اور ابن قطان نے کہ محمد بن عمرو بن عطا ثقہ لوگون مین سے ہے اور لیکن
وہ اسکی اسناد مین اپنے دادا کیطرف منسوب ہوا اسواسطے دارقطنی نے اسکو مجہول جانا اور جواب ابن عمر وغیرہ
صحابہ کا کہ قائل زیور کی زکوۃ دینے کی نہین ہین یہ ہے کہ معارض ہین انکے یہ آثار روایت حضرت عمر سے کہ انہون نے

لکھا ابو موسیٰ اشعری کو کہ زکوۃ دیوین عورتین اپنے زیورون کی روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ زیور مین زکوۃ ہے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے اور لکھا عبد اللہ بن عمر رضہ نے طرف بیوی سالم کی کہ نکالے زکوۃ اپنے بیٹیون کی زیورون کی ہر برس مین روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق وہ یعنے عبد اللہ بن عمر رضہ تھے حکم کرتے اپنی عورتون کو یہ کہ زکوۃ دین اپنے زیورون کی انتہے اور اس باب مین اور آثار بھی بہت ہین

تجارت کی چیزون کی زکوۃ کے بیان مین +

جاننا چاہیے کہ آجکل کے عاملان حدیث کا اس مسئلے مین اختلاف ہے اکثر علماء تو قائل اس بات کے ہین کہ تجارت کے مال مین بہی زکوۃ دینی فرض ہے اور بعضے اسکی فرضیت کے قائل نہین ہین اور دلائل فرض کہنے والون کے یہ ہین **پہلی دلیل** عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّہٗ لِلْبَیْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُہٗ لَیِّنٌ روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو یہ کہ نکالین ہم زکوۃ اس مین سے جو کہ طیار کیا ہے ہم نے اسکو واسطے تجارت کے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور اسناد اسکی نرم ہے **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ مین کہ لایا ہے اسکو دارقطنی اور طبرانی بہی اور اسکی اسناد مین ضعف ہے اور **مسک الختام** شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دارقطنی اور بزار مین بہی ہے حدیث سلیمان بن سمرہ کی سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے اور بیچ اسناد اسکی کے جہالت ہے اسی سبب سے کہا مصنف یعنے ابن حجر نے اسناد اسکی لین ہے یعنے نرم ہے اسلیے کہ سلیمان کی روایت سے ہے اور وہ مجہول ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتہ اسکے چارون اماموں نے ساتہ اتفاق کی کہ تجارت کے مال مین بہی زکوۃ واجب ہے اور کہا شوکانی نے کہ نقل کیا ہے ابن منذر نے ہونا اجماع کا اسپر کہ نہین یہ نقل صحیح نزدیک شوکانی کے اور ظاہریہ کہتے ہین کہ نہین ہے زکوۃ بیچ مال تجارت کے اور اسیکا قائل ہے شوکانی اور یہی حق ہے اسلیے کہ اسکے واجب ہونے پر کوئی دلیل قائم نہین انتہے ملخصا **راقم** کہتا ہے کہ اسکے راویون مین دو راوی اور بہی نا معتبر ہین ایک تو جعفر بن سعد اور دوسرا خبیب بن سلیمان کیونکہ **تقریب التہذیب** مین ہے کہ جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب فزاری سمری کہ نسبت کیا گیا ہے طرف دادا اپنے کی نہین ہے قوی چھٹے طبقہ سے اور **تقریب التہذیب** ہی مین ہے کہ خبیب بن سلیمان بن سمرہ بن جندب ابو سلیمان کوفی مجہول ہے ساتوین طبقہ سے پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہین ہے +

دوسری دلیل عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْاِبِلِ صَدَقَتُہَا وَفِی الْبَقَرِ صَدَقَتُہَا وَفِی الْغَنَمِ صَدَقَتُہَا وَفِی الْبَزِّ صَدَقَتُہٗ اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ اونٹون کے صدقہ ہے اور گائیون مین صدقہ ہے اور بکریون

مین صدقہ ہی اور کپڑون اور گھر کے اسباب مین صدقہ ہی نکالا اسکو احمد اور دار قطنی اور حاکم نے اور اسناد اسکی حسن ہے جواب
اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ جو اس حدیث مین ہی وفی البز صدقتہ یعنے کپڑے اور گھر کے اسباب مین صدقہ ہے کہا ابن حجر نے
تلخیص مین کہ کہا ابن دقیق العید نی کہ دیکھا مینے اس حدیث کے اس لفظ کو مستدرک مین بضم الموحدۃ وبالراء المھملۃ یعنے اسمین
یون لکھا ہے وفی البر صدقتہ یعنے گیہون مین صدقہ ہے **دوم** اس حدیث کا لفظ اگر یہی صحیح سمجھا جاے وفی البز صدقتہ یعنی کپڑون
اور گھر کے اسباب مین صدقہ ہے تو بھی یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلیے کہ ضعیف ہے چنانچہ کہا حافظ ابن حجر نے
تلخیص مین کہ کہا دار قطنی نے اس حدیث کے اخیر مین جو ہے وفی البز صدقتہ یعنے اور کپڑون اور گھرون کے اسباب مین صدقہ ہے
ضبط کیا اسکو دار قطنی نے ساتھ زا کے اور اسناد اسکی غیر صحیح ہے اور مدار اس حدیث کا اوپر موسی بن عبیدۃ الربذی کے ہے کہا
تقریب التہذیب مین کہ موسی بن عبیدہ الربذی ضعیف ہے اور لایا ہے اسکو دار قطنی طریقہ ثالثہ سے روایت ابن
جریج سے اسنے عمران بن ابی انس سے اوسنے مالک بن اوس سی اسنے ابی ذر سی اور یہ معلول ہے اسلیے کہ ابن جریج نے روایت
کیا اسکو عمران سی کہ تحقیق پہونچا ہے اسکو اس سے اور روایت کیا ہے اسکو ترمذی نی علل مین اسی وجہ سی اور کہا کہ پوچھا مینے
بخاری سی حال اس حدیث کا پس کہا بخاری نی کہ نہین سنا ابن جریج نے عمران سی اور واسطے اس حدیث کے طریقہ چوتھا ہے کہ
روایت کیا ہی اس حدیث کو بھی دار قطنی نے اور حاکم نے طریقہ سعید بن سلمہ بن ابی الحسام سی اسنے عمران سی اور لفظ اسکے یہ
ہین فِی الاِبِلِ صَدَقَتُھَا وَفِی الغَنَمِ صَدَقَتُھَا وَفِی البَقَرِ صَدَقَتُھَا وَفِی البَرِّ صَدَقَتُہٗ وَھٰذَا اِسنَادٌ
لَابَأسَ بِہٖ روایت کیا اسکو دار قطنی نے ساتھ زا کے لیکن طریقہ اس حدیث کا ضعیف ہی اور کہا شوکانی نے **درری**
مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ تحقیق ضعیف کہا اسکو حافظ ابن حجر نے فتح یعنے فتح الباری شرح صحیح بخاری)
مین اس حدیث کے تمامی طرق کو انتہے **سوال** کہا ابو داؤد نی مین اپنی اس کتاب مین جس حدیث پر مین سکوت کرون وہ حدیث
صلاحیت رکھتی ہی حجت پکڑنے کے لیے اور تجارت کے مال کی زکوۃ دینے کی حدیث مین ابو داؤد نے سکوت کیا ہے **جواب**
ابو داؤد مین بہت سی ایسی حدیثین ہین کہ جن مین ابو داؤد نے تو سکوت کیا ہے لیکن بڑے بڑے محدثین نے انکا ضعف
اور وجہ انکے ضعیف ہونیکی یعنے جس راوی کے سبب وہ حدیث ضعیف سمجھی گئی اسکا نام اور لائق حجت پکڑنیکے نہونا اسکا
اپنی کتابون مین صاف لکھدیا ہے چنانچہ ایسی ایسی ابو داؤد کی کئی حدیثین اس کتاب مین بھی موجود ہین جسکا جی چاہے
دیکھ لے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ ابو داؤد نی اپنی سنن کی بہت سی حدیثون مین سکوت کیا ہی اور انکا
ضعف نہین بتلایا لیکن منذری نے انمین سے بہت سی حدیثون کا ضعف بیان کر دیا ہے سو وہ حدیثین عمل کے لائق
نہین اور جن حدیثون مین ابو داؤد نے بھی سکوت کیا ہے اور منذری بھی کچھ بولا نہین وہ حدیثین حجت پکڑنیکے لائق

ہین مگر باوجود دونون کے سکوت کرنیکے اسکی تہوڑی حدیثین ایسی بہی ہین کہ وہ حجت پکڑنیکے لائق نہین چنانچہ انہین تہوڑی سی حدیثون مین سے بہی تہوڑی حدیثون کا بیان اس شرح (یعنے نیل الاوطار) مین کردیا جاویگا اور یہی حال ہے مسند امام احمد کی حدیثون کا بہی اور سوای اسکے جسقدر سنن اور مسندین ہین نہین التزام کیا ہے انکے مصنفون نے انکی صحت کا سو جن حدیثون کا صحیح ہونا یا حسن ہونا انکے مصنفون نے خود بتلادیا ہے یا کسی اور محدث نے بیان کردیا ہے اسپر عمل کرنا تو جائز ہے اور جن حدیثون کا حال نہ تو انکے مصنفون نے خود بتلایا ہے اور نہ کسی اور محدث نے بیان کیا ہے اسپر عمل کرنا جائز نہین البتہ بعد بحث کرنے (یعنے پرکہنے اور جرح وقدح سے پاک وصاف معلوم ہونیکے) وہ حدیثین بہی لائق عمل کے سمجہی جاوینگی لیکن بحث کرنیوالا اس بات کے لائق ہو تو ان پر عمل کیا جاویگا انتہے اور کہا نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر مین کہ بحث کرنیوالے یعنی پرکہنے والے حدیثون کے ایسے لوگ ہین جیسا کہ علی بن مدینی اور احمد بن حنبل اور بخاری اور یعقوب بن ابی شیبہ اور ابی حاتم اور ابی زرعہ اور دارقطنی اور کہا امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین کہ بخاری اور مسلم کے سوا جسقدر حدیث کی کتابین ہین جبتک کہ اُن کی سندین صحت کو نہ پہونچ جاوین تب تک اسپر عمل کرنا واجب نہین **سوال** تجارت کے مال کی زکوۃ دینے کی حدیث طرق متعددہ سے مروی ہے اور جو حدیث ضعیف کہ طرق متعددہ سے مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہونچ جاتی ہے **جواب** جو حدیث ضعیف کثرت طرق سے درجہ حسن کو پہونچے وہ حسن لغیرہ ہوتی ہے نہ حسن لذاتہ ہے اور اصول حدیث مثل شرح نخبۃ الفکر وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ حدیث حسن لغیرہ لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور جس حالت مین کہ حدیث ضعیف سے کسی کام کا سنت ہونا ثابت نہین ہوتا تو پہر بہلا فرض ہونا کسی چیز کا بدلیل حدیث ضعیف کسطرح ثابت کیا جاسکتا ہے چنانچہ کہا امام نووی نے اذکار مین کہ کہا علما محدثین اور فقہا وغیرہ نے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا فضائل مین مستحب ہے اگر موضوع نہ ہو لیکن احکام مین مثل حرام اور حلال اور بیع اور نکاح اور طلاق اور سوا اسکے کے نہین ہے بجز حدیث صحیح یا حسن کے عمل نہ کیا جاویگا انتہے اور حدیث ضعیف تو ایکطرف رہی امام بخاری کے نزدیک تو حدیث حسن پر بہی عمل جائز نہین **سوال** ابن المنذر نے کہا ہے کہ تجارت کے مال کی زکوۃ دینے پر اجماع ہوچکا ہے **جواب** شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین لکہا ہے کہ جو ابن المنذر نے تجارت کے مال کی زکوۃ دینے پر اجماع کا ہوجانا نقل کیا ہے یہ بات صحیح نہین ہے اسلیے کہ اس مسئلہ مین اول مخالفت کی ہے ظاہریہ نے اور وہ ایک فرقہ ہے فرقون اسلام مین سے یعنے جس حالت مین کہ مسلمانون کی ایک جماعت کی جماعت اس مسئلہ مین مخالف ہوگئی ہو تو اجماع کہان ہوا اجماع جب ہوتا کہ کوئی بہی اہل اسلام مین سے اسکا مخالف نہ ہوتا اور علامہ عینی شرح ہدایہ مین ہے کہ کہا ظاہریہ نے نہین ہے زکوۃ عروض (یعنے اسباب مین) اسیطرح سے کہا ہے ابن عباس نے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نہین ہے زکوۃ عروض

مین جبتک کہ نہ ہوجاوین اس مال مین سے درہم اور دنانیر **رویدگی کی زکوۃ کے بیان مین عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْكَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ
وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اس زمین کے کہ پانی پلایا اسکو آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تروتازہ اس مین دسوان حصہ ہے
اور وہ زمین کہ پلائی گئی کنوئین کے پانی سے ساتھ بیل یا اونٹ کے اس مین بیسوان ہے **ف** یعنی جس زمین سے مینہ
اور نالون اور نہرون کے پانی دینے سے کھیتی وغیرہ پیدا ہو اس مین سے دسوان حصہ زکوۃ کا دینا واجب ہے اور جو زمین
کہ کنوئین کے پانی سے بیلون یا اونٹ کے ساتھ پلائی گئی ہو اس مین سے بیسوان حصہ زکوۃ دینا واجب ہے اور کہا **شوکانی** نے
نے درر البہیہ مین کہ واجب ہے دسوان حصہ گیہون اور جو اور جوار اور خرما خشک اور منقی مین اور جسکو پانی سے سینچا
ہے اوس مین نصف عشر ہے اور نصاب اسکی پانچ وسق ہین (یعنے ساٹھ صاع) اور اسکے سوا جو ساگ بھاجی وغیرہ
ہے اس مین کچھ زکوۃ نہین اور شہد مین دسوان حصہ ہے اور جائز ہے پیشگی دینا زکوۃ کا اور لازم ہے امام کو کہ پھیر دے
صدقہ ہر جگہ کے امیرون کا اس شہر کے فقیرون پر اور بری ہوجاتا ہے مال والا زکوۃ دیکر بادشاہ کو اگرچہ ظالم ہو **زکوۃ**
دینے کی جگہ کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ یعنے سوا اسکے نہین کہ خیرات واسطے فقیرون کے اور مسکینون کے اور عمل کرنیوالون کے اوپر تحصیل اسکی کے اور جنکو
کہ الفت دلائی جاتی ہین دل انکے اور بیچ آزاد کرنے گردنون کے اور قرضدارون کو اور بیچ راہ خدا کے اور مسافرون
کو فرض ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے **ف** تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مین لکھا
ہے کہ فقیر اسکو کہتے ہین کہ جسکے پاس کچھ نہو یعنے ایک وقت کے قوت کے لائق بھی کھانا نہو اور مسکین اسکو کہتے
ہین کہ جسکے پاس ایکوقت یا دو وقت کی قوت کے لیے کوئی چیز ہو اور عامل صدقات وہ ہے کہ جسکو بھیجے امام واسطے حاصل
کرنے زکوۃ کے اور مؤلفۃ القلوب ان کافرون کو کہتے ہین کہ جنکو اسلام لانیکے لیے رغبت دلائی جاوے لیکن حضرت
عمر اور حسن اور شعبی اور اصحاب رائے اس بات کے قائل ہین کہ مولفۃ القلوب کو زکوۃ کے مال مین سے نہ دیا جاوے اور کہا بعض
حنفیہ نے کہ اسپر صحابہ کا اجماع ہے اور کہا علماء نے کہ حسن مین سے شافعی مذہب والے بھی ہین کہ مولفۃ القلوب کو زکوۃ دینے
کا حکم اب تک باقی ہے اور الرقاب یعنے گردن چھڑانے مین یہ وہ ہین کہ جنکو مول لیکر آزاد کیا جاوے اور قرضدار کو اور اللہ کے
رستے مین لڑنیوالیکو اور مسافر کو لفظ نہے **مختصرا بیان مین ان لوگون کے کہ جنکو زکوۃ لینی منع ہے عَنْ**

ح ۱ بخاری
ح ۲
ح ۳
ح ۴ تفسیر فتح البیان
ح ۵

عُبَیدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّھُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے کہ مجھ کو خبر دی دو شخصوں نے کہ تحقیق وہ دونوں آئے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت تھے حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا ان دونوں نے حضرت سے صدقہ میں سے پس دونوں کو نیچے سے اوپر تک بلند کی حضرت نے نظر ہم میں اور پست کی یعنے سر سے پاؤں تک ہمیں دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون میں تمکو اور نہیں ہے حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا منتقے الاخبار میں کہ کہا امام احمد نے کہ اسناد اسکی بہت کھری ہی انتہے اور لایا ہے اس حدیث کو ابن حجر بلوغ المرام میں صرف مسند امام احمد ہی کی روایت سے اور کہا کہ قوی کہا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی میں عبد اللہ بن عمرو سے اور مسند امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنیکی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار میں لکھا ہے کہ مذہب اکثر علما کا یہ ہے کہ قوی کسب کرنیوالے کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے لیکن مخالف ہیں اسکے ابو حنیفہ **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنے زکوۃ سوای اسکے نہیں کہ وہ میل ہے آدمیوں کی اور وہ نہیں حلال واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنے بنی ہاشم کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لائی جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنے تحفہ ہے یا صدقہ پس اگر کہا جاتا یہ صدقہ ہے فرماتے اپنے یاروں کو یعنے سوای بنی ہاشم کے کہا ؤ اور آپ نہ کہاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا **ف** اس مضمون کی اور حدیثیں بہت ہیں اور نہیں درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہیں پانچ شخصوں کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھے حضرت عباس کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبد المطلب

کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیون کو بھی زکوۃ دینی درست نہین اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بھی
زکوۃ کا مال اپنا کہا ان کو درست نہین **زکوۃ کے پیشگی دینے کی بیان مین** عن علی رضی اللہ عنہ ان
العباس رضی اللہ عنہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی
ذلک رواہ الترمذی والحاکم روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو جلدی دینے مین زکوۃ کے پہلے اسکے کہ داخل ہو اسکا وقت پس رخصت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوا
اسکے اس مین روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور حاکم نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین لایا ہی اسحدیث کو دارقطنی اور
بیہقی بھی اور اس مین اختلاف ہے ذکر کیا ہے اسکو دارقطنی نے اور ترجیح دی دارقطنی نے اسکو مرسل ہونیکو اور ایسا ہی ترجیح دی
ہے ابوداود نے اور کہا شافعی نے نہین جانتا مین کہ یہ حدیث ثابت ہے یا نہین کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے نزدیک
میری اور مذہب امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا یہ ہے کہ جائز ہے دینا زکوۃ کا پیشگی **یتیم کے مال کی زکوۃ دینے کے**
بیان مین عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
ولی یتیما مالہ فلیتجر لہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ رواہ الترمذی والدارقطنی واسنادہ
ضعیف ولہ شاہد مرسل عند الشافعی روایت ہی عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اسکے
دادا سے یعنی عبدالرحمن بن عمرو مین کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو متصرف ہو کسی یتیم پر کہ اسکے پاس مال
ہے پس تجارت کرے واسطے اسکے اور نہ چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ کہا جاوے اسکو صدقہ روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور
دارقطنی نے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور واسطے اسکے گواہ ہی حدیث مرسل نزدیک شافعی کے ف وجہ اسحدیث کی ضعیف
ہونیکی یہ ہے کہ اسکے اسنادون مین مثنی بن الصباح ہے اور کہا ترمذی نے کہ وہ ضعیف ہے اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اسحدیث کی
امام شافعی اور امام مالک نے اور امام احمد اور اسحاق نے واسطے دینے زکوۃ کے یتیم کے مال مین سی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے نہین
جائز ہے دینا زکوۃ کا لڑکے اور مجنون کے مال مین سی بسبب ضعیف ہونے حدیث کے اسلیے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھ حدیث
ضعیف کے حجت اور کہا امام شوکانی نے درر البہیہ مین کہ واجب نہین ہے زکوۃ مگر جبکہ مالک مال کا مکلف ہو یعنے عاقل بالغ
ہو اور کہا شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ نہین واجب کیا اللہ تعالی نے اوپر ولی یتیم اور مجنون کے
دینا زکوۃ کا انکے مال مین سی اور نہین حکم کیا اسکے ولی کو ساتھ اسکے اور کہا محمد صدیق حسن صاحب نے مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین کہ حق بات یہی ہی جو کہ کہی ہے شوکانی نے اور تائید کرتی ہے اس بات کی یہ حدیث بھی جو کہ موطا امام مالک مین آئی
ہے عبدالرحمن بن قاسم سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق اسنے کہا تھین حضرت عائشہ ولی میری اور میرے بھائی کی کہ ہم دونو یتیم

تھے یہ پرورش اسکی کے پس نہین نکالتی تہین ہماری مالون مین سے زکوۃ **فصل صدقہ فطر کے بیان مین** عن
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا
من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی
قبل خروج الناس الی الصلوۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع خرمے سے اور ایک صاع جو سے غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے
پر مسلمانون سے اور حکم فرمایا کہ اسکو ادا کریں لوگون کے نکلنے سے پہلے نماز کی طرف روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
ف بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ہم دیتے تھے صدقہ زمانے مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک صاع طعام سے یا ایک صاع خرمے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کشمش سے اور ایک روایت مین
یا ایک صاع قروط سے کہا ابو سعید نے لیکن مین ہمیشہ نکالون گا جیسا نکالتا تھا اسکو زمانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور ابوداود کی روایت مین ہے نکالون گا مین کبھی مگر ایک صاع **ف** قروط اسکو کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندھ
کر لٹکا دیتے ہین اس مین سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ ہر چیز مین سے صدقہ فطر
کا ایک صاع ہے اور کہا ترمذی نے عمل اوپر اسی کے ہے بعض اہل علم یعنے صحابہ کا اور اعتقاد انکا یہ ہے کہ صدقہ فطر
کا ہر چیز مین سے ایک صاع ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر انکے نے کہ ہر چیز مین سے ایک صاع ہے مگر گیہون سے کفایت کرتا ہے آدھا صاع اور یہ قول سفیان
ثوری اور ابن المبارک اور اہل کوفہ کا ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **ابوداود اور نسائی** مین روایت ہے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا آخر رمضان مین نکالو زکوۃ روزی اپنے کی یعنے فطرہ دو فرض کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہون سے اوپر ہر ایک کے آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت
چھوٹا ہو یا بڑا **ف** ابو حنیفہ بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ صدقہ فطر کا گیہون سے آدھا صاع دینی چاہیئن اور
ابوداود اور ابن ماجہ مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی واسطے
پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور فحش گوئی سے اور کہلانے مسکینون کے پس جسنے ادا کیا اسکو پہلے نماز سے
پس وہ زکوۃ مقبول ہے اور جسنے ادا کیا اسے بعد نماز کے پس وہ ایک صدقہ ہے صدقون مین سے اور صحیح کہا اسکو حاکم
نے **ف** اس فصل کی پہلی حدیث بخاری اور مسلم کی اور دو تو یہ حدیثین صریح دلیل ہین اسپر کہ صدقہ فطر کا دینا فرض ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا اور مذہب امام مالک کا یہ ہے کہ سنت ہے اور یہہ مخالف ہے تینون حدیث مذکور

کے اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ وجوب ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **ترمذی** مین روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل
کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈہنڈورا دیا مکے کے کوچون مین تاکہ کہے خبردار ہو
تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہون کے سوای اسکے کے
یا ایک صاع طعام سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب حسن ہے **ف** یہ حدیث اگرچہ صحیح ہی لیکن جن حدیثون سے صدقہ
فطر کا دینا فرض ہونا ثابت ہے مقابلہ انکا نہین کرسکتی پس معلوم ہوا کہ پکی بات یہی ہے کہ صدقہ فطر کا دینا فرض ہی
ہے اور مراد طعام سے غلہ ہے سوا گیہون کے اور **ابوداؤد** مین روایت ہی عبداللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبداللہ بیٹے
ابی صغیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا قمح سے یعنی گیہون اوپر
ہر دو کے چھوٹے ہون یا بڑے ہون آزاد ہو یا غلام ہو مرد ہو یا عورت ہو لیکن غنی تمہارا ایس پاک کرتا ہے اسکو اللہ تعالی
اور لیکن فقیر تمہارا ایس دیتا ہے اللہ تعالی اسکو زیادہ اس چیز سے کہ دی **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ صدقہ فطر
کا فقیر اور محتاج کو بہی دینا چاہیے اور اگر اسکے پاس ہو تو کسی سے جو صدقہ فطر کا اسکو ملے وہی دیدے اللہ تعالی مالک
ہے اس سے زیادہ اسکو دیگا **فصل** روزہ کے رکہنے مین **روزہ کی فرضیت اور اسکے ثواب کے بیانمین**
فرمایا اللہ تعالی نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ یعنے ای لوگو جو ایمان لای ہو لکہا گیا اوپر تمہاری روزہ جیسا کہ لکہا گیا تہا اوپر ان لوگون کے جو پہلے تمسی
تہے تو کہ تم پرہیزگاری کرو **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابیھریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کہولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور ایک روایت
مین ہے کہ کہولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین
اور ایک روایت مین ہی کہ کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف**
بخاری اور مسلم مین روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹہہ دروازے ہین از
انمین سے ایک دروازہ ہی کہ نام رکہا گیا ہی اسکا ریان نہ داخل ہونگے اس مین مگر روزہ دار **ف** قسطلانی شرح صحیح بخاری
مین لکہا ہی کہ ریان نام ہے ایک دروازہ کا دروازون بہشت سے جو کہ خاص کیا گیا ہی واسطے روزہ دارونکے یعنے بدون روزہ
دارونکے اور کوئی اس دروازہ مین سے داخل نہ ہوگا **رمضان کی سلامی کا روزہ رکہنے کی ممانعت کے بیانمین عن** ابیهریره

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ
رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ہمیشگی رکہے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکہتا ہو عادت روزہ رکہنے کی پس
چاہیے کہ روزہ رکہے اسدن کا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ رمضان کی سلامی
کا روزہ رکہنا جیسا کہ معمول روافض وغیرہ جہلا کا ہے حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے روزہ رکہتا ہو اور بعد اسکے
اتفاقًا رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ آپڑے تو رکہنا درست ہے **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْہِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَوَصَلَہٗ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ اور روایت ہے عمار بن
یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس نے روزہ رکہا شک کے دن کا پس تحقیق (اسنے) نافرمانی کی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذکر کیا اسکو بخاری نے تعلیقًا اور وصل کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن
خزیمہ اور ابن حبان نے **ف** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ روزہ شک کے دن کا اور تیس تاریخ شعبان کا رکہنا جائز
نہین ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جمہور علما کا چاند دیکہکر روزہ رکہنے اور اسکو دیکہکر افطار
کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ
فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِمُسْلِمٍ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا
لَہٗ ثَلٰثِیْنَ وَلِلْبُخَارِیِّ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ وَلَہٗ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ روایت
ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جب دیکہو تم چاند پس روزہ رکہو اور جب دیکہو
اسکو پس کہولو پس اگر ابر چہایا ہو وے تمپر پس اندازہ کرلو واسطے اسکے تیس دن کا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور واسطے
مسلم کے ہے پہر جب چہپ جاوے چاند اوپر تمہارے پس اندازہ کرلو واسطے اسکے تیس دن کا اور بخاری کی روایت مین ہے پس
پوری کرو گنتی تیس دن کی اور اسی کی روایت مین حدیث مین ابو ہریرہ رض کی پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن **ف** یعنی
شعبان کی انتیسوین کو اگر ابر چہایا ہو اور چاند نہ دکہائی دیوے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو اور مدار چاند کا دیکہنے پر ہے
اسکے بڑے یا چہوٹے ہونیکا اعتبار نہین یہ بات ابی البختری کی حدیث سے جو کہ صحیح مسلم میں ہے صاف ظاہر ہے اور ابو داؤد
اور دارمی میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکہنے کے لیے پس خبر دی مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکہا مینے چاند پس روزہ رکہا اور حکم فرمایا لوگون کو ساتہ روزے کے **ف** کہا

ابن تیمیہ نے منتقے الاخبار مین کہ یہ حدیث دارقطنی مین بہی ہے لیکن اکیلا ہوا ہے ساتہہ اسکے مروان بیٹا محمد کا ابن ذہب
سے اور وہ ثقہ ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین لایا ہے اسحدیث کو ابن حبان اور حاکم بہی اور صحیح کہا اندونو
نے اسحدیث کو اور لایا ہے اسکو بیہقی بہی اور صحیح کہا اسکی حدیث کو ابن حزم نے اور مسند امام احمد اور ابوداؤد
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق ایک دیہاتی آیا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ مینے دیکہا ہے چاند پس فرمایا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) کیا تو گواہی دیتا ہے
کہ نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر اللہ کہا ہان فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو محمد رسول ہے اللہ کا کہا ہان فرمایا پکار دی لوگون
مین اے بلال کہ روزہ رکہین لوگ کل اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ترجیح دی نسائی نے مرسل کہنے کو اسکے ف
کہا ترمذی نے بیچ اسحدیث کے کہ عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل العلم کے کہتے ہین روزہ رکہنے مین ایک شخص کی گواہی بہی
قبول کر لینی چاہیے اور اسی کے قائل ہین ابن المبارک اور شافعی اور احمد اور کہا اسحاق نے نہ روزہ رکہا جاوے مگر ساتہہ
گواہی دو شخصون کے اور روزہ افطار کرنے مین وہی شخصون کی گواہی قبول کرنی چاہیے اور اس مین کسیکا بہی اختلاف
نہین اسلئے دو آدمیون کی گواہی سے روزہ رکہنے کے باب مین دلیل اسحاق کی حدیث عبدالرحمن بن زید کی ہے اور
دو ہی آدمیون کی گواہی سے روزہ افطار کرنیکے باب مین دلیل تمام علما کی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث مسند
امام احمد اور نسائی مین روایت ہے عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے کہ تحقیق اسنے پڑہا خطبہ دن مین کہ جس مین چاند
کے ہونے مین لوگون کو شک پڑ گیا پس کہا اسنے خبردار ہو تحقیق بیٹہا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور پوچہا مینے انسے کہ تحقیق حدیث سنائی اونہون نے مجہکو کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکہو
چاند دیکہکر اور افطار کرو چاند دیکہکر اور عبادت کرو وقت دیکہنے اسکے کر یعنے اسو حج مین مصروف ہوو پس اگر ابر
چہا گیا ہو اوپر تمہارے پس پوری کرو تیس ۳۰ دن پس اگر گواہی دین دو مسلمان پس روزہ رکہو اور افطار کرو اور نسائی نے
نہین کہا لفظ مسلمان کا ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین لایا ہے اسحدیث کو حافظ ابن حجر تلخیص مین اور
اسنے اس مین کچہ خلل نہین تلایا سو نہین ہے خوف اسکی اسناد مین لیکن اسمین اختلاف ہے انتہی دوسری حدیث
مسند امام احمد اور ابوداؤد مین روایت ہے ربعی بن حراش سے اسنے نقل کی ایک مرد صحابہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے سے کہا کہ اختلاف کیا لوگون نے رمضان کے اخیر دن مین پس آئے دو اعرابی پس گواہی دی اونہون نے نزدیک
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے اللہ کی البتہ چڑہا چاند عشا گذشتہ کو پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو
یہ کہ افطار کرین روزہ اور زیادہ کیا ابوداؤد نے بیچ ایک روایت کے اور یہ نکلین طرف عیدگاہ کی ف کہا شوکانی

نے نیل الاوطار مین کہ ابوداؤد اور منذری نے اس حدیث مین سکوت کیا ہے اور راوی اسکے راوی صحیح کے ہین یعنے بخاری
کے ہین انتہے اور **ابوداؤد** اور **دارقطنی** نے روایت کی ہے امیر مکہ حارث بن حاطب سے کہا کہ عہد لیا ہم کو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ احکام حج بجا لاوین ہم وقت دیکھنے چاند ذی الحجہ کے اور اگر نہ دیکھیں ہم اسکو اور گواہی دیوین
دو گواہ عدل والے تو احکام حج بجا لاوین ہم ساتھ گواہی ان دونون کے اور کہا دارقطنی نے یہ اسناد متصل صحیح ہے **ف**
کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور علامہ محمد نے زرقانی شرح موطا امام مالک مین کہ روزہ رکھنے کے لیے ایک آدمی عدل
والے کی گواہی بھی کافی ہے لیکن عید کرنیکے لیے ایک آدمی کی گواہی جائز نہین اور یہی مذہب ہے تمام علما کا مگر ابو
ثور کا مذہب یہ ہے کہ عید کرنیکے لیے بھی ایک آدمی کی گواہی جائز ہے انتہی گواہ جبتک کہ عدل والے نہ ہون تبتک گواہی
انکی قبول نہین کیجاویگی اور یہ امر ایک تو اوپر کی حدیث سے ثابت ہے اور دوسرا آیت قرآن وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ
مِّنْكُمْ یعنے گواہ کرلو دو صاحب عدل اپنے سے بھی ثابت ہے اور کہا شیخ ابن حجر نے **فتح الباری شرح صحیح
البخاری** مین کہ معنے عدل کے یہ ہین کہ ہووہ شخص مسلمان عاقل بالغ آزاد نیک ہے گناہ کبیرے بلکہ صغیرے پر بھی مصر
نہ ہو اور زیادہ کیا شافعی نے کہ ہووہ صاحب مروت کا اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا یعنے اور نہ مانو انکی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہین بیحکم مگر جنہون نے
توبہ کی **ف** بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندھا ہے یہ باب ہے گواہی گالی دینے والے اور چوری کرنیوالے اور زنا
کرنیوالے کا مراد بخاری کی اس باب باندھنے سے یہ ہے کہ اس آیت سے یہ بات ثابت ہے کہ ایسے شخصون کی گواہی نہ مانی جاوے
اور فرمایا اللہ تعالی نے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا یعنے اے ایمان والو اگر لاوے تم پاس
ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو **ف** **تفسیر کبیر** مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ فاسق کی گواہی نہ قبول کیجاویگی
عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعٰوِيَةَ بِالشَّامِ فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَ
اسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ
فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ
لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ
فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْمُسْلِمُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت
ہے کریب سے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہین حارث کی انہون نے بھیجا کریب کو معاویہ کیطرف شام مین اسپر کہا کریب نے پھر پہنچا مین شام

کو اور پورا کر دیا مینے کام انکا یعنے جسکے لیے بہیجا تہا اور آگیا میری اوپر (چاند) رمضان کا اور مین شام مین تہا سو دیکہا
مینے چاند جمعے کی شب کو پہر آیا مین مدینہ مین آخر رمضان مین پس پوچہا مجہہ سے ابن عباس نے (حال وہان کا) پہر ذکر کیا
چاند کا پس کہا کب دیکہا تمنے چاند کو تو کہا مین نے دیکہا ہمنے اسکو جمعے کی شب کو تو کہا ابن عباس نے کیا تمنے دیکہا
تہا جمعے کی شب کو تو مینے کہا ہان اور سب لوگون نے دیکہا اور روزے رکہے اور معاویہ نے بہی روزہ رکہا تو کہا ابن عباسؓ نے
ہمنے تو چاند دیکہا ہفتہ کی شب کو پس ہم روزے رکہتے جاوینگے جبتک کہ پورے کرین ہم تیس روزے یا چاند دکہائی دیوے پس کہا
مینے کیا تم کفایت نہین کرتے معاویہ کے دیکہنے کو اور انکے روزہ رکہنے کو کہا ابن عباسؓ نے نہین ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنے ایک شہر والون کا دیکہنا دوسرے شہر والون کو کفایت نہین کرتا ہے) روایت کیا اس حدیث
کو احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** ترمذیؒ اور ابوداود نے اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث
پر یون باب باندہا ہے یہ باب ہے اس بیان مین کہ ہر شہر والون کیلیے اپنے شہر کے چاند دیکہنے کا اعتبار ہے مسند امام احمد
اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی عمیر بن انسؓ سے نقل کی اسنے اپنے چچون سے انصار مین سے
کہا انہون نے ابر چہا یا اوپر ہمارے شوال کے چاند کا پس روزے رکہے ہم نے صبحکو پہر آئے سوار اخیر دن کو سو گواہی دی
انہون نے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ ہمنے دیکہا ہے چاند شب گذشتہ مین پس حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے) لوگون کو یہ کہ (روزے) افطار کرین فکمو اور نکلین واسطے نماز عید اپنی کے کل کے دن **ف** کہا امام شوکانیؒ
نے نیل الاوطار مین روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور صحیح کہا اسکو ابن المنذر نے اور ابن سکن اور
ابن حزم اور خطابی اور ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور صحیح کہا اسکو شافعی نے تعلیقا اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی
جو کہ قائل ہے اس بات کا کہ اگر عید کی نماز کا وقت باقی نہ رہے (یعنے اگر بعد زوال چاند ہونیکی خبر آوے) تو دوسرے دن عید
کی نماز پڑہنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور
یہی قول ہے شافعی کا اور اسی کے قائل ہین اہلبیت مین سے ہادی اور قاسم اور ناصر اور مؤید باللہ انتہی اور موطا امام مالکؒ
مین ہے کہ پہونچا انکو کہ حضرت عثمان کے زمانہ مین چاند دکہائی دیا تیسرے پہر کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نے یہانتک کہ شام
ہوگئی اور آفتاب ڈوب گیا **ف** زرقانیؒ شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے اس مین اختلاف نہین ہے کہ اگر بعد زوال کے چاند
دکہائی دیوے تو رات آیندہ کا ہے اور اگر زوال ہونے سے پہلے دکہلائی دیوے تو بہی رات آیندہ ہی کا ہے اور یہی مذہب ہے جمہور
علما کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ روایت ہے ابی وائل سے کہ آیا ہمارے پاس خط حضرت عمرؓ کا کہ تحقیق بعضے چاند بڑے ہوتے
ہین بعض چاند سے جب دیکہو تم چاند دن کو پس نہ افطار کرو یہانتک کہ گواہی دین دو مرد اس طرح کی کہ ہم نے رات

گذشتہ کو چاند دیکھا ہے اور کہا ثوری اور ابن وہب اور ابو یوسف اور ابن حبیب نے چاند اگر پہلے زوال سے دکھلائی دیوے تو شب گذشتہ کا ہے اسلیے کہ روایت کی ہی نخعی نے حضرت عمرؓ سے کہ جب دیکھو تم چاند پہلے زوال سے تو روزہ افطار کرو اور اگر دیکھو تم بعد زوال کے تو نہ افطار کرو اور یہ مفصل ہے اور حدیث ابی وائل کی مجمل کیونکہ ابی وائل کی حدیث مین دن کا ذکر ہے اور کہا ابن عبد البر نے کہ حدیث پہلی یعنے ابی وائل کی بہت صحیح ہے اسلیے کہ وہ متصل ہے اور قول نخعی کا منقطع ہے کیونکہ نخعی نے نہین پایا زمانہ حضرت عمر کا کہا باجی نے جو راوی نخعی سے روایت کرتا ہے مجہول ہے روزہ کی نیت کے بیان مین **عَنْ** حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلٰى تَرْجِيْحِ وَقْفِهٖ وَصَحَّحَهٗ مَرْفُوْعًا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ روایت ہے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نہ ٹہیرا لیا روزہ (یعنے نیت نہ کر لی روزہ کی) پہلے فجر کے پس نہین ہے روزہ واسطے اسکے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور جہکے ترمذی اور نسائی اسکے موقوف ہونیکی ترجیح کیطرف اور صحیح کہا اسکو مرفوع کر کے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور واسطے دارقطنی کے ہے کہ نہین ہے روزہ اسکا جسنے نہ ٹہیرایا اسے (یعنے نیت نہ کر لی) اسکی رات سے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ کہا حاکم نے اربعین مین کہ یہ حدیث صحیح اور بشرط شیخین کے ہے اور کہا بیچ مستدرک کے کہ صحیح اور بشرط بخاری کے اور کہا معنے مین کہ روزے کے ارکان مین سے ایک رکن اسکا نیت بہی ہے اور دلیل اسکی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ہے انتہے اور کہا امام شوکانی نے **درر البہیہ** مین کہ روزہ دار کو لازم ہے کہ نیت روزہ کی صبح سے پہلے کرے انتہے یہ حکم فرض روزے کے لیے ہے اور نفل روزہ کی نیت دن کو کرے بہی جائز ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علما کا اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا داخل ہوئے اوپر میرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے تمہارے پاس کوئی چیز کہا ہمنے نہین فرمایا پس تحقیق مین اب روزہ دار ہون پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پس کہا ہمنے ہدیہ آیا ہے ہمارے پاس حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجہکو وہ تحقیق صبح کی تہی مینے روزے سے پہر کہا لیا **ف** حیس نام ایک کہانیکا ہے کہ مثل مالیدہ کی ہوتا ہے کہجور اور گہی اور قروط کا بنتا ہے اور قروط اسے کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندہکر لٹکا دیتے ہین اسکا پانی ٹپک جاتا ہے روزہ مین سینگی لگوانیکے بیان مین **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ

لِلْحِجُوْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ روایت
ہے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص کے پاس بقیع مین اور اسنے سینگی لگوائی
تھی بیچ رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگی روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور
نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے **ف** ابتدا مین یہ حکم تھا کہ روزہ مین جسنے سینگی لگائی
اور جسکو لگی ان دونو کا روزہ ٹوٹ جاتا پہر رخصت دیگئی اس مین اور دلیل رخصت ہونیکی یہ حدیث کہ جسکو دار **قطنی** نے روایت کیا
ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پہلے مکروہ ہوا سینگی لگوانا روزہ دار کو اسطرح پر کہ تحقیق جعفر بن ابی طالب نے سینگی
لگوائی روزہ مین پس گزرے اسکے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا افطار کیا ان دونون نے پہر رخصت دی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکے بعد بیچ سینگی لگوانیکے روزہ دار کو اور انس سینگی لگواتے تھے روزہ مین اور قوی کہا اسحدیث کو دارقطنی
نے اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی حالت احرام مین
اور سینگی لگوائی روزے کی حالت مین **ف** مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور شافعی کا یہی ہے کہ روزہ دار کو سینگی لگوانی
جائز ہے اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ باطل ہوتا ہے روزہ لگانے والے کا اور لگوانیوالے کا اور اس باب مین حق وہی ہے جو مذہب
تینون کا ہے **روزہ دار کے سرمہ لگانیکے بیان مین عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَحَلَ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ فِيْهِ
شَيْءٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا بیچ رمضان کے اور وہ روزہ
دار تھے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہا ترمذی نے نہین صحیح ہوا اس باب مین کچھ **فائدہ**
حالت روزہ مین آنکھون مین سرمہ لگانے مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم اور امام شافعی تو کہتے ہین کہ جائز ہے اور
امام مالک اور امام احمد کہتے ہین کہ جائز نہین ہے **قے کرنے سے روزہ ٹوٹنے کے بیان مین عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَمَنِ
اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَعَلَّهُ اَحْمَدُ
وَقَوَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو غلبہ کرے قے پس
نہین قضا اوپر اسکے اور جس نے قے کی پس اوپر اسکے قضا ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ نے اور معلول کہا اسکو احمد نے اور قوی کہا اسکو دارقطنی نے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین
لکھا ہے کہ جسکو خود بخود روزے مین قے آجاوے تو اسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اسکا روزہ

ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کی نزدیک اس روزہ کی قضا اسپر لازم ہے کفارت نہین خواہ تہوڑی آوی خواہ بہت امام شافعی اور
امام مالک اور احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور بعضی شرحون ہدایہ مین ہی کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا بہی یہی ہی اور کہا ابن منذر نے
کہ اسپر ہے اجماع انتہی ملخصًا **سفر مین روزہ رکہنے کے بیان مین عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ
النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَاءٍ فَرَفَعَہٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْہِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِیْلَ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنَّ بَعْضَ
النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ وَفِیْ لَفْظٍ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْہِمُ
الصِّیَامُ اِنَّمَا یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے فتح کے سال طرف مکہ کی بیچ رمضان کے پس روزہ رکہا یہانتک
کہ پہونچے کراع غمیم کو پس روزہ رکہا لوگون نی پہر مانگا پیالہ پانی کا پس اونچا کیا اسے یہانتک کہ دیکہا لوگون نی طرف
اس پیالے کی پہر پیا پس کہا گیا واسطے انکے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے لوگون نے تحقیق روزہ رکہا پس فرمایا وے
گنہگار ہین اور ایک لفظ مین ہے پس کہا گیا واسطے انکے کہ تحقیق لوگون پر تحقیق بہاری ہوا روزہ سوا اسکے نہین
کہ انتظار کرتے ہین بیچ اسکے کہ آپ کیا کرتے ہین پس منگایا پیالہ پانیکا بعد عصر کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف
امام شوکانی نے درر البہیہ مین لکہا ہے کہ افطار کرنا روزہ کا مسافر کو اور اس شخص کو جو مانند مسافر کے ہو رخصت ہی
اور امام نووی نی **شرح صحیح مسلم** مین لکہا ہی کہ سفر مین جس شخصکو روزہ رکہنے سے تکلیف ہو اسکو رکہنا گناہ ہے
اور جسکو تکلیف نہو اسکو رکہنا رخصت ہے اور دلیل رخصت ہونیکی یہ دو حدیثین آیندہ ہین پہلی حدیث مسلم
مین روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سی کہ تحقیق اسنے کہا ای رسول خدا کے مین پاتا ہون اپنے مین قوت روزہ رکہنے
کی سفر مین سو کیا ہے مجہپر گناہ (یعنے روزہ رکہنے مین) پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ (یعنے نہ رکہنا)
رخصت ہی اللہ عز وجل کیطرف سی پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچہا کیا اور جسکو پیار لگے روزہ رکہنا پس نہین گناہ
اسپر **دوسری حدیث بخاری اور مسلم** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن
عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ روزہ رکہون مین سفر مین اور تہا حمزہ بہت روزہ رکہنے والا پس
فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکہہ اور اگر چاہے تو پس افطار کر اور تائید کرتا ہے ان دونو حدیثون کی قول
انس بن مالک کا جو کہ **موطا** امام مالک مین روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق اسنے کہا سفر کیا
ہمنے ساتہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ رمضان کے پس نہ عیب کرتا روزہ دار اوپر افطار کرنیوالے کے اور

روزہ رکھنے والے کے روزے میں مسواک کرنیکے جواز کے بیان مین اور پیر روزہ افطار کرنیوالا **عَنْ عَامِرِ**
ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ روایت ہی عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہیں گن سکتا مسواک کرتے تھے اور وہ ہوتے روزے سے اور روایت
کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** بخاری نے روایت کی انہیں سے تعلیقاً
کہا دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے حالانکہ وہ روزہ دار تھے اتنی بار کہ نہیں گن سکتا مین اور
بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے باب ہی مسواک کرنے تر اور خشک کا واسطے روزہ دار کے اور امام شعرانی نے
میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور احمد کا یہی ہے کہ نہیں مکروہ ہے مسواک
کرنی روزہ دار کو اور یہی مذہب ہے متاخرین شافعیہ کا اور مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ مکروہ ہے مسواک کرنے
روزہ دار کو بعد زوال کے اور دلیل امام شافعی کی یہ حدیث ہے جو کہ موطا امام مالک اور بخاری اور مسلم اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے البتہ بو موہنہ روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ تعالی کے بو مشک کی سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس باب مین
حدیث عامر بن ربیعہ کی صریح ہے اور یہ حدیث صریح نہیں اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل کرنا جائز نہیں

بوڑہے مرد یا عورت اور حاملہ اور دودہ پلانیوالی کے روزہ نرکہنے کی رخصت کے بیان مین

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا وَ
لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَاهُ روایت ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رخصت
دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑہے کو یہ کہ افطار کرے اور کہانا کہلاوے ہر روز ایک مسکین کو اور نہیں قضا
اسپر روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو دونو نے **ف** موطا امام مالک مین ہی کہ کہا مالک نے
پہونچی مجہ کو یہ بات کہ تحقیق انس بن مالک بہت بڑی عمر والا ہوا یہانتک کہ نہیں قادر ہوتا تھا روزہ رکہنے پر پس تہا فدیہ دیتا
اور **ابوداؤد** اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہی انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کردی مسافر سے آدہی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودہ
پلانیوالی سے اور حمل والی سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** معاف کیا روزہ یعنے حالت سفر مین واجب
نہیں روزہ رکہنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اسپر اور کہا ترمذی نے کہ کہا بعض اہل علم نے حامل اور دودہ

دینے والی روزہ نہ رکھین اور قضا دین اور طعام بہی دین اور ساتھہ اسی کے قائل ہین سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد اور
کہا بعض انکے نے افطار کرین اور طعام دین اور نہین قضا اور پراند ونوکے اور اگر قضا کرین تو نہین طعام (واجب)
اور پر انکے اور ساتھہ اسی کے قائل ہین اسحاق جو شخص مر جاوے اسکی طرف سے اسکے وارث کو روزہ
رکھنے کے جواز کے بیان مین عن[١] عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَ
عَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم
نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اگر کوئی شخص مر جاوے تو روزہ رکھے اسکیطرف سے وارث اسکا اور کہا امام شوکانی نے
دراری مضیہ مین کہ اسی کے قائل ہین اصحاب حدیث اور بعض شافعیہ اور ابو ثور اور اوزاعی اور احمد بن حنبل کہا
بیہقی نے بیچ خلافیات کے کہ یہ سنت ثابت ہے نہین جانتا ہین کہ ہو اختلاف اس مین درمیان اہل حدیث کے بیچ صحت
اسکی کے اور مذہب جمہور فقہا کا یہ ہے کہ نہین ہے واجب روزہ رکھنا ولی کا میت کیطرف سے انتہے مذہب امام مالک
اور ابو حنیفہ اور ایک قول امام شافعی کا یہی ہے کہ نہ روزہ رکھے میت کیطرف سے کوئی اور فدیہ دلوے بدلے ہر روزے
کے وارث اسکا اور دلیل ان کی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل
کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اوپر اسکے ہون روزے رمضان کے مہینے کے پس چاہیے
کہ کہلا دے بدلے ہر دن کے مسکین کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکے حجت کیونکہ کہا ترمذی نے کہ نہین
جانتے ہم مرفوع ہونا اس حدیث کا مگر اسی جگہ سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ قول ابن عمر کا ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح
مسلم مین کہ یہ حدیث نہین ہے ثابت دوسری حدیث ابو داؤد مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا
جب وقت مریض ہو کوئی شخص رمضان کے مہینے مین پہر مر جاوے اور نہ تندرست ہووے طعام دیا جاوے اسکی طرف سے اور
نہین ہے اوسپر قضا اور اگر نذر مانی قضا دے (یعنے روزے) رکھے اسکی طرف سے ولی اسکا ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ صحیح کہا ہے اسکو حافظ (ابن حجر) نے اور لایا ہے اسکو دار قطنی اور سعید بن منصور اور بیہقی اور عبد الرزاق
موصول اور معلق کیا اسکو بخاری نے سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ یہ موقوف ہے ابن
عباس پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا عبد الحق نے احکام اپنے مین کہ نہین صحیح ہے بیچ طعام
دینے کے کوئی چیز یعنے حدیث مرفوع انتہے اور یہ جو کہا ابن عباس نے کہ اگر نذر مانے تو قضا دیوے اسکیطرف
سے ولی اسکا البتہ یہ قول انکا لائق حجت کے ہے اس لیے کہ موافق ہے اس حدیث مرفوع کے بخاری اور مسلم

[١] یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۵۰ مین ہے ۱۲

ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا کہ تحقیق ماں میری مرگئی اور اسپر روزہ نذر کا تھا کیا پس روزے رکھوں میں اسکی طرف سے (ادا ہونگے) فرمایا آنحضرت نے کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا اوسکو تو ادا کرتی بھلا اسکے اوپر سے ادا ہوتا اس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا فرمایا حضرت نے کہ تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کیطرف سے

روزے کے افطار کرنیکے بیان میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ ساتھ بھلائی کے رہیں گے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار میں **ف** ترمذی میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ بزرگ اور برتر والے نے کہ بہت پیاری ہیں بندی میرے طرف میری جلدی افطار کرنیوالی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے نقل کی اونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب افطار کرے کوئی تم میں کا پس چاہیے کہ افطار کرے اوپر کھجور کے پس اگر نہ پاوے تو افطار کرے اوپر پانی کے پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے روزہ پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجوروں سے پس اگر نہ ہوتیں تازی کھجوریں تو افطار کرتے خشک کھجوروں سے پس اگر نہ ہوتیں خشک کھجوریں تو پیتے چند چلو پانی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے

کسی کو روزہ افطار کرانے کے ثواب کے بیان میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کراوے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے کی ہے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا اسکو محی السنہ نے شرح السنہ میں اور کہا یہ صحیح ہے **ف** یعنے جیسا ثواب روزہ دار کو روزہ کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرانیوالے کو اور سامان جہاد کا درست کرنیوالے کو بھی ہوتا ہے اسلیے کہ مددگار ہوا نیک کام پر

روزہ افطار کرنیکے وقت دعا پڑھنے کی بیان میں

عَنْ مُعَاذِ ابْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے معاذ بن زہرہ سے کہ تحقیق پہونچی اسکو یہ بات کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار

کرتے روزہ فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا مین نے اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینے روایت کیا اسحدیث
کو ابوداؤد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اسلیے کہ تحقیق معاذ بن زہرہ نے نہین
پایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ لَدَعْوَةً مَّا تُرَدُّ قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ اِذَا اَفْطَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
واسطے روزہ دار کو وقت افطار اسکے کہ البتہ دعا ہے کہ رد نہ کی جاویگی کہا ابن ابی ملیکہ نے خبر دی عبداللہ بن عمرو
سے ہی کہ سنا مینے عبداللہ بن عمرو سے کہ پڑہتے تہے وقت افطار کرنیکے ای بار خدا یا تحقیق مین سوال کرتا ہون ساتھ
رحمت تیری کے وہ جو احاطہ کیا ہے ہر شے کو یہ کہ بخشش کر میرے لیے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **روزے مین
جہوٹ اور لغویات بکنے سی روزہ جائز نہ ہونیکے بیان مین عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ
حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ روایت ہے ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ چہوڑے جہوٹ بات اور اسپر عمل کرنا اور جہالت تو اللہ کو حاجت نہین
اسکی کہ چہوڑ دے وہ کہانا اور پینا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور ابوداؤد نے اور لفظ اسکے ابوداؤد کے ہین **ف**
یعنے روزے مین جو شخص جہوٹ بولنے اور جہوٹی گواہی دینے اور کسیپر افترا کرنے اور کسی کی غیبت کرنے اور کسیپر بہتان
لگانے اور گالیان دینے اور برا کہنے اور لعنت کرنے وغیرہ اس قسم کی بری باتون کو نہین چہوڑتا اور پرہیز نہین
کرتا تو اللہ تعالی کو ایسے شخص کے روزہ رکھنے کی کچھ حاجت نہین کہ وہ کہانا پینا اپنا ترک کرے **بہولکر کہانے سے
روزہ نہ ٹوٹنے اور اسکے نہ قضا لازم آنے اور نہ کفارہ دینے کے بیان مین
عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ
فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْحَاكِمِ مَنْ اَفْطَرَ فِيْ
رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ وَهُوَ صَحِيْحٌ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بہولا روزے مین پہر کہا لیا اسنے یا پی لیا تو پورا کرے روزہ اپنا پس
کہلا دیا اسے اللہ نے اور پلا دیا اسے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور حاکم کی روایت مین ہے جسنے

افطار کیا رمضان مین بھولکر تو نہ قضا ہے اوسپر اور نہ کفارہ اور وہ صحیح ہے **روزہ کی حالت مین پانی سر پر**
ڈالنے اور کلی کرنیکے بیان مین عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه
مالک و ابوداؤد روایت ہے بعضے صحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہا دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
عرج مین ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کی مین واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کو روایت کیا اس
حدیث کو مالک اور ابوداؤد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اس حدیث کو نسائی بھی اور راوی
اسکی اسناد کو راوی صحیح کے ہین انتہا اور عرج نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ روزہ دار کو سر پر پانی ڈالنا یا اس مین داخل ہونا مکروہ نہین اور **بخاری** نے بیچ ترجمہ باب کے روایت
کی ہے عطا سے کہ کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈالدی پانی کو کہ اسکے منہ مین ہے نہین ضرر کریگا اسکو یہ کہ نگل
جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہے منہ اسکے مین اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا
مین افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہے اس سے **ف قسطلانی** نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ وصل کیا اس
حدیث کو سعید بن منصور نے یعنے بھی بخاری اسنے سند اس حدیث کی عطا تک **سحر کھانیکے بیان مین عن**
انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکة
متفق علیہ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحر کھاؤ
پس تحقیق بیچ سحر کھانے کے برکت ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** مسلم مین روایت ہے عمرو
بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان روزے ہمارے کے
اور روزون اہل کتاب کے (یعنے یہود و نصاری کے) کھانا سحر کا ہے **ف** یعنی یہود و نصاری سحر نہین
کھاتے تم مخالفت کرو ان کی اور سحر کھایا کرو **روزے مین اپنی بی بی کا بوسہ لینے اور اس کے**
بدن سے اپنا بدن لگانے کے بیان مین عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وهو صائم ویباشر وهو صائم ولكنه املككم لاربه متفق
علیہ واللفظ لمسلم وزاد فی روایة فی رمضان روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور وہ ہوتے روزہ دار اور بدن سے بدن لگاتے اور وہ ہوتے روزہ دار
ولیکن وہ زیادہ روکنے والے تھے اپنی حاجت کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین اور

زیادہ کیا ہیح ایک روایت کے رمضان مین **ف** قوی تہے تم مین سے واسطے حاجت اپنی کے مراد اس سے شہوت ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت تمہاری بہت قادر تہے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن کو ساتھ بدن لگانیکو کے رہتے تہے صحبت کرنیسے اور **ابوداؤد**ؒ مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنے بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرتؐ نے اسکو اور آیا حضرتؐ کے پاس ایک اور پس پوچہا اسنے حال مباشرت کا پس منع کیا اسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تہی اسکو وہ تہا بوڑہا اور وہ شخص کہ منع کیا تہا اسکو وہ تہا جوان **ف** بوڑہا امن مین ہوتا ہے خوف جماع کرنیکا اسکو نہین ہوتا اسلیے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اسکو منع فرمایا اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار**ؒ مین کہ سکوت کیا اس سے ابوداؤد اور منذری نے اور حافظ ابن حجر نے تلخیص مین اور اسکی اسناد مین ابو العنبس الحارث بن عبید ہے سکوت کیا محدثین نے اس سے اور کہا تقریب مین کہ مقبول ہے **رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرلی اور صبح کو غسل کرکے روزہ رکہنے کے بیان مین**

عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ وَلَا يَقْضِيْ روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تہے جنابت مین جماع سے پہر غسل کرتے اور روزہ رکہتے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے حدیث مین ام سلمہؓ کے اور قضا نہ کرتے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اگر کوئی شخص رمضان مین رات کو اپنی عورت سے صحبت کرے اور غسل کرے صبح کو تو درست ہے اور کہا **عینی**ؒ نے شرح صحیح بخاری مین کہ یہی کہتے ہین حضرت علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور یہی کہتے ہین فقہیہ عراق و حجاز کے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور ثوری اور لیث اور اوزاعی اور انکے اصحاب کا اور امام احمد اور اسحاق وغیرہ اور جماعت اہلحدیث کا **قضا روزون کی بیان مین** **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِي الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ہوتے مجہپر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکہتی مین قضا کرنیکی مگر شعبان مین کہا یحیی بیٹے سعید کے نے رک رہنا حضرت عائشہ کا رمضان کے روزون کی قضا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیوجہ سے تہا روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے

ف مشکوۃ مین روایت ہی معاذہ سے کہ کہا اسنے سوال کیا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پس کہا مینے کہ کیا حال ہے (عورتوں)
حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ کیا حروری ہی تو کہا مینے کہ نہین ہین حروری
اور لیکن سوال کرتی ہون مین کہا حضرت عائشہؓ نے ہوتی تہین ہم حیض سے حضرتؐ کے زمانہ مین پس حکم کیجاتی تہین ہم ساتہہ قضا
روزی کی اور نہ حکم کی جاتی تہین ہم ساتہہ قضا نماز کی ف کہا نووی نے کہ حرورا نام ایک گاؤن کا ہے کوفے کے نزدیک
ابتدا مین خارجی اسی گاؤن مین جمع ہوئے تہی فصل نفل روزی کے بیان مین عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ
الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ قَالَ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الْمَاضِیَۃَ
وَالْبَاقِیَۃَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ الْمَاضِیَۃَ وَسُئِلَ عَنْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ ذَالِکَ
یَوْمٌ وُلِدْتُ فِیْہِ وَبُعِثْتُ فِیْہِ وَاُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے روزی سے عرفہ کے دن کو فرمایا گذشتہ اور آیندہ سال کے گناہون کو
مٹاتا ہے اور پوچھے گئے روزی عاشورہ کے دن سی فرمایا مٹاتا ہے گذشتہ سال کے گناہ اور پوچھے گئے روزی دوشنبہ کے دن
سے فرمایا وہ دن ہی کہ پیدا ہوا مین بیچ اسکے اور نبی ہوا مین بیچ اسکے اور قرآن اترا اوپر میرے بیچ اسکے روایت کیا
اسحدیث کو مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عرفہ کے دن اور عاشورا کے دن کی روزہ رکہنا سنت ہے لیکن
حج کرنیوالا عرفات مین عرفہ کے دن روزہ نہ رکہے چنانچہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن
ماجہ مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا روزہ رکہنے سے عرفے
کے دن عرفات مین اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور حاکم نے اور منکر جانا اسکو عقیلی نے ف کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار
مین کہ اسکی اسناد مین مہدی الہجری ہے اور وہ مجہول ہے روایت کیا ہے اسکو عقیلی نے ضعفا مین اسی طریقہ سے اور
کہا کہ نہین تابعداری کی گئی اسپر اسکے اور حج کرنیوالے کیلیے عرفہ کے دن روزہ رکہنا اسلیے منع فرمایا تاکہ بسبب زیادہ
چلنے پہرنے کے اسکو ضعف نہ ہوجاوے اور عرفے کے دن عرفات مین خود بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہین رکہتے تہے جیسا
کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جہگڑے انکے پاس دن عرفے کے بیچ روزہ رکہنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزے
سے پس بہیجا مینے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیالہ دودہ کا اور وہ کہڑے تہے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفے کی پس
پی لیا اس دودہ کو ف غیر حج کرنیوالے کے حق مین عرفے کے دن روزہ رکہنا سنت ہی اور عاشورہ کے دن کا روزہ اکیلا نہ رکہے
اسکے ساتہہ نوین کا روزہ بہی ملالے کیونکہ مسلم مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اسوقت کہ روزہ رکہا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھ روزہ رکھنے اسکے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں
اسکی یہود اور نصاری یعنے اور ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت انکی یعنی کیونکر موافقت کریں ہم انکی اسکی تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عاشورا کو روزے کے ساتھ
نوین تاریخ کا روزہ ضرور ملاوے اور یہ جو پوچھا سبب حضرت کے روزہ رکھنے کا یہ کہ کیا سبب اس روز کے روزے کے مستحب ہونیکا سو کہا شیخ عبدالحق
نے **ترجمہ مشکوۃ** میں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بڑی نعمت اس میں ملی کہ حضرت موسی پیدا ہوئے اور دین اترا یہ روزہ اسکے شکرانہ کا ہوا اور ترمذی
اور نسائی میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات کو اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان
ثم اتبعه ستا من الشوال كان كصيام الدهر رواه مسلم روایت ہے ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا پھر اسکے پیچھے چھ روزے رکھے شوال میں تو ہوگا مانند روزہ رکھنے والے
ہمیشہ کی روایت کیا یہ حدیث کو مسلم نے **ف** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ مذہب امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور انکے
موافقوں کا یہی ہے کہ یہ چھ روزے رکھنے مستحب ہیں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور مذہب امام مالک اور ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ یہ چھ روزے
رکھنے مکروہ ہیں اور کہا امام مالک نے موطا میں کہ اہل علم میں سے میں نے کسی کو بھی ان روزوں کو رکھتے نہیں دیکھا سو نہ ترک کیے جاوینگے
ان علماؤں سے ترک کرنے اور رکھنے کے سبب انتہی مختصرا پس معلوم ہوا کہ قول مالک اور ابو حنیفہ کا اس مسئلہ میں
صاف صاف حدیث صحیح کے خلاف ہے ہرگز ہرگز اسپر عمل کرنا نہ چاہیے اور ان چھ روزوں کو رکھنے سے برس کے روزوں
کا ثواب ملنے کا سبب یہ ہے کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن تو رمضان کے
اور چھ دن یہ سب چھتیس دن ہوئے اور چھتیس دہائے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے
میں جو شخص چھ روزے رکھے گا اسکو برس دن کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگا **بخاری اور مسلم** میں روایت ہے ابی سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بندہ نے روزہ رکھا ایک دن اللہ کیواسطے
دور رکھیگا اللہ اس روزہ کے سبب اسکے منہ کو آگ کو ستر برس کی مسافت اور عبارت مسلم کی ہے اور **بخاری اور**
مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں
تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے کرتے روزے سارے مہینے کے کبھی سوائے رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے ان کو بیچ کسی مہینے
کے زیادہ روزے رکھتے شعبان کے (مہینے) سے اور عبارت مسلم کی ہے اور **نسائی اور ترمذی سے**

میں روایت ہی ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حکم کیا ہم کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ روزی رکہیں ہم ہر مہینے میں سے
تین دن تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں روا ہے عورت کو کہ روزہ رکہے اور خاوند اسکا
موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کے اور عبارت بخاری کی ہی زیادہ کیا ابوداؤد نے سوائی رمضان کے **وَعَنْ** اَبِی
سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ
النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو
دن کے روزے سے دن فطر اور دن قربانی کے سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث دلیل
ہے اسپر کہ عید الفطر اور عید قربانی کے دن روزہ رکہنا حرام ہے اور اسیطرح تشریق کے دنون مین بہی حرام ہے چنانچہ مسلم
مین روایت ہی نبیشۃ الہذلی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریق کے دن کہانے اور پینے
کے ہین اور اللہ بزرگ اور برتر والے کی یاد کرنیکے **ف** تشریق کے دن تین ہین گیارہوین بارہوین تیرہوین ان تینون
دنون مین بہی روزہ رکہنا حرام ہے لیکن جسکو ہدی نہ ملے اسکو ان دنون مین روزہ رکہنا جائز ہے چنانچہ بخاری
مین روایت ہے حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نہین رخصت دی گئی تشریق کے دنون مین یہ کہ روزہ رکہین
مگر اسکے واسطے جائز ہے جس نے نہ پائی ہدی **ف** ہدی نام ان چارپایون کا ہے کہ حرم مین ذبح کیے جاتے ہین واسطے
طلب ثواب کے خواہ بکری ہو خواہ دنبہ خواہ بہیڑ خواہ گائے خواہ بیل خواہ بہینس خواہ اونٹ ہو اور مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ یہ حدیث حکماً مرفوع ہے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخُصُّوْا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ
وَلَا تَخُصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ خاص کرو جمعے
کی رات کو ساتھ قیام کے درمیان مین سے اور راتون کے اور نہ خاص کرو جمعے کے دن کو ساتھ روزے کے درمیان میں سے
اور دنون کے مگر یہ کہ آپڑے بیچ مین ان روزون کے کہ رکہتا ہو انکو کوئی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف**
بخاری اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہے کوئی تم مین کا دن
جمعے کا مگر یہ کہ روزہ رکہے ایک دن پہلے اسکے یا ایک دن بعد اسکے **ف** یہ دونو حدیثیں صریح دلیل ہین اسپر کہ اکیلا
جمعے کے دن کا روزہ رکہنا خلاف سنت ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَن صَامَ الاَبَدَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ وَلِمُسلِمٍ عَن اَبِی قَتَادَۃَ بِلَفظِ لَا صَامَ وَلَا اَفطَرَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہا اس شخص نے جس نے ہمیشہ روزہ رکہا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور واسطے مسلم کے ہے ابی قتادہ کی روایت سے ساتھ اس لفظ کے کہ نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا

فصل۔ اعتکاف کے بیان میں

عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعتَکِفُ العَشرَ الاَوَاخِرَ مِن رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللہُ ثُمَّ اعتَکَفَ اَزوَاجُہٗ مِن بَعدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے اعتکاف کرتے آخر دہاکہ رمضان کے میں یہانتک کہ قبض روح انکی کی اللہ تعالی نے پہر اعتکاف کیا انکی بیبیوں نے پیچھے انکے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** امام شوکانی نے درر البہیہ میں لکہا ہے کہ مشروع ہے اعتکاف کرنا ہر وقت مسجد میں اور رمضان میں زیادہ تر موکد ہے خصوصاً عشرہ اخیرہ میں اور مستحب ہے کوشش کرنا عبادت میں رمضان میں انتہی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عورتوں کو بہی اعتکاف میں بیٹہنا درست ہے اور **بخاری اور مسلم** میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وقت کا ارادہ کرتے اعتکاف کا پڑہکر نماز صبح کی پہر داخل ہوتے بیچ جگہہ اعتکاف اپنے کی **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ ابتدا اعتکاف کے اول دن سے ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اوزاعی اور ثوری اور لیث بیچ ایک قول کے اور مذہب ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب ہونے آفتاب کے پس انکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے بعد غروب کے مسجد میں آتے تہے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑہتے تو اس حجرے میں کہ اعتکاف کے لیے بوریا کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتے تا اکیلے رہیں لوگوں سے پس ابتدای اعتکاف کا مغرب کے وقت سے تہا اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ میں صبح کو اسی طرح لکہا ہے **شیخ عبدالحق** نے ترجمہ میں سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تاویل باطل اور بالکل خلاف ہے ظاہر حدیث کے اور سنت مقدم ہے احتمال عقلی پر اسیطرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام **وَعَنہَا** قَالَت السُّنَّۃُ عَلَی المُعتَکِفِ اَن لَا یَعُودَ مَرِیضًا وَلَا یَشہَدَ جَنَازَۃً وَلَا یَمَسَّ امرَأَۃً وَلَا یُبَاشِرَہَا وَلَا یَخرُجَ لِحَاجَۃٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنہُ وَلَا اعتِکَافَ اِلَّا بِصَومٍ وَلَا اعتِکَافَ اِلَّا فِی مَسجِدٍ جَامِعٍ رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ وَقَالَ لَا بَاسَ بِرِجَالِہٖ اِلَّا اَنَّ الرَّاجِحَ وَقفُ اٰخِرِہٖ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا سنت ہے اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازہ کے یعنے باہر مسجد کے اور نہ چہوے عورت کو اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اسکام کے لیے کہ ضرور ہے یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے اور نہیں درست ہوتا اعتکاف

مگر ساتھ روزے کے اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور نہین شبہ ہے بیچ راویون اسکی
کے مگر تحقیق ترجیح ہے وقف کو اسکے آخر کی **فائدہ** مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ مبطل اعتکاف کا ہے ساتھ اتفاق کے
اور نہین ہے مراد مس سے یہان ہاتھ لگانا کیونکہ ہاتھ لگانے سے اعتکاف باطل نہین ہوتا جیسا کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت
ہے او نہین ہے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم رکھتے سامنے سیری سر اپنے کو جسحال مین ہوتے حضرت مسجد مین پس کنگھی
کرتی مین انکو اور تھے نہ جاتے گھر مین مگر واسطے قضا حاجت کے جب ہوتے معتکف اور عبارت بخاری کی ہے اور مریض
کی عیادت کے لیے اعتکاف مین سے نکلنے والا قصداً نجاوے لیکن پاخانہ کے لیے جب جاوے اور رستے مین مریض نظر آجاوے تو
اسکی عیادت کرنی جائز ہے مگر اسکے پاس ٹھہرنا درست نہین جیسا کہ **ابوداؤد** مین روایت ہے انہین سے کہتے ہے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم گذرتے ساتھ مریض کے اسحالت مین کہ ہوتے اعتکاف مین پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے اور نہ ٹھہرتے پوچھتے
اس سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین لیث بن ابی سلیم ہے اور اس مین مقال ہے کہا حافظ
ابن حجر نے اور صحیح عائشہ سے فعل اسکے سے ہے اور لایا ہے اسکو مسلم وغیرہ اور کہا صحیح ہے یہ حضرت علی علیہ السلام سے انتہی
اور یہ جو فرمایا کہ نہین اعتکاف مگر ساتھ روزے کے دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی کہ انکے نزدیک معتکف کے لیے روزہ شرط ہے
سو جواب اسکا یہ ہے کہ **اول** تو یہ قول حضرت عائشہ کا ہے حدیث مرفوع نہین **دوم** معارض ہے اسکے یہ حدیث کہ خبر
کو دارقطنی نے روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے روزہ رکھنا
اوپر اعتکاف والے کے مگر کہ کرے اسکو اوپر نفس اپنے کے اور کہا دارقطنی نے مرفوع کیا اسحدیث کو ابوبکر سوسی نے اور سوائے
اسکے کسی نے بھی اسکو مرفوع نہین کیا **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ترجیح دی ہے دارقطنی اور بیہقی نے
اسکے موقوف ہونے کو اور لایا ہے اسکو حاکم مرفوع کرکے اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے انتہی تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث بھی
جو کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی
تھی مینے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی **ف** کہا امام شوکانی
نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ نہین وارد ہوئی کوئی چیز کہ دلالت کرے اوپر شرط ہونے روزے کے معتکف کے لیے
مگر قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اور حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نذر کی رد اسکا ہے اور کہا
طیبی نے کہ اس مین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین واسطے صحت اعتکاف کے اور نیز یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ
نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے تو واجب ہے پورا کرنا اسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب امام شافعی کا یہی ہے
انتہی اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ نہین صحیح نذر اسکی اور یہ صریح اسحدیث کے خلاف ہے اب اگر کوئی کہے کہ کہا حضرت

عائشہؓ کی سنت ہی اور جسکو کہے صحابی یہ سنت ہے مراد اس سے سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہی سو جواب اسکا
کا یہ ہی کہ روایت کیا ہی اسکو نسائی نے اور نہین ہیچ اسکے لفظ کہ کہا سنت ہے اور کہا ابوداؤد نے کہ سوای عبدالرحمان
بن اسحاق کے کوئی بھی نہین کہتا کہ اسحدیث مین یہ لفظ ہی کہ کہا سنت ہے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ
المرام مین اور یہ جو فرمایا کہ نہین اعتکاف مگر جامع مین سو کہا شیخ عبدالحقؒ نے کہ مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت
ہے یا بیان فضل کا ہے انتہے اور مسک الختام مین ہی کہ مذہب جمہور اور امام احمد اور ابوحنیفہ کا یہی ہی کہ ہر مسجد مین
اعتکاف بیٹھنا درست ہے انتہے **فصل حج کے بیان مین** فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنے اور واسطے اللہ کے اوپر لوگون کے ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پا سکے طرف
اسکی راہ **فائدہ** دارقطنی مین روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ مراد سبیل سے زاد اور راحلہ ہے **وعن** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ
بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ
مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ تعالی نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا بیچ ہر
سال کے ہے حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا مین اس حج کے لیے ہر ایک یعنے واسطے وجوب ہونے حج کے ہان البتہ واجب
ہوتا یعنے ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نکرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض
ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور نسائی اور دارمی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی اور حاکم بھی اور کہا حاکم نے صحیح ہے اور بر شرط شیخین
کے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ
كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہ اتارتا ہے جو درمیان اسکے
ہے اور حج مقبول نہین ہے مزدوری اسکی مگر جنت روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ
جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَأَصْلُهُ
فِي الصَّحِيحِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا پوچھا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم عورتوں پر بھی جہاد ہی فرمایا ہاں ان پر ایسا جہاد ہی کہ اس میں لڑائی نہیں حج وعمرہ ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد
اور ابن ماجہ نے اور عبارت اسی کی ہی اور اسناد اسکی صحیح ہے اور اصل اسکی صحیح میں ہی **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ
المرام میں لکھا ہی کہ صحیح سے مراد صحیح بخاری ہے **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمین فقالوا من انت فقال رسول اللہ فرفعت
الیہ امرأۃ صبیا فقالت ألہذا حج قال نعم ولک اجر رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو مقام روحا میں سو فرمایا کون قوم ہے یہ بولی مسلمان پھر پوچھا اونہوں نے
تو کون ہی فرمایا رسول اللہ کا پھر گود میں لائی انکے پاس ایک عورت ایک لڑکا سو بولی کیا اسکے واسطے بھی حج ہے فرمایا ہاں
اور تجھکو ثواب ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وعن** ابن عباس قال کان الفضل بن عباس ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت امرأۃ من خثعم فجعل ینظر الیہا وتنظر الیہ وجعل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ
اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ أفأحج عنہ قال نعم وذلک
فی حجۃ الوداع متفق علیہ واللفظ للبخاری اور روایت ہے اسی سے کہا تھا فضل بن عباس سوار پیچھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو آئی ایک عورت قوم خثعم کی پھر لگا فضل دیکھنے اسکی طرف اور وہ دیکھنے لگی اسکیطرف اور
لگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھیرنے منہ فضل کا دوسری جانب سو بولی یا رسول اللہ بیشک فرض اللہ کا جو اسکے بندوں پر
ہے حج میں پایا اسنے میرے باپ کو اور وہ بوڑھا بڑا ہے نہیں ٹھیر سکتا اونٹ پر کیا پھر حج کروں میں اسکیطرف سے فرمایا
ہاں اور یہ قصہ ہوا حجۃ الوداع میں روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہی **وعنہ** ان
امرأۃ من جہینۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج
حتی ماتت أفأحج عنہا قال نعم حجی عنہا ارأیت لو کان علی امک دین اکنت قاضیۃ اقضوا
اللہ فاللہ احق بالوفاء رواہ البخاری اور روایت ہے اسی سے کہ ایک عورت قوم جہینہ سے آئی نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کیطرف سو بولی کہ تحقیق ماں میری نے نذر مانی تھی کہ حج کرے پھر اتفاق نہوا حج کا یہانتک کہ مر گئی کیا پھر حج
کروں اسکیطرف سے فرمایا ہاں حج کر تو اسکی طرف سے بھلا اگر ہوتا ماں تیری پر قرض کیا تو ادا کرتی اسے ادا کرو حق
اللہ کا سو اللہ زیادہ ہے لائق وفا کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایما صبی حج ثم بلغ الحنث فعلیہ ان یحج حجۃ اخری وایما عبد حج ثم اعتق

فعلیہ حجۃ اخری رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی ورجالہ ثقات الا انہ اختلف فی رفعہ والمحفوظ
انہ ھو موقوف اور روایت ہی اسی سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو لڑکا کہ حج کرے پہر پہونچی جوانی کو تو اسپر
لازم ہے کہ کری دوسرا حج اور جو غلام کہ حج کرے پہر آزاد ہو تو اسپر دوسرا حج ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور
بیہقی نی اور راوی اسکے ثقہ ہین مگر اختلاف کیا ہی رفع مین اسکے اور محفوظ یہی ہی کہ وہ موقوف ہی **وعنہ**
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ او قریب لی قال
حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ رواہ ابوداود وابن ماجۃ وصححہ
ابن حبان والراجح عند احمد وقفہ اور روایت ہے اسی سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد
کو کہ کہتا ہی لبیک شبرمہ کیطرف سے فرمایا شبرمہ کون ہی کہا بہائی ہی یا قریب میرا فرمایا حج کیا تو نے اپنی طرف سے کہا نہیں
فرمایا حج کر اپنی طرف سی پہر حج کر شبرمہ کی طرف سی روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان
نے اور راجح ہے نزدیک احمد کے وقف اسکا **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نیابت
غیر کی نہین جائز ہے جبتک کہ اپنا حج نہ کرے خواہ مستطیع ہو خواہ نہ ہو اور مذہب اکثر ائمہ کرام کا یہی ہی اور انہین مین سے
ہین امام شافعی اور احمد بن حنبل **احرام باندہنے کے بیان مین عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاھل الشام الجحفۃ ولاھل نجد قرن المنازل
ولاھل الیمن یلملم فھن لھن ولمن اتی علیھن من غیرھن ممن اراد الحج والعمرۃ ومن کان
دون ذلک فمن حیث انشا حتی اھل مکۃ من مکۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والون کیواسطے ذو الحلیفہ اور شام والون کیواسطے جحفہ اور
نجد والون کیواسطے یلملم یہ مقام وہان کو رہنے والون کیواسطے ہین اور ان لوگون کیلیے جو ان مقامون پر اور جگہون
سے حج اور عمرے کی لیے آوین اور جو لوگ انکے اندر ہین وہ جہان سی چاہین یہانتک کہ مکے والے مکہ سے روایت کیا اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے **ف** ذا الحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا کہ مدینے سے تین کوس ہی اور نجد اہل عرب کہتے ہین زمین بلند
کو اور اپنا مشہور عرب کے کا تہامہ سی زمین عراق تک آور قرن منازل نام ایک جگہہ کا ہے قریب طائف کی اور یلملم ایک
پہاڑ ہی دو منزل مکہ سی اور یہہ جگہین احرام باندہنی کی ہین اور جو ان احرام کی جگہون سی اندر رہتا ہو تو اسکی جگہہ احرام کی
گہر سے تا حد حرم ہے اسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کی اور **ابوداود** اور نسائی مین روایت
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات ٹہیرایا عراق والون کی واسطے

ذات عرق اور اصل اسکی نزدیک مسلم کے ہی حدیث سے جابرؓ کے مگر راوی نے اسکے شک کیا ہے رفع مین اسکے اور بخاری مین ہی کہ
تحقیق عمرؓ ہی نے ذات عرق کو میقات ٹہیرایا اور نزدیک احمد اور ابوداود اور ترمذی کے ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات ٹہیرایا پورب والون کیواسطے عقیق **فائدہ** پورب والون سے وہ لوگ مراد ہین کہ گہر انکے خارج
حرم کی جانب شرقی مکہ کے ہین اور عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کے پس شرق والون کیجگہہ احرام کے دو
ہین ایک تو عقیق دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونو جگہون مین سے جس جگہہ پر گذرے وہین سے احرام باندہے **احرام**
کے وجوہ کے بیان اور اسکی صفت کے بیان مین عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَاَهَلَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا
حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے حجۃ الوداع مین سو بعضا ہمارا لبیک پکارتا عمرہ کا اور بعضا ہمارا لبیک پکارتا حج اور عمرہ کا اور بعضا ہمارا لبیک
پکارتا حج کا اور لبیک پکارتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حج کا پس جسنے لبیک پکاری عمرہ کی اسنے احرام اتار ڈالا اور جسنے حج کی لبیک
پکاری یا حج اور عمرے کو جمع کیا انہون نے یوم النحر تک احرام نہ اتارا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف**
حج کرنیوالے تین قسم پر ہین ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہے کہ نری حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام
حج کا اور عمرہ کا دونون کا باندہے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندہے میقات سے حج کے مہینون
مین اور افعال عمرے کے بجالاوے پہر اگر ہدی ساتھہ لایا ہے تو احرام باندہے رہے اور اگر ہدی نہین لایا تو احرام سے
نکل آوے اور مکہ مین ہیٹہا رہے جب ایام حج کے آوین تو احرام حج کا حرم سے باندہے اور حج کرے **احرام باندہنے**
اور اسکے متعلق کے بیان مین عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نہین احرام باندہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مگر نزدیک مسجد کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا
ہے کہ یہ حدیث ردہے اس شخص کا جو کہ کہتا ہی کہ احرام باندہا ہے آنحضرتؐ نے بیدا سے اور ایک روایت مین ہی کہ درخت کے پاس
سے اور کہا سبل مین کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ افضل احرام باندہنا ہے میقات سے نہ پہلے اس سے اور اگر احرام
باندہا پہلے اس سے پس کہا ابن منذر نے کہ اجماع کیا ہے اہل علم نے کہ یہ حرام ہے یا مکروہ اسلیے کہ قول صحابہ کا کہ جگہہ
سفر کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اہل مدینہ کے ذا الحلیفہ کو یہ چاہتا ہے کہ احرام میقاتون پر باندہا جاوے اور

مسند امام احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی خلاد بن السائب
سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پہر حکم کیا مجکو کہ حکم
کرون مین اپنے یارونکو کہ اونچی کرین اپنی آواز لبیک مین اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور ترمذی مین
روایت ہی زید بن ثابت سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق اسنے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارے کپڑے احرام کے
لیے اور غسل کیا اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی
اور بیہقی اور طبرانی نے یہی حدیث زید بن ثابت سے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو عقیلی نے اور شاید
اس مین ضعف اسلیے ہے کہ اسکے اسناد کے راویون مین عبد اللہ بن یعقوب مدنی ہی اور جس شخص نے ترمذی کی اسحدیث
کے حسن کہنے پر انکار کیا ہے اسکو ابن ملقن نے شرح منہاج مین یہ جواب دیا ہے کہ شاید ترمذی نے حال عبد اللہ بن یعقوب
کا جو کہ اسحدیث کی اسناد مین ہے معلوم کر لیا ہوگا اور یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ احرام باندہنے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے
اور یہی مذہب ہے اکثر لوگون کا اور کہا ناصر نے کہ واجب ہے اور کہا حسن بصری اور مالک نے کہ وجوب ہونیکا احتمال ہے اور
بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچہے گئے کیا پہنے
احرام والا کپڑون سے فرمایا نہ پہنے قمیص اور نہ عمامے اور نہ پاجامے اور نہ ٹوپیان اور نہ موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے جوتی
اور پہنے موزے اور کاٹ ڈالے اسکو ٹخنون کے نیچے سے اور نہ پہنے وہ کپڑا کہ لگا ہو اس مین زعفران اور نہ ورس اور عبارت
مسلم کی ہے **ف** ورس نام ایک گہاس کا ہے اس سے زرد رنگ کرتے ہین اور **بخاری اور مسلم** مین روایت ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مین خوشبو لگاتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو انکے احرام کیواسطے پہلے احرام باندہنے
کے اور احرام اتارنیکے وقت کعبہ کیطرف پہرنیسے پہلے اور **مسلم** مین روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہ کرے احرام والا اور نہ نکاح کراوے محرم کسیکا اور نہ پیام کرے **ف**
یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ محرم کو کسیکا نکاح کردینا بولایت یا بوکالت درست نہین اور **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے
ابی قتادہ انصاری سے قصے مین شکار کرنیکے اسکے گورخر کو جب کہ احرام مین نہ تہے کہا پہر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے یارون کو اور وے احرام مین تہے کسینے تم مین سے حکم کیا یا کچہ اشارہ کیا اسکیطرف بولے نہین فرمایا کہاؤ
جو بچ رہا اسکا گوشت اور **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے صعب بن جثامہ اللیثی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ہدیہ لایا
واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت مقام ابوا مین تہے یا ودان مین سو پہیر دیا اسکو پہر اسکو دیکہا اور فرمایا
ہمنے پہیر دیا اسکو نہین مگر اسواسطے کہ تحقیق ہم محرم ہین **ف** ابی قتادہ کی حدیث جو کہ اس سے پہلے گذری اس مین یون آیا

ہے کہ صحابہ محرم نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو گورخر کا گوشت کھانیکو ارشاد فرمایا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب خود محرم تھے تب اسکو کھانیکے واسطے نہ لیا پس تطبیق ان دونو حدیثون کی یون دی جاتی ہے جیسا کہ کہا امام شوکانی نے
دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہین کہایا اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ خاص حضرتؐ کے واسطے لایا گیا تھا
اور جسکا حکم صحابہ کرام کو کھانیکے لیے فرمایا وہ شکار انکے واسطے نہین کیا گیا تھا پس حاصل ان دونو حدیثون کا یہ ہوا کہ جو شکار
کہ خاص محرم کے لیے کیا گیا ہو اسکا کھانا درست نہین اور جو محرم کے لیے نہ کیا ہو کسی اور نیت سے کیا ہو تو اسکا کھانا درست ہے
اور بخاری و مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین موذی
ہین ماری جاوین حرم مین بچھو اور چیل اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی احرام مین اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے کعب بن عجرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اٹھا لیگئے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور جوئین ٹپکتی تھین میرے منہ پر سو فرمایا مجھے
معلوم نہ تھا کہ تجھے اسقدر ایذا پہونچیگا جو مین تیرے ساتھ دیکھتا ہون نہین پہنچتا ہون مین کہ پاوے تو بکری کھلانے نہین
فرمایا روزہ رکھ تین دن یا کھانا کھلا چھہ مسکین کو ہر مسکین کو آدہا صاع اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہا جب فتح کیا اللہ تعالی نے اوپر رسول اپنے کے مکہ کو کھڑے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین سو
حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے باز رکھا مکہ سے ہاتھی والون کو اور مسلط کیا اسپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنے اور مومنون کو اور بیشک حلال نہین ہوا کسی کو جو تھے میرے پہلے اور بس حلال ہوا میرے لیے ایک ساعت
دن مین اور تحقیق وہ نہین حلال ہے کسیکو میرے بعد سو نہ بھڑکا وین شکار کو اسکے اور نہ کاٹا جاوے کانٹا اسکا اور نہین حلال
ہے گری چیز اسکی مگر واسطے ڈھونڈھنے والے کے اور جسکا مارا گیا کوئی سو وہ اختیار رکھتا ہے سو کہا حضرت عباس نے اذخر
کو چھوڑ کر یا رسول اللہ سو ہم ڈالتے ہین اسے قبرون مین اپنی اور گھرون مین اپنی سو فرمایا اذخر کے سوا **ف** یہ قصہ کلام اللہ
مین سورہ الم ترکیف مین مشہور ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ ایک روایت مین آیا ہے اور نہ اٹھاوے
کوئی چیز مگر وہ شخص کہ مشہور کرے اسکو یعنے جسطرح کہ اور جگہون مین مشہور کیا جاتا ہے اور اختیار رکھتا ہے یعنے یا
خونبہا یا فدیہ دے یا اسکو قتل کر ڈالے اور اذخر نام ایک گھاس کا ہے سونا چاندی اور لوہے کی گلانے کے لیے لوہارون اور سنارون
کے کام آتا ہے اور گھرون کی چھتون کو ڈھانپنے کو کام بھی آتا ہے عباسؓ نے پوچھا اسکا کیا حکم ہے تب فرمایا حضرتؐ نے مگر اذخر
یعنے اسکو اکھاڑنا تو جائز ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ابراہیم نے حرم ٹھیرایا مکے کو اور دعا کی اسکے لوگون کے واسطے اور مین نے حرم مقرر کیا مدینہ کو جیسا

حرم ٹھیرایا ابراہیم نے مکہ کو اور مینے دعا کی صاع میں اسکے اور مد میں اسکے دوگنا جو دعا کی ابراہیم نے مکہ والوں کے لیے
ف ظاہر یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ شکار کرنا اور درخت وغیرہ کا کانٹا مدینے کے عیر سے ثور تک حرام ہیں اور عیر
اور ثور دونو پہاڑونکا نام ہے اور وہ مدینہ منورہ کی دونو طرف ہیں اور مسلم میں روایت ہے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے (کوہ) عیر کے درمیان (کوہ) ثور تک **صفت حج اور مکہ**
میں داخل ہونیکے بیان میں عن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَحَرْتُ ھٰھُنَا وَمِنًی کُلُّھَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ ھٰھُنَا وَعَرَفَةُ کُلُّھَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ
ھٰھُنَا وَجَمْعٌ کُلُّھَا مَوْقِفٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی
کی مینے یہاں اور منا تمام قربانی کیجگہہ ہے سو قربانی کرو اپنے ڈیرون میں اور ٹھیرا میں یہاں اور عرفات سارا موقف ہی
اور کھڑا ہوا میں یہاں اور جمع سارا اسکا موقف ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** جمع نام مزدلفہ کا ہے اور یہ
نام اسکا اسلیے مقرر ہوا کہ آدم علیہ السلام اور حوا اسی مقام پر اکٹھے ہوئے تھے اور مسلم میں روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا سو نکلے ہم انکے ساتھ یہانتک کہ آئے ہم ذوالحلیفہ میں بچہ پیدا ہوا اسما بنت
عمیس کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کری اور لنگوٹ کری کپڑے کی اور احرام باندہے اور نماز پڑہی نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے مسجد میں (ذوالحلیفہ) کی پھر سوار ہوئے ناقہ قصوی پر (کہ نام ہے اونٹنی آنحضرت کا) یہانتک کہ جب پہونچی وہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو بیدا میں کہ نام ایک گاؤن کا ہے آواز دی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید کے ساتھ حاضر ہون میں
اے اللہ حاضر ہون میں حاضر ہون میں نہیں کوئی تیرا شریک حاضر ہون میں سب خوبیان اور نعمتیں تجھی کو ہیں اور راج نہیں
کوئی تیرا شریک یہانتک کہ جب آئے ہم کعبہ کے پاس چوما حضرت نے حجر اسود کو پھر تیز چلے تین پھیرے اور عادت پر چار پھیرے
پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس پھر نماز پڑہی پھر پھری حجر اسود کیطرف اور چوما اسے پھر نکلے دروازے سے صفا کیطرف پھر جب
نزدیک ہوئے صفا سے پڑہا کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون سے اللہ کے ہیں شروع کرتا ہون جس سے شروع کیا اللہ نے اور چڑہے
صفا پر یہانتک کہ دیکھا کعبے کو پھر منہ کیا قبلے کیطرف پھر توحید بیان کی اللہ کی اور بڑائی کہی اور فرمایا نہیں لائق پوجنے
کے مگر اللہ فقط نہیں شریک اسکا کوئی اسیکا راج ہے اور اسکو خوبیان ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر کہتا ہے نہیں لائق پوجنے
کے مگر اللہ سچا کیا اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی اور ہرایا کافرون کو جسحال میں وہ تنہا ہے پھر دعا کی درمیان اسکے تین
مرتبہ پھر اترے چلنے کو مروہ کیطرف یہانتک کہ جب نیچے آئے پاؤن انکے بطن وادی میں پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑہ گئے
چلے مروہ کیطرف تو کیا مروہ پر جیسا کیا تہا صفا پر پھر ذکر کی ساری حدیث اور اسمین یہ ہے سو جب ہوئی آٹھوین ذی الحجہ کی

متوجہ ہوئی منا کی طرف (منا کو منا اسلیے کہتے ہین کہ اس مین خون گرای جاتی ہین یعنے بہ سبب ذبح ہونے بکریون وغیرہ
کے) اور سوار ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہر پڑہی منا مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر پہر ٹہیرے تہوڑا یہانتک کہ
نکلا سورج پہر چلے یہانتک کہ آئی میدان عرفات مین پہر پایا خیمہ کہڑا واسطے آپکے نمرہ مین (یعنے پہاڑ مین) پہر اُترے
اس مین یہانتک کہ جب ڈہلا سورج حکم کیا قصوی کو سو پالان کیا گیا اسپر واسطے آپکے پہر آئے بطن وادی مین پہر خطبہ
سنایا لوگون کو پہر اقامت کہنے کا حکم کیا پہر پڑہی ظہر پہر اقامت کہنے کا حکم کیا پہر پڑہی عصر اور نہ پڑہی انکے بیچ مین کچہ
پہر سوار ہوئی یہانتک کہ آئے ٹہیرنے کی جگہہ مین پہر کیا پیٹ ناقہ اپنی قصوی کا پتہرون کیطرف اور کیا جبل المشاۃ
کو (کہ نام ایک جگہہ کا ہے) آگے اپنے اور منہ کیا قبلے کو پہر برابر کہڑے رہے یہانتک کہ ڈوبا سورج اور گئی زردی تہوڑے
یہانتک کہ جب غائب ہوا گردا آفتاب کا پہرے اور کہینچی قصوی کی مہار یہانتک کہ تحقیق سر اسکا پہنچا تہا حضرت کے
پاؤن کو موزہ کی نعل تک اور اشارہ کرتے داہنے ہاتہہ سے لپنے ای لوگو چین سے چلو چین سے چلو جب آئی پہاڑ پر ڈہیلی
کی مہار تہوڑی یہانتک کہ چڑہے یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین پہر نماز پڑہی اس مین مغرب اور عشا کی ایک اذان اور دو اقامت
سے اور نہ نفل پڑہے انکے بیچ مین کچہ پہر لیٹے یہانتک کہ فجر ہوئی پہر نماز پڑہائی فجر کی جب روشن ہوئی انکو صبح ایک
اذان اور اقامت سے پہر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے مشعر الحرام مین (یعنے درمیان دو پہاڑون مزدلفہ کے) پہر
منہ کیا قبلے کیطرف پہر دعا کی اور تکبیر پڑہی اور تہلیل کہی پہر کہڑے رہے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب روشن پہر چلے
پہلے سورج نکلنے یہانتک کہ آئے وادی محسر مین (کہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منا کی) پہر تیز چلایا ناقہ
کو تہوڑا پہر چلے بیچ کی راہ جو نکلتی ہے جمرہ کبرے پر (یعنے جمرہ عقبہ پر کہ نام ایک منارہ کا ہے اور وہان کئی منارہ
ہین کہ انپر سنگریزے مارتی ہین) یہانتک کہ آئے اس جمرہ پاس جو درخت کے پاس ہے پہر مارین اسکو سات کنکریان
تکبیر کہتے ہوی ساتہہ ہر کنکری کے مانند کنکریون خذف کی یعنے جو کہ انگلیون مین رکہکر پہینکتے ہین) مارین
کنکریان میدان کی بیچ مین سے پہر پہر آئے قربانی کی جگہہ کے پاس پہر نحر کیا پہر سوار ہوئے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم پہر پہرے بیت اللہ کیطرف پہر نماز پڑہی مکہ مین ظہر کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نماز جمع کرکے پڑہتے تب ایک اذان اور دو تکبیرین ہوتین اور یہ ہے مذہب امام شافعی اور زفر اور بعضے
اور اماموں کا اور مذہب ابو حنیفہ اور امام احمد اور بہت علما کا یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک تکبیر کہی جاوے اور
نیز یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جب جمع کرکے ظہر اور عصر یا مغرب اور عشا پڑہے تو سنتین پڑہنی ان مین ضرورات
سے نہین ہین اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے

اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین داخل ہوئے اوپر سے اسکے اور نکلے نیچے سے اسکے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ وہ نہ آتے تھے مکے مین بغیر سونے کے ذی طوی مین کہ نام ایک جگہہ کا ہے
نزدیک مکے کے اندر حرم کے) یہانتک کہ صبح ہوتی اور غسل کرتے اور ذکر کرتے اسکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور
بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے کہ کہا حکم کیا صحابہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ رمل کرین یعنے دوڑ کر چلین) تین شوط (کہ طواف کے ایک پھیرے کو کہتے ہین اور مشے کرین (یعنے آہستہ چار
شوط) درمیان دو رکنون کے اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہا کہ نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو بوسہ لیتے (بیت اللہ کا) سوا دو رکنون کے جو یمن کیطرف ہین اور بخاری اور مسلم مین روایت
ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اسنے چوما حجر اسود کو اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ ضرر پہنچا
سکتا ہے نہ نفع اور اگر مین دیکھتا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چومتے تجھکو تو نہ چومتا مین تجھکو اور
مسلم مین روایت ہے ابی طفیل رضے اللہ عنہ سے کہ کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے بیت
اللہ کا اور لگاتے حجر اسود کو اپنے ساتھہ کی لکڑی اور چومتے لکڑی کو اور مسند امام احمد اور ابوداود
اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے یعلے بن امیہ رضے اللہ عنہ سے کہ کہا طواف کیا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے داہنی بغل سے بائین مونڈھے پر ڈالا سبز چادر کو اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور بخاری
اور مسلم مین روایت ہے انس رضے اللہ عنہ سے کہ کہا لبیک کہتا تھا سنا مین لبیک کہنے والا سو نہ انکار کرتا کوئی اسپر
اور تکبیر کہتا تکبیر کہنے والا سو نہ انکار کرتا کوئی اسپر اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے کہ کہا
بھیجا مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھہ یا کہا ضعیفون کے ساتھہ جمع (یعنے مزدلفہ) سے رات کو اور بخاری
اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اذن چاہا سودہؓ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے مزدلفہ کی رات کو کہ چلے پہلے اسکے اور تھے وہ ثبطہ یعنے جسیمہ سو اذن دیا حضرتؐ نے ان کو اور مسند
امام احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ
کہا فرمایا ہمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مارو کنکر جب تک نکلے سورج اور اس مین انقطاع ہے اور
ابوداود[11] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضے اللہ عنہا سے کہ کہا بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو نحر کی
رات کو سو کنکری ماری اونہون نے جمرہ کو پہلے فجر کے پھر گئین پھر طواف افاضہ یعنے طواف زیارت کا کیا
اور اسناد اسکی مسلم کی طرز پر ہے اور مسند[12] امام احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور

[11] یہ حدیث بلوغ المرام کی باب الحج مین ہے [12] یہ حدیث ابوداود مین جو کہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین دہلی مین چھاپا گیا اسکے جلد اول کے صفحہ ۲۶۶ مین ہے اور بلوغ المرام کے باب الحج

ابن ماجہ مین روایت ہے عروہ بن مضرس رضے اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پای نماز ہمارے
جو یہی یعنے مزدلفہ مین پہر ٹہیرا رہا ہمارے ساتہہ جبتک کہ چلین ہم اور ٹہیرا عرفات مین پہلے اسکے رات کو یا دن کو سو
تحقیق تمام ہوا حج اسکا اور پوری کین اسنے حج کی شرطین ریعنے اتاری آلایش اپنی یعنے بال منڈوائے اور نہایا اور
خوشبو لگائی اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے اور بخاری مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ مشرک نہ پہرتے تہے مزدلفہ سے جبتک نکلے سورج اور کہتے تہے روشن ہو کوہ ثبیر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے خلاف کیا انکا پہر پہرے سورج کے نکلنے سے پہلے ف ثبیر نام ایک پہاڑ کا ہی اور وہ مشہور ہے منا کی بائین
طرف اور مکہ کے سب پہاڑون سی وہ بڑا پہاڑ ہے اور بخاری مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور
اسامہ بن زید سی کہا دونون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لبیک کہتے جبتک کنکر مارتے جمرہ عقبہ کو ف
جمرہ عقبہ اور جمرہ کبری ایک ہی ہی اور جمرہ کہتے ہین منارہ کو اور وہان کئی منارے ہین کہ انپر سنگریزے مارتے
ہین اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اسنے کیا بیت اللہ کو بائین اپنے اور منا کو داہنے
اپنے اور ماری جمرہ کو سات کنکریان اور کہا یہ وہ مقام ہے کہ نازل ہوئی آنحضرت پر سورہ بقرہ اور مسلم مین
روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ماری کنکری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرے کو قربانی کے دن دوپہر کے
اندر اور بعد اسکے دوسرے دن جب ڈہلا سورج اور بخاری مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ تحقیق وہ
مارتے تہے پہلے منارہ کو سات کنکریان ریعنے جمرۃ الدنیا کو کہ نام ایک منارہ کا ہے اور یہ نام اسکا اسلیے مقرر
ہوا کہ وہ نزدیک ہے مسجد خیف کے اور اسکو جمرہ اولی بہی کہتے ہین تکبیر کہتے پیچہے ہر کنکری کی پہر آگے بڑہتے
یہانتک کہ آتے زمین نرم پر ریعنے قصد کرتے زمین نرم کیطرف پہر کہڑے ہوتے پہر منہ کرتے قبلے کی طرف پہر کہڑے رہتے اور دعا کرتے
پہر اوٹہاتے ہاتہہ اپنے پہر مارتے جمرہ وسطے کو پہر لیتے بائین جانب پر آتے زمین نرم پر اور کہڑے ہوتے منہ کرکے
قبلہ کیطرف پہر دعا کرتے پہر اٹہاتے ہاتہہ اپنے اور کہڑے رہتے دیر تک پہر مارتے جمرہ عقبہ کو درمیان سی وادی
کے اور نہ کہڑے رہتے اسکے پاس پہر پہرتے اور اسیطرح دیکہا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اور
بخاری اور مسلم مین روایت ہی اسی سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ رحم کر سر منڈانے
والون پر بولے اور کترانے والون پر یا رسول اللہ فرمایا تیسری دفعہ اور کترانے والون پر اور بخاری اور مسلم
مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضے اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ٹہیرے حجۃ
الوداع مین پہر لگے پوچہنے ان سی پہر کہا ایک شخص نے نہ جان کر حلق کیا مینے پہلے ذبح کے فرمایا ذبح کراو

نہین گناہ اور آیا دوسرا ابہر کہا نہ جان کر ذبح کیا مینے پہلے کنکر مارنے کے فرمایا رمی کر اور حرج نہین پہر پوچہے
گئے اس دن کسی چیز کے پہلے کرنے اور پیچہے کرنے سے مگر فرمایا کر اور کچہ گناہ نہین اور **بخاری**[۱] مین روایت ہی
مسور ابن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذبح کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اصحاب
اپنے کو ایسیکا اور **مسند امام احمد** اور **ابوداود** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کنکر مار چکے اور سر منڈوا چکے تم البتہ حلال ہوی تم کو خوشبو اور ہر چیز سوا
عورت کے اور سند مین اسحدیث کے ضعف ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اس حدیث کو
دارقطنی اور بیہقی بہی اور اسکی اسناد مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور وہ ضعیف ہی اور **ابوداود** مین روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے عورتون پر سر منڈوانا اور بس
عورتون پر کترانا ہے اور اسناد اس حدیث کی حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث
کو طبرانی بہی اور تحقیق قوی کہا ہے اسکی اسناد کو بخاری نے اپنی کتاب تاریخ مین اور ابوحاتم نے علل مین
اور حسن کہا اسکو حافظ ابن حجر نے اور معلول کہا اسکو ابن قطان نے اور رد کیا ابن قطان کا ابن المواق
نے پس پہونچا وہ صواب کو اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق عباس بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ نے اذن طلب کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رہے مکہ مین منا کی راتون کو پانی پلانے کے
سبب حکم دیا ان کو اور **ابوداود** مین روایت ہے سرا بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے کہ کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن رؤس (یعنے قربانی کے دوسرے دن) سو فرمایا کیا نہین ہے یہ دن تشریق کے بیچ
کا ذکر کی تمام حدیث اسناد اسحدیث کی حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا ہے اس
حدیث سے ابوداود اور منذری نے اور کہا مجمع زوائد مین کہ راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہین اور **مسلم** مین روایت
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو طواف تیرا کعبہ کو اور دوڑنا
صفا اور مروہ کے بیچ کفایت کرتا ہے تجہ کو تیرے حج اور عمرے کے واسطے اور **مسند امام احمد** اور **ابوداود**
اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
رمل نہ کیا ساتون شوط مین طواف افاضہ (یعنے طواف زیارت) مین اور صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے
ف معنے رمل کے جلدی چلنے کے ہین ساتہہ نزدیک پاؤن رکہنے کے اور **بخاری**[۲] مین روایت
ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی پہر

[۱] یہ حدیث طلوع الرام کے باب الیضاً مین ہے ۔ [۲] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹہ کے صفحہ ۲۳۶ مین ہے ۔

سوے ایک نیند وادی محصب مین پہر سوار ہو کر آئے بیت اللہ کی طرف پہر طواف وداع کیا سوار ہو کر **ف** محصب نام ایک مکان فراخ کا ہے درمیان منا اور مکہ کے اور وہ درمیان دو پہاڑون کے ہے مقبرون تک اور ابطح بہی اسکو کہتے ہین اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نکرتی تہین ایسا یعنے اوترنا ابطح کے مقام مین اور کہتی تہین بس اوترے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ تہی وہ منزل آسان انکے نکلنے کو اور **بخاری** اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے کہ کہا حکم کیے گئے لوگ کہ ہو آخر وقت ان کی حضرت کا طواف بیت اللہ کے ساتہہ مگر آپنے تخفیف کیا (طواف وداع) کو حیض والی سے

حج کے نہ ملنے اور محرم کے روکے جانیکے بیان مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَاۗءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے کہ کہا تحقیق گہیرے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر سر منڈایا اور صحبت کی اپنی بی بیون سے اور ذبح کیا ہدی کو آپنے اور عمرہ کیا اگلے سال کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** احصر یعنے حضرت عمرہ کا احرام باندہکر مکے کو چلے تہے تو مشرکون نے انکو روکا حدیبیہ مین پس حضرت احرام سے نکل آئے اور **بخاری** اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے پاس سو بولی یا رسول اللہ مین ارادہ کرتی ہون حج کا اور مین مریض ہون تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کو چل اور شرط کر کہ تحقیق مکان احرام کہولنیکا میرے وہ ہی جہان تو روکی تو مجہے ای اللہ **فائدہ** یعنے جس جگہہ مجہہ کو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اس جگہہ احرام سے باہر نکل آونگی مین مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کا یہی ہے کہ احصار یعنے رکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا اسلیے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعہ کو ساتہہ شرط کرنے کی کیونکہ بے فائدہ تہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے احصار بسبب مرض کے بہی ہوتا ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے حجاج بن عمر انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوی (یعنے پاؤن اسکا) یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال (یعنے جائز ہے اسکو کہ ترک کری احرام کو اور پہر آوے اپنے وطن کی طرف) اور اسپر حج ہے اگلے سال اور زیادہ کیا ابو داؤد نے ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** مسک الختام شرح

بلوغ المرام مین ہو کہ ایک نسخہ مین حسن صحیح بھی ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے اور تورپشتی نے کہا ہے کہ ضعیف کہنا اس کو باطل ہے انتہے * اب واضح ہے کہ حدیثین مسائل احکام حج کی بہ نسبت اور مسائل کے زیادہ ترہین اگر سب کی سب لکھی جاوین تو ایک اور جلد ایسی ہی تیار ہوتی ہے اسلیے مسائل ضروری کہ جنکو مولوی **محمد حسین** صاحب محدث بٹالوی نے واسطے بعض احباب کے کتب احادیث سے بطور اختصار نکالا ہے متن مین اور اس کے حاشیہ مین عبارت **فتح المغیث لفقہ الحدیث** کی جو کہ اس سے بھی زیادہ تر مفید ہے لکھی گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم حج کی تین قسمین ہین رحج مفرد۔ تمتع۔ قران) حضرت کا فعل قران تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی تمنا کی ہے اسلیے شافعی تمتع کو افضل بتاتے ہین اور اس مین سہولت بھی ہو کہ دیر تک احرام مین رہنا مشکل ہے تمتع کی نیت ہو تو یلملم کے قریب غسل بہ نیت احرام کرے اور پاجامہ کرتا عمامہ موزہ۔ ٹوپی اتار کر تہ بند و چادر اوڑھ لے اور خوشبو ملے تو اسکا استعمال کرے جب یلملم کے محاذی ہو پہنچے جس کو جہاز والے بتلاتے ہین عمرہ کا احرام باندہے اگر کسی نماز فرض کا وقت ہو بعد فرائض کے احرام باندہے ورنہ احرام کے واسطے دو رکعت نفل پڑہ لے اور نیت عمرہ کی کرے اور کہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ یعنے حاضر ہون مین ای میری معبود تیری عبادت کو ساتھ عمرہ کے پہر اور تلبیہ یہ کہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ پہر یہ تلبیہ دخول الحرم تک جاری رکہے یا تقبیل حجر اسود تک علی اختلاف القولین اور یون بھی آیا ہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ اور بعد تلبیہ دعا مغفرت و طلب جنت و رضای الٰہی بھی آئی ہے خصوصا جب نیچی یا بلند زمین پر جاوی یا سواری پر چڑہے مسئلہ جسکو یلملم کی ٹہیک محاذاۃ میسر نہ ہو تو وہ پہلے ہی احرام باندہ لے سو منع احرام سے اول بھی درست ہے مسئلہ حالت احرام مین خوشبو سے بچو اور جنگ و جدال اور شکار خشکی سے اور بال و ناخن کٹانے سے اگر کوئی غیر محرم اپنے لیے شکار کری اور اس مین سے اسکو دی تو اسکو کہانا اسکا حلال ہے مسئلہ اگر ان افعال منہی عنہا سے کوئی فعل کری تو اس سے احرام باطل نہین ہوتا کفارہ لازم آتا ہے مسئلہ محرم پہول سونگہے آئینہ دیکہے انگوٹھی پہنے ہمیانی وغیرہ کمر سے باندہے کپڑے بدلا کرے مسئلہ جب کعبے کے قریب پہنچے تو غسل واسطے دخول مکہ کے کرے لیکن بہ نیت تعبد نہین کرنو دیتے جب کعبہ شریفہ پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَكْرِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَبِرًّا جب داخل ہو تو مسعی کی طرف سے

داخل ہو اور آتے ہی حجر اسود کو بوسہ دے اور دہنی طرف سے طواف شروع کرے جب رکن یمانی اور رکن یمانی مغربی وجنوبی کونے
بیت اللہ کا نام ہے) پر پہنچے تو اسکو ہاتھ سے بوسہ دے اور بائین رکن یمانی وحجر اسود کے یہ دعا پڑہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً
وَفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پہر حجر سے حجر تک ایک شوط ہے یعنے پہیرا) طواف ہوا اسیطرح پر سات
شوط پوری کرے ان مین تین اول مین رمل بہی ہے اور تیز چلنا اور چار شوط مین آہستہ پہر رمل والی تین شوط مین بہی
مابین رکن یمانی وحجر اسود کے رمل کا حکم نہین ہے مسئلہ حالت طواف مین چادر کو داہنے ہاتھہ کی بغل سے نکالکر بائین
کندہے پر ڈالی اسکو اضطباع کہتے ہین مسئلہ طواف کے ہر شوط مین حجر اسود کو بوسہ دے اور اپیر رخسارہ رکہے اور پیشانی لگاوے
اور بسم اللہ واللہ اکبر کہے اور اگر ازدحام سے میسر نہو سکے تو اشارہ کے ساتھہ بوسہ دے یا کوئی چیز اس سے لگا کر اسکو چومے
مسئلہ بوقت رویت کعبہ یا تقبیل حجر اسود جاہل لوگ استفتاح نماز کی طرح رفع یدین کرتے ہین یہ امر احادیث مین پایا نہین
گیا جب سات شوط ہو چکین تو مقام ابراہیم مین کہڑا ہووے بیان آنحضرت نے یہ آیت بہی پڑہی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی کہڑے ہوکر دو رکعت نماز طواف پڑہے جس مین رکعت اول مین قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ہو اور ثانی مین قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعد فراغ پہر حجر کا استلام کرے اور باب الصفا سے نکلے اور صفا پر کہڑا ہو کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ
بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا کَرْبًا اِلَّا کَشَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً
اِلَّا قَضَیْتَهَا تین بار پڑہے پہر مروہ کی طرف چلے اور میلین اخضرین کے مابین تیز چلے جب مروہ پر پہونچے تو وہان بہی مثل صفا کی
پڑہے یہ ایک شوط ہوا اسی طرح سات شوط پوری کرے جن مین سے آخر شوط مروہ پر پورا ہوگا اور بیچ مین صفا مروہ کے یہ دعا
پڑہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ جب سات شوط سعی کے پوری ہوگئے تو عمرہ تمام ہوا اب احرام کہولے
بال سر کے کترادے اور کپڑے معمولی پہنے اور مکہ مین رہے اور جب جی چاہے رات دن طواف کیا کرے اور ملتزم اور حطیم مین دعائین کیا
کرے پہر جب آٹھوین تاریخ ہو (جسکو یوم الترویہ کہتے ہین) تو حج کا احرام باندہے اللہم لبیک بالحج پکارے اور تمام تلبیہ پکار تا منا
کیطرف چلے اور وہان پہنچکر ظہر وعصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز پڑہے اور پہر وہان سے فجر پڑہکر بعد طلوع آفتاب عرفات
کو جاوے تلبیہ اور تکبیرات کہتا ہوا وہان مقام کرے بعد زوال خطبہ سنکر ظہر وعصر جمع کرے پہر خاص موقف نبوی مین جو جبل
الرحمۃ سے متصل ہے جہان بڑے بڑے پتہر ہین اور اسکے آگے ریگ کے تودہ دراز ہین کہڑا ہووے اگر وہان نہ جاسکے تو تمام عرفات
موقف ہے اور وہان یہ دعائین پڑہے پہلی دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ

ونُسُکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک ربّ تراثی اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر و
وشتات الامر اللّٰھم انی اعوذ بک من شر ما تجیٔ بہ الریح اللّٰھم انک تسمع کلامی وتری مکانی وتعلم
سرّی وعلانیتی لا یخفی علیک شیٔ من امری انا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر
المعترف بذنوبہ اسألک مسألۃ المسکین وابتہل الیک ابتہال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف
الضریر من خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عیناہ وذل جسدہ ورغم انفہ لک اللّٰھم لا تجعلنی
بدعائک شقیا وکن بی رؤفا رحیما یا خیر المسئولین ویا خیر المعطین **دوسری دعا** لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر **تیسری دعا** لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر اللّٰھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی
نورا وفی بصری نورا اللّٰھم اشرح لی صدری ویسر لی امری اعوذ بک من وسواس الصدر وشتات
الامر وفتنۃ القبر اللّٰھم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النھار وشر ما تھب
بہ الریاح ومن شر بوائق الدھر پھر عرفات سے بعد غروب آفتاب کے واپس ہو کر تلبیہ کہتا ہوا مزدلفہ مین پہونچے اور
نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھے اور رات وہان کاٹے پھر فجر کو غلس مین پڑھ کر وہان سے سوار ہو اور مشعر الحرام مین کہ وہ
مزدلفہ مین ہے آکر ٹھیرے اور رو بقبلہ ہو کر دعا تکبیر وتہلیل کہے اور خوب اسفار کرے اور قبل طلوع آفتاب منی کو چلے
جب بطن محسر مین پہونچے تو سواری کو تیز چلاوے اور رستہ سے سات کنکریان چن لے اور بعضے سب دنون کو واسطے وہین
سے چن لیتے ہین اور منی مین پہونچ کر جمرۃ العقبہ جو مکہ کی طرف واقع ہے رمی کرے اس ہیئت سے کہ منہ اسکی داہنی طرف
ہو اور کعبہ بائین طرف اور ہر کنکر کے ساتھ تکبیر کہے اس دن اور جمرات کی رمی نہین ہے اور حلال ہوئین اب اس کو
سب چیزین جو محرم کو حرام تھین حلال ہو گئین بجز جماع کے جو بعد طواف زیارت کے حلال ہو گا پھر مسجد خیف مین
اگر خطبہ سنے بعد خطبہ کے قربانی کرے پھر حلق سر کراوے پھر طواف کعبہ کو جس کو طواف فرض اور طواف زیارت
بھی کہتے ہین جاوے اور وہان بدستور سابق طواف وسعی صفا ومروہ بجا لاوے اور آب زمزم پیے اور بدن پر ڈالے
پھر اسی دن منی مین آوے اور تین دن ہے ہر دن بعد زوال آفتاب رمی تینون جمرات کی کرے پھر مکہ مین آوے اور جب
تک چاہے رہے اور جب قصد گھر کا یا مدینہ کا کرے تو ایک طواف اور کرے جسکو طواف وداع کہتے ہین اسکے بعد سعی
نہین ہے اور نہ اس مین احرام شرط ہے اور نہ اس مین رمل ہے **مسئلہ** عرفات کا وقوف ایک رکن اعظم حج کا ہے
جس کا یہ فوت ہوا اسکا حج نہ ہوگا اور جس نے قبل طلوع فجر یوم النحر کے عرفات سے گذر کیا اسکا حج ہو گیا خاص موقف

نبوی کا وقوف سنت ہی اور ادای فرض ہر جگہہ عرفات سے ہو سکتا ہے مسئلہ رستہ مین سواری کو مار پیٹ کر کے دوڑا تا نہ لاوے آہستہ چلے اور اگر کہین جگہہ فراخ پاوے تو کچہ تیز کرے مسئلہ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ کے بعد موقوف کرے بجای اسکے تکبیرات ہین تمام ایام منے مین تکبیرات کہے مسئلہ رمی جمرہ عقبہ قبل زوال ہے بعد طلوع آفتاب اور رمی باقی ایام مین ہر سہ جمرات کو بعد زوال ایام تشریق کے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ہین جو رمی جمرہ اولی و وسطے کرے تو بعد رمی بمکان ہموار مین کہڑا ہو کر دعا کرے اور وقوف و دعا جمرۃ العقبہ مین نہین ہے ترتیب اعمال یوم نحر مین سنت ہے۔ رمی ذبح حلق طواف سو اگر کچہ تقدم تاخر ہو جاوے تو مضائقہ نہین مسئلہ طواف زیارت بہی ایک رکن عظیم حج کا ہے اور فرض ہے لیکن خاص کر یوم نحر مین ہونا فرض نہین ہے افضل و سنت ہے اگر اس دن نہ ہو سکے تو دوسرے دن بہی ہو سکتا ہے مسئلہ قربانی بکری ہو تو دو سال کی بے عیب اور دنبہ ایک سال کا اور اونٹ و گاے مین سات آدمی شریک ہو سکتے ہین اور قربانی کی کہال کو صدقہ کرے اجرت مین قصاب کو نہ دے مسئلہ حلق یوم نحر افضل ہے اور قصر بہی یکتفی ہے یہ ہے بیان حج تمتع کا اگر حج مفرد کرے تو بدستور میقات سے احرام حج باندہے پس پہلے بدستور طواف کرے اور سعی پہر حلال نہ ہو آٹھوین کو منے جاوے اور منے عرفات سے فارغ ہو کر دسوین کو مکہ مین طواف زیارت کرے بعد سعی بدستور اس مین فرق یہی ہے کہ بیچ مین حلال ہونا نہین ہے اور مفرد والے پر قربانی نہین ہے اور اس مین دو دفعہ سعی کی حاجت نہین ہے صرف پہلی دفعہ ہے اور اس مین تینون طواف یعنے قدوم و زیارت و وداع حج ہی کے ہوئے اگر قران کرے تو بعینہ یہی صورت ہی فرق اتنا ہی کہ اس مین قربانی ضرور ہے اور نیت مین دونو کا جمع کرنا لازم ہے اہلحدیث کے نزدیک قران مین افعال حج مین افعال عمرہ داخل ہو جاتے ہین اور حنفیہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہے

اطلاع ضروری

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم ۔ اما بعد عاملان سنت و حامیان بات کو مژدہ ہو کہ کتاب البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین تصنیف لطیف جناب شیخ محی الدین صاحب جو کہ اس زمانہ کی وضع کے مطابق ایسی عمدہ تصنیف ہوئی کہ اگر اسے سما الحدیث کا نور دیدہ کہا جاوے تو بجا ہے اور اگر مصباح ہدایت عاملان سنت اسکا نام رکھا جاوے تو زیبا ہے اور اسکی خوبی اور ہر دل عزیزی کی یہی کافی دلیل ہے کہ تھوڑے عرصہ مین تین مرتبہ گیارہ گیارہ سو چھپ کر کاغذ زر کی طرح ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی تھی چنانچہ اب بعد وفات شیخ صاحب مرحوم نسخہ اکسیر کیطرح اسکا نسخہ دستیاب ہونا دشوار ہوگیا روزمرہ اس کی درخواستیں آنے لگیں اسلیے اب بار چہارم والیان مطبع کے اہتمام سے کمال صفائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ چھپکر بتاریخ ۶ ماہ شوال مکرم ۱۳۱۳ ہجری نور افزاے مردم چشم موحدین ہوئی اس سے فائدہ اٹھانیوالون کی خدمت مین والیان مطبع کیطرف سے یہ التماس ہے کہ اسکے مضامین دلچسپ سے منتفع ہوکر شیخ صاحب مرحوم مؤلف کتاب اور نیز اسکے طبع و صحت و اشاعت مین اہتمام کرنے والون کے حق مین دعا مغفرت ذنوب و حسن خاتمہ کر کے خود مستحق مغفرت بنین کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کے حق مین پس پشت دعاء خیر کرتا ہے تو فرشتہ جس کی دعا رد نہین ہوتی اسکی حق مین اسکی مثل دعا کرتا ہے ۔ اور نیز جس قسم کی کتابین دین کی مطلوب ہون اس مطبع سے طلب فرما کر مطبع کو ممنون منت کرین انشاء اللہ تعالی بارعایت کتابین روانہ کی جاوینگی اور تعمیل فرمایش مین بالراس والعین کوشش کی جاوے گی

اور نیز شائقین حدیث کو واضح ہو کہ جو شیخ صاحب مرحوم نے اپنی زندگی مین سلسلہ تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان و تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری و فقہ محمدیہ کا شروع کیا تھا جاری ہے چنانچہ اب تفسیر ترجمان القرآن جلد دہم و تسہیل القاری پارہ پنجم و فقہ محمدیہ حصہ چہارم زیر طبع ہے انشاء اللہ عنقریب طبع ہوکر پیشکش خدمت عاشقان قرآن و حدیث ہوگا ۔ فاستبشروا یا اولی الالباب

المشتہران

شیخ عبد الرحمن و احمد و عبد الحی پسران شیخ محی الدین مرحوم و مالکان مطبع

صدیقی لاہور

سے ہے۔ مندروں کی کل سنگ تراشیوں میں ہر جگہہ اس کی تصویر اس طرح بنی ہے کہ یہ کنڈلی مارے
پھیلائے غضبناک آنکھوں سے دیکھ رہا ہے ہند میں ہر سال تقریباً بیس ہزار آدمی سانپ کے
سے مرتے ہیں۔

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ جلد اول کتاب مستطاب ہادی اہل صدق و یقین مسمّٰی بہ

البلاغ المبین

فی اتباع

خاتم النبیین

مؤلفہ شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور بازار کشمیری صانہا اللہ عن شرور الدنیا و آفات یوم الدین

مطبع رفیق عام رشید در ضلع لاہور طبع

فہرست مطالب جلد اول کتاب بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

اصطلاحات اہلحدیث

صحیح وہ حدیث ہی جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو اور اسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اس مین شذوذ یعنے لوگون کی روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہون اور یہ اعلے مرتبہ ہے

ضعیف وہ حدیث ہی جسکے راویون مین سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو۔

حسن وہ حدیث ہی جسکے راویون مین کسیپر تہمت جھوٹ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کے دوسری طرح سے بھی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے

مرفوع وہ حدیث ہے جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکھنا ہو

متصل وہ حدیث ہی جسکی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہ ہو

مسند وہ حدیث ہی جسکے راویون کے نام مذکور ہون

مشہور وہ حدیث ہے کہ خاص اہلحدیث کے نزدیک شائع ہو یعنے اسکو بہت سے راویون نے ہر زمانہ مین روایت کیا ہو

متواتر وہ حدیث ہے کہ اسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ انکا اتفاق جھوٹ پر عادۃً محال ہو

موقوف وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو

مرسل وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کیا یا ایسا کیا یعنے ذکر صحابی کا نہ کرے۔

منقطع وہ حدیث ہی جسکی اسناد برابر نہ ہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اور سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اہلحدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے

غریب	وہ حدیث ہے جس کا راوی کسی جگہہ روایت مین اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے
عزیز	وہ حدیث وہ ہے جسکے راوی کسی جگہہ سند مین دو ہو جاوین ۔
شاذ	وہ حدیث ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہے محفوظ ۔
تعلیق	اس فعل کو کہتے ہین کہ جس کی اسناد کے شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا جاوے
تدلیس	حدیث مین اس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اُسسے ملاقات کی ہو یا وہ اسکا ہم عصر ہو مگر اس سے اس روایت کو سنا نہ ہو اور ایسے لفظون سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہو اکتا ہے ۔
معلل	وہ حدیث ہے کہ ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اس مین پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہین ۔
موضوع	وہ حدیث ہے جو کسی نے خود بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب کردی ہو
احاد	اسکو کہتے ہین جسکی روایت مین اسقدر کثرت نہو اور احاد تین قسم ہے مشہور اور عزیز اور غریب اور احاد مین بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود اور اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے
معضل	اسکو کہتے ہین جس مین دو راوی برابر ساقط ہون ۔
متروک	وہ ہے جس کے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگی ہو
مضطرب	وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین
مدرج	وہ ہے جس مین راویون نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث مین شامل کردیا ہے
مقطوع	وہ ہے جسکی اسناد تابعی تک پہونچے ۔
معنعن	وہ ہے جو ایک نے دوسرے سے بلفظ عن عن روایت کیا ہو
منکر	وہ ہے جو روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اس کسی کے کہ ضعف اسکا کمتر ہووے اور مقابل اسکے معروف ہے

۱۷ ستمبر